بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لقد کان فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

یقیناً تمہاری زندگیوں کے لئے رسولِ کریمؐ کی زندگی بہترین نمونہ ہے

261

شاہنامۂ اسلام (پنجابی)

حصہ اوّل و دوئم

سوانح حیات سرکارِ دوجہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ث شاہؒ

جس کو احقر العباد خادمِ قوم و ملت ملک غلام سرور خاں ککے زئی (مصنف جناب محمد رسول اللہ کا جیون چرتر و محمد صاحب کی جیونی بزبانِ ہندی۔ نماز مسلم و مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ بزبانِ اردو) ساکن کنجاہ ضلع گجرات پنجاب نے اہلِ پنجاب کے لئے بزبانِ پنجابی منظوم کیا۔

ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل بل روڈ لاہور

Marfat.com

۲۹۷۶۹۹۲۱
۲۸ ۲ ع
۱۸۱۲۱

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

تعداد ——— ۲۰۰۰
قیمت ——— ۳/۴ روپے
مطبع ——— دین محمدی لاہور
ناشر ——— ملک محمد عارف

ربیع الاول ۱۳۷۲ھ مطابق دسمبر ۱۹۵۲ء

Marfat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
فہرست مضامین	۴
نعت شریف	۶
گذارش	۷
عزت مآب وزیر تعلیم پنجاب کی چٹھی	۸
پیش لفظ	۹
نظر عقیدت	۱۰
تذکرہ اولاد ابراہیم و اسماعیل	۱۸
تباہی بنی اسرائیل مصر میں	۱۹
بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰؑ	۲۰
گمراہی بنی اسرائیل	۲۱
نصرانی راہبوں کی بدکاری	۲۲
عیسائیوں یہودیوں کا گمراہ اور مغلوب ہونا	۲۳
۱ ذکر اسماعیل علیہ السلام	
۲ ابراہیمؑ کا بمعہ ہاجرہ سفر مکہ	۲۴
حضرت ہاجرہ کو مکہ میں چھوڑتے ہوئے ابراہیمؑ کی دعا	۲۵
حضرت ابراہیمؑ کے بعد ہاجرہؓ کا حال	۲۶
۱ حضرت ہاجرہ کی بے تابی تلاش آب میں	
۲ چشمۂ آب زم زم کا ظاہر ہونا	۲۷
حضرت اسماعیلؑ کی جوانی اور ابراہیمؑ کا	۲۸
حضرت اسمٰعیلؑ کا ذبیح اللہ ہونا	۲۹
۱ تعمیر خانہ کعبہ حج اول اسماعیلؑ ابراہیمؑ کام	۳۰
۲ مقولہ شاعر	
۱ حال اسماعیلؑ اور نسب نامہ قریش	۳۱
۲ اولاد اسماعیلؑ کی بت پرستی	
حضرت عیسیٰؑ کے بعد اقوام عالم کی گمراہی	۳۲
۱ ملک عرب میں ایام جاہلیت	

مضمون	صفحہ
عربوں کے تمدن معاشرت کی تباہی اور بت پرستی	۳۳
عکاظ بازار میں قبائل عرب کی بدمشربی	۳۴
۱ اظلمت کا تمام جہان پر چھا جانا	
۲ سلسلہ خاندانی نبی کریم صلعم	۳۶
شادی عبداللہ پسر عبدالمطلب سردار مکہ	
واقعہ اصحاب فیل	۳۷
عبدالمطلبؓ کی ابرہہ سے اونٹوں کے بارے میں گفتگو	۳۸
۱ اصحاب فیل کی تباہی	
۲ مقولہ شاعر	۳۹
۱ جہاں پر شب قدر کا آنا	
۲ مقولہ شاعر	۴۰
پہلوئے آمنہؓ سے رحمت العالمینؐ کا پیدا ہونا	۴۱
۱ نبیؐ پر سلام	
۲ عبدالمطلب کا نبی کریمؐ کو طواف کعبہ کیلئے لانا	۴۲
۱ مقولہ شاعر در نعت رسول کریمؐ	
۲ ذکر نبی طفولیت سے شباب تک	۴۳
ذکر شباب سے حصول نبوتؐ تک	۴۴
مقولہ شاعر در حاجزی	۴۶
۱ غار حرا میں نبوت کا ملنا	
۲ پہلے ایمان لانے والے	۴۷
۱ ٹھٹھا مذاق تکالیف دینا نبی پاکؐ کو	
۲ ایمان لانا حضرت حمزہؓ کا	۴۸
اہالیان مکہ کا جوش مسلمانوں پر بباعث ایمان لانے کے مصائب	۵۰
۱ مشرکین کا زیادہ سختیاں کرنا	
۲ ابوبکرؓ کا غلاموں کو خرید کر آزاد کرنا	۵۱
۳ مشرکین کے مشورے	

مضمون	صفحہ
عمر ابن خطاب کا نبی کریمؐ کے قتل کرنے کیلئے تیار ہونا	۵۲
عمرؓ کا قتل رسول اللہؐ کیلئے جانا اور اسلام لانا	۵۳
اعلانیہ نماز ادا کرنا حضرت عمرؓ کا کعبہ میں	۵۴
۱ حضرت حمزہؓ اور عمرؓ کا اسلام	
۲ اہل مکہ کا جوش	
۳ مومنوں کی تنگی اجازت ہجرت حبش اور قریشیوں کا وفد دربار نجاشی میں	۵۵
دربار نجاشی میں جعفر بن ابوطالب کی تقریر	۵۶
شور تحقیر نبی کریمؐ اور واقعہ معراج نبویؐ	۵۷
ابولہب کی مخالفت ایام حج میں	۵۹
معجزات طلب کرنا سرداران قریش کا	۶۰
اہل مکہ کا وفد ابوطالب کے پاس	۶۱
اور ان کا نبی کریمؐ سے خطاب	
رسول کریمؐ کا جواب ابوطالب سے	۶۲
دوبارہ وفد کا آنا اور بنی ہاشم کی علیحدگی	
۱ قریش کا وفد بارگاہ نبویؐ میں	۶۳
۲ غلبہ کو رسول کریمؐ کا جواب	
مشورہ اہل مکہ بابت علیحدگی بنی ہاشم	۶۴
۱ مشرکوں کا مشورہ	
۲ شعب ابوطالب میں بنی ہاشم کی نظربندی	۶۵
وفات خدیجۃ الکبریٰ اور عائشہ صدیقہ	۶۶
اور حضرت سودہ سے نکاح	
۱ اہل مکہ کا نشان آسمانی طلب کرنا	۶۷
۲ اعجاز شق القمر	
۱ ابوطالب خدیجہ کی وفات کے بعد نبی کریمؐ	۶۸
۲ سفر طائف اور رسول کریمؐ پر سنگباری	

Marfat.com

مضمون	صفحہ
سفر طائف سے واپسی پر تکالیف میں اضافہ	۶۹
۱ جوشِ غیرتِ الٰہی	
۲ رحمت اللعالمین کی ظالموں کیلئے بخشش کی دعا	۷۰
۱ دوبارہ غارِ حرا میں نبی کریمؐ	
۲ پھر مکہ میں ایامِ حج میں مدینہ والوں کی بیعت	۷۲
۱ یثرب میں اسلام کا چرچہ	
۲ حضرت عباسؓ سے اہلِ یثرب کی گفتگو	۷۳
اہلِ یثرب کا جواب عباسؓ سے	۷۴
۱ ہجرتِ نبویؐ کے لئے حکمِ الٰہی اور اُسکا سامان	۷۵
۲ ہجرتِ نبی کریمؐ	
مکہ سے روانگی رسول کریمؐ اور پہنچنا غارِ ثور میں	۷۶
غارِ ثور پر پہنچنا کھوجیوں کا	۷۷
واپسی مشرکین کی غارِ ثور سے	۷۸
غارِ ثور سے تین یوم کے بعد رسولِ پاکؐ کی روانگی	۷۹
حالاتِ سفرِ ہجرت اور سراقہ بن مالک	۸۰
کشفِ رسولِ پاکؐ اور پرچہ امن سراقہ	۸۱
۱ مقولہ شاعر، ۲ یثرب میں صحابہؓ کا انتظار ۳ حالات قیامِ قبا میں	۸۲
۱ تعمیرِ مسجد نبویؐ قبا میں	
۲ یثرب میں داخلہ رسولِ کریمؐ	۸۳
وجہ تسمیہ نام مدینہ	۸۴
بعد قیام مدینہ مسجد بنانا نبی کریمؐ کا	۸۵
بیان تنظیم نماز	۸۶
۱ بھائی چارہ قائم کرنا مہاجرین اور انصار میں	۸۷
۲ صحابہ کا بھائی چارے پر عمل	
دوسرے مشاغل رسولِ کریمؐ کے	۸۸
یہودیوں کے دلوں میں مسلمانوں سے عناد	۹۰
۱ آبادیٔ مدینہ سے قریشِ مکہ کا جوش	
۲ تحریکِ جنگ کا پراپیگنڈا ابوجہل کا	۹۱
مسلمانوں کو اجازتِ حکمِ الٰہی	۹۲
مقولہ شاعر	۹۴

مضمون	صفحہ
قافلہ تجارتی ابوسفیان قرآن مجید کی روشنی میں	۹۵
قریشیانِ مکہ کی جنگی تیاریاں اور مقام بدر پر پہنچنا	۹۶
۱ حضورؐ کا مسلمانوں سے خطاب	
۲ جواب نبی کریمؐ سے مہاجرین اور انصار کا	۹۷
۱ مسلمانوں کی غریب فوج اور سامانِ جنگ	
۲ مسلمانوں کا جنگ کیلئے مقامِ بدر پر پہنچنا	۹۸
۱ رسولِ کریمؐ کی التجا درگاہ خداوندی میں	
۲ حالاتِ میدانِ جنگ اور نزولِ رحمتِ باری	۹۹
۱ تیاری مشرکوں کی میدانِ بدر میں	
۲ حمزہ علی عتبہ شیبہ ولید کا مقابلہ	۱۰۰
۱ کفار کے تینوں سرداروں کا ہلاک ہونا	
۲ جنگ دست بدستی - ابوجہل کا قتل	۱۰۱
۱ ابوجہل کی حالتِ نزع میں حسرت	
۲ مصنف کی مجبوری اور نبی کریمؐ کی قیدیوں سے مہربانی	۱۰۳
مسلمانوں کا کچھ حال اور مصنف کی عاجزانہ گذارش	۱۰۴
اعلان ضروری	۱۰۵
حصہ دوم	۱۰۶
۱ مصنف کی معذوری اور مجبوری کے لئے دعا	
۲ عرب اور اُس کے ہمسایہ ممالک کا حال	۱۰۸
خدائے پاک سے نورِ اسلام کا آنا	۱۰۹
جنگِ بدر کے اثرات	۱۱۰
۱ مکہ کے قریشیوں کا واویلا اور جوش	
۲ اہلِ مکہ کا غور و فکر	۱۱۱
کفار کی جوش و خروش سے جنگی تیاریاں	۱۱۲
کفار کی متفرق کوششیں	۱۱۳
جنگ کے لئے انتخاب سردار	۱۱۴
۱ لشکرِ کفار کی مدینہ کو روانگی	
۲ مشورہ صحابہ کرام کا رسولِ کریمؐ سے	۱۱۵
نبی کریمؐ کا معائنہ فوج بچوں اور بڑھوں کے - ارمانوں کا نظارہ	۱۱۶
نبی کریمؐ کا صفیں آراستہ کرنا	۱۱۷

مضمون	صفحہ
جنگِ اُحد اور اُس کے حالات	۱۱۸
مقولہ شاعر - سوال جواب ابوسفیانؓ کا مومنوں سے	۱۲۱
۱ نبی کریمؐ کی اُلفت کا جوشِ نظارہ	
۲ غور و فکر کرنا کافروں کا میدانِ جنگ سے بھاگنا	۱۲۲
اہلِ عرب کا غور و فکر جنگ کے نتیجہ پر	۱۲۳
غزوہ بنی مصطلق	۱۲۶
بہتان لگانا عائشہ صدیقہؓ پر منافقین کا	۱۲۷
کفارِ عرب کی حملہ کی تیاریاں	۱۳۰
۱ تیاری جنگ احزاب اور خندق بنانا شہر گرد مدینہ	
۲ خندق میں پتھر کا نمودار ہونا - رسولِ کریمؐ کا ریزہ ریزہ کرنا	۱۳۲
مدینۃ النبیؐ کے یہود کے احوال	۱۳۳
گزرے ہوئے واقعات اور حادثات	۱۳۶
مقام حدیبیہ پر صلح	۱۳۷
قاصد کا جواب - قاصد بنانا حضرت عثمانؓ کو	۱۳۸
۱ مشرکین کے قاصد سہیل کا آنا اور شرائط پیش کرنا	
۲ شرائط کفار پر صحابہ کا جوش و خروش	۱۴۰
۱ ابوجندل پسر سہیل کا واویلا	
۲ سہیل کا نبی کریمؐ سے وعدہ وفا کرنے کا عہد	۱۴۲
۱ سرکارِ دو عالمؐ کا بلا عمرہ کئے واپس جانا	
۲ صلح حدیبیہ کے نتیجے	۱۴۳
مقولہ شاعر	۱۴۴
۱ صلح حدیبیہ فتح مبین	
۲ " " " "	۱۴۵
ترجمہ خطوط شاہاں اور ان کے نتائج	۱۴۶
جنگِ موتہ کے واقعات	۱۴۷
جنگِ خیبر	۱۴۸
اسلام کا عالمگیر پیغامِ الفت	۱۴۹
فتح مکہ	۱۵۰
جنگِ حنین	۱۵۹

مضمون	صفحہ
ہوازنوں کی تیراندازی مسلمانوں کا منتشر ہونا پھر جمع ہونا اور فتح پانا	۱۶۰
تقسیم مال غنیمت اور گلہ انصاری نوجوانوں کا	۱۶۱
مہاجروں اور انصار سے رسول اللہؐ کا خطاب	۱۶۲
مقولہ شاعر	۱۶۳
مسلمانوں کا قیدیوں کو آزاد کرنا	۱۶۴
متفرق واقعات اور حالاتِ عرب	۱۶۵
اہلِ طائف کے حالات	۱۶۸
۱ وفدوں کا آنا	
۲ وفدِ نجران	۱۶۹
خیالاتِ مصنف	
۱ وفدینِ کا آنا	
۲ باہل اور اشعار کا آنا	۱۷۲
عامر اور اربد کا قتلِ نبیؐ کے لئے آنا	
۲ مقولہ شاعر	۱۷۳
۱ مقولہ شاعر	
۲ حضرت ابوبکرؓ کا نائویں سال میں حج	۱۷۴
۳ شاہانِ زمانہ کو خطوط	
صلح سے منافرت کا دور ہونا اور جنگِ بتوک	۱۷۵
۱ حالات جنگ بتوک	
۲ حجۃ الوداع کا خطبہ	۱۷۶
۱ تاکیدِ اوّل	
۲ خطبہ کا پہلا حصہ	۱۷۷
۱ خطبہ کا دوسرا حصہ	
۲ گذارشِ مصنف	۱۷۸
۱ وفات رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم	
۲ تیمارداری	۱۷۹
غسل جسد پاک۔ شوریٰ سقیفہ	
حضرت ابوبکرؓ کا خلیفہ ہونا	۱۸۱

مضمون	صفحہ
۱ رسولِ کریمؐ کا نکاحِ اوّل	
۲ نکاح دوئم عائشہ صدیقہ سے	۱۸۲
تیسرا نکاح	
چوتھا نکاح	۱۸۳
پانچواں نکاح	
چھٹا نکاح	
ساتواں نکاح	۱۸۴
آٹھواں نکاح	
نواں نکاح	
دسواں نکاح	۱۸۵
گیارھواں نکاح	
مقولہ شاعر	
۱ نبی کریمؐ کی زندگی کے غور طلب امور	۱۸۶
۲ ناپاک خیال معترضوں کو جواب	
نبی کریمؐ کی خواہشات میں قربانیاں	۱۸۷
زیادہ شادیاں نفسانی خواہشات سے نہ تھیں	۱۸۸
اخلاقِ نبویؐ پر تبصرہ	۱۸۹
حضورؐ کی زندگی پر ایک نظر	۱۹۰
عورتوں کی شان بلند کرنا	۱۹۱
۱ عورتوں کے رہنما حضرت محمد رسول اللہؐ	
۲ عادات و اخلاق نبویؐ	۱۹۲
۳ نبی کریمؐ کے ہر کام میں سادگی	
بے تکلفی۔ کھانے پینے کے عادات	۱۹۳
خوراک کی سادگی	
لباس کی سادگی	۱۹۴
صفائی اور سادگی	
دوستوں سے الفت	۱۹۵
۱ بدی کے بدلے نیکی	
۲ عدل اور انصاف	۱۹۶

مضمون	صفحہ
ادائیگی قرض اور دوستوں سے مساوات	۱۹۷
۱ حیوانوں سے ہمدردی	
۲ مہمان نوازی	۱۹۸
۳ سخاوت و حلم	
نرمی اور خطاپوشی	۱۹۹
۱ صادق اور امین نبیؐ	
۲ بخشش اور عفو نبویؐ	۲۰۰
۱ صفتِ حیا نبی کریمؐ	
۲ شفقت و رحمت نبویؐ	۲۰۱
۱ ترکِ خواہشاتِ زندگانی نبی کریمؐ	
۲ چھوٹے بڑے کی عزت	۲۰۲
استقلال ہمت بہادری	۲۰۳
۱ عرض مصنف اخلاق نبویؐ کیلئے	
۱ مصلحین عالم میں ممتاز کرنیوالے امور	۲۰۴
میں سب کی طرف رسولؐ ہوں	۲۰۵
حضورؐ کی بڑائیوں کے نشان	۲۰۶
محمد رسول اللہؐ کے بڑائیوں کے لقب	۲۰۷
نکتہ چین احباب سے گذارش	۲۰۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت شریف

دل وچ جوش ثنا رسول دا اے جس نوں سروری دونویں جہاں اندر
جس دی خوبیاں دا نہیں انت کوئی نبیاں ہمسری نہیں جے شان اندر

عاشق جان جس دی یار ازلی والی واصل روح ہے پاک رحمان اندر
جذب کرنے والے ربدی بخششاں نوں جسدی پرورش گود سبحان اندر

دوھ نیکیاں کرم سمندراں تھیں یکتا لطف کامل جس دی جان اندر
سخی جود وچہ ابر بہار وانگوں موتی فیض عطا دا کان اندر

رحمت حق تھیں عجب رحیم سوہنا بخشش کرم مشہور جہان اندر
سوہنے مکھ دا اک دیدار سوہنا کردا کوہجیاں نوں سوہنی شان اندر

جس دے دل روشن کیتے بہت روشن کالے دل کمال چمکان اندر
برکت والڑے نے بھیجی ذات اس دی عالم پروری جسدے بیان اندر

نبی آوموں ودھ جمال رکھے سوہنا پاک کمال ایمان اندر
چشمے حکمتی وگدے لباں وچوں فیض کوثری قلب سلطان اندر

دتا حق چراغ تا ابد ایسا خطرہ جس نوں نہیں طوفان اندر
ہر قوم نوں روشنی ملی اس تھیں نور چمکیا زمین اسمان اندر

تیر تیزیاں اوس دے وسدے نے تیغ فتح دی سدا میان اندر
عاشق صدق سدا دتے راستی دے دشمن کذب فساد مٹان اندر

شاہنشاہی غلامی غریب والی بیکساں دی چاکری شان اندر
خلقت ویکھیا رحم جو آپ اندر رحمت ڈٹھی نہ مادری جان اندر

مستی شوق شراب محبوب والی بے خودی سی راز رحمان اندر
رحمت جدی غریب دا ہتھ پھڑ دی دکھی جان دا غم سی جان اندر

سورج چن کی اوس دی ایس کرسن چمکے حق دا نور قرآن اندر
شمس قمر تھیں حسن محبوب سوہنا خاک گلی دی مشک عنوان اندر

اک نظر چنگی ساری عمر کولوں ودھیا رب دا کرم ایمان اندر
دامن کھچدیاں اوس دی خوبیاں نے کھچے خوشتری زور تران اندر

جیکر پر ہوندے نت اوڈ دا میں گلی یار والے عربستان اندر
سوہنا نور ڈٹھا سوہنی اکھ دا میں اثر رکھ دا قلب برمان اندر

قدم دین دے بحر وچہ بنان اوہدے ڈب جاوندا بحر طوفان اندر
ظاہر ہوگیا اوس تھیں نور کامل جوہر خاص سی جو انسان اندر

نفس پاک تے ختم کمال ہوئے ہوئی ختم پیغمبری شان اندر
علم و معرفت دے کٹھے بحر کیتے بدل کرم دے جگ وسان اندر

ڈھونڈھ تھکیاں اکھاں ویکھیا نہ مادی کل خیال جہان اندر
اک طرف حیران سن شاہ سارے دوجی عقل حیران انسان اندر

ربا میرا سلام پہنچا اسنوں نالے انبیاء نوں سوہنی نشان اندر
چاکر میں پیغمبراں ساریاں دا جیوں خاک ہے در دربان اندر

سچے مصطفےٰ دے سوہنے سر صدقہ طاقت مدح دی دین بیان اندر
ہتھ لطف تے کرم تھیں پھڑ میرا الجھن رہے نہ کوئی جہان اندر

تکیہ زور تے تیرے ہے یا مولا بھاویں خاک ہاں تیرے جہان اندر
تیرے نبی دا بنے غلام سرور نگاہیں توں فیض اپڑان اندر

خواہش اوس نوں کسے دی مدح دی کی مدح اوس دی اے مدح خوان اندر
جبرئیل تھیں اگے مقام اوسدا سڑ دے پرنے توڑ پہچان اندر

Marfat.com

گذارش

اِس مالک خلق عظیم افضل الرسل خاتم النبین خیر الانام محبوب خدا محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ شافع کونین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی لکھنے کا حق اُن بزرگانِ دین کو حاصل ہے۔ جو رسولِ خدا کی شان کو پہچانتے ہیں۔ میرے جیسا حقیر پر تقصیر انسان کا اس معلم حقیقی کے اسوہ حسنہ لکھنے کی جسارت کرنا۔ شہنشاہِ کونین کے دربار میں گستاخی کے مترادف ہو سکتا ہے۔ مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عظیم کا صدقہ جس نے کمزوروں کی دستگیری فرمائی۔ اور معاندینِ اسلام کو بھی بخشش وکرم معافیوں سے اپنا گرویدہ بنا کر آستانہ الٰہی پر جھکایا۔ میرے جیسے پُرخطا کو دنیا والے سطحی نگاہوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ جو اس راہ پر گامزن نظر آتا ہے۔ مگر غلام۔ غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ آقا اور پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے رحمت اللعالمین آقا کی نگاہِ لطف وعنایت کی گھڑیوں میں تراحم شاہانہ کا جلوہ دکھائے بغیر نہ رہے گی۔ اِسی اُمید پر اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں سے مسلے ہوئے پھولوں کی ڈالی جس بے ترتیبی اور کوتہ علمی سے مزین کر کے پیش کر رہا ہوں۔ یہ وہ عاجزانہ انفعالی کیفیت ہے اور یہی زبان پر ہے۔ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا،

سعید روحوں سے التجا ہے۔ کہ وہ میرے لئے دُعا فرمائیں کہ رحیم وکریم مولا مجھے ایسی توفیق عطا کرے۔ کہ میں کوئی دینی خدمت انجام دے سکوں۔ میری زندگی کے بعد جو ناظرین مطالعہ کریں میرے لئے دعائے مغفرت کریں۔

پنجابی زبان دریائے سندھ سے ستلج تک بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ سیرت رسولِ کریمؐ پر پنجابی زبان کے شاعروں نے اپنے اپنے زمانوں میں بڑی بڑی کتابیں لکھیں۔ پنجابی زبان کا مقبول شاعر وارث شاہ دنیاوی لوازمات سے سجا کر ایسی کتاب لکھ گیا ہے کہ اس کی کتاب اس کے نام کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ میں نے بطرز ہیر وارث شاہ لکھنے میں میں نے مہربان محرک کے حکم کی تعمیل کی ہے۔ واللہ یہ قصہ نہیں کہ حسن وعشق کی رمزیں یا مکالمے زیب قلم کرتا۔ مجھے تو ایک ایک لفظ قرآن اور حدیث کی روشنی میں لکھنا تھا۔ اور شاعرانہ تعلیوں مبالغے سے میرا ذہن آشنا نہیں ہو سکا تھا اِس کتاب سے سعید روحوں کو ہی چاشنی ملے گی۔ زمانہ حاضرہ کی ضروریات اور خلق اخلاق کے جلوے جگہ جگہ پر ملیں گے۔

میری اِس تک بندی کو اصلاحی نگاہ سے دیکھنے والے ملک عبدالقادر صاحب خوشتر مالک لیدر فیکٹری کنجاہ ہیں۔ اور دوسرے مہربان اُستاد ہمدم صاحب لاہور ہیں جن کے نام سے پنجابی صحافت کے سب ممبر آشنا ہیں جو بہت سی کتابوں کے مصنّف ہیں۔

(احقر العباد ملک غلام سرور)

Marfat.com

عزت مآب وزیر تعلیم و صحت حکومت پنجاب کا گرامی نامہ ۲

MANISTAR OF
EDUCATION
PUNJAB

لاہور
۱۳ - اگست ۱۹۵۲ء

میں نے شاہنامۂ اسلام بزبان پنجابی بطرز ہیر وارث شاہ جس کو صاحب مصنف نے حسب الارشاد چوہدری سر شہاب الدین مرحوم و مغفور پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ دیکھا ہے پنجابی زبان میں ماشاء اللہ سب سے پہلی تصنیف ہے جو دین و دنیا کو یکجا کرتی ہے۔ اگر یہ شاہنامہ شائع ہوا تو میں چاہتا ہوں۔ کہ یہ پرائمری سکول کے کتب خانے میں طلباء اور مدرسین کے علم کے اضافے کے لئے ایک لازمی کتب میں سے شمار ہو۔ میری نگاہ میں اس تصنیف کی بہت قدر ہے۔

عبدالحمید دستی
MANISTAR FOR EDUCATION
PUNJAB.

ملک غلام سرور صاحب
مصنف شاہنامۂ اسلام (پنجابی)
کنجاہ - ضلع گجرات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیش لفظ

۱۹۳۵ء میں جب میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک ہندی زبان میں لکھی، اور میرے مرحوم کرمفرما عالی جناب ہدری سر شہاب الدین صاحب نے جو اس وقت سپیکر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے عہدہ جلیلہ پر متمکن تھے، اس کتاب کو سنا تو انہوں نے میری توجہ اس امر کی طرف مبذول کی کہ پنجاب کے ان دیہاتیوں کی زبان میں بھی اس کو منتقل کرنا چاہیئے جو زیادہ علمی واقفیت نہ رکھنے اور لکھنے پڑھنے سے عاری ہونے کی وجہ سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی اور اسوۂ حسنہ سے بہت حد تک ناواقف ہیں۔ چودھری صاحب مرحوم خود بھی پنجابی زبان کے ممتاز شاعر تھے آپ نے مسدس حالی کا ترجمہ پنجابی نظم میں اس عمدگی کے ساتھ کیا تھا کہ پڑھنے والے وجد میں آجاتے تھے، تاہم اس عاجز کی قدر افزائی کرتے ہوئے اہل دیہات کی رہنمائی کے لیے خاکسار ہی کو پنجابی نظم میں سیرت لکھنے کا ارشاد فرمایا اور تجویز کی کہ اس کو ہیر وارث شاہ کی طرز پر لکھا جائے تاکہ دیہاتی لوگ جو ہیر کو چسکے لے لے کر پڑھتے اور سنتے ہیں سیرت پاک کو اسی لے میں پڑھ اور سن کر مستفید اور محظوظ ہوں۔

چودھری صاحب کے اس ارشاد کی تعمیل میں میں نے اسی وقت کام شروع کر دیا اور ۱۹۳۷ء میں جنگ بدر کے حالات نظم کر لیے اور انہیں چودھری صاحب مرحوم کے اسم گرامی سے معنون کر کے شائع کر دیا، جس کو انہوں نے نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور اسکی اشاعت میں مناسب امداد بھی فرمائی اللّٰھمّ اغفرلہ واجعل متامہ فی الجنۃ ابتدائی حصہ کی اشاعت کے بعد راقم الحروف بلاد ہند میں چلا گیا جہاں تبلیغ اسلام اور پالیٹیس مسلم لیگ کے کاموں میں مشغول رہا اس مقدس کام کی تکمیل کی طرف متوجہ نہ ہو سکا حتیٰ کہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو اپنا سب کچھ لٹا کر پنجاب میں پھر واپس آنا پڑا، اس خانماں ویرانی اور بربادی کی حالت میں پھر دربار رسالت میں حاضری کا شرف نصیب ہوا، جس کا نتیجہ یہ چند اوراق ہیں جو چار سال کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہیں میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں میرے دیہاتی بھائیوں کی ہدایت اور رہنمائی کا موجب بنائے اور وہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر کاربند ہو کر دنیا کی ہدایت و رہنمائی کا موجب ہوں، اور اس کا ثواب بحصہ رسدی چودھری صاحب مرحوم کی روح کو حاصل ہو۔ آمین

اس کتاب کا مطالعہ کرنیوالے اصحاب سے میری درخواست ہے کہ وہ جہاں اس کے مطالعہ سے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات و واقعات زندگی سے لطف اندوز ہوں وہاں اس عاجز کی روحانی ترقیات کے لیے بھی دعا فرمائیں کہ بغیر ان کے ہمارا سب کچھ ہیچ اور ناقابل التفات ہیں۔

احقر العباد مالک غلام سرور خاں۔ کنجاہ ضلع گجرات۔ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۵۲ء

Marfat.com

نذر

اِس کتاب کا ابتدائی حصّہ جس کا ذکر "پیشِ لفظ" میں کیا جا چکا ہے پنجاب مسلم لیگ کے موجودہ سیکرٹری چودھری صلاح الدین صاحب کی وساطت سے

عزّت مآب میاں ممتاز محمّد خاں دولتانہ وزیرِ اعلیٰ پنجاب و صدر پنجاب مسلم لیگ

کی خدمت میں پیش کیا گیا، جس کو آپ نے بہت پسند فرمایا اور باقی حصہ کی تکمیل کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے اُس کو ازراہِ نوازش اپنے اسمِ گرامی سے ممنون کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی، اس لئے میں اِس ہدیہ مختصرہ کو جو

حضور خواجہ دوجہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ذکرِ مبارک پر مشتمل ہونے کی وجہ سے تقدس و عظمت کا درجہ حاصل کر چکا ہے، بصد عزت و احترام میاں صاحب ممدوح کی خدمتِ عالی میں بطورِ نذر پیش کرتا ہوں ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

نذر کی گئی چیز پر مالک کا حق نہیں رہتا۔ اب یہ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کی اپنی ملکیت ہے اِس کی توسیع اشاعت سے وہ سعادت دارین حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ان کے شامل حال ہوں۔

نیازمند

ملک غلام سرور خاں گکے زئی کنجاہ ضلع گجرات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ الٰہی

حمد ربدی کرے گا کی بندہ دامن تنگ جے فہم ادراک والا
ہارے فلسفی منطقی غور کر کے اُوچّا مرتبہ اے اللہ پاک والا

دِسدے کُل قانون اٹل اُس دے چلے داؤ نہ کِسے چالاک والا
ذرّے خواص دے نال جس بھرے سارے قطرہ فضل تھیں جدے املاک والا

اُس دے بھید وسیع سمندراں تھیں خالق ہے جو زمیں افلاک والا
لبھ سکدا بھید نہیں قدرتاں دے کوتہ فہم اِنسان بیباک والا

قطرہ اِک سمندروں پی کے تے اُڈدا پھرے ایہہ پُتلا خاک والا
اُوچّے بہت نے اجے اجرام فلکی گہرا راز جے زمیں نمناک والا

دم مارنے دی اُہدی کی طاقت جس نوں غم لباس خوراک والا
اس دی صفت رحمٰن رحیم ہے اوہ دیوے رسد سامان پوشاک والا

نِت خاک تھیں بنے تے خاک ہووے ایہہ ہے قدر انسان سفّاک والا
کرے غور جے لکھ غلام سرور پاوے بھیت نہ خاک ایہہ خاک والا

مدح قرآن مجید

سوہنا حُسن جمال قرآن اندر نور جان جیہڑا مسلمان دا اے
مہ جاندے چن جہان والے کامل بدر ایہہ چن قرآن دا اے

آوے نظر نہ کوئی نظیر ڈھونڈھی تھکا وہم خیال انسان دا اے
دِلی ظُلمتاں کُل مٹان والا نور پاک کلام رحمان دا اے

عاجز بشر ہے ککھ بناونے تھیں جلوہ ایہہ خدا دی شان دا اے
بنیا نہیں کلام مثال اُس دے وڈّا معجزہ ایہہ فرقان دا اے

نُور دلاں دا روشنی عقل والی، راہنما جو سارے جہان دا اے
ہویا ایس تے جدوں یقین کامل ہوندا قدم مضبوط ایمان دا اے

قوماں ہو مجبور اَج مندیاں نے ہوش منداس گل نوں جان دا اے
سرور منطقی کرن تعظیم اِس دی جھکدا سر ہر فلسفہ دان دا اے

عقل اور الہامِ الٰہی

موجودات نوں ویکھ خیال آوے کوئی ہووے اہدے بنان والا
اے پر کس بنایا کون دسے رب ہے ضرور جہان والا

ڈبے عقل حیرانیاں وچہ اتھے کون جگ دے ہے بنان والا
دھرتی چپ ہے نہیں جواب دیندی بولے تارا نہ کوئی آسمان والا

عقل آکھدی اے ہونا چاہیدا اے پر جے ہووے خیال انسان والا
کر کے ہوش تے سوچ توں عقلمند اکم نہیں ایہہ کسے انجان والا

ہونا چاہیدا نہیں یقین کامل خالی ہے خیال بہکان والا
دیندی جدھے ثبوت ہے عقل ساڈی نقطہ ایہہ نہیں خاص ایمان والا

خادم عقل خیال انسانی اے سمجھے ایس نوں فکر دھیان والا
کرے بشر خیال کہ نبی عیسےٰ[۱] سانوں ہے نجات دلان والا
سوچ لیا انسان جے بُتاں اندر رب چھپیا زمین آسمان والا
دیوے عقل ثبوت خیال تائیں عقل جاندی ڈھب بھکان والا
عقل میلدی عقل نکھیڑ دی اے عقل دسدی راہ چران والا
نہیں پہنچدا اینہاں بلندیاں تے ناقص عقل خیال انسان والا
نہیں پہنچ دا اونہاں بلندیاں تے ناقص عقل خیال انسان والا
رب اپنا پتہ ہے آپ دیندا۔ عاجز ہے خیال دوڑان والا
کرے نال ایمان دے بھال اوہدی رستہ لبھدا شان رحمان والا
اللہ قدرتاں نال ثبوت دیندا ساڈی عقل نوں راہ دکھلان والا

جے کر ہووے خیال نہ رب کوئی وسدی فلسفہ جگ بن جان والا
دیوے لکھ ثبوت کفار یاندے[۱] راہ چھڈ کے حق دکھلان والا
دعوے نال دلیل دے عقل کردی مارگ[۲] وسدی بڑا گیان[۳] والا
دیوے عقل ملاحدا تائیں پختہ کار خیال انسان والا
توسن عقل اسوار خیال اُسدا راسان پکڑ ہر طرف لیجان والا
لکھاں ترن والے اتھے غرق ہوئے ڈہونگا بحر ہے موج طوفان والا
لکھاں تاروان دی اتھے موت ہووے ڈوہنگا بحر ہے خاص عرفان والا
اسدے پاک الہام تھیں بشر دیکھے۔ جلوہ رب دے نور ایمان والا
کوشش کرے انسان تے ملے اوہنوں جہڑی شان چاہے اتھے شان والا
سرورہ پاک کلام خدا والا ہوندا وہم تھیں اُچڑی شان والا

عقل کی بلند پروازیاں

جد نہیں تاریخ محفوظ کوئی جھوٹے وہم تے عقل وچار کردی
مسئلہ کدی گھڑدی ارتقاء[۴] والا۔ ازلی مادے دا پئی اقرار کردی
ہوئی طے نہ اج تک گل کوئی عقل جتن پئی لکھ ہزار کردی
آیاں بہت بلند پروازیاں سوایس واسطے پئی انکار کردی

کیویں بنی بنائی اے کس دنیا ظن سینکڑے پئی تیار کردی
کدی کہے انسان حیوان ناطق[۵] نال فلسفے کل گفتار کردی
پتہ نہیں کیوں پئی اے فکر اس نوں کوشش کیوں انہو بار بار کردی
پچھے چھڈ قانون خدا والے قلعے وہم دے لکھ تیار کردی

[۱] کفارہ عیسائیوں کا نجاتی مسئلہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا نے انسان کو فطرۃً گنہگار بنایا۔ پھر اس کی اصلاح کے لئے بے در بے نبی بھیجے جب نبیوں سے انسانوں کی اصلاح نہ ہوئی تو خدا کو خیال آیا (نقل کفر کفر نہ باشد) کہ (نعوذ باللہ) سزا تو اس کی مجھے ملنی چاہیئے۔ اس لئے خدا خود مریم کے گھر پیدا ہوا۔ اور اپنے جرم کی پاداش میں سولی پر چڑھ کر مر گیا۔ جو شخص اس بات پر ایمان لے آوے کہ خدا ہمارے گناہوں کے بدلے سولی چڑھ کر مر گیا وہ نجات پا گیا۔

[۱] مارگ۔ راہ [۲] گیان۔ معرفت [۳] ارتقا۔ جس کا مواد موجود ہو [۴] ناطق۔ بولنے والا

Marfat.com

پیدا کرن دے بھیت دے پاونے نوں پھرے ہر پاسے مار مار کردی
شاید رب ہن بنن دا شوق لگا لبھے راز تے ایہو ایہہ کار کردی

عاجز بشر مخلوق ہے رب خالق۔ ذرا چاہیدا سی کجھہ عار کردی
گھیرے وچہ مخلوق دے سدا رہندی کم نکیا ندے استوار کردی

سائنس دور کیتا پہلے فلسفے نوں کجھہ ہور دا ہور اظہار کردی
بدھے ہوئے قانون دے ہین ذرے پئی زور دے نال پکار کردی

سارے ایہہ قانون جہان والے قدرت رب دی پئی تیار کردی
قادر ہے انداز دے کرن والا بھیڑی عقل ہے کیوں انکار کردی

نہیں جاندا بشر انداز یاں نوں حکمت رب دی پئی انبار کردی
سرور لبھدی عقل اندازیاں نوں فیر بھیت دا اوہدے اصرار کردی

مقولہ شاعر

پیدا حکمتاں نال جہان ہویا جس دا بھیت نہ آوے خیال اندر
جنہاں لکھ نے اس زمین اتے جلوے رب دے ہین کمال اندر

سورج چن زمین اسمان سارے گردش کرن جیہڑے اک چال[1] اندر
پیا فرق نہ کسے دے وچ ذرہ کریے غور جے اونہا ندے حال اندر

نباتات پرند تے رکھ بوٹے قسم قسم دے ہین مثال اندر
جاندار جو ہین وچ پا نیا ندے آئے نہیں جو اجے خیال اندر

ذرہ اوڈوا ذرا نہ سمجھ آوے کیڑی روشنی ہے یدی چال اندر
یہہ نہیں جاندا بھید اس جسم والے ایویں بشر پیا دیکھ بھال اندر

کسے چیز نہیں غرض ہے کی اس دی آوے عقل دے نہیں سنبھال اندر
کیویں کرے ترقیاں خلوق پہلے کیویں ڈگ دی پھیر زوال اندر

مشکل حکمتاں دے راز فاش ہونا پیا بشر خیال محال اندر
بھیت تے راز جہان والے نہیں عقل نے آئے خیال اندر

چھڈ ایہہ خیال تے سوچ بندے نہیں فایدہ وہم سوال اندر
سرور عاجزی کر نہ اڈا اچا۔ پے جائیں نہ کسے وبال اندر

پیدائش حضرت آدم علیہ السلام

رکھ حکمتاں رب کجھہ ایس اندر قایم قدرتاں نال جہان کیتا
جھگڑے بڑے نے عقل تے فلسفے دے خالق من میں کل بیان کیتا

علم[2] معرفت ہویا عطا اسنوں پیدا رب نے جدوں انسان کیتا
کر کے فضل کمال مخلوق اتے ہر چیز نوں زیر فرمان کیتا

ودھی جدوں مخلوق زمین اندر نائب[3] آدم[4] نوں وچہ جہان کیتا
دیکے علم[5] ہر شے دا بشر تائیں رب اوسدا ڈھنڈورا شان کیتا

---

[1] الشمس والقمر بحسبان والنجم والشجر یسجدان ۝ (الرحمن پارہ ۲۷) ترجمہ۔ سورج اور چاند ایک حساب پر چلتے ہیں اور ستارے اور درخت تابعداری میں لگے ہیں ۔
[2] لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ۔ ضرور انسان کو ہم نے اچھے سے اچھے طریقے پر بنایا۔ پارہ ۳۰ ۔ والتین ۝ [3] انی جاعل فی الارض خلیفۃ تحقیق میں زمین میں اپنا نائب (خلیفہ) بنانا چاہتا ہوں [4] وعلم آدم الاسماء کلہا اور علم دیا آدم کو کل چیز کے ناموں کا ۔

آدمؑ دا سطے ربّ ملائکہ نوں سجدہ[1] کرن واجدوں فرمان کیتا
من لیا فرشتیاں امر اللہ دا نہ کوئی فخر غرور گمان کیتا

دھوکے باز خیال ابلیس والے کر کے کفر انکار نادان کیتا
حکم ربّ تھیں منہ چا موڑیو سو۔ اوہنوں کبر غرور[2] شیطان کیتا

روکے سدا انسان نوں نیکیاں تھیں ایہواوں نے عہد پیمان کیتا
پیدا خواہشاں دے بسر باغ کر دا ور غلان دا اوس سامان کیتا

کیتا منع[3] آدم ربّ کسے گلوں۔ اوہنوں سوچ خیال حیران کیتا
آیا وسوسہ بن شیطان ظالم آدم ربّ اگے پشیمان کیتا

بچدا کاوشاں تھیں رہندا حکم اندر آدم وسوسے نے پریشان کیتا
ہویا سکھ آرام تھیں اوہ باہر۔ جدوں ہور کجھ اوس دھیان کیتا

بعض بعضیاں دے پھیر بنے ویری دلی خواہشاں جگ ویران کیتا
آدمؑ ربدے در تے پھر ڈگا۔ اللہ فضل تے کرم احسان کیتا

کہیا آوندے رہن گے سدا ہادی وعدہ ربّ ایہہ فال نادان کیتا
جا بخشیا انساں قصور تیرا تیری نسل تے کم آسان کیتا

ساڈے پاک اصول نے سکھ والے بشر خواہشاں نے پشیمان کیتا
سدا رہن آرام تھیں جگ اندر جنہاں اوہناں نوں ہے قربان کیتا

جاری تھیں ایہہ قانون ہویا۔ بے راہ جد بشر شیطان کیتا
ہادی آوندے رہے خدا ولوں سر ور فضل ایہہ ربّ رحمان کیتا

اولاد حضرت آدم علیہ السلام اور فلسفہ بعثت انبیاءؑ

پھلی پھلی زمین تے نسل آدم فضل ربّ تھیں بہت ہشیار ہو کے
ملے سکھ آرام تے پھل سارے اسدی کوششاں نال انبار ہو کے

جنہاں محنتاں کیتیاں اوہناں نائیں پھل ملے سی بہت انبار ہو کے
کھاٹے کھا کم کوس حیران ہوئے رہے کاہلی دے سزاوار ہو کے

پا کے وسوسے دلا ندے وچہ بھلے لگے مرن نادان خوار ہو کے
ویکھ سکدے سکھ نہ دوویں دا کر دے حسد تے رہن بیزار ہو کے

کیتا حسد ہابیل شیطان والا کھا دا طیش اس بہت خونخوار ہو کے
مارے جا قابیل بھرا تائیں اسدی نیکیاں دیکھ غمخوار ہو کے

نیکی بدی دی جنگ ایہہ ہوئی پہلی چل گئی جو حسد وا وار ہو کے
بیج رہ گیا اوس دا نسل اندر لڑدے بشر رہے تیر تلوار ہو کے

مچے بڑے فساد زمین اتے۔ خاکی بھڑک اٹھے شعلہ نار ہو کے
ہویا بدی دا راج جہان اندر ہوئے بشر خوار بدکار ہو کے

ہوئے جدوں خیال ناپاک سارے آیا فضل ربّی مددگار ہو کے
قائم ہویا پھر سلسلہ انبیا ندا رہے آوندے جو وار وار ہو کے

ٹھٹھے مرسلاں نال بدبخت کر دے مر دے رہے اوہ سارا مردار ہو کے
ہوئے غرق طوفان دے نال بھیڑے ہوئے کڑک دے بہت شکار ہو کے

---

[1] اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا [2] وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور نہ جاؤ پاس اس درخت کے ورنہ تم ظالموں سے ہو جاؤ گے۔

Marfat.com

کدی نال بھونچال تباہ ہوئے۔ نال پتھراں دے سنگسار ہوکے
عادت اللہ دی ایہہ قدیم تھیں آے۔ رہندا مرسلاں دا مددگار ہوکے
جیویں گرمیاں تھیں زمیں خشک ہوندی پانی اوڈا کل غبار ہوکے
کجھ چھکدی دھپ کڑاکیاندی کجھ ساڑدی زمین انگیار ہوکے
ایسے اوڑ ویلے آوے فضل ربی اندر بدلاں ابر بہار ہوکے
پانی نال بھر جاوندے کھوہ کھاتے۔ وہن نالیاں دی زوردار ہوکے
ایہو سلسلہ اوس نظام والے ذرا سوچ اس نوں نیکوکار ہوکے
نبی جان لو دوستو ابر رحمت خشک دلاں تے دسے پھوہار ہوکے
دنیا وسدی اجڑدی رہی ایویں نیکی بدی آئی وار دوار ہوکے

ٹھنڈی واؤ کڑاکے دی نال موئے۔ مرضاں مہلکاں نال بیمار ہوکے
سدا ہوں منصور اوہ پاک بندے رہے انبیا ندے جیہڑے یار ہوکے
سُک جاندیاں سبزیاں ساریاں نے خاک اوڈدی گرد غبار ہوکے
گندا ہو جاندا جیہڑا رہے باقی وگن پڑے دریا دی زار ہوکے
وسّے کل زمین تے پھر پانی۔ زمین سجدی سبز گلزار ہوکے
نکل آوندے خاک تھیں گل بوٹے۔ جھکے ہر ڈالی پھل دار ہوکے
پانی دین والا جدوں رُک جاندا۔ رحمت وسدی موسلا دھار ہوکے
مُردہ دلاں نوں کرے جو اَن زندہ کردے نیکیاں نے نیکوکار ہوکے
سرور نبیؐ آئے کہندے جگ اُتے اِک لکھ تے کئی ہزار ہوکے

اولادِ آدمؑ کی نااتفاقیاں کا بیان

رکھنڈی جدوں زمین تے نسل آدمؑ دکھو دکھرے ملک آباد ہوئے
قوم قوم دا وکھرا دیس بنیا پڑے ٹوٹ لڑے۔ نام نہاد ہوئے
وڈا بنن کارن ہوئی جتھا بندی نویں ڈھنگ تے رنگ ایجاد ہوئے
کدی بنی غلام اِک قوم ساری۔ کدی پھیر غلام آزاد ہوئے
ڈیرا کبر غرور نے آن کیتا۔ بڑے ڈھنگ انساں نوں یاد ہوئے
حد بندیاں ملک دے وچہ ہویاں سبھے میل ملاپ برباد ہوئے
دکھو دکھ کمزوریاں ملیوں نے اتے دکھرے سنگ بنیاد ہوئے
دسّے عقل کی راہ انسان تائیں۔ حرص وسوسے جدوں اُستاد ہوئے
ربّ تدوں ای رحم کماوندا سی ہتھیں اپنی جدوں برباد ہوئے
خالی رہیا نہ جگ وچہ ویس کوئی ویلے وقت تے ٹوٹ لڑے یاد ہوئے

وسّے چھڈ کے دیس اوہ ہور کدھرے جدوں کسے تے کجھ بیداد ہوئے
حاکم اوہناں دے بنے کجھ زور والے جھگڑے پئے نے جدوں فساد ہوئے
اِکی دوجے نوں مار مٹان لگے۔ جتھے کوئی تے کوئی برباد ہوئے
مچیا اِک گھمسان زمین اندر وسّاں کی میں بڑے فساد ہوئے
لگے کرن خدائی دے بڑے دعوے پیدا کئی نمرود شداد ہوئے
آپے وچہ اتفاق نہ رہی الفت دکھو دکھ اصول ایجاد ہوئے
دکھو دکھ دریاں ملیوں نے اتے دکھرے سنگ بنیاد ہوئے
نافرمانیاں دی پئی عام عادت ایہہ شیطان سارے آدم زاد ہوئے
نبی بھیجدا رہیا خدا سچا قوم قوم دے جو استاد ہوئے
نبی کڈوے رہے ہنیریاں تھیں جنہاں نال مل کے سرور شاد ہوئے

لہ اِنْ مِنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ۝ لِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ وَّ لِکُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۝ ہر قوم کی طرف ہم نے ڈرانے والا بھیجا۔ ہر قوموں کی طرف ہادی آئے۔ تمام قوموں کی طرف رسول آئے ۔

Marfat.com

بنی نوع اِنسان میں امتیازات قومی کا پیدا ہونا

جہڑی قوم وِچ نبی خدا آیا۔ قوم ربّ دی اوہ کہان لگ پئی
رہی نیکیاں کچھ دن اوہ کردی فیر اپنے فخر دکھان لگ پئی

رہیا دینِ دا علم نہ عمل چنگے۔ جُوٹھ سچ دے نال ملان لگ پئی
راہ سِدھڑا چھڈ کے دین والا ایدھر اودھر اوہ جھوکڑے کھان لگ پئی

لاکے پھند مجاز حقیقتاں دے ٹاکی جا اسمان نوں لان لگ پئی
کہندی میں پیا رڑی رب دی ہاں دہوکے وچہ مخلوق پھسان لگ پئی

گھیرے گھت خیال دوڑا بھارے لکھاں راز اسرار بتان لگ پئی
دیکے عقل امداد خیال تائیں نویں ہور اصول بنوان لگ پئی

ہویا کبر غرور دا آن پھیرا قدماں وچہ مخلوق نوان لگ پئی
خادم ہے مخلوق ایہہ کُل میری۔ کجھ ہور دی کرن کران لگ پئی

قومی بھید نے جگ دا ناس کیتا اِک دوجی نوں شان دکھان لگ پئی
اِک کہے میں جگ دے وچہ وڈی دوجی کرن سی ہور دھیان لگ پئی

اگے رَل قبیلڑے جھگڑ دے سن ہُن قوم ای قوم نوں کھان لگ پئی
ذاتی بھید نے بڑے فساد پائے۔ بڑی اگ سی وچہ جہان لگ پئی

دِتّا بدل ہدایتاں ساریاں نوں فیر نویں خیال پھیلان لگ پئی
سدھا راہ خدا دا چھڈ کے تے کجھ ہور دا ہور بنان لگ پئی

غرق ہو کے وچہ تصوّراں دے وہمی رنگ مخلوق جمان لگ پئی
سرور بُت گھڑ کے نیکاں بندیاں دے وکھو وکھرے سیس جھکان لگ پئی

عناصر پرستی اختیار کرنا اولادِ آدم علیہ السّلام کا

خیالی دوڑ دا عقل نے ساتھ دتا بُرا وقت ایہہ جگ تے آیا سی
ہتھ بدھیاں عقل دی گئی اُودھر۔ جدھر بشر خیال دوڑایا سی

ہوئے جدوں خیال ناپاک سارے ربّی حکم انسان بھلایا سی
کی ہے بشر تے کی خیال اس دے ویلا اُس نے مفت کنوایا سی

قوم قوم نوں سارے جہان اندر بنیاں حق دا راہ دکھایا سی
پچھے لگ خیال دے بندیاں نے راہ رَبدا پاک بھلایا سی

بُت کسے بنایا پوجنے نوں کسے سورج نوں جل چڑھایا سی
دیوی دیوتا کسے تجویز کیتے کسے اگ نوں سیس نوایا سی

کہن لگے مخلوق نوں اوہ خالق دہوکے باز خیال بہکایا سی
اِک ربّ دا ایس مخلوق بھیڑی ربّ کئی ہزار بنایا سی

مٹی اگ ہوا تے جل تائیں خالق وہمیاں دلوں ٹھیرایا سی
نباتات نوں کہن خدا لگے جمادات دا ربّ گھڑایا سی

بڑے بڑے تصوراں نال آدم بڑے چکراں وچ گھمایا سی
دیوی دیوتا بنے ایہہ چند تارے۔ بدّل بجلیاں رب کہایا سی

رکھاں بوٹیاں نوں بشر پوجدے سن بڑا ایہہ کمال دکھایا سی
سجدے ڈنگراں تے کرن وحشیاں نوں اگے پتھراں سیس جھکایا سی

دنیا اِک شیطان نوں جاندی اے اینہاں لکھ شیطان بنایا سی
دلی خواہشاں جگ برباد کیتا بڑا ڈھونگ اِنسان رچایا سی

Marfat.com

پوجا خوب کیتی اینہاں وہمیاں نے اُتے دلوں خدا بھلایا سی | سرور کرنے بیان کی اوس ویلے ہر جگہ شیطان وا اپایا سی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مبعوث ہونا

آزر بُت تراش نے بہت وڈا اک بہت تیار جسیم کیتا | نکے وڈے بتاں دا بُت خانہ قائم اوس نے اک قدیم کیتا
بھل گئے خدا نوں لوگ بھیڑے بڑا کم شیطان رجیم کیتا | بن بیٹھا نمرود خدا اوتھے بھیڑا اوس نے عزم صمیم کیتا
بھلا ویکھا انسان نوں راہ دتوں کرم رحم ایہہ ربّ رحیم کیتا | راہ سدھڑا دین دا دسنے نوں نبی ربّ پیدا ابراہیم کیتا
بحث ہوئی سی نال نمرود یا ندے دارو اونہاندا اوس حکیم کیتا | وڈیا نبی اللہ جا کے بُت خانے ہر بُت نوں توڑ دو نیم کیتا
تیشہ رکھیا مونڈھے تے وڈے دے کم خوب سی نبی ندیم کیتا | آئے لوک تے دیکھ کے کہن لگے ویکھو ظلم ایہہ کسے عظیم کیتا
کسے آکھیا شور پکار اندر کارج ایہہ سارا ابراہیم کیتا | سرور توڑ دتے اوس نے بُت سارے رتی بھر نہ خوف تے بیم کیتا

مجادلہ کرنا بُت پرستوں کا اور آگ میں ڈالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور آگ کا گلزار ہو جانا

بیٹھ کافراں رل صلاح کیتی یار وگل ایہہ جے ناگوار ہوئی | ہور کوئی ایجہا بے ڈرنا ہیں ابراہیمؑ دی سب ایہہ مار ہوئی
پھڑ واوس نوں چلو سزا دیئے چوں پاسیوں ایہو پکار آئی | آؤ۔ آؤ نہ کتنے اوہ نس جاوے خلقت اُٹھ کے جلدتیار ہوئی
پھڑ کے آئے خلیل نوں بُت خانے کہندے دس توں کیوں ایہہ کار ہوئی | کہیا نبی نے ظالموں کیوں ساری عقل نکرتے غور بیکار ہوئی

۱؎ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہ پاک و بزرگ ہستی ہیں جن کو دنیا کی تین بڑی قومیں نبی مانتی ہیں۔ یہ نمرود کے وقت میں جو ایک بُت پرست تھا اور دعویٰ خدائی کا کرتا تھا پیدا ہوئے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اس واقعہ کا ذکر ان الفاظ میں ہے۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۔ ترجمہ اور ہم نے ہی ابراہیم کو پہلے سے اس کے لائق حال ہدایت دی اور ہم اس کو خوب جانتے تھے۔ جب اس نے اپنے بزرگ اور اپنی قوم سے کہا۔ یہ مورتیں کیا ہیں جن کی تعظیم میں تم لگے ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے بڑوں کو ان کی عبادت کرتے پایا۔ کہا تم اور تمہارے بڑے کھلی گمراہی میں تھے۔ انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس سچ لایا یا کھیل کرنے والوں میں سے ہے۔ کہا بلکہ تمہارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ جس نے انہیں پیدا کیا۔ اور میں اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں اور اللہ کی قسم میں تمہارے بتوں کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس کے بعد کہ تم لوٹ کر یہاں سے چلے جاؤ پس بنایا ان کو ٹکڑے ٹکڑے مگر ان کے بڑے کو رہنے دیا شاید کہ وہ اس کی جانب پھر آویں کہنے لگے ہمارے

رب چھڈ انسان نوں پوجدے او کیوں جوش تہیں ہوش فرار ہوئی
کہندے ایہہ نہیں بولدے ۔ ہلدے نہ کیویں اینہاندے وچہ تکرار ہوئی
سوچو مور کھو نبی فرمایا اے گل بڑی ایہہ پُر اسرار ہوئی
بن جان خدا ادہ کیویں سارے ۔ کرو غور ایہہ گل دشوار ہوئی
سُن کے نبی دی پاک دلیل سچی ٹولی کافر اندی شرمسار ہوئی
کہندے اوہ نہیں منداناں منے ساڈی مدتاں تھیں ایہو کار ہوئی
ٹُلے پھیرا وہ نبی دی دشمنی تے حاضر جا اوہ قوم دربار ہوئی
دِتا حکم نمرود خدا بن کے چِنہ بڑی اِک خوب تیار ہوئی
دِتا حکم خدا نے اگ تایئں ہر چیز اس دی تابعدار ہوئی

پچھوانیاں خداواں تھیں ایہہ دسن آپے وچہ تے نہیں تکرار ہوئی
تیرا کم ایہہ اسانوں وسدا اے اُچی زور دے نال پکار آئی
جیہڑے ہل نہیں سکدے تہاں اُتوں جہاں وچہ نہ کدی گفتار ہوئی
اوہ نہیں رب جو کسے تھیں مار کھائے حالت ویکھ لو اینہاندی زار ہوئی
دُنیا دار اندی شرم کی شرم ہوندی اکے آئی تے اکے فرار ہوئی
لیناں چاہیدا اے بدلا ایس کولوں آپے وچہ ایہہ پھیر وچار ہوئی
کیتی جا فریاد نمرود اگے بدلا لین کارن عرض دار ہوئی
پایا اوہناں خلیل نوں اگ اندر قدرت رب والی آشکار ہوئی
ابراہیم دے واسطے تدوں سرور فضل رب تھیں نار گلزار ہوئی

احوال اولادِ ابراہیم علیہ السلام اور ذکر بنی اسرائیل

ابراہیم نوں رب حنیف[1] کہ کے ذکر آپ دا وچہ فرقان کردا
دل نیک تے پاک خیال اُس دا رب ویکھ کے ایہہ احسان کردا
کیہا رب اسلم کہندا اسلمت میں ہاں سر نوں زیر فرمان کردا
پاک لوک نے آپ دی نسل اندر جد انبیاندی اہدی شان کردا

بقیہ صفحہ ۱۷ معبودوں سے یہ کام کس نے کیا یقیناً وہ ظالموں میں سے ہے کہا ہم نے ایک نوجوان کو اس کا ذکر کرتے سنا ہے جسے ابراہیم کہتے ہیں [1] قرآن نے اس تمام ذکر کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے ۔ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ سورۃ انبیاء رکوع ۵ پارہ ۱۷ کہنے لگا اسے لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ گواہی دیں ۔ کہا اے ابراہیم کیا تو نے ہمارے معبودوں سے یہ کام کیا ہے ۔ ابراہیم نے کہا ان بتوں سے جو بڑا ہے ان سے (اشارہ کرکے) پوچھو اگر وہ بولتے ہیں انہوں نے اپنے نفسوں کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ تم خود ہی ظالم ہو ۔ اور پھر بولے کہ تو جانتا ہے ۔ کہ یہ بات نہیں کرتے ۔ تو پھر ان کی کیا پرستش کرتے ہو جو نہ تمہیں نفع دیتا ہے نہ نقصان ہے پس تف ہے تم پر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ۔ کہنے لگے اس کو جلا دو اور اپنے دیوتاؤں کی مدد کرو اگر ہو کچھ کرنے والے ہم نے کہا اے آگ ابراہیم کے لئے سلامتی اور ٹھنڈک ہو جا ۔

[1] قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ سورۃ بقر رکوع ۱۰ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

Marfat.com

دیکھے دو فرزند خلیل تائیں نبی دو واں نوں رب رحمان کردا
نکا آپ دا پوت اسحاق ہویا سدھے راہ تے بہت انسان کردا
اسرائیل یعقوب دا نام دوجا جس نوں مصر دا رب سلطان کردا
یوسف پسر یعقوب دی نبی ہویا جس نوں مصر دا رب سلطان کردا
شاہی ملی اس قوم نوں جگ اندر۔ اتے انبیا دی اوہنوں کھان کردا
رہی سدھڑی قوم اے کئی صدیاں اللہ پاک دی رہیا سی مان کردا
بھل گئے اوہ راز توحید والا شرک ولا نوچہ آن مکان کردا
پئے جدوں تباہیاں وچہ سارے رب فضل دے پھر سامان کردا

ودے پوت حضرت اسماعیل ہے سن دیکھو ہے تصدیق قرآن کردا
پتر انہاندا نبی یعقوب ہے سی جس نوں رب سردار کنعان کردا
نیکی ملی اولاد یعقوب تائیں ذکر اوس دا وچ قرآن کردا
اسرائیل دی نسل وچہ رب سچا نبی ہوردی وچ جہان کردا
دین دنی وچ ایہہ سردار ہوئی فضل رب ہوکے مہربان کردا
ہوئی پھیر مغرور جہان اندر۔ دسے ہر کوئی شان گمان کردا
دعویدار خدائی دے ہوئے پیدا۔ چلے اوہناں نوں پھیر شیطان کردا
موسیٰ نبی تد ہویا غلام سرور جدوں ظلم فرعون سلطان کردا

احوال تباہی بنی اسرائیلاں ملک مصر میں و تباہی فرعون

اسرائیل دی نسل بدکاریاں تھیں نظر ہوردی ہورای آوندی سی
ہوکے قید فرعون دے ظلم اندر مرد اپنے پئی کہاوندی سی

ہوئی بہت ذلیل مظلوم ہوکے۔ راہ حق تے موڑ نہ جاوندی سی
بیٹے کسدے عورتاں رہن باقی کوئی پیش تدبیر نہ جاوندی سی

۱؎ عیسائیوں نے حضرت اسماعیل کو لونڈی کی اولاد قرار دیا ہے۔ حضرت ہاجرہ جو مصر کی شاہزادی تھیں اور بائبل میں باوجود محرف و مبدل ہونے کے ایسے الفاظ موجود ہیں۔ کہ حضرت ہاجرہ حضرت سارہ سے کم عزت نہیں رکھتی تھیں۔ قرآن میں سورۃ صفت میں خدا اس امر کا فیصلہ کرتا ہے۔ کیونکہ اہل کتاب حضرت اسحاق کو ذبیح قرار دیتے ہیں۔ بائبل۔ پیدائش (۲۲-۲) میں موجود ہے کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کرو۔ اسحاق کسی طرح سے اکلوتا بیٹا نہیں ہو سکتے کیونکہ اسماعیل کے بعد پیدا ہوئے سورۃ صفت میں ۸۴ آیت سے حضرت ابراہیم کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ اور ۱۰۲ آیت تک ہے فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ پس بشارت دی ہم نے تحمل والے لڑکے کی۔ اس کے بعد اسی لڑکے کے ذبح ہونے کا ذکر فرما کر۔ سورۃ ۱۳ میں پھر فرماتا ہے کہ بَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ط اور بشارت دی ہم نے اس کو اسحاق نبی کی نیکوکار تھا۔ اس سے ثابت ہوگیا ہے۔ کہ پہلے حلیم لڑکے کی بشارت حضرت اسماعیل کی تھی جو ذبح ہوئے اور بعد میں اسحاق کی سورۃ انبیاء پارہ ۱۷ رکوع ۵ میں ہے کہ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ط اور ہم نے اسے اسحاق دیا اور یعقوب پوتا ۲؎ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ترجمہ۔ اے بنی اسرائیل میری نعمت یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی اور یہ کہ میں نے قوموں پر فضیلت دی ۳؎ یوسف پسر یعقوب بھی نبی ہوئے ۴؎ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ جب اس نے تم میں نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا اور تم کو وہ کچھ دیا جو قوموں میں سے کسی کو نہ دیا۔

Marfat.com

زور اور دے سیٹھ فرمان ہو کے سہندی ظلم تے ٹھوکراں کھاوندی سی
چھڈ رب نوں مندڑے حال ہوئی جیہڑی بنیاندی قوم کہلاوندی سی
موسےٰ نے ڈیا اوہنوں مصر وچوں جتھے دکھ بہت اوہ اوٹھاوندی سی
سرور ہویا فرعون دا غرق بیڑا۔ قدرت نبی نوں پار لنگھاوندے سی

احوال بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ

ہینسی قوم اوہ بڑی مزاج والی بنی نال جھگڑے بات بات اندر
نافرمانیاں وچہ چالاک سی اوہ رہندی حکم نوں ٹال دی گھات اندر
دتا رب تسلی دا رزق اس نوں رہندی نبی والی نگہداشت اندر
پھیرے ربدی نعمتوں منہ بھیڑی اہدا دل پھسیا ساگ پات اندر
کہندی منگ خدا تھیں دے موسیٰ کھیرے ککڑیاں خوب برسات اندر
چنے دے پیاز تے کنک سانوں مزے چکھے کجھ حیات اندر
کدی کہے خدا دکھا موسیٰ۔ بیٹھا چھپ کے کیوں قنات اندر
پانی منگیا رب نے حکم دتا نبی لیگیا چشمہ جات اندر
گیا چھڈ موسیٰ آ کے ویکھو سو۔ اوہ بگڑ بیٹھی چالی رات اندر
بچھڑا لیا بنا سی پوجنے نوں کیتا شک اس نے پاک ذات اندر
نخرے باز جہاندی بہت بھیڑی کرے عمل نہ صوم صلوٰۃ اندر
سرور نبی دے حکم نوں ٹال دیئے لگے رہن دن رات اس گھات اندر

بیان دوسرے معاملات بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام سے

موسیٰ آکھیا قوم نوں رب کہندا۔ کروگاں اک تسی حلال میاں
کیہا نبی میں جاہلاں وچ ہوواں ایسا گراں جے کدی خیال میاں
دیندا حکم خدا ایہہ کہے موسیٰ وچھی نہیں نائیں پیر زال میاں
کیہندی قوم موسےٰ اٹھٹھے کریں سانوں اسیں جاتے ہاں تیری چال میاں
کہندی قوم پھر پچھ کے دس سانوں کیسی ہے کل اوسدا حال میاں
وچ اجڑے اوہ جوان وسدی منوں حکم نہ دیہو ایہہ ٹال میاں

وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ط كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ سورۃ بقر رکوع ۷ پارہ اول اور اتارا ہم نے پھر من وسلویٰ ان ستھری چیزوں کو کھاؤ جو ہم نے تم کو دیں ۲ و ۳ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا رکوع ۷ پارہ اول جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ایک کھانے پر صبر نہیں کر سکتے پس اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کر کہ وہ ہمارے لئے ان چیزوں کو نکالے جو زمین اوگاتی ہے اس کی ترکاریوں میں سے اس کی ککڑیوں سے لہسن اور اس کے مسور اور اس کے پیاز سے ۴ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ سورۃ بقر اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم تیری بات کبھی نہ مانیں گے۔ جب تک کھلا کھلا اللہ کو نہ دیکھ لیں۔ پس تم کو ہولناک آواز نے آلیا۔ اور تم دیکھ رہے تھے ۵ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى بِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ط فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ رکوع ۷ سورۃ پارہ اول۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا۔ ہم نے کہا اپنا عصا چٹان پر مارو پس اس سے بارہ چشمے

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۲۱)

Marfat.com

کہندی کچھ خدا تھیں رنگ اوہدا سرخ سبز ہے زرد یالاں میاں
کہندی کچھ موسیٰ سانوں صاف دسے بہت گائیں نے ایس مثال میاں
کھوہ جون دے کدی نہ کم لائی ہل نال نہ ہوئی نڈھال میاں
کہندی قوم ہن پتہ جے ٹھیک دتا۔ کریئے ہن کیہڑی قیل قال میاں
ایویں نت بھاڑے پئی کردی حیلہ جوئی دی چل دی چال میاں
دتے رب نے حکم جو نیکیا ندے بدلے اوس چالاکیاں نال میاں
کیہا رب فساد تے خونریزی کرنا کدی نہ جنگ جدال میاں
کہندا نبی خدا اور زرد دسے چنگی لگ دی دیکھنے نال میاں
رب حکم دیندا کہے نبی موسیٰ رکھی تساں اوہ بہت سنبھال میاں
پاک ہے ہر عیب تے نقص کولوں ہنداں داخ اوہدا وال وال میاں
آخر کار اوہ پھیر اوہناں ذبح کیتی ہے سی گل جو سخت محال میاں
آپے کرے اقرار پھر توڑ دیوے پئی ایس تھیں وچ زوال میاں
ہوئے فاسق اس قوم دے وچہ پہتے سخت دل اوہ سنگ مثال میاں
اسرائیل دی نسل غلام سہندی نال بنیاں ہوئی ضال میاں

گمراہی بنی اسرائیلیاں اور مبعوث ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا

ماری گئی یہود تے تدوں ذلت ہوئی حال نے سوراں تے بندراں
دتے دکھ مقابلہ پیا کیتا سدا اوہناں نے کل پیغمبراں

(بقیہ صفحہ ۲۰) پھوٹ نکلے سب قبیلوں نے اپنا اپنا گھاٹ جان لیا اللہ کے دیئے سے کھاؤ اور پیو اور فساد پھیلاتے زمین میں حد سے نہ بڑھو ۶۰ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ البقرہ رکوع ۶ پارہ اول اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وقت مقرر کیا۔ پھر تم نے بچھڑا بنا لیا اس کے بعد اور تم بے انصاف ہو ۶۷ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کو کہا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔ ۶۸ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا کیا تو ہم سے ٹھٹھا کرتا ہے ۶۹ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ حضرت موسیٰ نے فرمایا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں ۷۰ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ط انہوں نے کہا اپنے رب کو پکار دو بیان کرے کہ وہ کیسی ہے ۷۱ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ط کہا موسیٰ نے فرماتا ہے خدا کہ وہ ایک گائے ہے جو نہ بوڑھی ہے اور نہ بچہ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ جوان ہے ان کے درمیان ۷۲ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۔ پس کرو جو تم کو حکم دیا جاتا ہے۔ ۷۳ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے دریافت کر ہمارے لیے کہ بتائے اس کا رنگ کیا ہے ۷۴ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝ کہا موسیٰ نے وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک زرد گائے ہے اس کا رنگ گہرا زرد ہے۔ دیکھنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے ۷۵ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ط وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے دریافت کر کہ وہ ہمیں بتائیں کہ وہ کیسی ہے کیونکہ گایوں میں شبہ پڑتا ہے اور ضرور اللہ نے چاہا تو ہم ہدایت پا جائیں گے۔ ۷۶ و ۷۷ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۔ ترجمہ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے۔ محنت والی نہیں جوتتی ہے۔ زمین کو یا پانی دیتی ہو کھیت کو بدن سے پوری اس میں کوئی داغ نہیں ۷۸ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۔ کہا انہوں نے اب آپ نے ٹھیک پتہ بتایا۔ سو انہوں نے اس کو ذبح کیا جو وہ کرنا نہیں چاہتے تھے ۷۹ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ

ردّی گئی ایہہ قوم درگاہ وچوں بھیڑا حال سی کل مچھندراں دا
آیا نبی عیسیٰ تدوں جگ اندر چانن لے کے کالیاں اندر اندا

عیسیٰ نال اس قوم نے بُری کیتی ٹولہ بن گئی ایہہ قلندراں دا
آخر چا ہڑدتا سُوئی اُوس تائیں کیتا جرم نے اوچیاں منبراں دا

عیسیٰ نبی نوں لیا بچا اوس نے جیہڑا مالک ہے دھرتی انبراں دا
ہوئی پھر مسکین جہان اندر لگا روگ ناسور بھگندراں دا

پانسہ پلٹیا قوم یہود والا ہویا زور پھر گرجیاں مندراں دا
لیا من عیسائیاں رب سر ور جیہڑا موجب ہے کل اڈنبراں دا

راہب ہوئے پھر بہت درویش بھارے چیکا چھڈ سارا حکم انیاں دا
سدھے راہ تے رہے اوہ جدوں توڑی چنگا رہیا سی حال نصرانیاں دا

نصرانیوں کا گمراہ ہونا۔ اور بدکاریوں میں مبتلا ہونا راہبوں اور درویشوں کا

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۱) اَوَاَشَدُّ قَسْوَۃً۔ پھر تمہارے دل اس کے بعد سخت ہو گئے سو وہ پتھروں کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ۱۲ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآءَکُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ اور جب ہم نے تم سے اقرار کیا کہ تم اپنے خون نہ گراؤ گے اور نہ اپنے لوگوں کو اپنے گھروں سے نکالو گے۔ پھر تم نے اقرار کیا اور تم گواہ ہو ۱۱ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۔ اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈالی گئی اور وہ اللہ کے غضب کا محل بن گئے۔ یہ اس لئے ہوا کہ اللہ کی باتوں کا انکار کرتے تھے۔ اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی۔ اور حد سے بڑھ گئے ۱۲ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ اور ان میں بندر اور سور بنائے اور وہ جس نے طاغوت کی پرستش کی یہ مرتبہ بدتر اور سیدھے رستہ سے بہت دور بھٹکے ہوئے ہیں۔ بِمِیْثَاقِهِمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ۔ سورۃ النساء رکوع ۲۲ پارہ ۶ ترجمہ سو ان کے عہد کو توڑنے کی وجہ سے اور اللہ کی آیتوں کا انکار کرنے اور نبیوں کو ناحق قتل کرنے اور کہنے لگے ہمارے دلوں پر غلاف چڑھا ہوا ہے

۱ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور اس کے بعد ہم نے ایک دوسرے کے پیچھے رسول بھیجے۔ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو کھلے دلائل اور روح القدس کے ساتھ اس کی تائید کی۔

۲ وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا۔ ترجمہ۔ اور اس کہنے پر کہ ہم نے مارا مسیح عیسیٰؑ مریم کے بیٹے کو جو رسول اللہ تھا۔ اور نہ انہوں نے اس کو مارا نہ سولی چڑھایا۔ وہی صورت بن گئی اس کی اور جو لوگ اس میں کئی باتیں نکالتے ہیں وہ اس جگہ شبہ میں پڑتی ہیں۔ کچھ نہیں ان کو اٹکل پر چلنا اور اس کو مارا نہیں بلکہ بے شک اس کو اٹھا لیا اللہ نے طرف اپنی اور ہے اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

۳ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ترجمہ۔ اے لوگو

Marfat.com

لگے پھیر دوڑان خیال بھیڑے لیا فلسفہ جدوں یونانیاں دا
تارک عورتاں پادری کول رکھن چالہ خوب پھڑیا خواہش رانیاں دا
چڑھ گیا خدا ہے آپ سولی آخر حشر ہویا قصہ خوانیاں دا
الیہوجہیاں نے دین بدنام کیتا کیا زور نہ پٹھیاں پانیاں دا
سولی چڑھ مسیح گناہاں والا سارا چا گیا بھار کرانیاں دا
بھتے کہن خدا دا پت عیسیٰ براطور ہویا ایتھاں فانیاں دا

راہب ہوئے بدکار وچہ گرجیاں دے لگے لین اوہ بھیت نانیاں دا
منے اوس نوں جو خدا بندہ اوہنوں فکر نہ مول میرانیاں دا
کریئے لکھ گناہ حساب کاہدا صدقہ دے گیا اے موجاں مانیاں دا
ہوئی قوم دی قوم بے حال ساری مذہب رہ گیا کجھ کہانیاں دا
ساڈا نہیں گناہ۔ گناہ کوئی بھاویں کم کریئے اسی زانیاں دا
آکھن روح قدوس تے باپ بیٹا سر ور مالک ہے کل جہانیاں دا

نصرانیوں یہودیوں کا گمراہ و مغضوب ہونا

اسرائیل دی ایہہ اولاد ساری ہوئی بہت خوار بے راہ ہو کے
ہو گئے مغضوب جہان اندر دین دنی والے بادشاہ ہو کے

بھیڑے حال تھیں ہوئے ذلیل ایسے پھر دے اج تک ہین تباہ ہو کے
عیسیٰ نبی نوں اوہ جھٹلاوندے سن نال کبر غرور گمراہ ہو کے

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۲) جو ایمان لائے ہو یقیناً بہت سے علماء اور درویش لوگوں کے مال جھوٹ کے ساتھ کھاتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ پارہ ۱۰ سورۃ توبہ رکوع ۴ اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کے راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک دکھ کی خبر دو۔ یہ تو احکام مسلمانوں کے لئے ہیں ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ط وَرَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ج فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ سورۃ الحدید پارہ ۲۷ اور پیچھے بھیجا عیسیٰ مریم کے بیٹے کو دی اس کو انجیل اور رکھی ہم نے اس کے ساتھ چلنے والوں کے دل میں نرمی اور محبت اور ایک دنیا چھوڑنا (فقیری) انہوں نے نیا طریقہ نکالا۔ ہم نے نہ لکھا تھا۔ مگر اللہ کی رضامندی چاہنے کو پھر نہ نبھایا۔ اور ہم نے ان کو جو ان میں ایمان رکھتے تھے۔ اچھا بدلا دیا اور زیادہ ان میں بے حکم ہیں۔ ان مذکورہ آیات میں بتایا ہے کہ درویشوں اور علماؤں میں زیادہ ایسے ہیں جو لوگوں کا مال جھوٹ کے ساتھ کھاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ پھر سورۃ الحدید میں فرماتا ہے۔ کہ درویشی ہم نے فرض نہ کی تھی انہوں نے خود بنائی اور اس کو نباہ نہ سکے اور زیادہ ان میں بے حکم ہیں آج کل کے مسلمانوں نے ان آیات پر دھیان دینا چھوڑ دیا ہے راہبوں کے گھروں میں بدکاریاں کرنے کی شہادت تو عیسائیوں نے دی ہے۔ ایک مورخ لکھتا ہے کہ ساتویں صدی کی عیسائیت ایسی گری ہوئی حالت میں تھی۔ کہ کنواریاں پادریوں کے پاس اقرار گناہ کے لئے جاتی تھیں۔ مگر کنواریاں لوٹ کر نہ آتی تھیں۔ ۷ یہود اس لئے مغضوب ہوئے کہ پہلے انہوں نے انبیاء کا انکار کیا۔ اور پھر نبیوں کے قتل کے درپے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ البقر پارہ اول رکوع ۷۔ اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈالی گئی اور وہ اللہ کے غضب کا محل بن گئے

Marfat.com

مالک دولتاں دے پھرن گدا ہو کے وسدے پھرن تھاں تھاں رو سیاہ ہو کے
حشر ٹیک نہ ملے گی بادشاہی آیا قہر ربی بے پناہ ہو کے

لکھاں مال دولت مل دی اوہناں تائیں رُلدے رہن سارے والا جاہ ہو کے
لعنت رب دی وس گئی ظالماں تے وس دے اج دی ہیں گواہ ہو کے

ہویا حال خراب صلیبیاں دا جیہڑے رُڑے جاندے عالیجاہ ہو کے
سرور پائے فساد سی راہباں نے ہوئے ضال ایہہ پشت پناہ ہو کے

بیان حضرت اسماعیل فرزند اکبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ

اسماعیلؑ دا کراں بیان میں کچھ وڈا پُت جیہڑا ابراہیم دا اے
مائی ہاجرہ نوں رب لال دتا موتی ایہہ عجوز عقیم دا اے

پائی خوشی بڑہاپے دے وچہ اوہناں ہویا فضل کمال کریم دا اے
خزاں نال کملایاں غنچیاں تے جھولا جھلیا باد نسیم دا اے

اے رب دی رضا کجھ ہور ہے سی منشا ہور کجھ رب کریم دا اے
گھر اپنا اوس وساونا سی جھیڑا پاک مقام قدیم دا اے

دتا حکم خدا خلیل تائیں مالک آپ جو فضل عظیم دا اے
ماں پُت نوں چھڈ کے آ بطحا حکم ایہہ کریم حکیم دا اے

ملیا پُت تے حکم دی نال ہویا امتحان ایہہ نبی حلیم دا اے
اسماعیل نوں رب خود جاندا سی سرور جد اے قوم عظیم دا اے

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہ کا مع اسماعیلؑ کنعان سے مکہ کی جانب آنا

سُن کے حکم خدا خلیل اللہ اُٹھ عرب دی طرف نوں وہاوندے جے
حضرت ہاجرہ تے جد انبیا ندے اسماعیل نوں ساتھ لیجاوندے جے

حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۳ یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کی باتوں کا انکار کرتے تھے۔ اور نبیوں کو ناحق مارتے تھے۔ یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے ۲ نصرانیوں کی حالت کا نقشہ سامنے ہے۔ حالانکہ وہ تمام دنیا کے بادشاہ بنے ہیں۔ مگر گمراہی بداخلاقی لامذہبیت میں تمام اقوام سے بڑھ کر ہیں۔ جیسا کہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۳ کی ایک آیت سے ظاہر ہے۔ ۳ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ سورۃ الذاریت پارہ حم ۲۶۔ ترجمہ پھر سامنے آئی اس کی عورت اور بیٹا اپنا نہ تھا اور کہا کہ میں بڑھیا بانجھ ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسماعیلؑ ضعیفی میں پیدا ہوئے۔ ۴ حدیث صحیح میں ہے کہ جب حضرت ہاجرہ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ حضرت اسماعیل اور ہاجرہ کو خانہ کعبہ میں چھوڑا جن کی شہادت قرآن کریم نے ان الفاظ کے ساتھ دی ہے۔ رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ (ابراہیم پارہ ۱۳ رکوع ۶) بائیبل میں ہے۔ کہ فاران میں ان کو چھوڑا۔ جس سے مراد عیسائی ملک شام کا کوئی جنگل لیتے ہیں۔ جو واقعات کے خلاف ہے اور قرآن بھی اس کی تردید کرتا ہے۔ بلکہ عرب کا اولاد اسماعیل ہونا مسلمہ ہے جس سے کوئی عیسائی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ خانہ کعبہ میں حضرت ابراہیم کی یادگار موجود ہے۔ صفا و مروہ میں حضرت ہاجرہ کی۔ عرب خود مدعی ہیں کہ ہم اولاد اسماعیل ہیں۔ ۱ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کنعان کے رہنے والے

Marfat.com

بڈھے ویلڑے نبی کنعان چھڈیا۔ قدم گھبرو واں وانگ اٹھاوندے جے
تنّاں جاناں دا قافلہ ربدا سی جیہڑے طرف حجاز دے آوندے جے
جتھے تپدے دھپاں دے نال سینے پشو پنچھی وی جان لکاوندے جے
گرمی دھپ دے جس تھاں رہن ڈیرے جھونکے بادِ سموم دے آوندے جے
جس نواں دیکھ کے ولے نوں ہول آوے ٹیلے ریت دے ہوش اڈاوندے جے
لکھاں آفتاں جیہڑا خاص مسکن ذرّے اگ دے وچہ نہاوندے جے
بیوی بچے دینال لبیک کہندے کر کے منزلاں پندھ مکاوندے جے
آخر کٹ کے پندھ اوہ آن پہنچے دامن صفا پہاڑ وچہ آوندے جے

خوشی نال کردے طے منزلاں نوں اللہ پاک نوں سیس نوا وندے جے
عزت جنہاں دی کل جہان کرنی بڑا دکھ اوہ سخت اوٹھاوندے جے
لنگھے جاوندے ریتلی وادیاں تھیں جتھے کالجے مُوہاں نوا آوندے جے
زمین خشک جہان دے وچہ ایسی پانی ابر وی نہیں پیاوندے جے
دِسّے آرنہ پار صحرا والا اوکھے پند مشکل جیہڑے تہاوندے جے
اوسے دشت تھیں لنگدا پاک ٹولا حکم رب بجالیا وندے جے
جہل رنج مصیبتاں دُکھ بھارے رضا رب تے قدم اٹھاوندے جے
سر وا پہنچ کے حرم دی حد اندر سجدے شکر دے سیس جھکاوندے جے

حضرت ہاجرہ کو وادیٔ مکہ میں چھوڑتے ہوئے دُعا ابراہیم علیہ السلام

ویلے فجر دے اوٹھ دُعا منگی ابراہیمؑ خدا نوں یاد کر کے
بیوی بچے نوں چھڈناں ایس تھاویں رکھیں انہاں نوں سدا توں شاد کر کے
اوس قوم وچہ ہووے رسولؐ تیرا کریں فضل توں ایہہ امداد کر کے

ربّا ویہیں سکون تے صبر دل نوں ایہو منگناں ہاں فریاد کر کے
ہووے قوم اک ایسدی نسل وچوں منے جس نوں جگ استاد کر کے
کرے پاک جو نفس انسان دے نوں فطرت اوسدی سنگ نیاد کر کے

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۴) تھے۔ جہاں سے حجاز جس میں مکہ کئی سو میل کے فاصلے پر ہے اور عرب کا عظیم الشان ریگستان شروع ہوتا ہے۔ جہاں سے منزلیں طے کر کے آپ حدود حرم میں آئے ۱۲ صفا اور مروہ مکہ کے پاس دو چھوٹی پہاڑیوں کے نام صفا اور مروہ ہیں ۱۳ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ رَبَّنَا اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ سورۃ ابراہیم پارہ ۱۳ رکوع ۶ ترجمہ۔ اور جب ابراہیم نے کہا کہ میرے رب اس شہر کو امن والا بنا اور مجھے اور میری اولاد کو اس سے بچا کہ ہم بتوں کی پرستش کریں۔ میرے رب انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا سو جو میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بخشنے والا مہربان ہے۔ ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے پاس بسایا ہے جہاں کھیتی نہیں ہمارے رب تاکہ وہ نماز قائم کریں اور لوگوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو پھلوں سے رزق دے تاکہ وہ شکر کریں ۱۴ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

Marfat.com

توں ای خوشخبری دِتّی ہے مولا توں ہی رکھنا ایں دلشاد کر کے
بیوی بچہ حوالڑے کر تیرے ایتھے چلیا میں آباد کر کے
دئیں پہلاں تھیں اینہاں نوں رزق ربا رہن کدی نہ کفر الحاد کر کے
سرور نبی کنعاں نوں اُٹھ ٹریا حب پسر تھیں دل آزاد کر کے

حال حضرت ہاجرہ بعد روانگی ابراہیمؑ

کدی ہاجرہ نوں اوتھے چھڈ دے نہ جیکر اوہنا ندا ہوندا سوال اپنا
اسماعیل نوں ایتھے وساونے دا حکم دیوندا اے ذوالجلال اپنا
ٹُر گیا جد نبی تے رہی اکلی حضرت حاجرہ ویکھیا حال اپنا
وادی خشک تے ویکھے پہاڑ کالے کنب گئی تے تکدی لال اپنا
چل دی بادِ صرصر سدا حرم اندر بھلے بشر نوں حال تے قال اپنا
اُڈدی ریت میدان اجاڑ اندر ٹٹ جاوندا جال خیال اپنا
وادی خشک وچہ ویکھے پہاڑ کالے نالے کچہڑے نکڑا بال اپنا
تپدی ریت تے ٹٹدیاں دسن آساں کڈھے کس دے اگے اوبال اپنا
چاروں طرف ویران سنسان وادی کرے رب دی طرف خیال اپنا
دھپ چڑھی تے گرم زمین ہوئی پتھر تپدے سیک نکال اپنا
آدم زاد نہ نظر حیوان آوے پنچھی لنگدے جسم سنبھال اپنا
سرور ہاجرہ رب تھیں فضل منگے اندر گود دے بال وکھال اپنا

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۵) البقر پارہ اول رکوع ۱۵ - رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ترجمہ - اے ہمارے رب ہم کو فرماں بردار بنا اور ہماری نسل سے ایک گروہ اپنا فرمانبردار بنا اور ہمارے لئے عبادت کے طریقے بتا اور ہم پر رحمت سے توجہ فرما بیشک تو رحمت سے توجہ فرمانے والا ہے - اے ہمارے رب اور ان میں ان ہی میں سے ایک رسول اٹھا جو ان پر تیری آیات پڑھے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کو پاک کرے - بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے - حضرت ابراہیم کی دعا جو نزول قرآن سے تین ہزار برس پہلے مانگی گئی تھی - اس بے آباد جگہ میں کس طرح پوری ہوئی - کہ آج تک وہ مقام ایسی وادی ہے - جہاں کھیتی نہیں ہوتی - مگر دنیا کے پھل وہاں کے باشندوں کو ملتے چلے آئے - اور پھر انہیں کی اولاد میں ایک ایسا رسول ہوا جو علم و حکمت سکھلانے والے اور تزکیہ نفوس کرنے والا تھا - دعا ابراہیمی کے بارے میں خود رسول کریم نے فرمادیا أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حدیث کہ میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا ہوں - یہ دعا جو آج سے چار ہزار برس سے بھی زیادہ پہلے مانگی گئی تھی اپنے ساتھ کس قدر آیات بینات رکھتی ہے - غور کرو - کسی مکان یا زمانے کو بہتر بنانا کوئی بڑی بات نہیں - دنیاداروں نے بعض مکانوں اور وقتوں کو عزت دی اور چند رسوم بھی قائم کیں - مکانات بنانے پر کروڑوں روپیہ بھی خرچ کرتے رہے - کروڑوں معبود دنیا میں بنائے گئے - اول تو ان کے ساتھ وعدہ نہیں کیا گیا اور اگر کیا گیا تو جھوٹا ثابت ہوا - جگن ناتھ - کانشی بندرابن - متھرا - سومنات - امرناتھ - بیت الشمس افریقہ کا - پیڑاموں یونان کا - ابا صوفیہ روم کا - آتش کدہ زرتشت کا بیت المقدس فلسطین کا ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ اپنے ماننے والوں کے لئے امن کی جگہ نہ رہے - اور جو کچھ ہیں - وہ دوسری قوموں کے مفتوح ہیں - مگر کعبہ آج تک مسلمانوں کے لئے امن کی جگہ ہے - اور اس کی رسوم اسی طرح سے قائم ہیں اور قائم رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ -

Marfat.com

حضرت ہاجرہ کی بے تابی تلاش آب میں

آفتاب جد گرم پہاڑ کیتے۔ لو سارڈی اے شعلہ نار ہو کے
سُکا دودھ سی چھاتیوں ہاجرہ دا بچہ تڑپدا سی شیر خوار ہو کے
ڈھیر پتھر اندے ہر تھاں نظر آون اوہ بھی آگ دا دسن انبار ہو کے
پہنچی لباں تے جان دو پہر تائیں جیہ سکدی اے کانٹے دار ہو کے
اِکی پتھر یدی چھاویں پا دِتا۔ اسماعیلؑ نوں بہت لاچار ہو کے
چاروں طرف گھبرا نگاہ پاوے وچہ پانی دی آس سرشار ہو کے
رُکھ سبز نہ دِسیا گھا بوٹا پتھر ٹیلڑے دِسے قطار ہو کے
آیا یاد پھر نکھڑا بال اوتھے صبر ٹُٹ گیا تار تار ہو کے
آ کے ویکھیا روندے بچڑے نوں۔ لگا گاہ نے جگر فگار ہو کے
پاون نظر چوں پیر نہ دِسے پانی۔ ولدی اوڈوی دِتے بخار ہو کے
مروہؑ صفاؑ تے حضرت ہاجرہ نے پائے ست پھیر طلبگار ہو کے

سایہ کتے نہ رکھ کوئی نظر آوے دا وچ جلدی اے زور دار ہو کے
تِسا ویکھ کے بچڑے لاڈلے نوں صدقے جاوندی ماں بلہار ہو کے
جدھر نظر جاوے لانبو نچدے سن اکھیں وچہ دسدے شعلہ نار ہو کے
کراں پانی دی کتے تلاش اس دم آخر سوچیونے بیقرار ہو کے
چڑھی دوڑ پہاڑ صفاؑ تے پہنچی جا اُتے حدوں زار ہو کے
ڈھیر پتھر اندے دِتی خشک وادی نظر پئی اے وار و وار ہو کے
حسرت ہسدی نسدی پھرے ہر تھاں کھڑکی تار نے دلدی تار ہو کے
دوڑی پھر پہاڑ تھیں پُٹ وتے پتھر چبھدے نے خاردار ہو کے
مروہ طرف اوہ اٹھ کے پھیر دوڑی چڑھی جا پہاڑ خوار ہو کے
اکھیں تھکیاں ہو بیہوش ڈِگے پرتن پشان پھر آپ ہشیار ہو کے
پانی سرور انظر نہیں آوندا اے دوڑی ہاجرہ بہت لاچار ہو کے

ظاہر ہونا چشمۂ آبِ زمزم

بچہ رو ندا ستویں وار سُنیاں بی بی ہاجرہ بہت نڈھال ہوئی
ویکھے اڈیاں رگڑ دا بچڑے نوں کہندی میں صدقڑے لال ہوئی
پہنچی ٹھوکراں کھا کے پُٹ وتے تھک ٹُٹ کے بہت بیحال ہوئی
گھڑی آن پہنچی بھاویں موت والی میرے واسطے جان جنجال ہوئی

؎ صفا و مروہ دو پہاڑ مکہ کے پاس ہیں۔ روایت ہے کہ ان دونوں پہاڑوں پر حضرت ہاجرہ نے پانی کی تلاش میں سات مرتبہ چکر کاٹے۔ جہاں حاجی لوگ آج بھی اس واقعہ کی یاد میں چکر کاٹتے ہیں۔ اَنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ترجمہ بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں میں سے ہیں جو شخص خانہ کعبہ کا حج کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی شوق سے نیکی کرتا ہے تو اللہ شکر کرنے والوں کو جانتا ہے البقرہ رکوع ۱۹ پارہ ۲ ۵

Marfat.com

منگے ہاجرہ رحم دُعا کرکے ربّا گھڑی ایہہ سخت محال ہوئی
رگڑا ٹڈیاں دی اسماعیل والی۔ ماں پُتر نے نوں نیک فال ہوئی
پایا مکھ انگوٹھڑا ہے بچے۔ سایہ ابر دا ویکھ نہال ہوئی
بنّی بن دتی پانی روکنے نوں رحمت لے بدی تھیں مالا مال ہوئی
پانی ویکھ انسان آ جمع ہوئے رونق بڑی ای لازوال ہوئی

کول اپڑی ویکھیا فضل اللہ رحمت ربّ دی ویکھ خوشحال ہوئی
حکم لب تھیں ہویا رواں چشمہ مٹی دُور جدوں پیراں نال ہوئی
پانی سرودا ویکھ رواں چشمہ بی بی ہاجرہ خوشی کمال ہوئی
لگی رہن ادھ وچہ سُنسان وادی سکھی ربدی یاد دے نال ہوئی
ہویا بہت مشہور پھر آب زمزم سرور تھان اوہ بے مثال ہوئی

اِحوال جوان ہونا حضرت اسماعیلؑ کا اور تشریف لانا حضرت ابراہیمؑ کا حکم الٰہی سے اور دیکھنا فرزند جوان کا

چشمہ پانی واویکھ کے بنی جرہم ڈیرا اپنا آن لگاوندے جے
پانی ویکھ کے وچہ سنسان وادی ڈیرے لاکے خوشی مناوندے جے
عزت بہت کردے بی بی ہاجرہ دی اسمٰعیلؑ نوں بڑا اوہ چاہوندے جے
اسمٰعیل بھی آن جوان ہویا چھوٹی عمر دے وقت وہاوندے جے
وادی خشک وچہ دیکھ وچھنیاں نوں اللہ پاک ایہہ حکم فرماوندے جے
ابراہیم آ ویکھدے پُت سوہنا۔ وادی خشک نوں وسدا پاوندے جے
خوشی ویکھیوے بی بی ہاجرہؓ نوں نبی پاک دی خوشی مناوندے جے
اسماعیلؑ اسی ماں تھیں سبق پڑھیا۔ ابراہیمؑ بھی آن پڑھاوندے جے
چاون ویکھیا نبی نے پُت اندر سجدے شکر وچہ سیس جھکاوندے جے

کول اپڑی ویکھیا فضل اللہ رحمت ربّ دی ویکھ خوشحال ہوئی
حکم لب تھیں ہویا رواں چشمہ مٹی دُور جدوں پیراں نال ہوئی
پانی سرودا ویکھ رواں چشمہ بی بی ہاجرہ خوشی کمال ہوئی
لگی رہن ادھ وچہ سُنسان وادی سکھی ربدی یاد دے نال ہوئی
ہویا بہت مشہور پھر آب زمزم سرور تھان اوہ بے مثال ہوئی

ویکھو ویکھی کُجھ ہور بھی آون لگے ڈنگر مال دی نال لے آوندے جے
وسّی پھیر ایہہ اُجڑی ہوئی وسّی لوک الیں تھاں آوندے جاوندے جے
ماں پُت نوں مالکاں دا نگ جانن سارے آپ غلام کہلاوندے جے
اڈرک حکم خدا خلیل تائیں جبرائیل امین سناوندے جے
ابراہیمؑ بڑھاپے وچہ اٹھ ٹرے۔ اوکھے پندنوں کٹ وکھاوندے جے
نُور ربّدا ویکھ کے مکھ اتے اسماعیلؑ نوں گلے لگاوندے جے
تابع لوک ویکھے ابراہیم سارے ربّی۔ شکر بجالیا وندے جے
علم معرفت حق یقین لے کے اسمٰعیلؑ دی عبد ہوجاوندے جے
سرور نبیاں دے قدم دی نال برکت بھاگ جاگ اُٹھے ایس وندے جے

۱؎ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ ۔ پس جب پہنچا بلوغت کو اور اس کے ساتھ دوڑنے کو والصّٰفّٰت رکوع ۲ پارہ ۲۳ ۔ ۲؎ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۔ والصّٰفّٰت رکوع ۲ پارہ ۲۳ ۔ ترجمہ اے بیٹے میں دیکھتا ہوں خواب کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں تو کیا دیکھتا ہے ۳؎ جواب اسماعیلؑ کا اے ابا تو کر جو کچھ تجھ کو حکم ہوا ہے۔ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ اگر اللہ نے چاہا تو مجھے مستقل پائے گا۔ کس قدر ایمان خدا پر ہے کہ باپ اور بیٹا دونوں حکم الٰہی کے نیچے سر جھکا دیتے ہیں۔ باپ وہ جو ضعیفی کی انتہائی منزلیں طے کر رہا ہے۔ اور بیٹا وہ جو عالم شباب کی بہار میں ہے۔ جب کہ انسان نشو و نما کی ترقیوں میں لاپرواہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت اِسماعیل کا ذبیح اللہ ہونا

ابراہیمؑ تائیں اک دن خواب اندر رب پاک نے ایہہ فرمان کیتا
آئی جاگ تے سوچیا نبی ساڈا۔ امتحان ہے رب رحمان کیتا
اسماعیلؑ نوں دس کے خواب[۲] کہندے رب اساں تے بڑا احسان کیتا
اسماعیلؑ ہو خوشی جواب دتا۔ باپ اساں تے رب دھیان کیتا
دوہاں باپ بیٹا ہوئے رضا اندر دل کسے نہ ذرا حیران کیتا
اوڑک پیو پتر دونویں رجوع ہوئے دوان ربدی طرف دھیان کیتا
ٹکڑا جگر خلیلؑ دا پیا موہندا۔ ابراہیمؑ بیٹا ہیٹھ ران کیتا
گئی کنب زمین جے اوس اُتے کدی کم نہ ایہہ انسان کیتا
ہمت دیکھ خلیلؑ فرشتیاں نے سجدہ وچہ درگاہِ یزداں کیتا
بڈھاپے دی خوشی رضا اندر[۱]۔ حاضر سر سی اوس جوان کیتا
بس روک لے ہتھ خلیلؑ اپنا۔ سچا خواب دا تدھ بیان کیتا
کیتا ندوں خلیلؑ نے ذبح دنبہ۔ اللہ پاک نے جدوں فرمان کیتا
دسدی ایس دی نہیں نظیر کدرے۔ ایسا کم نہ کدی انسان کیتا

کردہ قربان وچہ راہ ساڈے وڈا پتر جو تیسرا جوان[۱] کیتا
سُن کے حکم تے نبی تیار ہوئے پکا آپ نے خوب ایمان کیتا
میرے نام تے کریں قربان بیٹا حکم رب ایہو میری جان کیتا
کہندا یا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سجدے وچہ میں سیس قربان کیتا
اسماعیلؑ نہ وسوسہ دلے آندا زور بڑا مردود شیطان کیتا
چھری رگڑ خلیلؑ تیار ہویا اسماعیلؑ گلا حاضر آن کیتا
چھری حلق معصوم تے رکھ کے تے ذبح کرن دا جتن سامان کیتا
گئے سہم سبھے چکر بند اپنا۔ سورج چن تے زمین آسمان کیتا
جرأت ویکھ انسان شیطان ظالم دل حسد اندر پریشان کیتا
چھری چل دی ویکھ کے گلے اوپر جھٹ حکم رحیم رحمان کیتا
پیارے پتر بدلے دنبہ ذبح کردے ٹھیک توں ہے پتر بان کیتا
اوسے ذبح تھیں ذبح عظیم ہویا رب تذکرہ وچہ قرآن کیتا
ایسے واسطے رب غلام سرور ابراہیم دا وڈا شان کیتا

---

۱ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ - الصّٰفّٰت رکوع ۲ پارہ ۲۳ ترجمہ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور اس کو پیشانی کے بل پچھاڑا ۲ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ اور ہم نے پکارا یوں کہ اے ابراہیمؑ تو نے سچ کر دکھایا خواب ہم یوں بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنیوالوں کو تحقیق یہی ہے صریح امتحان اور اس کا بدلہ دیا ہم نے ایک جانور ذبح کو بڑا۔
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ اور باقی رکھا ہم نے بعد میں آنے والوں میں سلامتی ہے اوپر ابراہیمؑ کے یوں بدلہ دیتے ہیں نیکی والوں کو وہ ہمارے مومن بندوں میں سے ہے
۳ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۚ ۴ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (البقرہ) اور جب ابراہیمؑ اس گھر کی بنیادیں اٹھاتا تھا۔ اور اسمٰعیلؑ اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما۔ بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

بیان تعمیر خانہ کعبہ اور حج اوّل حضرت ابراہیمؑ و اسماعیل علیہ السّلام

فارغ ہوئے قربانیاں باپ بیٹا جبرئیلؑ امین پھر آوندا جے
دیندا پتہ اوہ ٹھیک سب حرم والا۔ نالے حال وی کھول سناوندا جے
اہدی کرو تعمیر ہن تسیں دونویں۔ اُچا مرتبہ بڑا ایس تھاوندا جے
ابراہیمؑ اُسار دے جان[۳] کندھاں اسماعیلؑ گارا دیندا جاوندا جے
منگدے جان دُعا خلیلؑ اللہ۔ اللہ پاک ایہہ خبر بتلاوندا جے
ایتھے چھڈناں میں اولاد اپنی۔ تیرا گھر جو پاک کہلاوندا جے
ہویا جدوں تیار اوہ گھر سارا۔ جبرائیل احرام بنھاوندا جے

وَسّن واسطے کعبے دا پتہ پورا پتر پیونوں نال لیجاوندا جے
پہلا گھر جے ایہہ زمین اُتے۔ اللہ پاک خود آپ فرماوندا جے
شروع ہوئے بنان نوں باپ بیٹا جبرائیل نشان دکھلاوندا جے
گھر رب دا وچہ سُکسان وادی ابراہیمؑ معمار بناوندا جے
ربّا کریں آباد ایہہ خشک وادی۔ سانوں آسرا آپ دے ناوندا جے
کریں اک رسولؐ توں ایس تھاویں ابراہیم ایہہ عرض سناوندا جے
کیتا باپ بیٹے سرورِ حج اکبر جتھے اج جہان کل جاوندا جے

مقولہ شاعر

حکمت ربّ دی ہوردی ہور ہے یہی۔ ایہہ پر واقعہ ایہہ دکھایا سی
اسرائیل دی نسل تے ربّ بھاویں بدل کرم دا خوب سمایا سی
اسرائیل تھئیں نہیں سی بنی عیسیٰ غصّہ رہدا اونہاں تے آیا سی
کیتا گھٹ نہ ظلم نصرانیاں نے عیسیٰ نبی نوں بہت دھایا سی
چھایاں ظلمتاں جل تے تھل اُتے سارا جگ اندھیر لکایا سی
طفل دین دا رہیا وچہ خشک وادی گرمی ماں دا دودھ سکھایا سی
وچہ جنہاں پہاڑیاں ماں اس دی بڑا رنج تے دکھ اُٹھایا سی
اوسے تھان سب مل کے حج کردے جتھے اونہاں تھیں ربّ کرایا سی

اصل وچہ سی ایہہ اک پیشگوئی اسماعیل نوں ربّ دیایا سی
ہوئی پھیر منصوب اوہ قوم ساری جدوں اوس نے پھیر کمایا سی
ہویا غضب تے غضب پھیر ایہہ بھارا سُولی اوہناں مسیح چڑھایا سی
آکھن ہے خدا دا پُت عیسیٰ نالے ربّ شیطان منوایا سی
پانی خشک ہویا سارا دین والا جیہڑا جگ تے لب وسایا سی
تدوں پیر بیٹھوں اسماعیل والے چشمہ ربّ نے پاک وگایا سی
اوتھے کرے مخلوق دی ست پھیرے ویلا وقت اوہ یاد کرایا سی
اسماعیل دے قدم یا نسل وچوں چشمہ نور دا ربّ وگایا سی

اگوں آوندا حال اس نور والا جس کل اندھیر گوایا سی
سرورِ کل جہاں تے انبیا دا جنہوں ربّ سر تاج بنایا سی

احوال اسماعیل علیہ السلام اور نسب نامہ قریش مکہ

اسماعیلؑ دی نسل تھیں وچ مکے پیدا بہت سن بڑے سردار ہوئے
اسماعیلؑ دی چالویں پشت اندر۔ عدنان پیدا نامدار ہوئے
اُہدی نسل وچ فہر بن ہویا مالک جس تھیں بڑے جوہر آشکار ہوئے
وِتا مار بٹا کے یمنیاں نوں۔ اِکی ریلے دے اوہ وچ خوار ہوئے
اُہدی نسل دے وچ قصّی ہوئے جیہڑے کعبے دے کار پردار ہوئے
عبدالمطلب پُت سی ہاشمے دا جیہڑے بہت بھارے عزت دار ہوئے

پھیلی جنہاندی نسل حجاز اندر جیہڑے عرب اندر ہمت دار ہوئے
نانویں پشت عدنان دے چہ نضر ہوئے۔ عزت دار جو نال وقار ہوئے
کیتا یمنیاں مکے تے جدوں حملہ۔ فہر نال کنبے نمودار ہوئے
ایسے واسطے کہن قریش اس نوں فہر جگ اندر منصب دار ہوئے
پُتر اونہاندا عبد مناف ہویا ہاشم اوس دے پُت سردار ہوئے
والی کعبہ دے بنے قریش سرور جیہڑے کعبے دے کار مختار ہوئے

بیان اولاد اسماعیل کا راہ حق پر ستی ہونا

بہت کھیڑی جگ دے چہ نسل آدم لکھاں ہمال کی اُہدی خوار یاندا
بہتے نال عذاب تباہ ہوئے چڑھیا نشہ جد پاپ خمار یاندا
اسماعیلؑ دی نسل دی نال سب دے لگی لان فریب ہو یار یاندا
اسماعیلؑ دی ایہہ اولاد ساری بیٹھی لاکے دھڑت پسار یاندا
ذاتاں ساریاں عرب تھیں اوندیاں سن دسّن حال اوہ بڑی مکار یاندا

قوماں اُٹھیاں بہت جہان اندر۔ بھیڑا حال پر ہو یا نکاریاں دا
ہوئے بہت برباد وچہ گریاندے لگے لین اوہ بھیت کنوار یاندا
کعبہ اوہناں بنایا سی بُت خانہ۔ دل کھچنے نوں قوماں سار یاندا
کر دے بُتاندے بہت بیان قصّے داؤلا نوے خواب مدار یاندا
دس کھول کے حال غلام سرور۔ اینہاں جگ جہان پیار یاندا

۱؎ حضرت اسماعیلؑ کے بارہ بیٹے تھے یہ بات توریت سے بھی ثابت ہے۔ اُن میں ایک قیدار تھے جن کی نسل حجاز میں پھیلی۔ قیدار کا تعلق عرب سے توریت ظاہر کرتی ہے۔ عرب نسب ناموں کے بڑے ماہر تھے۔ حضرت اسماعیلؑ کے نسب نامے میں عدنان جو قیدار کی انتالیسویں پشت میں ہوئے اور عدنان تک اہل عرب کا سلسلہ یقینی طور پر پہنچتا ہے۔ چنانچہ بنی ہاشم کا نسب نامہ عدنان تک آج سے چودہ سو برس پہلے بھی مسلم تھا۔ اور اس میں کسی کو کوئی عذر نہیں رہا۔ عدنان سے نویں پشت میں نضر بن کنانہ ایک مشہور سردار ہوئے۔ نضر کی نویں پشت میں نضر کی نویں پشت میں قصّی تھے جن کو کعبہ کی ولایت ملی جو عرب میں سب سے زیادہ عزت کا مقام سمجھا جاتا تھا۔ ان کے پوتے ہاشم نے بنو نجار کے خاندان میں شادی کی اس کے بطن سے عبدالمطلب سردار مکہ ہوئے۔

Marfat.com

بیان حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کے بعد اقوامِ عالم کی گمراہی

ستویں صدی مسیح دے بعد آئی بھُلّی کل مخلوق خُدا اپنا
سِدّھے راہ نوں چھڈ کے دین اندر دِتّا بشر خیال ملا اپنا

خالق چھوڑ مخلوق نوں پوجدے سن سورج چن نوں سیس نوا اپنا
خاک باد تے آب نوں ربّ آکھن منّن اگ نوں پیئے الہ اپنا

ہند چین - ایران تے شام یورپ بیٹھے کھوہ سن نور صفا اپنا
آتش کدے بنا ایرانیاں نے - دِتّا دہرم تے دین جلا اپنا

زر - زن - زمین تے نوں برا کہندے شاہی ٹھاٹھ پر لین سجا اپنا
بچّے بچّیاں وِکن[1] انسان والے سودے کرن سب مال وکھا اپنا

اِکّی دُوجے نوں شان وکھاندے سن کل کبر غرور دکھلا اپنا
ظلمت چھائی جہان تے پاپ والی ڈنکا دِتّا شیطان وجا اپنا

ویدک دھرم[2] دا ہندو چہ ناش ہویا - لیا سب نے مکھ پھرا اپنا
دیوی - دیوتا بنے خدا ایتھے - پتھر پوجدے دیو بنا اپنا

ذات ذات نے لیا بنا ایشور - ٹولے - ٹولے دا ربّ جُدا اپنا
بنے پشو پہاڑ خدا ایتھے - ایشور لیا گیان اوٹھا اپنا

لیلا[3] کرن بیان اوہ دیوتیاں دی - لیندی شرم دی منہ چھپا اپنا
اُوپر خواہشاں جاں قربان کردے - دیندے مال زر کل لُٹا اپنا

عورت ذات نوں نہیں سی امن کدرے دیندی تن من کل جلا[4] اپنا
زندہ گڈ دے جمدیاں بچیاں نوں دلوں کل پیار بھلا اپنا

سہن سختیاں خصم تھیں عمر ساری دین سکھ تے شان مٹا اپنا
خاوند مرے تے حق نہ رہے اُسدا - حق کوئی نہ کرے ادا اپنا

لُٹّے جان یتیم جہان اندر - دیندے سکھ غریب گنوا اپنا
زور اور سی ربّ جہان اندر - کیویں کرن کمزور بچا اپنا

زبردست دا دور سی جگ اندر - لیا رحم سی مکھ چھپا اپنا
سرور ہویا گمراہ جہان ہے سی زور دسدے جور جفا اپنا

مُلکِ عرب میں اسلام سے پہلے جہالت کے ایّام

وکھو وکھرے دین تے دھرم وکھرے چلن جگت دے ہوئے بے راہیاں دے
اڑب عرب جہان تھیں رہن وکھرے شوق رکھدے بہت بڑائیاں دے

[1] ایّام جاہلیت میں انسانی بردہ فروشی تمام ممالک ایران روم بلکہ تمام دُنیا میں جاری تھی [2] ویدک دہرم ہندوستان کا وہ قدیم مذہب ہے جو ویدوں کے زمانے میں تھا۔ [3] اکتھائن جو پران مہابھارت اور بالمیکی رامائن میں موجود ہیں [4] ستی ہونے کی رسم یعنی خاوند کے ساتھ زندہ جل جانا ہندوستان میں گورنمنٹ کی عملداری تک رہا۔ [5] بُری رسم بھی راجپوتوں میں انگریزی عملداری کے پہلے تک موجود رہی [6] خاوند کے مرجانے پر آج بھی ہندوؤں میں عورت کو کوئی حق جائیداد پر نہیں ہے۔

Marfat.com

آکڑ باز۔ شریر بے شرم سارے جھوٹھے شوخ مکار خدا یاندے
جوئے باز شراب وچہ غرق رہندے دشمن نیکیاں تے بھلیاندے

حاکم کوئی نہ کوئی قانون ورتن۔ ڈیرے وارا یہہ گل تباہیاندے
وکھو وکھ سردار قبیلیاندے شان لکھدے رہدا جو شاہیاندے

لٹ مار فساد تے خون ریزی عرب لکھدے کسب کمائیاندے
ڈاکے بازتے چور بدمعاش بھارے ڈیرے لٹدے جاندیاں راہیاندے

کھان مال یتیم دا جبر کرکے سنگ دل اوہ وانگ قصایاندے
داد خواہ نہ کوئی غریب شوہدے رندے رہن ہمیش روہائیاندے

بھڑک اٹھدے ٹھٹھے مخول اتوں پیدا کرن سامان تباہیاندے
گھوڑا کسے دوڑایا شان دتی ہوئے کھڑے طوفان لڑائیاندے

پانی کسے پلایا کیوں پہلوں۔ مالک اسی ہاں ایہناں ڈیائیاندے
مارو مار قبیلیاں شور پایا زور دس دے اپنی باہیاندے

شوخ اک تھیں اک بدکاریاں تے نازاوہناں نوں بڑے برائیاں دے
فخر نال پئے حال بیان کردے قصے دسدے یاریاں لائیاندے

چھڈ رب رحیم نوں بت پوجن بھیڑے بہت خیال سوداییاندے
سرور ہوردی کجھ بیان کردے اپرا ایہناں دے ظلمتاں چھائیاندے

عربوں کے تمدنی اور معاشرت کی تباہی اور بت پرستی کا زور

عورت ذات دا برا اسی حال ایتھے جو کجھ دہیاں اتے کنواریاں سن
کرن بہت بدنام اوہ باش سبھنوں رنّاں واسطے بہت خواریاں سن

ہارن جوئے وچ رناں دی لاوندی ہار جاندیاں ایہہ وچاریاں سن
ماواں ویچدے سمجھ میراث اپنی کدی رکھدے لاکے یاریاں سن

ظالم مار دے جیوندیاں بچیاں نوں لکھاں کریاں اوہناں نے ماریاں سن
رکھن دس دس ویہاوکدی رناں کدی کھٹیاں چھڈدے ساریاں سن

قصے صلدے محفلاں وچہ کہندے ڈینگاں مار دے ڈیاں بھاریاں سن
کرن اوہناں نوں اوہ بدنام رج کے جنہاں نال اوہ لاوندے یاریاں سن

۱؎ حرب بسوس۔ جو دراصل بکر اور تغلب کے درمیان ۴۹۴ء سے لے کر ۵۳۵ء تک ہوئی مگر اس میں تمام عرب کے قبائل شامل تھے۔ جس میں اکتالیس سال کے اندر ستر ہزار نفوس خاک و خون میں تڑپتے دیکھے گئے اس کی بنیاد صرف اتنی تھی کہ ایک کا اونٹ کسی کے کھیت میں پڑھ گیا۔ کھیت کی مالک عورت نے اس اونٹ کو مارا۔ اونٹ کے مالک نے اس عورت کی چھاتی کاٹ لی بس پھر کیا تھا۔ قبائل کے قبائل جٹ گئے اور اکتالیس سال تک تمام عرب میں کارزار گرم رہا۔ حرب داحس گھوڑ دوڑ میں داحس نام گھوڑا بڑھا جاتا تھا۔ دوسروں نے بدکا دیا بس تنازعہ شروع ہوگیا اور خاندان کے خاندان اس میں شامل ہوگئے ان کی جہالت یہاں تک ترقی کر گئی تھی کہ باپ بیٹے کو وصیت کر جاتا تھا۔ کہ فلاں شخص ہمارا دشمن ہے۔ اس سے ضرور انتقام لینا اس طرح یہ سلسلہ نسل بعد نسلاً چلا ۲؎ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ پارہ ۴ رکوع ۳ سورۃ النساء اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہیں مگر جو پہلے گذر چکا ہے۔ ۳؎ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ پارہ ۱۵ رکوع ۱۰ سورۃ (بنی اسرائیل) اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے نہ مار ڈالو ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ ان کا قتل بڑی خطا ہے۔

Marfat.com

ننگے نچدے مست شراب ہو کے ہور خصلتاں بھیڑیاں سا ریاں سن
چھڈی شرم دی مُنہ تھیں لاہ چادر خالی ہتھ حیا تھیں نا ریاں سن
بھیڑے کم کراوندے لونڈیاں تھیں کھٹی کھان کرا بدکاریاں سن
ماری عقل سبھی بھیڑیاں وادیاں نے کردے مکر تے خوب عیاریاں سن
چھڑی جنگ لہے سدا قبیلیا ندی صدیاں تک مکدیاں واریاں سن
کوئی کم نہ جاندے ہُنر چھگا۔ رہندے مست اوہ وچہ بیکاریاں سن
اندر خودی جو کرے بیان بھیڑے اوہنوں شاعراں وچہ سرداریاں سن
کنداں وچہ بیت اللہ دی بُت رکھے ابراہیم نے جو اُساریاں سن
ودھ بندیاں تھیں بُت عرب اندر عرباں بتاں اوپر جاناں واریاں سن
پتھر چاپلیندے رکھ نال اپنے کردے سفر دی جدوں تیاریاں سن
کُتے کھان چڑھا واسب پتھر اندا۔ ٹنگاں چکدی ہاراں مالیاں سن
عرب کل مخلوق خدا دی سی رب اینہاندے موڑتاں ساریاں سن

عکاظ بازار کا نقشہ اور قبائل عرب کی بدمستی جنگِ فجار

وکھو وکھ کی پھراں گا حال لکھدا۔ میلہ لکھیا اِک اخبار اندر
ڈیرے لاوندے شان وکھان کاران۔ بڑے کبر غرور رفتار اندر
بُڈھے تاڑدے رنگ قبیلیاں دے۔ شوخ کل جوان گفتار اندر
پھرن مست سنگاریاں شوخ کڑیاں ہاتھی مست جیوں پھرن بازار اندر
مستی۔ کبر۔ ہنکار۔ غرور بھارے آون نظر ہر اک سردار اندر

سُنو حال کل جاہلاں ساریاندا کٹھے ہون عکاظ بازار اندر
بیوی بچڑے نال لے بُت آون۔ جوش غضب دی چمک رخسار اندر
اوہ ٹرونجیاں وچہ زنانیاندے جنہے دسدے خوب بہار اندر
نال نخریاں چال دکھا چلن دل ہون پامال رفتار اندر
تہمند کمر تھیں میٹھ تے جسم ننگے اے پر خوب ہشیار تکرار اندر

۱؎ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
سورۃ النور رکوع ۳ پ ۱۸ ترجمہ اور نہ زور کرو اپنی چھوکریوں پر بدکاری کے واسطے اگر وہ چاہیں قید سے رہنا کہ کمایا جاوے دنیا کی زندگی کا اور جو کوئی ان پر زور کرے تو اللہ ان کی بے بسی پیچھے بخشنے والا مہربان ہے۔ ۲؎ ایک میلہ تھا جس میں تمام قبائل عرب ڈیرے لگاتے جنگِ فجار اسی میلے سے شروع ہوئی۔

Marfat.com

ننگے ستر تھیں وسدے مرد بہتے مست خوب شراب خمار اندر
نچن ڈہپھاندے نال جوان کڑیاں رکھن شرم نہ مرد ہزار اندر

ہوئی شام گناہ دا زور ہویا۔ چھا گیا اندھیر بازار اندر
کوئی چھڈ کے کسے نوں اُٹھ نٹھا۔ کوئی کسے دے گیا کنار اندر

وجے گھڑی گھڑیال عبادتاں دے مارن سیٹیاں شور پکار اندر
پھرن پخدے بتاں تے گھت گھیرے اُٹھ بکرے کھلے قطار اندر

کرن بتاندی بھینٹ[1] انسان ظالم وسدے بہت غریب آزار اندر
بندے کرن قربان اوہ پتھراں تے رحم نہیں سی کسے مردار اندر

چھٹے خون ناپاک دے دین رناں ٹیکے خون دے دین للار اندر
متھے ٹیک دے بتاں دے گھت پھیرے مارن سیٹیاں شور پکار اندر

نچ کد کے کٹھڑے ہو بیٹھے لگے شاعری کرن دربار اندر
اک اٹھدا نال مزاج شاعر قابل بہت سی شعر شعار اندر

کہندا میں ہاں بڑا دلیر بھارا میرے جیہا نہیں کوئی سنسار اندر
بڑا شان ہے میرے قبیلڑیدا زور جنہاندی بڑے للکار اندر

بڑے بڑے کمال وکھان والے جوہر آساندی بڑے تلوار اندر
ڈاکے بازیاں وچہ ہے عمر گذاری۔ پیدا نام کیتا لٹ مار اندر

مکھی بہن نہ تک تے اسیں دیندے بڑے دبدبے ہن بلکار اندر
جوئے بازی شراب دے شوق سانوں طرے رکھدے اسی دستار اندر

وچہ شاعری نہیں مثال میری۔ راگ سینکڑے طرز گفتار اندر
عشقبازی ہے جمدیاں ملی مینوں رہیا حسن دے سدا گلزار اندر

میرے عشق دی بہت کہانیاں جے آئے بڑے معشوق کنار اندر
اوہ رن میرے پچھے ہوئی پاگل کھاندی ٹھوکراں پھرے رفتار اندر

اوہنوں لا کے گلے میں چھڈیا اے۔ سرخی اوس دے خوب رخسار اندر
اوہ آکڑی پھرے غرور کر کے نہیں چھڈاں گا لکھ ہزار اندر

کوئی پھوپھی[2] دی دھی دا عشق دسے لا کے خوب سواد گفتار اندر
ڈینگاں اک تھیں اک مرینڈرے سن پھر کے فحش کلام اشعار اندر

عورت مرد دے عضو دے نام کھلے طرز وصل دے ہون اظہار اندر
نال آکڑاں پڑھن مضمون ایسے شملے رکھ کے بڑے دستار اندر

سن دے حال مزاج دے نال بہہ کے شرم نہیں سی چشم اغیار اندر
رناں بیٹھ کے سندیاں حال سارے ہسن فخر دی خوب بہار اندر

غرق ہوئے جاں مستیاں وچہ سارے کڑی گئی اک اٹھ بازار اندر
لگ پئے کجھ اوسدے مگر شہدے کیتی چھیڑ اوہناں گھیر گھار اندر

دتی اوس آواز قبیلڑے نوں۔ دوڑے ہو بیہوش پکار اندر
ساتھی منڈیاں دے پچھوں آن پہنچے مچ گیا سی شور تکرار اندر

نیزے برچھیاں لئے سنبھال اوہناں رچے خون تلوار دی دھار اندر
راتیں جنگ ایہہ چھڑی سی وچہ میلے موئے بڑے ای گرد غبار اندر

---

[1] یہ بربریت عرب میں موجود تھی اگرچہ دنیا میں اس وقت انسانی قربانی کا رواج تھا۔ [2] امرالقیس جو شہزادہ تھا اپنی پھوپھی زاد بہن کے ساتھ عشق رکھتا تھا۔ یہ مشہور شاعر گذرا ہے۔ اس کے اس عشق کے قصے جو یہ جھوم جھوم کے محفلوں میں پڑھتا تھا آخر سبعہ معلقہ منسوب ہوئے جو کعبہ کے دروازے پر لٹکائے جاتے تھے [2] ظہر الفساد فی البر والبحر۔ بحر اور بر میں فساد برپا ہو چکا تھا۔ قرآن

Marfat.com

چڑھیا دن تے جنگ ایہہ ختم ہوئی آئے جوش جاں کجھ قرار اندر
ایہو حال سی جاہلاں وحشیاں دا لُٹ مار سی شغل بیوپار اندر
رات بدی دی چھائی جہان اُتے راگ نہیں سی دین دی تار اندر

لگے کہن ایہہ گل سی کی ہوئی راتیں لڑے جے اسی بازار اندر
نیکی نہیں سی عرب دے وچہ کوئی بلکہ نہیں سی کل تنسار اندر
چھڈ سر دا حال ہُن کو ہجیاں دا چل موہنے دے ذرا در یار اندر

ظلمت کا تمام جہان پر چھا جانا اور تقاضا جوشِ رحمتِ الٰہی

ظلمت چھائی سی کل جہان اتے چانن ذرا نہ کدرے نور دا سی
ابراہیم دی نسل دے وچہ باقی کوئی کم نہ عقل شعور دا سی
اگ پوجدے سب زردشتیے سی بدھ مت دا حال رنجور دا سی
ہو گئی مخلوق بے لماہ ساری نشہ سب نوں تان طنبور دا سی
پئے جدوں تباہیاں وچہ بندے چھایا جوش غضب رحم غفور دا سی
پہلا گھر سی اتب دا وچہ مکے رتبہ بڑا اسن بیت معمور دا سی
ویلا وقت سی ربدے علم اندر جام چھلکدا پیا صبور دا سی

دین عیسوی کل خراب ہویا جلوہ رہیا نہ کوئی کوہ طور دا سی
ویدک دھرم دا ہندو وچہ ناس ہویا بُرا حال اچھوت مزدور دا سی
بھیڑا حال سی پچھن دے دین دا لگا اوس نوں لوگ ناسور دا سی
بھریا نال بے امنیاں جگ سارا اک دوجے نوں ہر کوئی گھور دا سی
کرن دور اندھیریاں جگ اُتے توں آیا جوش اندر چشمہ نور دا سی
مکہ ناف زمین سی جگ اندر جتھوں چمکنا نور محضور دا سی
ہادی کل جہان تے بھیجنے نوں سرور کرم دا وقت ظہور دا سی

سلسلہ خاندانی جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سن عیسوی پنج سو ستھ اندر والی کعبے دے جو انسان ہوئے
بھائی اوس دے امیہ[1] آن والے طاقت ور تے بڑے فیشان ہوئے
نبی امیہ زور لگاوندے سی نہیں ہاشمی زیر فرمان ہوئے
عبدالمطلب بڑے ہشیار ہے سن جیہڑے اوس ویلے حکمران ہوئے

خاندان سی اوہ قریشیاں دے ہاشم نام اک بڑے جوان ہوئے
حقدار سی دووال دی نسل اوہ تھے جھگڑے خوب اندر کھچ تان ہوئے
عبدالمطلب پُت سی ہاشمے دا مکے وچہ سردار ذی شان ہوئے
دِتے دس[2] فرزند خدا اُس نوں جیہڑے اِک تھیں اِک بلوان ہوئے

---

[1] امیہ ہاشم کے بھائی تھے۔ یہ دونوں بھائی حریف تھے۔ ایک کی اولاد بنی ہاشم کہلائی اور دوسرے کی جو امیہ یہ دونوں خاندان اسلام کے بعد پھر اپنی پرانی دشمنی کی جانب لوٹ گئے تھے۔ [2] عبدالمطلب کے دس فرزندوں میں پانچ زیادہ مشہور ہیں۔ ابی لہب۔ عباس۔ ابی طالب۔ حمزہ۔ عبداللہ۔ عبداللہ آمنہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا نام ہے۔

پنج پُت سن بہت مشہور اُس دے جو ہر جہان تھیں مڑے عیان ہوئے
ابی لہب۔ عباس تے ابی طالب حمزہ عرب اندر پہلوان ہوئے
پنجویں پُت دا نام سی عبداللہ جیہڑے والد شاہِ جہان ہوئے
باقی پنجاں دا نام نہیں کچھ روشن سرور اوہ گمنام انجان ہوئے

شادی عبداللہ پسر عبدالمطلب رضؓ سردارِ مکہ
اور جانا واسطے سوداگری ملک شام اور واپسی پر یثرب میں وفات پانا

بنی زہرہ وچ عبدالمناف دا پُت وہب جس دا سوہنڑا نام ہے سی
دختر اوس دی آمنہ نام والی نیک خوتے نیک انجام ہے سی
شادی ہوئی عبداللہ تے آمنہ دی خاندان دی عالی مقام ہے سی
خاوند نیک تے نیک اوہ پاک بیوی بہر یا حُب تھیں دو ہا ندا جام ہے سی
شادی کران تھیں بعد سوداگری نوں گیا عبداللہ طرف شام ہے سی
رہی آمنہؓ حاملہ وچہ مکے یاد شوہر دی جنہوں دوام ہے سی
اندر واپسی پیا بیمار راہوں یثرب پہنچ اُس کیتا قیام ہے سی
مرضی ربدی تدوں ای اوس تائیں ملیا اجل دا آن پیغام ہے سی
یثرب وچہ عبداللہ سی دفن ہویا۔ ایہو آخری اوہدا مقام ہے سی
بیوہ حاملہ رہی گھر سوہر یاندے جس نوں چین نہ ذرا آرام ہے سی
کامل نور ظہور دے آونے دا کیتا رب ایہو انتظام ہے سی
موتی صدف دا دُرِّ یتیم ہویا جگ ہونا جد اُغلام ہے سی
عبدالمطلب سدا وچہ غم رہندا ایوہ نونہہ دا نیک انجام ہے سی
سرورِ دو جہاں دا حل اندر لے کے میٹھیا دین اسلام ہے سی

واقعۂ اصحاب فیل یعنی حملہ کرنا شاہِ یمن کا مکہ پر و تباہ ہونا فوج جرار کا

کعبہ بڑا مقام سی عرب اندر ابراہیمؑ نے جینہوں تیار کیتا
ہوئے کل بیدین جد عرب والے اوہناں بتاندے نال پیار کیتا
رکھدے جاوندے اپنے بُت لوکی اسماعیلیاں نہیں انکار کیتا
بنیاں بیت عتیق[1] تھیں بُتخانہ عرباں جان تے مال نثار کیتا
نذراں چاہڑدے کُل قبیلڑے سن جدے لین تھیں کسے نہ عار کیتا
عزت پائی سی کل قریشیاں نے دولت مال نے بڑا سرشار کیتا

[1] بیت عتیق کعبہ کا نام ہے وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ پارہ سترہ ۱۷ سورۃ الحج رکوع ۴ اور آزاد گھر کا طواف کریں حدیث ابن زبیر میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اسے ظالم حملہ آوروں سے آزاد کیا گیا ہے۔ منہ

Marfat.com

عظمت کعبے دی ویکھ عیسائیاں نے حملہ کران دا دلوں وچار کیتا
شاہ یمن دا ابرہہ نام جس دا لشکر اوس نے اک تیار کیتا

گرجا یمن وچہ کر تیار بھارا دل کعبیوں اوس بے زار کیتا
ہاتھی بہت سن اوس دی فوج اندر بڑا اوس نے کبر منکار کیتا

ٹر یا یمن تھیں کل زمین کنبی اوہنوں موت نے فیل سوار کیتا
آیا جھومدا طرف اوہ بیت اللہ بڑا زور مغرور مردار کیتا

سارے گئے گھبرا جدا اہل مکہ اوہناں مشورہ ہولا چار کیتا
اسیں اوس دے نال نہیں لڑن جوگے ساڈا حال خراب ہے زار کیتا

ڈیرے ابرہہ مکے دے کول لائے۔ کعبہ ڈھان دا دلوں وچار کیتا
لٹ مار سی فوجیاں شروع کیتی بڑا جوش اس فوج جبار کیتا

ہمت نہیں سی کجھ قریشیاں دی مکہ چھڈ کے اوہنان فرار کیتا
ڈیرے لاوندے جا پہاڑیاں تے خالی کعبہ دا کل دربار کیتا

عبد المطلب دی نال قبیلے دے قصد جان دا ہولا چار کیتا
اوّل جاوندے طرف وہ بیت اللہ عرض حال ایہہ پھڑا ستار کیتا

کہندے گھر ہے تیرا خداوندا ساڈا حال نفاق ہے زار کیتا
طاقت نہیں بچان دی وچہ ساڈے حملہ بڑا ہے فوج جرار کیتا

آپے لئیں بچاؤں گھر مولا۔ تیرا تیرے سپرد وفار کیتا
حافظ آپ توں بیت عتیق دا ہیں سانوں ہے تباہ او بار کیتا

خالی ہویا انسان تھیں شہر مکہ جنگ کران تھیں جدوں انکار کیتا
قدرت ربدی سرور ویکھنے نوں دوست دشمناں دلوں وچار کیتا

واقعہ عبد المطلب کا اپنے اونٹوں کے بارے میں ابرہہ شاہ یمن سے گفتگو

تیرے اوڈھنے فوجیاں پھڑے سارے کہندا کوئی سردار نوں آ کے تے
عبد المطلب گیا دل ابرہہ دے لیلے دے اوڈھاوہ کل چھڑا کے تے

شاہ یمن کیتی اچھی پیشوائی پچھیا حال ہے کول بٹھلا کے تے
کہندا آپ دا آونا کیویں ہویا دسو حال نہ رکھو چھپا کے تے

---

۱۲ ابرہہ یمن کا عیسائی بادشاہ تھا جو حبش کا باجگزار تھا۔ اس کا دار الخلافہ صنعا تھا۔ اس نے صنعا میں ایک عظیم الشان گرجا بنوایا۔ جس کی غرض یہ تھی کہ اہل عرب کا بجائے کعبہ میں جمع ہونے کے اس گرجے میں جمع ہوا کریں۔ اس نے بڑی سہولتیں بھی مہیا کیں۔ مگر جب اہل عرب نے کعبہ کے مقابلے میں گرجے کی پرواہ نہ ہوئی تو اس نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کا تہیہ کر لیا۔ تمام مورخین کا اسی پر اتفاق ہے کہ جس سال آنحضرت صلعم کی ولادت ہوئی اسی سال کا یہ واقعہ ہے۔ اس سال کا نام عرب میں عام الفیل ہے۔ اور اس لشکر کا نام اصحاب الفیل اس لئے ہوا۔ کہ ابرہہ کی فوج میں بہت سے ہاتھی تھے۔ اور ابرہہ کی سواری کے ہاتھی کا نام محمود تھا۔ یہ ہاتھی اس لئے لائے گئے تھے۔ کہ ہاتھیوں سے خانہ کعبہ کو گرایا جائے گا۔ لشکر کی کثرت اور ہاتھیوں کی دھوم دھام کو دیکھ کر ان کے مقابلے کی طاقت نہ پاکر جناب عبد المطلب نے مکہ کو اہل مکہ سے خالی کر دیا۔ اور قریب کی پہاڑیوں پر چلے گئے اور چلتے ہوئے کعبہ کی کنڈی پکڑ کر کہا " ہمیں کوئی فکر نہیں انسان اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے۔ اے رب تو اپنے گھر کی حفاظت کر ان کی صلیب اور طاقت تیری طاقت پر کبھی غالب نہیں آسکتی "

Marfat.com

ہویا ابرہہ خوشی سی بہت اُس دم گفتگو دا لطف اُٹھا کے تے
آکھے منگ لے کوئی اِک چیز مونہوں ٹور دیاں گا آس بچا کے تے

عبدالمطلب نے آکھیا اُوٹھ میرے دے فوج تھیں کُل چھڈا کے تے
سُن کے ہسیا نال غرور ظالم کہندا ابرہہ شان دکھلا کے تے

منگن آئے ہو اوٹھ نہیں پتہ ہے جے جاندوں کعبے دی خیر منا کے تے
جس تھیں جگ دے وچہ وقار تیرا منگ اوس نوں اُوٹھ ہٹا کے تے

دِتّا تدوں جواب سردار مکّے سن دسنان میں سمجھا کے تے
اُوٹھاں میریاں دا لازم فکر مینوں ایسے واسطے آکھیا آ کے تے

جہیڑے گھرے نوں ڈھان دا فخر دسیں بہت کبر غرور دکھلا کے تے
اُوہدے والی نوں اوس دا غم سارا اوہو رکھیگا آپ بچا کے تے

آکڑ نال پھیر ابرہہ ہسیا جے دتّے اوٹھ سب ترُت منگوا کے تے
دسیں سرورا حال کی پیش آیا شان رب دی ذرا دکھلا کے تے

اصحاب فیل کی تباہی

میری گل وانہیں یقیں جے کر دیکھو ذرا تاریخ اوٹھا کے تے
کیویں موئے اصحاب اوہ فیل والے سنو ذرا قرآن[1] پڑھوا کے تے

آئی وبا آسمان تھیں ہاتھیاں تے موئے کُل اوہ سیس نوا کے تے
ہوئی ماتاں دا مال اوہ فوج ساری نس گئے کجھ جان بچا کے تے

رب لیا بچا خود حرم کعبہ قدرت اپنی خاص دکھلا کے تے
لال آمنہ گود کھلاونا سی سرور دن کجھ ہور لنگھا کے تے

مقولہ شاعر

قصہ نہیں بناوٹی گل کوئی - ایہہ واقعہ بڑا مشہور ہے سی
قدرت اپنی دا اللہ پاک اُس دن ایہہ دسیا خاص ظہور ہے سی

[1] اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيلَ ۝ تَرْهِيمٍ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُولٍ ۝ پارہ تیس سورہ فیل ترجمہ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کیا کیا تیرے رب نے اصحاب فیل (ہاتھی والوں) کے ساتھ۔ نہ کر دی ان کی تدبیر غلط بھیجے ان پر مارنے والے جانور جھنڈ کے جھنڈ جو انہیں مارتے کنکر یا پتھر پھر کر ڈالا ان کو کھائے ہوئے بھس جیسا۔ تفسیر رازی اور ابن کثیر میں روایت ہے کہ جب وہ کنکر پھینکتے تو ہلاک ہو جاتے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ جس پر سنگریزہ گرتا چیچک نکل آتی۔ خود ابرہہ چیچک میں ہلاک ہوا۔ الغرض وہ تمام کی تمام فوج بمعہ ہاتھیوں کے ایک آفت ناگہانی میں تباہ ہوئی۔ عظمت کعبہ کو بیان کرتے ہوئے خدا نے اس وقت آنحضرت کو توجہ دلائی جب ابھی آپ اوائل مکی زندگی کی گھڑیاں گذار رہے تھے اس واقعہ کے دو مہینے بعد آنحضرت کی ولادت ہوئی۔ اگرچہ بتوں کا مسکن بنا ہوا تھا مگر اس گھر کی عزت خدا کے گھر کی طرح عربوں میں موجود تھی۔ جیسا کہ عبدالمطلب کے الفاظ بالا سے معلوم ہوتا ہے۔ عرب اولاد اسماعیل ہونے کی وجہ سے اس گھر کی عزت کرتے تھے۔ منہ۔ ایک تو شب قدر اسلام میں لیلۃ القدر ہے۔ جس سے قرآن نازل ہوا اور دوسری والی رات وہ تھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

Marfat.com

لگے ہوئے سی بتاندے ڈھیر بھاویں تاں وی گھر ایہہ بیت معمور ہیسی
کامل دین اسلام دا جگ اُتے نازل ہوونا ایس تھاں نور ہیسی

رحمت ربدی حرم دے وچہ آئی فضل رب تھیں جو بھرپور ہیسی
پیدا ہوونا دو مہینیاں نوں سرور پاک رسول منصور ہے سی

جہان پر قدر کی رات آنا

آئی قدر دی رات جہان اُتے ظلمت چھائی سی نور چمکاونے نوں
اُٹھے جگ نوں رب تیار ہویا سوہنا پاک انسان دکھلاونے نوں

فضل رب دی آئی ہوا سوہنی بدل کرم تھیں جگ وساونے نوں
ہویا دور اندھیر تے صبح ہوئی آفتاب دا نور لے آونے نوں

لگا ہون آباد جہاں مُڑ کے غنچے کھلے خوشبو پھیلاونے نوں
جنگل بنے گلزار جہان والے دشت چمکدے نور دکھلاونے نوں

ہیرے لعل پہاڑاں تھیں نکل آئے پھل آئے سی شاخ جھکاونے نوں
ٹھاٹھاں ماریاں کل سمندراں نے موتی کڈھے سی نذر دکھاونے نوں

گوشہ گوشہ زمین دا سجیا جے قدم نبی دے پاک رکھاونے نوں
آیا وقت جہان تے امن والا۔ دکھ درد سب پراں ہٹاونے نوں

اسرافیل نے پھوکیا صور اپنا مست کرن دا راگ سناونے نوں
کٹھے ہوئے ملائکہ کل ربی اک خوشی دی عید مناونے نوں

سورج چن نوں لے آسمان آیا صدقے یار دے دونوں کراونے نوں
تارے جھکے سی کسیدے دیکھنے نوں چھٹکے ہوئے سی نور چھڑکاونے نوں

دتی ہاتف نے آن صدا اُس دم ستی پئی مخلوق جگاونے نوں
وسن لگی جے اُجڑی ہوئی وستی آئے ملک ایہہ خبر سناونے نوں

ہوون لکھ کروڑ مبارکاں جے رب آیا ہے نور پھیلاونے نوں
اپنے خلق دا وچہ مخلوق جلوہ کامل نور ظہور دکھلاونے نوں

دیہواج مبارکاں عاجزاں نوں آیا زور نے اتاں اٹھاونے نوں
کہ دیو یتیماں نوں خوشی ہوون نبی آیا جے ولی بناونے نوں

آکھو جا غلام آزاد ہوئے رحمت آئی ہے گلے چھڑاونے نوں
پتہ دیہو ایہہ ہر مظلوم تائیں قدرت آئی اے ظلم مٹاونے نوں

زیر دست تے دکھی مسرور ہوون آیا یار نے گلے لگاونے نوں
بیوہ عورتاں پھیر سہاگ پایا۔ خاوند بلن گے پھر ہنڈاونے نوں

حق ملن گے پھیر زنانیاں نوں فضل آیا ہے دہیان بچاونے نوں
صدقے ہون دے خوب جہان اندر دین آیا ہے مال ونڈاونے نوں

احمد پاک رسول ہن آوندے جے وچہ جگ توحید پھیلاونے نوں
رحمت ہے جو کل جہان والی سرور آئی ہے کرم کماونے نوں

مقولہ شاعر

غنچے کھلے امید مخلوق والے اندر بشر حلول ہے نور ہویا
جیہڑا سبق دتا اول نبی آدم۔ کامل اوسدا اج ظہور ہویا

Marfat.com

شیث نوحؑ جو آئے سکھلاوݨے نوں جدا ذکر سی وچہ زبور ہویا
ابراہیمؑ نے جس دا وعظ کیتا۔ پھیر وچہ توریت مذکور ہویا

یوسف قید تھیں جس چھڈایا سی جو یعقوب دی اکھ دا نور ہویا
یونس کڈھیا جس انہیریاں تھیں جو ایوب دا طرز صبور ہویا

موسیٰ نبی نے جدہی تعلیم دتی جس نوں پڑھ منصور داؤد ہویا
جو کچھ عیسیٰؑ نے کہیا انجیل اندر کل انبیا ندا جیہڑا طور ہویا

پوری شان تے نال کمال پورے اللہ پاک نوں اہہ منظور ہویا
اسماعیلؑ دی نسل تھیں ہن سرور ظاہر وچہ ادہ بیت معمور ہویا

بیان تولد ہونا پہلوئے آمنہ سے رحمۃ العالمین شفیع المذنبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عیسیٰ نبی دے بعد جہان اُتے پنجسو ستراں[1] بعد جو سال آیا
ربیع الاولوں بارہویں رات اندر چشمے نور دے وچہ اُوبال آیا

روشن ہوئی زمین دی خاک ساری کیہے ربّ دا حسن جمال آیا
لبھے آن ملائکہ وچہ مکے اچھا وقت مُڑ کے نیک فال آیا

رحمت ہوئی نزول سی عرش والی فضل رہنوں خاص جلال آیا
ظلمت کفر دی مٹی جہان اُتوں بتاں واسطے سخت زوال آیا

آتش کدہ[2] ایران دا سرد ہویا اندر قیصری شان وبال آیا
ٹُٹ گیا سب زور ساسانیاں دا محلاں وچہ سی جد بھونچال آیا

آیا جدوں سر تاج کُل انبیا دا کعبہ اُٹھ اُسدے استقبال آیا
ختم المرسلین آئے جہان اندر رحم کرم خدا دا نال آیا

صاحب خلق عظیم یتیم ہوکے دین حق دا پاک رکھوال آیا
رحمت ملی امین دی آمنہ نوں سوہنا دیہ یتیم ادہ لال آیا

پڑھن لگے درود ملائکہ سب جدوں آمنہ دی گود وی بال آیا
دراصل انسان سدھارنے دا سچے رب نوں خاص خیال آیا

احمد ربّ دی حمد کران آیا۔ نالے جگ نوں کرن نہال آیا
ہویا بشر حبیب خدا والا سرور خاک نوں کیڈا اجمال آیا

---

[1] ۵۷۱ء عیسوی جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سال ولادت جو ہجری سن سے چالیس برس پہلے کا زمانہ تھا آپ کی ولادت کی مشہور تاریخ بروز پیر ۲۰۔ اپریل ۵۷۱ء ہے [2] ایران کا مشہور آتش کدہ جو ہزارہا سال سے جل رہا تھا۔ یکایک بجھ گیا۔ اور شاہی محلات کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے۔ ایسے واقعات اکثر زلزلوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ اسی رات اسی وقت ایسا ہونا اس امر کی پیشین گوئی تھی۔ کہ دنیا کی یہ سب سے بڑی سلطنت برباد ہو جائے گی۔ اور آگ جو ایک باطل معبود ہے اس کی پرستش بند ہو جائے گی [3] جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے آپ کے والد عبداللہ شادی کے چند روز بعد ملک شام کو گئے اور واپسی میں یثرب (مدینہ) میں پہنچکر ان کا انتقال ہو گیا۔ جناب محمد رسول اللہ شکم مادر میں ہی یتیم رہ گئے۔ قرآن پاک ۳۰ سورۃ الیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔ کیا نہ پایا تجھ کو یتیم اور پھر تجھ کو جگہ دی۔ باوجود یتیم ہونے کے مالک خلق عظیم ہوئے اور تمام دنیا کے لئے رحمت ۔

Marfat.com

سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

حمد رب ملائکہ شروع کیتی نالے گیت سلام دا گاوندے جے
لکھاں کہن سلام رسول اللہ رحمت لے دی نال پہنچاوندے جے
آدمؑ۔ نوحؑ نے سبھے سلام کہندے جبرائیل امین بتلاوندے جے
کہندے گئے سلام سب نبی اللہ لکھاں ہور سلام سناوندے جے
سورج چن تے۔ زمین اسمان تارے صدقے ہو سلام لے آوندے جے
حوراں گاوندیاں گیت سلامتی دے جن انس سلام نوں آوندے جے
کردے دور سلام زمانیاندے جل تھل سلام کہلاوندے جے
عاجز ہور مسکین یتیم دکھئے نال درود سلام پہنچاوندے جے

لکھاں وار درود حبیب رطھدے نال شوق دے سیس جھکاوندے جے
شافی آپ ہو حشر میدان اندر اللہ پاک اہہ آپ فرماوندے جے
ابراہیمؑ سلامتی منگ گئے نے بھاگ ہن جاگے اس ٹھاوندے جے
اوڑک عیسیٰؑ نے دتا سلام احمد اپر گئے سارے پچھوں تاوندے جے
لوح۔ قلم تھیں آیا سلام تینوں اللہ دتا قرآن جتلاوندے جے
دیندا دین اسلام سلام ہر دم بت کعبے دے سیس جھکاوندے جے
قرماں کہن سلام حبیب اللہ کاغذ قلم سلام لکھاوندے جے
سر ورہیے گناہاں وچہ غرق ہر دم رکھا اس سلام لے آوندے جے

لے کر آنا عبدالمطلب کا رسول پاکؐ کو واسطے طواف کعبہ اور تجویز اسم مبارک صلی اللہ علیہ وسلم

دادا نبی دا خاص سردار مکہ۔ خاندان دی اپنے جان ہے سی
ابی لہب فرزند نوں ویکھ سڑیا۔ غم نال عبداللہ حیران ہے سی
جددں جمیا پوترا گھر اس دے ہو گیا اوہ ویکھ قربان ہے سی
فضل رب تھیں آمنہؓ لال پایا اعلیٰ جگ تھیں جس دی شان ہیسی
اکھیں ویکھ ٹھکاوٹاں دور ہوون نکلے جنہاں تھیں نور ایمان ہیسی
ہادی گود وچہ لے کے گیا دادا۔ کعبے پاک طواف کران ہیسی

حمزہؓ ہور عباسؓ نے ابی طالب تناں پتراں نے اونہوں مان ہیسی
بیوہ نونہہ دے فکر وچہ غرق رہندا بھلا اوس نوں کھان کھلان ہیسی
نور ویکھیا نبی دا گھر اندر آئی جان وچہ اوس دی جان ہیسی
سو سنا لکھ یتیم دا نور اندر سورج چن پئے ہون قربان ہیسی
دیوان سبق نشیب فراز والے چکر کھاوندے زمین آسمان ہیسی
حجر شجر پئے وسدے وچہ سجدے بینا ہور دا ہور جہان ہیسی

۱؎ جناب عبدالمطلب کو آپ کی ولادت پر از حد خوشی ہوئی کیونکہ آپ کے والد کی نشانی ایک بہترین لڑکا ان کو ملا طواف کعبہ کی رسم تھی کہ اس خاندان کے لوگ طواف کعبہ نئے بچوں کو کراتے تھے شجر حجر اور کعبہ کا گھومنا اس قوت قدسی کا ظہور تھا۔ جو آنحضرت کی روح میں ودیعت کی گئی تھی جوان کو کشفی رنگ میں نظر آیا یہ سب اس پاک وجود کی برکت تھی جو بطن مادر سے ہویدا ہو کر آپ کی گود میں آیا تھا۔

Marfat.com

کعبہ وچہ طواف دے نظر آیا دادا ویکھ ہو گیا حیران ہیسی
سجدے وچہ اُس ڈگدے بُت ویکھے بیٹھا کہوا وہ کل انسان ہیسی

ابراہیم دے کیتے دعا کرکے۔ دادا آوندا طرف مکان ہے سی
گودی وِتا امین پھر آمنہ دی جیہڑا ہادیٔ نوع انسان ہیسی

احمدؐ نام خود آمنہ دسیا اے کیتا خواب دانا لے بیان ہے سی
محمدؐ نام سوہنا دادے دسیا اے سچا سرور اوہدا گمان ہیسی

مقولہ شاعر در نعت رسولِ کریمؐ

محمدؐ پاک رسول خدا وتوں آئے جگ دی طرف بشیر ہو کے
نور عقل دا ہوش انسان والی بدبخت دے کاران نذیر ہو کے

دِتے کل انعام خدا جس نوں ملیا فضل تے کرم کثیر ہو کے
ڈٹھا جس عروج معراج اندر جیہڑا چمکیا بدر منیر ہو کے

طوق گرداں تھیں جس لاہ سٹے جیہڑے پئے سی گلے زنجیر ہو کے
کیتے آن آزاد غلام جس نے رہیا کوئی نہ پھیرا اسیر ہو کے

زنگ کفر دے والاں تھیں دُور کیتے گئے چمک سن نور نور ہو کے
نازل ہویا کلام خدا والا مردہ دلاں تے وانگ اکسیر ہو کے

بیوہ عورتاں دے پھیر بھاگ جاگے رہی کتے نہ کوئی دلگیر ہو کے
مذہب قوم تے ذات نہ پات رہ گئی بیٹھے مل سبھے ہتھ شیر ہو کے

شفقت نال یتیماں دے ہون لگی وتن لگے غریب امیر ہو کے
زبردست دا رہیا نہ زور باقی زیردست نہ رہے حقیر ہو کے

سر جھکیا انسان دا اُتاں۔ کیتا بل گیا اسلام نصیر ہو کے
منن لگے خدا توں فیر بندے نبی حقدے آئے سفیر ہو کے

اُسوہ نبی دا ویکھ کے ہوئے عاشق ملے خاک وچہ فقیر ہو کے
احمدؐ پاک ہے سبق پڑھان والا سرور رہے نہ کدی دلگیر ہو کے

بیان ذکر طفولیت سے شباب تک رسالت مآب علیہ الف صلوٰۃ کا

طاقت ہوندی جے میری زبان اندر بچپن لنگیا کیویں سناوندا میں
پلیا کیویں سردار جہان والا حال کھول کے کل بتلاوندا میں

اُس دے کسے غلام دا سلاتھ ہوندا پر دے چشم دے کل اٹھاوندا میں
وسدا کھول حقیقتاں راز سارے نال مفلسفے گل منواندا میں

لہ حضرت آمنہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ بچہ کا نام احمدؐ رکھنے کی تاکید فرماتے ہیں۔ احمد کے معنی ہیں حمد کرنے والا، ۳ مگر جناب عبدالمطلب نے کہا کہ ان کا نام محمدؐ ہے۔ محمدؐ کے معنی تعریف کیا گیا۔ آنحضرت پہلے احمدؐ میں پھر محمدؐ ہوئے۔ آپ نے خدا کی حمد کی اس لئے خدا نے آپ کی تعریف کی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

سہ وہ انسان جو دنیا کی ناکارہ ہستیوں کے آگے سر جھکا رہا تھا۔ آپ نے مخلوق کی جانب سے سر کو ہٹا کر اس پاک بے نیاز خدا کے آگے جھکوا دیا۔

Marfat.com

کیوں دائی حلیمہ[1] دے بھاگ جاگے۔ نال لوریاں جی بھر ماندا میں
کیوں آوندا در یتیم کے۔ دارو وار سب پھیرے گناوندا میں
کر داذکر پھر مکے وچہ آونے دا۔ نال آمنہ[2] سفر کراوندا میں
اوتھوں واپسی وچہ کیوں راہ اندر۔ دی آمنہ[3] جان تلاوندا میں
اندر سفر جد گذر دے ایہہ صدمے کیوں اتھروں پاک پونجاوندا میں
عبدالمطلب[4] نے پالیا دن کیتے ساری حب محبوب دکھلاوندا میں
بنیا کیوں کفیل پھیر ابی طالب[5] الفت چاچے دی کل تلاوندا میں
کیوں چاریاں بکریاں نبی اللہ۔ دس سال تک حال سناوندا میں

رشتہ شیما[2]۔ انیسہ[3] دی الفتاندا۔ ناتہ دودھ دے نال جڑاوندا میں
در ہے چھ کیوں جنگلاں وچہ گذرے۔ شق صدر[4] دا راز تلاوندا میں
چھوٹی عمر وچہ ماں دے نال یثرب اوپر باپ دی قبر پہنچاوندا میں
روندا کیوں یتیم ہے اوس تھاویں رو رو کے پیا اولاوندا میں
کیوں دفن رسول نے ماں کیتی اوتھوں حسرتاں نال لے آوندا میں
کتنی عمر وچہ مویا سی اوہ دادا۔ اٹھواں ورا سی تدوں گناوندا میں
سارا ناز محبوب دا راز وسدا خوبی خلق بھی دسدا جاوندا میں
سہرو پھیر ردیف تے قافیے نوں گل کران دی جا چ سکھلاوندا میں

ذکر مبارک شباب سے حصول نبوت تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

دیکھ خلق محبوب کیوں ہویا عاشق ابی طالب[6] دا خوب پیار دسدا
چلیا جدوں سی شام نوں ابی طالب کیویں نبی ہوئے اشکبار دسدا
چاچے نال سوداگری کیوں کیتی بحیرہ راہب دا فیر وچار دسدا
کیتے سفر پھر کلیاں آپ کیتے حال سب دا میں وار و وار دسدا

بڑے راز نے خلق عظیم والے کیویں اوہناں نوں وچ گفتار دسدا
چھڈ سکیا کیوں نہ آپ تائیں سارا حال میں خوب سنوار دسدا
اندر سفر دے کس طرح کم کیتے کیویں سکھیا طرز روزگار دسدا
آئی کیویں جوانی سی نبی والی نال شرم حیا گفتار دسدا

---

[1] پیدا ہونے پر دو تین روز تک آنحضرتؐ کو آمنہ نے دودھ پلایا۔ اس کے بعد دو تین دن ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے اس کے بعد عرب کے دستور کے موافق قبیلہ بنی سعد کی ایک عورت حلیمہ کے سپرد ہوئے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ نے دو سال تک آپ کو دودھ پلایا۔ اس کے بعد حضرت آمنہ کے پاس بچے کو لائیں۔ مگر مکہ میں بیماری وبائی پھیلی تھی۔ چنانچہ آپ کو حلیمہ ہی کے سپرد کر دیا [2] ۔ [3] شیما اور انیسہ آپ کی رضاعی بھینیں تھیں [4] چھ سال کی عمر تک آپ حلیمہ سعدیہ کے پاس رہے [5] شق الصدر کے معاملے کا تعلق بھی انہیں ایام کا ہے۔ [6] چھ سال کی عمر میں آپ کی والدہ آپ کو ساتھ لے کر مدینہ جہاں اُن کے شوہر مدفون تھے لے گئیں [7] واپسی پر مقام ابواء پہنچکر ان کا انتقال ہو گیا۔ [8] ماں کا سایہ اٹھ جانے کے بعد آپ کے دادا عبدالمطلب آپ کے کفیل ہوئے آپکی عمر ۸ سال کی تھی کہ عبدالمطلب نے وفات پائی [9] اس کے بعد آپ کی کفالت آپ کے چچا ابی طالب کو نصیب ہوئی۔ ابی طالب آپ کے اخلاق کو دیکھ کر اس قدر گرویدہ تھے کہ ایک گھڑی بھی علیحدہ نہ کرتے تھے۔ جب ابی طالب سفر شام کے لئے تیار ہوئے۔ آپ کی عمر بارہ سال کی تھی۔ جدائی کے وقت آپ اشکبار ہوئے تو ابی طالب آپ کو نہ چھوڑ سکے اور ساتھ چلے گئے اسی سفر میں بحیرہ راہب نے قیافہ سے آپ کی بزرگی کا اظہار کیا تھا۔

Marfat.com

کیویں حلف فضول[1] دا عہد ہویا سارا کھول کے میں اخبار وسدا
کیویں بی بی خدیجہ نے مال[2] دتا نفع بہت میں وچہ بیوپار وسدا
مان بچیاندی چالی سال دی سی کیتا آپ نہ کیوں انکار وسدا
پتر ہوئے دو موئے کیوں گود اندر ہوئے بچیاں[3] ہویاں سن چار وسدا
کعبہ ہویا تعمیر کیویں اوس ویلے حال دا نگ مزدور سردار وسدا
آئے کیویں قبیلڑے[4] جوش اندر کہیڑا بنے اس دا حق دار وسدا
بنے آپ سی کیویں امین اس تھاں چادر کیویں وچھائی سرکار وسدا
آیا کیویں خیال سی درد والا۔ اندر درد مخلوق سرشار وسدا

آپ ہوئے مشہور امین[5] کیویں بنے سجدے کس طرح یار وسدا
عاشق فیر ہوئی کیویں پاک بیوی ہوئے بعد نکاح دے پیار وسدا
پنجی[6] سالدی عمر جناب[7] دی سی وسدا خوشی دینال گھر بار وسدا
کیویں جنگ تھیں آپ نوں رہی نفرت حال کل میں جنگ فجار[8] وسدا
جھگڑا پیا سی کیویں اے سنگ اسود۔ رکھے کون ایہہ کل تکرار وسدا
کیویں آپ دے کرم نے جنگ روکی سارے کھول کے کل اسرار وسدا
چادر پکڑ قبیلیاں سنے پتھر کیویں رکھیا۔ مکی سی یار وسدا
کیویں کھوج محبوب دا شوق ہویا۔ کیویں آیا حال سی زار وسدا

---

[1] حلف فضول ایک معاہدہ اہل مکہ میں ہوا اس کے افراد مسافروں کی حفاظت غریبوں کی امداد مظلوم کی حمایت اور جب تک ظلم کا بدلہ نہ لیا جائے آرام نہ کرتے یہ بڑا بابرکت معاہدہ تھا۔ اس میں آپ شریک تھے اور یہ تمام بنی ہاشم تھے۔ [2] ایسی تجارتیں اور ہمیشہ سچائی اور آپ کی دیانت اور امانت کا اس قدر شہرہ ہوا کہ آپکو لوگ امین کہہ کے پکارتے تھے۔ ایسے ایام جہالت میں ایسا خطاب قوم کی جانب سے اسی حالت میں مل سکتا۔ جب بہترین اخلاق فاضلہ کا کوئی مالک ہو۔
[3] آپ کی صداقت اور امانت کا شہرہ سن کر ایک معزز خاتون جو ایام جاہلیت میں طاہرہ کے لقب سے موسوم تھی۔ جن کا نام نامی خدیجہ رض تھا آپکو پیغام بھیجا اس وقت خدیجہ رض کی عمر چالیس سال اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۲۵ سال کی تھی۔ [4] خدیجہ رض کے بطن سے آنحضرت کی چھ اولادیں ہوئیں۔ دو صاحبزادے دونوں بچپن میں فوت ہوئے اور چار صاحبزادیاں بڑے فرزند کا نام ابوالقاسم اور چھوٹے کا نام عبداللہ تھا۔ حضرت زینب سب سے بڑی لڑکی تھیں۔ رقیہ۔ ام کلثوم۔ فاطمۃ الزہرا سب سے چھوٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رض تھیں۔ [5] ۵۸۰ھ کے قریب قریش اور قیس کے قبیلوں میں وہ مشہور لڑائی ہوئی جو حرب فجار کے نام سے موسوم ہے۔ اس جنگ میں رسول کریم بھی شریک ہوئے اس وقت آپ کی عمر بیس سال تھی مگر آپ کو جنگ سے نفرت تھی اس لئے آپ چچوں کو تیر پھینکر پکڑاتے تھے میدان میں لڑے نہیں۔ ان ہی ایام میں از سر نو خانہ کعبہ کی تعمیر کی ضرورت پیش آئی۔ تمام قریش مل کر تعمیر کا کام کرتے تھے۔ مختلف قبیلوں نے مختلف حصے لئے جب حجر اسود نصب کرنے کا موقعہ ہوا۔ تو عجب شورش بپا ہوگئی۔ ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ یہ خدمت میں انجام دوں۔ قبیلوں کے شور نے جنگ کی صورت اختیار کرلی تلواریں اور نیزے چمک اٹھے۔ اس وقت ایک معمر آدمی نے سب قبائل کو اس امر پر راضی کیا کہ کل صبح جو شخص پہلے حرم میں آوے وہی ثالث قرار دیا جائے چنانچہ سب سے پہلے آنے والے حضرت رسول کریم تھے۔ جن کو دیکھ کر معززین پکار اٹھے ھذا امین یہ تو امیں آگیا۔ آپ چاہتے تو آپ ہی اس کام کو انجام دیتے مگر آپ نے بجائے اس کے ایک مضبوط چادر منگوا کر حجر اسود کو اس پر رکھوا دیا اور تمام قبائل سے کہا کہ چادر پکڑ کر چاروں طرف سے اٹھالیں اور حجر اسود کو اپنے مقام پر لگایا گیا۔ اس حسن تدبیر سے ایک طرف خطرناک جنگ رک گئی تو دوسری طرف آپ کی طبیعت کی افتاد کا پتہ چلتا ہے کہ تقسیم حقوق باہمی کا جذبہ آپ میں نبوت سے پہلے موجود تھا۔ [6] انسانی برادری کی گمراہی اور ضلالت دیکھ کر آپ کا دل اندر ہی اندر کڑھتا رہتا تھا۔ آپ کے سینے میں ایک جوش تھا۔ کہ مخلوق کا سدھار کس طرح ہو۔ آپ نبوت سے کئی سال پہلے غار حرا میں روز دن میں اوقات گذارہ کرتے تھے۔ آپ کے اخلاق حمیدہ کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ ابوطالب رض باوجود اپنے

Marfat.com

کتھے زاریاں کیتیاں جا سوہنے۔ نام اوسدا حرا دا غار دسدا
نال روزیاں جان نڈھال کیتی کس گل دے سن طلب گار دسدا
کردے کیوں مہمان دی آپ خاطر بندے کیویں غریب دے یار دسدا
ہوون کس طرح کل اظہار سارے ہوندے نیک جے مرے اطوار دسدا
میرا دل ناپاک تے طور بھیڑے کیویں حال میں ربدے یار دسدا

بھکھ رہی ترہ نہ خوف کوئی کلے رہن اوہ کیویں سرکار دسدا
کتنے سال گذرے ایسے حال اندر نال بیکساں گوہڑا پیار دسدا
کیویں کرن مخلوق دی آپ داری کیویں خوش رہندے رشتہ دار دسدا
نازک مرحلے راز نیاز والے ہمت نہیں میرے کردگار دسدا
دامن تنگ تے ہوش نہ عقل سرور تیری شان میں کیویں سردار دسدا

مقولہ شاعر در عاجزی

آکھیں کی بخلاوندا۔ ہور دسدا طاقت کی ہے تیری زبان اندر
ایتھے بند گفتار جبرئیل دی اے تیرے آوے نہ وہم گمان اندر
لکھاں تھک گئے ولی بھی ذکر کردے ہمت کی ہے تد ناوان اندر
تیرے دلے وچہ تڑپ نہیں رب جانے آوے کجھ نہ تیرے دھیان اندر
عاجز ہو کے لکھیں توں حرف کوئی ہمت نہیں کجھ تیرے امکان اندر

ایویں منہ نوں پیا کھلار نائیں بڑا چاہیدا زور بیان اندر
اللہ پاک ہی جاندا ہے سرور جو کجھ بھید نے اوس دی شان اندر
چھڈ شیخیاں منہ نہ اڈا ایویں دیکھ شان محبوب قرآن اندر
ڈگ ربدی وچہ درگاہ ہر دم۔ سڑ مریں نہ کدرے آن اندر
خوشہ چین ہیں نہیں تمیز تینوں جوش ہے نہیں تیرے ایمان اندر

شائد کرے دعا کوئی نیک بندہ نور آجائے تیری جان اندر
سرور واسطے منگو دعا سارے شافی ہووے اوہ دونو جہان اندر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵ آبائی مذہب پر قائم رہنے کے تمام قریش کی دشمنی کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور آپ جیسے پاک انسان کا ساتھ چھوڑنا رذالت خیال کرتے تھے۔ ان کے اشعار میں وَمَا تَرَكَ قَوْمٌ لَا اَمَا سَيِّدًا۔ يَحُوطُ الذِّمَارَ غَيْرَ زَرْبٍ سَوْاَكَلٍ۔ وَاَبْيَضَ يَسْقِي الْغَيَامَ قَالَ لِيَتْمٰى عَصَمَةٌ لَدَارَمِيلُ تجھ پر افسوس ہے کہ کسی قوم نے اپنے سردار کو نہیں چھوڑا اور سردار بھی وہ جو تمام حفاظت کرنے والی چیزوں کی خوب حفاظت کرتا ہے۔ اور وہ زبان دراز نہیں نہ عاجز ہے۔ کہ کام دوسروں کے سپرد کرے وہ کریم ہے۔ جس کے منہ کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے۔ اور وہ بیواؤں کا حامی اور یتیموں کا والی ہے۔ حضرت زید جو غلام تھے ان کے ساتھ محبت یا حضرت ابوبکرؓ کا دوستانہ اور عامۃ الناس کا آپ کو الامین پکارنا ایسے اخلاق عظیمہ ہیں جن کی نظیر نہیں ملتی۔ نبوت سے دو ایک سال پہلے تو آپ کا زیادہ قیام غار حرا میں دن رات رہتا تھا نہ معلوم کونسا درد اور حسرتیں آپ کو اس پرخطر غار میں دن رات زاری میں غرق رکھتی تھیں۔ ان دردوں کا حال سوائے مولا کریم کے کوئی نہیں جانتا وہ فرماتا ہے وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى اور ہم نے تجھے اپنی یاد میں سرگشتہ اور حیران پایا اور ہدایت دی۔

دربیان تفویض ہونا منصبِ نبوّت کا جناب رسولِ کریمؐ کو غارِ حرا میں

اوڑک دروتے تڑپ رسولؐ والی بھر گئی وچہ ساری فضا ہیسی
ہویا حکم جبرئیلؑ امین تائیں آیا طرف اوہ غارِ حرا ہے سی
پڑھنا میں نہیں جاندا نبی کہندے سینے وچ لیا لگا ہیسی
پھر نبی نوں گھٹ کے زور کردا کہندا چھڈ کے پھر اقرا ہیسی
پڑھ رب دے نام تھیں وحی کہندا۔ دیندا ربدا حکم سنا ہیسی
وحی خدا جاننا بہت مشکل اس نوں جاندے بس انبیا ہے سی
کیویں لکھاں حقیقتاں چک پردہ عاجز میں اوہ نور خدا ہے سی

کنب گئے ملائکہ عرش ولے آئی رحم وچہ ذات خدا ہے سی
دیوے سبق آدین اسلام والا۔ پہلا اوسدا حرف اقرا ہیسی
کیہا چھڈ کے پھر اقرا اس نے اگوں پھر اوہ ہی ماجرا ہیسی
آکھن پاک رسول نہیں جاندا میں دل پاک وچہ نور صفا ہیسی
پڑھیا آپ نے بنے رسول اللہ ہوئی کل مرغوب ادا ہیسی
عاجز بشر کی اوسدا بھید جانے جیہڑا راز رب کبریا ہے سی
گفتگو سی کل اصلاح والی سرور حق تھیں آئی ندا ہے سی

پہلے ایمان لانے والے

خدیجہؓ آئی ایمان دے وچہ پہلوں آئے حرا تھیں جدوں رسول اللہ
ابوبکر صدیقؓ نے سن راہوں کہندے سچا ہے اوہ مقبول اللہ

ورقہ نوفلؓ دے پُت نے منیاں پھر کہندا کیتا میں نبی قبول اللہ
لیا علیؓ پھر من وچہ عمر چھوٹی کیتا حکم نہ اوہناں عدول اللہ

۱؎ جبرئیل حامل وحی فرشتہ ہے قرآن قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ (پارہ اول رکوع ۱۲ سورۃ البقر) کہو جو کوئی جبرئیل کا دشمن ہے۔ یقیناً اس نے اللہ کے حکم سے اس کو تیرے دل پر اتارا ۲؎ جبرئیلؑ جس وقت پہلی مرتبہ غارِ حرا میں نازل ہوا تو آپ گھبرا گئے۔ وحی نے پہلا لفظ اِقرأ فرمایا مَا أَنَا بِقَارِئٍ یعنی وحی نے کہا پڑھ آپؐ نے فرمایا میں تو پڑھنا نہیں جانتا اوس پر جبرئیل نے آپ کو سینے سے لگا کر خوب زور کیا اور چھوڑ کر فرمایا اِقْرَأْ پڑھ آپ نے پھر وہی کہا میں پڑھنا نہیں جانتا پھر وحی نے سینے سے لگا کر دبایا اور چھوڑ کر پھر فرمایا اِقرأ آپ نے پھر مَا أَنَا بِقَارِئٍ فرمایا تب تیسری دفعہ سینے سے لگا کے چھوڑنے کے بعد یہ آیات وحی فرمائیں اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (العلق پارہ ۳۰) ترجمہ اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا۔ انسان کو ایک لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب سب سے بڑھ کر عزت والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم دیا انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ ۳؎ سب سے پہلے جب جبرائیلؑ غارِ حرا میں آپ پر نازل ہوا تو آپؐ اتنے بڑے بوجھ سے جو آپ کے ذمے ڈالا گیا تھا گھبرا گئے اور کانپتے ہوئے گھر آئے اور اپنی پندرہ سالہ ہمراز بیوی سے کیفیت بیان کی اور فرمایا کہ کپڑا اوڑھا دو مجھے خوف ہے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ (یہ رات ماہ رمضان کی ستائیسویں رات اور آپ کی عمر کا اکتالیسواں سال تھا۔ یہی رات لیلۃ القدر کہلاتی اور رمضان کی ستائیسویں رات تھی جن کے دل پر صداقتِ رسول اللہؐ کا سب سے زیادہ گہرا اثر تھا آپ نے نہایت سچے الفاظ میں تسکین دی کہ آپ تو یتیم

Marfat.com

اِس تھیں بعد جے زیدؓ فدا ہویا خدمت جلدی سی سد معمول اللہ	پھیر ہوروی کچھ سی ہوئے مُسلم منّے جنہاں نے سچے اصول اللہ
چرچا ہون لگا اندر شہر مکے آکھن بُت نے کل فضول اللہ	سرور کرن اعلان ایمان والے سچا ہی ہے پاک رسُول اللہ

مذاق اُڑانا مسلمانوں کا اور تکلیف دینا نبیؐ پاک کو

اور ایمان لانا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

دین حق دے پاک اصول سُن کے مکے والے لے آون ایمان لگے	ٹھٹھے بازی تے کرن مخول ہر دم مشرک نال مذاق اُڈان لگے
کہندے بُت عبداللہ دا ہویا پاگل ساڈے بُت سزاولان لگے	روکاں پاوندے حق دے راہ اندر غنڈے جوش خروش دکھان لگے
روڑے اٹکدے دیکھ رسُول اللہؐ چوری چھپے قرآن سکھلان لگے	دُکھی سُنن امیر غرور کردے مسلم چھپ کے پڑھن قرآن لگے
دن دن مہینے تے سال گذرے لوک ہون کچھ کچھ مسلمان لگے	واہدا دیکھ کے دین اسلام والا مکے والڑے کرن دھیان لگے
دین لگے غلاماں نوں دُکھ بھارے اُوپر عاجزاں ظلم کمان لگے	سُٹن خاک رسُول مقبول اُتے کنڈے راہ دے وچہ وچھان لگے
چوتھے ورہے سی نبی نوں حکم آیا اللہ پاک ایہہ کرن فرمان لگے	دیہو سبق قبیلیاں ساریاں نوں نبیؐ اس طرح خوف دلان لگے

حاشیہ بقیہ صفحہ ۴۷ کی پرورش کرتے ہیں۔ سب سے نیکی کرتے ہیں۔ خدا آپ کو کبھی بھی رسوا نہ کرے گا۔ اور آپ اپنے کام میں ناکامی کا منہ نہ دیکھیں گے سب سے اوّل آپؐ نے تصدیق کی اس کے بعد وہ اپنے چچازاد بھائی کے پاس لے گئیں ۱۲ جس کا نام ورقہ بن نوفل تھا۔ چونکہ ورقہ بن نوفل بوجہ نابینگی اور کمزور ہونے کے چلنے سے معذور تھے۔ ورقہ نے اِس واقعہ کو سُن کر کہا کہ یہ وہ فرشتہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ پر اُتارا تھا۔ پھر ورقہ نے کہا کہ کاش میں اس وقت آپ کے ساتھ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔ تو آپ نے تعجب سے پوچھا کہ کیا مجھے نکال دیں گے۔ اُنہوں نے کہا ہر ایک نبی کے ساتھ ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ اسی اظہار پر ورقہ دوسرے شخص ایمان لانے والے گنے جاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ورقہ نے وفات پائی ۱۳ حضرت ابوبکر صدیقؓ مکہ کے مشہور اور دولت مند تاجر اور فیاض شخص تھے۔ اور آنحضرت صلعم کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے۔ آپ شام سے واپس آرہے تھے مکہ کے نزدیک پہنچکر کسی شخص سے شہر کے حالات دریافت کئے اُس نے تحقیراً کہا کہ تمہارے دوست محمدؐ نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے وہیں مان لیا کہ وہ شخص سچا ہے ۱۴ حضرت علی ابطالب کے فرزند تھے اور آنحضرت کے ساتھ بچپن سے رہتے تھے آپ نے شباب سے پہلے ہی آپ کی رسالت کو تسلیم کر لیا۔ اس طرح عورتوں میں سب سے پہلے خدیجۃ الکبریٰ بوڑھوں میں سے ورقہ اور بچوں میں حضرت علی اور غلاموں میں زید بن حارث اول ایمان لانے والے ہیں۔

۱ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پارہ اوّل رکوع ۲۔ اور جب اپنے شیطانوں میں داخل ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھی ہیں ہم تو ٹھٹھے کرنے والے ہیں۔ ۲ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ۔ سورۃ الشعراء پارہ ۱۹ رکوع ۱ اور

Marfat.com

اک دن چڑھ کے کوہ صفا اُپر ٹولے ٹولے نوں آپ بُلان لگے
ہویا بچیوں بڈھا میں تُساں[1] اندر مشرک غور تے کرن دہیان لگے
اساں منیا سدا امین تینوں سبھے کہن ایہہ اِک زبان لگے
نبی آکھیا سُنو ایہہ گل میری دشمن پچھے پہاڑ جے آن لگے
سچی منوں گے تسیں یا گل جھوٹھی۔ نبی ایہہ فرما ازمان لگے
نبی تدوں فرماوندے سنو بھائی۔ ایویں تُساں نوں نہیں ڈران لگے
جے کر منیاں تُساں نہ اِک اللہ رڑن تُسی جے ہو نادان لگے
گل نبی دی سُنی تے بھڑک اوٹھے آئے جوش وچہ شور مچان لگے
آکھیں ساڈے خداواں نوں توں جھوٹھا ایہہ بول تیرے وانگ بان لگے
ابی لہب[2] تے اُس دے ہور ساتھی اندر غضب دے جھگ وگان لگے
ساڈے بتاں نوں بُرا جے آکھیوای۔ تیزی وڈ کے سُٹن زبان لگے
کیتا حاسداں تیز زبان تائیں غیرت بتاندی خوب دکھلان لگے
حدوں ٹپ گئی گل سب مل کہندے مسلم رنگ جے خوب چڑھان لگے
کرو بند زبان اسی نبی والی کرن زور ہُن جے مسلمان لگے

ہوئے جمع قبیلڑے سب جس دم نبی پاک رسولؐ فرمان لگے
کدی جوٹھ سُنیاں تُساں ہے میں تھیں سُن کے کرن قریش بیان لگے
جھوٹھ اساں نہیں تُدہ تھیں کدی سنیاں کرن اسی نہیں کوئی احسان لگے
حملہ کرن تے جو تیار ہے جے جھیڑے تُساں نوں مار مکان لگے
سچ جاناں گے کہیا قریشیاں نے اسیں کرن نہیں ہور گمان لگے
دِتی ربّ نے خبر ایہہ اج مینوں آون تساں تے غضب طوفان لگے
غضب ربّ دا آیا جے ایس گلّے تُسیں اُہدے شریک بنوان لگے
ایسے واسطے سدّیا توں سانوں ہُن صبر ساڈے ہتھوں جان لگے
سانوں کہیں نادان منہ ویکھ اپنا۔ بس چپ نہ ہون ودھان لگے
کہندا چپ بھتیجیا بک ناہیں۔ تینوں ہیں شیطان بہکان لگے
چلو چلیئے کہن بے ادب کولوں مکے آئے تے متا پگان لگے
ہویا مذہبی جوش دا آن ریلا۔ پیدا غضب دے ہون سامان لگے
سارا جرم محمدؐ ہے ہاشمی دا۔ ساڈے بتاندے شان دنجان لگے
ابوجہل[3] وچہ جوش دے پھرے بھوندا۔ پھوکاں نال سی نور بجھان لگے

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۴۸) ڈر سنا اپنے قریبی رشتہ داروں کو جب آپ کو یہ حکم آیا تو آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر قبیلے قبیلے کا نام لے کر سب کو بلایا۔ عرب میں مصیبت یا خطرہ پڑنے پر ایسا کرنے کا دستور تھا ۔ ۱ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ ط اور تحقیق میں رہا تھا تم میں ایک عمر پہلے اس سے انہوں نے کہا ہم ضرور آپ کو الامین سچا مانتے آئے ہیں ۔ ۲ ابی لہب۔ حضرت رسول کریمؐ کے ایک چچا تھے جن کا نام تو عبدالعزیٰ (عزّہ نام ایک بڑے بُت کا تھا۔ ابولہب ان کی کنیت اس وجہ سے تھی۔ اس کے رخسارے سرخ تھے۔ گویا چہرے سے شعلے نکل رہے ہیں۔ لیکن اس کے اندر حق کی دشمنی اور رسول کی دشمنی اس قدر تھی کہ گویا غیظ و غضب کے شعلے ہر وقت بھڑکتے رہتے تھے۔ اس وقت ابولہب جل اٹھا۔ اور آپ پر پتھر پھینکے اور کہا تَبًّا لَّكَ جَمَعْتَنَا اِلَّا هٰذَا یعنی تو ہلاک ہو۔ کیا تو نے اس لئے ہم کو جمع کیا تھا۔ پھر زبان سے ہلاکت کی بددعا نہیں کرتا تھا۔ بلکہ ہر وقت آپ کے مشن کی بربادی کے لئے کوشاں رہتا تھا۔ ۳ ابوجہل جہالت کا باپ دوسرا مخالف رسول کریمؐ کا تھا۔ یہ بنی اُمیہ کے خاندان کا سردار تھا بنی امیہ چونکہ بنی ہاشم کے حریف تھے۔ اس لئے اس کو اسلام سے دوہری دشمنی تھی یہ ہمیشہ رسول کریمؐ کی ایذا ہی میں مصروف رہا اور آخر جنگ بدر میں ہلاک ہوا ۔

اِک دن پکڑ رسول مقبول تائیں دے دے دھمکیاں خوف دلان لگے
لونڈی حمزہ دی آ ے سب ویکھ دی سی تکن آپ جد ہو حیران لگے
حمزہ[1] آئے گل سُن کے طرف کعبے نال جوش ایہہ کرن فرمان لگے
ابوجہل نوں آکھدے ہوش رکھیں تیرے ظلم تے رنگ دکھان لگے
سُن کے چُپ رہے مُنہ سب ویکھ دے اوہ دل غصیاں نال بھڑکان لگے
دھیڑ مکھ محبوب تے مار یو سو کنبن دونویں زمین آسمان لگے
حمزہ آئے شکار تھیں کہے لونڈی نال غرور اوہ سنن بیان لگے
میں جے منیاں نبی رسول سچا مجلس وچہ اوہ کرن اعلان لگے
اگوں سمجھ کے چھیڑیں رسول تائیں متاں ہوان بر پا طوفان لگے
سرور دوہاں جہانڈے نال ظالم سبھے ضد دے کرن سامان لگے

جوشِ غضب اہالیانِ مکّہ کا اور بیداد کرنا مسلمانوں پر

ابوجہل نوں غضب دا وٹ چڑھیا اوس سب کفّار تیار کیتے
ٹولے ٹولے نے اپنے وچہ گھیرے دکھ دے غریب بیزار کیتے
دیندے سزا غلاماں تے لونڈیاں نوں سکھ ملن دے راہ دشوار کیتے
مارن بھج کے نیڑیاں ریتیاں تے دُھپ عرب دی حال سی زار کیتے
بیٹھ کل قبیلیاں عہد کیتا مسلم ظلم دی ہیٹھ تلوار کیتے
بچیا دکھاں تھیں نہیں امیر کوئی سنگدلاں نے دکھاندے وار کیتے
اِنے گئے سی کچھ غریب مسلم بڑے ظالماں کبر ہنکار کیتے
دیندے بھکھ پیاس دے دکھ سرور کلے جسم اوہناں مار مار کیتے

ایمان والوں کا مصائب پر استقلال

دُکھ اوہناں نوں سکھ معلوم ہوندے مزے خوب سن جام اسلام دے
رقص دیکھنے جوگ سی بسملاں دا خوشی دسدے درد آلام اندر

---

[1] حضرت حمزہؓ رسولِ کریمؐ کے چچا اور رضاعی بھائی تھے۔ آپ کو سپاہ گری اور شکار کا بہت شوق تھا آپ کو رسولِ کریمؐ سے خاص محبت تھی۔ ایک دن ابوجہل نے رسولِ کریمؐ سے گستاخی کی آپ کی لونڈی واقعہ دیکھ رہی تھی۔ جب حضرت امیر حمزہؓ شکار سے واپس آئے تو لونڈی نے طعنہ دیا کہ بھتیجا تو ابوجہل سے مار کھائے اور چچا کو شکار کی پڑی ہے۔ آپ تیر کمان لے کر حرم کعبہ میں پہنچے اور ابوجہل کی جمی ہوئی مجلس میں اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور ابوجہل کو دھمکا کر کہا کہ اب آگے سمجھ کر قدم مخالفت میں اٹھانا۔

[2] تمام اہل مکّہ نے اتفاق کر لیا کہ اپنے خاندانوں میں جو جو اسلام لائے ان پر سختیاں کی جاویں چنانچہ غریبوں غلاموں کا تو کیا حال بڑے بڑے بھی آزار کا شکار ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کو اُن کے چچا نے رسی سے باندھ کر مارا حضرت زبیر کو چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں دیا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ بھی محفوظ نہ تھے۔ یہ حال تو بڑے خاندانوں کے افراد کا تھا۔ غلاموں اور لونڈیوں پر تو آفت برپا تھی۔ حضرت عمرؓ کی لونڈی ثویبہ تھیں آپ اُس کو مارتے مارتے تھک جاتے تو رُک جاتے اور کہتے کہ میں نے تجھ پر رحم کر کے نہیں چھوڑا بلکہ تھک گیا ہوں۔ بعض کو بھوکا اور پیاسا رکھا جاتا۔ مگر اسلام والے اسلام نہ چھوڑتے تھے۔

Marfat.com

مشکاں کس کے مارن بلالؓ تائیں لکنت خوب سی جدے کلام اندر
پتھر رکھدے سینے تے بڑے بھاری پھرن کھچدے خلص تے علام اندر

ہوجان بیہوش جدنال صمدے طاقت رہے نہ جسم تمام اندر
احد احد زبان تھیں رہے جاری اثر بڑا سی رب دے نام اندر

کھچن وچہ شکنجیاں مومناں نوں عوذ کران نہ ذرا انجام اندر
سرور سختیاں نال نہیں حق چھڈا پئے مفت سن اوہ ہام اندر

مشرکوں کا اور زیادہ سختیاں کرنا

بڑے بڑے اوہ ظلم ایجاد کردے ڈانٹ ڈپٹ کے نت پئے گجدے سن
چرھن سینے عمارؓ[2] تے رکھ پتھر اوہدے باپ نوں مار نہ رجدے سن

برچھی مار کے ماریا سمیہؓ[3] نوں ابوجہل دے کم نہ بچدے سن
اوپر کولیاں پایا خبابؓ[4] تائیں نال جسم دے اگ نوں کجدے سن

سہن ظلم غلام تے لونڈیاں سب ایہہ پردین اسلام نہ تجدے سن
سہے ستم اوہ بنے غلام سرورؐ استقلال دے نال پئے بجدے سن

بیان حضرت ابوبکرؓ کا غلاموں کو خرید کر آزاد کرنا

نت نویں تھیں نویں اوہ ظلم کردے پئے صبر دے نال سب سہن مسلم
ابوبکرؓ[5] خرید آزاد کیتے میرے بھائی غلام نہ رہن مسلم

بڑے بڑے دی دکھ تھیں بچے ناہیں نال سکھ نہ کدی دی بہن مسلم
رکھیں قدم مضبوط وچہ سختیاں دے سرور رہ رب نوں کہن مسلم

بیان مسلمانوں کو اسلام سے پھیرنے کیلئے مشرکین کے مشورے

ہٹدے سختیاں کرن تھیں نہیں ظالم آکھن کیویں اسلام مٹایئے جی
مکھ موڑ دے نہیں ایہہ دین دلوں بھاویں انہاں نوں مار مکایئے جی

---

[1] حضرت بلال امیہ بن خلف کے غلام تھے ان کے ساتھ جو ظالمانہ سلوک کیا جاتا تھا۔ اس کا سلسلہ لامتناہی تھا۔ [2] حضرت عمار اور ان کی والدہ کو سخت اذیتیں دے کر شہید کیا گیا۔ ان کی والدہ کا نام سمیہ تھا۔ [3] ابوجہل نے ان کے اندام نہانی میں برچھی مار کر شہید کیا۔ عموماً عذاب کا یہ طریقہ تھا۔ کہ دوپہر کے وقت جلتے ہوئے سنگریزوں پر لٹا دیتے تھے اور سینوں پر گرم پتھر رکھ کر مارتے تھے۔ [4] حضرت خباب کو جلتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا گیا۔ یہاں تک کہ وہ کوئلے پیٹھ کے نیچے ہی ٹھنڈے ہو گئے بعض عورتوں کو دو مخالف جہتوں میں اونٹوں کو کھڑا کر کے ایک پاؤں ایک اونٹ سے باندھ کر دوسرا دوسرے اونٹ کے ساتھ باندھ کر اونٹوں کو دوڑایا جاتا تھا ہے۔ اور چیر ڈالا جاتا تھا۔ الغرض وہ تمام مظالم جو انسان کے وہم اور خیال میں آسکتے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہا۔ خود جناب رسول کریمؐ کو ہمیشہ تکالیف دینے کی کوششیں کرتے رہے۔ [5] حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ابوجہل سے اور بھی دیگر بہت سے غلاموں کو خرید کر کے آزاد کر دیا۔ مگر پھر بھی یہ لوگ سختیوں سے بچ نہ سکتے تھے۔

ابوجہل نے کٹھڑے لوک کیتے۔ کہندا آؤ کوئی متا پکایئے جی
روز روز دی کلکناں نہیں چنگی جھگڑا نت دا اج چکایئے جی

ساڈی پت جے کعبے دے بت سارے کیویں اسیں برباد کرایئے جی
پیو دا دیوں جنہاندے اسیں بندے کیویں اوہناں تھیں مکھ پھرایئے جی

کوئی آکھ دا زور نہیں خاک ساڈا سکہ چاہیدا خوب جمایئے جی
دین اپنا چھڈ دے لوک جاندے ڈنکا بتاں دا پھیر وجایئے جی

چپ رہن دا رہیا نہ وقت کوئی زور بتاندا ذرا دکھایئے جی
پھڑ کے سرور اموذیاں مسلماں نوں لات ہبل دی بھینٹ چڑھایئے جی

بیان پُرجوش تقاریر سے عمرؓ ابن خطاب کو نبیؐ کے قتل کے لئے تیار کرنا

بڑا جوش و خروش مچایئو نے ودھ اک تھیں اک تقریر کر دے
دیئے کیویں مٹا اسلام تائیں کر کے مشورہ ایہہ تدبیر کر دے

سوا اوٹھ انعام اعلان کر دے جیہڑا نبی نوں زیر شمشیر کر دے
عمر بڑا جوان سی وچہ مکے اوہنوں چک تیار بے پیر کر دے

عمرؓ ابن خطاب سی اٹھ ٹریا دام حرص دے اوہنوں اسیر کر دے
کعبے وچہ جا چھپیا رات ویلے جتھے روشنی بدر منیر کر دے

ادھی رات تھیں بعد ندا آئی آئے نبیؐ بلند تکبیر کر دے
عمرؓ سنبھل کے بیٹھیا تیغ لے کے قتل رب دا پاک فقیر کر دے

پڑھدے پاک رسول نماز آکے سجدے وچہ پئے جان زہیر کر دے
رو رو منگدے پئے دعا حضرت درد آپ دے دل دلگیر کر دے

نال درد مخلوق دے قلب بھریا۔ جاری اکھیاں تھیں آپ نیر کر دے
ربا فضل کر جگ کنگال ہویا دولت دین دی دے امیر کر دے

عمرؓ سوچدا کرم ایہہ دیکھکے تے میرے فعل مینوں شرم گیر کر دے
عمر آکھدا میں نہیں مار سکیا۔ شاید روک سن منکر نکیر کر دے

چلے آپ تے لگیا میں پچھے آہٹ پا سوال بشیر کر دے
کہندے کون میں عمرؓ جواب دتا تدوں آپ سن ایہہ تقریر کر دے

دنے رات کیویں عمرؓ ہیں مگر لگا کدرے رب نہ تینوں حقیر کر دے
عمر کرے بیان میں ڈر ہٹیا زخمی متاں دعا دا تیر کر دے

لیا رب بچا رسول اپنا۔ رب عمر نوں شاید امیر کر دے
سرور پکڑیا لڑہے توں سوہنا تینوں پار سچا دستگیر کر دے

۱؎ لات اور ہبل کعبہ کے دو بڑے بتوں کا نام تھا۔ ۲؎ عمر ابن خطاب خاندان عدی کے بڑے نامی پہلوان تھے۔ بڑے بہادر اور غیور تھے۔ نقطہ رس دماغ پایا تھا۔ آپ رسول کریمؐ کے دوسرے خلیفہ ہوئے آپ کے وقت میں اسلام ایک طرف چین اور دوسری طرف افریقہ کے شمالی کنارے تک پھیل گیا تھا۔ ایک انگریز مورخ لکھتا ہے۔ کہ اگر اسلام کو ایک عمر اور مل جاتا تو تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام نظر آتا۔ آپ ایک جوشیلے جوان تھے۔ آپ کے اسلام لانے کے واقعات بڑے دلچسپ ہیں آپ (۴۰) چالیسویں مسلمان ہیں گویا ۳۹ آدمی آپ سے پہلے اسلام لا چکے تھے۔ آپ نبوت کے چھٹے سال یا ۶۱۵ء میں مسلمان ہوئے گویا چھ سال میں کل ۳۹ انسان ایمان لائے تھے۔

Marfat.com

متواتر جوش بھری تقریروں سے عمر کا جوش میں قتل رسول کریم صلعم کیلئے جانا اور اسلام لے آنا

اکدن پھیرل ساریاں شور پایا ابوجہل پھر جوش دلاندا جے
مرد بہیانہ آج کوئی مکے سالوں اک یتیم جھٹلاوندا جے
چھڈ دیئے ہزار خدا اپنے سالوں اک خدا جتلاوندا جے
اینہاں بتاں تھیں جگ دچہ ہے عزت ساڈا مزہب پیا گھٹاوندا جے
سُن کے ایس تقریر نوں عمر اُٹھیا۔ کہندا ہبل دی قسم میں کھاوندا جے
کھچ لئی تلوار میاں وچوں عمر جوش وچہ کُدکے جاوندا جے
پوچھے عمر کیوں وسنا ایں وچہ غصے عمر آکھدا تیغ چمکاوندا جے
تینوں پتہ نہیں عمر نعیم کہندا مسلم بھین ای تیری بتلاوندا جے
سُن کے عمر نوں غضب داوٹ چڑھیا ترت بھین دے گھر نوں دھاوندا جے
دستک دتی جاں عمر نے بہن کنبی ترت اوتھ جناب چھپ جاوندا جے
کہندعمر اسلام ہے تُساں آندا دیکھو مزا میں خوب چکھاوندا جے
آئی بھین چھڈاں نوں فاطمہؓ جد عمر اوہنوں دی مار گراوندا جے
ہویا عمر حیران ایہہ گل سُن کے طرف بھین نگاہ اوٹھاوندا جے
رہیا تکدا عمر حیران ہو کے جرأت دیکھ کے ہوش گنواندا جے
ہوویں متاں بے ادب توں بہن کہندی عمر تدوں یقین دلاوندا جے
عمر غسل کر ہتھ وچہ لیا فرقان[1]۔ نظر پاک کلام تے پاوندا جے
موقعہ دیکھ کے آئے جناب باہر عاشق نبی کجھ ہور سمجھاوندا جے

کہندا موئے قریش جہان اوتوں کعبہ جنہاندا الٹیا جاوندا جے
جاہل ایسیں تے بُت ایہہ بنے جھوٹھے دیکھو فہر دی بات سناوندا جے
جینہوں دیکھیا کسے نہیں ہے کتھے آوے سمجھ ناں کی سکھلاوندا جے
ابی طالب دا چھڈو خیال ہن تے اوہ بھی احمد نوں نہیں سمجھاوندا جے
سر وڈھ کے ہُنے لے آوناں ہاں جگڑا انت دا اج مکاوندا جے
ملیا راہ وچہ اوہنوں نعیم مسلم۔ دیکھ عمر نوں اوہ گھبراوندا جے
اوس نبی دے چلیاں قتل نوں مین جیہڑا ساڈے خدا جھٹلاوندا جے
سعد ہے بہنوئی جو عمر تیرا مدت ہوئی اسلام لے آوندا جے
ہویا قہر جد عمرؓ دے پلیز چڑھدا سُنیا کوئی قرآن پڑھاوندا جے
سعد جھٹ چھپا کے ورق قرآن لوہا کھول کے پھیر بلاوندا جے
اتنا آکھ کے پکڑیا سعد تائیں مار مار کے ہوش بھلاوندا جے
کہندی اوٹھ کے عمر نوں مار چھڈیں تاں دی حق نہیں چھڈیا جاوندا جے
خون منہ تھیں وگدا عمر ڈٹھا نیر اکھیاں دا رلدا جاوندا جے
کہندا سو کلام اوہ میں دیکھاں جیہڑا قول خدا کہلاوندا جے
بہین کہے کر غسل تے دیاں تینوں الویں ہتھ نہ کوئی لگاوندا جے
جیون جیوں پڑھے کلام خدا والا تیوں تیوں تن اوہدا لرزہ کھاوندا جے
نور پاک کلام خدا والا ظلمت دلے دی ترت ہٹاوندا جے

---

[1] یہ اوراق سورہ طٰہٰ پر مشتمل تھا۔

کتھے پاک رسولؐ نے عمر پچھے گھر[1] ارقم دا سعد بتلاوندا جے
بیٹھے ہوئے سی کجھ غریب مسلم۔ اکی ویکھیا کون ایہہ آوندا جے
کہندا عمر ہے ہتھ تلوار ننگی در جوش دے نال کھڑکاوندا جے
نیت ٹھیک دی کراں گے اسیں داری مزا اوس نوں نہیں چکھاوندا جے
نبی پوچھدے آیا ہیں عمر کیویں عمر کنب کے عرض سناوندا جے
اللہ بڑا ہے نبی فرمایا سی۔ عمر چشم تھیں نیر دگاوندا جے
کلمہ پڑھ کے عمر پھر پرتدا اے مجلس وچہ کفار دی آوندا جے
کیہا عمر نے آن کے اوہناں تائیں سنو میں ایہہ خبر بتلاوندا جے
جھوٹھے بتاندی کرو نہ تسیں پوجا۔ اللہ پاک نوں اوہ منواندا جے
جادو مار کے عقل گوا دتی جادوگر اوہ بڑا کہلاوندا جے
چاروں طرف تھیں گھیر دے عمر تائیں عمر ہتھ دو چار وکھلاوندا جے

عمر دوڑ کے پہنچدا اُس تھاویں دستک دے کے در ہلاوندا جے
کھا کے خوف رسول مقبول اگے جا دیکھیا حال سناوندا جے
حضرت حمزہؓ نے آکھیا آؤن دیہو دیکھاں کی کرتوت دکھلاوندا جے
کیہا نبی نے لو بلا اندر۔ کیویں ابن خطاب اج آوندا جے
آیا اج میں منن خدا تائیں اوپر آپ ایمان لے آوندا جے
کردے تدوں تکبیر بلند مسلم گونج نال پہاڑ ہل جاوندا جے
بیٹھے ہوئے سن خوشی اوڈیک اندر عمر ہور کچھ آن سناوندا جے
محمدؐ پاک رسول برحق ہے جے اکو رب جو ٹھیک بتلاوندا جے
کہندے سن کے عمر وی ہویا پاگل لین گیا سی کی لے آوندا جے
مار وایس نوں متاں کجھ ہٹے جادو۔ پاؤ واسطہ بتاندے ناؤندا جے
نسے چھڈ میدان غلام سرور عمرؓ جت کے کعبے نوں آوندا جے

بیان علانیہ نماز ادا کرنا کعبہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

عمرؓ ظاہرا پڑھی نماز کعبے ہویا رب دا اوچڑا نام مکے
چرچا تھاؤں تھائیں ہویا دین والا۔ گیا چمک ہن نور اسلام مکے
عتبہ[2] اک دن گلے وچہ پا چادر نال نبی سی سخت کلام مکے
ایسے طرح بیداد نت کرن ظالم ایہہ پر آپ دا نیک انجام مکے

پڑھن ظاہرا لگے قرآن مسلم دیندے حق دا پھرن پیغام مکے
دشمن زور تران سب لان لگے کردے ظلم اوہ صبح تے شام مکے
لیا آن چھڈا صدیق اکبر نہیں تے ہووندا کم تمام مکے
صبر دیکھ کے سرور امومناندا پھرن بھڑکدے خاص تے عام مکے

[1] ارقم کا مکان پہاڑ کی ترائی میں تھا۔ ان دنوں یہاں ہی مسلمان چھپ کر رسول کریمؐ سے قرآن پڑھتے اور نمازیں ادا کر جاتے تھے۔

[2] عتبہ بن مطیحہ نے ایک دن ابوجہل کا اشارہ پا کر حرم کی طرف جاتے ہوئے رسول کریمؐ کے گلے میں چادر ڈال کر اس قدر زور سے بل دیا کہ قریب تھا کہ آپ کا کام تمام ہو جاتا کہ اتنے میں ابوبکر صدیقؓ آ پہنچے اور آپ نے یہ کہہ کر چھڑایا اَلتَّقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ۔ کیا تم اس لئے ایک شخص کو قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

Marfat.com

بیان حضرت عمرؓ اور حمزہ رضی اللہ عنہما کے اسلام پر اہل مکّہ کا جوش

حمزہؓ۔ عمرؓ ایمان جدے آئے مکّے والڑے ہوئے سب دنگ ہے سن
اٹھے ہوئے سن وچہ خصومتاندے بچھو وانگ کریندڑے ڈنگ ہے سن
تھال نہیں سی جان بچان والا اوتے زمین دے ہوئے اوہ تنگ ہے سن
رحمت کل جہاناں تے کرن والے دکھی دسدے پالدے سنگ ہے سن
رگڑے کھا کے چمکدے نت مومن لہندے نال مصیبتاں نہ تنگ ہیں سن

پھر دے ہو حیران وچہ شہر مکّے اوڈے اونہاندے موہاں تھیں رنگ ہے سن
نال درد دے پئے کراہن مسلم۔ ظالم وندے اونہاندے انگ ہے سن
اوپر رخ محبوب رسول اللہ جاناں وار دے وانگ پتنگ ہے سن
دکھو دکھ رہے ظلم پئے کرن ظالم پھرن ستو ہدے دکھاندے ڈنگ ہیں سن
صبر نال پئے دکھ اوٹھان سہندے لیہڑے نبی دے خاص ملنگ ہیں سن

تنگ آمد مصیبتوں سے مومنوں کا اور عرض کرنا رسول اللہؐ سے واجازت ہجرت حبش کی[1]

کیتی عرض جا مومناں نبیؐ اگے دے اوحکم تے دیس ہن چھوڑ دیئے
جھلے بہت جے دکھڑے نبیؐ کہندے کیویں تساں نوں اسی ہن موڑ دیئے
جاؤ حبش دے دیس نوں کرو ہجرت سبھے چھڈ دیئے دین نہ چھوڑ دیئے
تسیں کرو تبلیغ اسلام والی دنیا اج پئی حق نوں لوڑ دی اے
کیتی مومناں ایہہ صلاح سن کے چلو دیس دی حب نوں چھوڑ دیئے

حب وطن تے ساک قبیلیاندی ایس دکھ نوں ویکھ کے توڑ دیئے
سکھ چھڈ دیئے سب جہان والے راہ حق تھیں مکھ نہ موڑ دیئے
سنیا بادشاہ نیک ہے اوس تھاویں ناطہ ہن قریش دا توڑ دیئے
کرکے پاک تبلیغ ہن بندیاں دا رشتہ حق دے نال مڑ جوڑ دیئے
نال نیک اعمال تے خلق سندر مکھ غیر خدا تھیں موڑ دیئے

حبش کی ہجرت اور قریشیوں کا وفد دربار نجاشی میں جانا

سن کے حکم رسول کریم والا گئے حبش دل کچھ اوقات والے
چوری نکل دے چھڈ گھر بار تائیں پچھے گئے سن لات منات والے

---

[1] ہجرت حبش نبوت کے پانچویں سال یا ۶۱۴ء کا واقعہ ہے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریباً پچاس سے اوپر انسانوں کا جتھا تھا۔ جنہوں نے چار پانچ سال سے سختیاں برداشت کرکے بھی اسلام کو نہ چھوڑا تھا۔ [2] رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اکیلے دشمنوں کے اندر رہنے سے بھی نہ گھبراتے تھے مگر اپنے صحابہ کی تکلیفوں اور ایذاؤں کو آپ نے دن بدن ترقی پر دیکھا تو آپ نے مشورہ دیا کہ تم سرزمین حبش کی جانب نکل جاؤ۔ وہاں ایک بادشاہ ہے جسکے ہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا تم اس وقت تک وہاں ٹھیرو جبتک اللہ تعالیٰ ان مصائب سے تم کو نجات دے اس وقت حبش کا بادشاہ نجاشی کے نام سے مشہور تھا جس کا اصل نام اصحمہ تھا اور وہ عیسائی تھا۔

Marfat.com

جاندے ملے جہاز دو مومناں نوں چڑھے اوہناں تے صوم صلوٰۃ والے
وُڈن انگلاں آن کے وچہ مکے کرن مشورے ہبل تے لات والے
گئے آدمی اوتھاندے حبش اندر لے کے بہت سامان سوغات والے
کہندے شاہ نوں کجھ غلام ساڈے دشمن ہوئے انجیل تورات والے
دئیں شاہ پھڑاوہ چور ساڈے پنڈے اسی ہاں لات منات والے
پچھے شاہ کیوں نسّے ہو چھڈ مکّہ دیہو جلد جواب اِس بات والے

دربار نجاشی میں جعفرؓ بن ابی طالب کی تقریر

شاہا اسیں کجھ بڑے لوک سارے بڑا اساں نے پاپ کمایا سی
سدا جنگ تکرار سی کار ساڈی بھائی بند انا خون وگایا سی
بُت پوجدے مار دے لڑکیاں نوں بھیڑا راہ شیطان دکھایا سی
ایسے حال تے وچہ بدکار یاندے نبی اساں وِل حق لے آیا سی
اساں منیاں اوس رسولؐ تائیں شاہا اینہاں نوں نہیں ستایا سی
دِتا ویس چھڈا مُصیبتاں نے سُنیاں ایس تھاں عدل دلسایہ سی
سُنیا شاہ جاں حال ایہہ درد والا اوہدا رحم نے دل نرمایا سی
دُوجے دن قریشیاں فیر مُڑ کے اِک پھند فریبؔ لگایا سی
لگا داؤ نہ مشرکاں ظالماں دا ایرتے پشاں شکار دی گھات والے
وفد بھیجدے فیر صلاح کر کے بہیسن عرب وچہ اُچڑی ذات والے
ملے جا عیسائیاں راہباں نوں کیتے ڈھنگ شاہ دی ملاقات والے
آئے نس حضور اوہ حبش اندر دُشمن ہوئے اساڈی ذات والے
کیتا طلب نجاشی نے مومناں نوں ہوئے پیش جاں نیک صفات والے
جعفرؓ اُٹھ کے دِتا جواب سرور نال بڑے کلمات جذبات والے

چوری ڈاکیاں وچہ ہمیش رہندے لکھاں جنیاں نوں مار مکایا سی
اسیں مست وچہ شغل شراب رہندے جوئے اساں نوں بہت رُجھایا سی
کوئی بدی جہان تے نہیں شاہا جہنوں ہتھ نہ اساں لگایا سی
دِتا اوس نے پتہ خدا والا بھیڑے کم تھیں اوس ڈرایا سی
ویری بنے ایہہ ساڈے ایس گلوں بڑا دُکھ تے رنج پہنچایا سی
عادل بادشاہ توں جہان اندر تیرے عدل نوں رب وڈیایا سی
وسو تسیں آباد دلشاد ہو کے کارن مومناں حکم سُنایا سی
دُشمن ہین ایہہ شاہ عیسائیاں دے بڑا جوش خروش دکھلایا سی

۱؎ حضرت جعفرؓ ابن ابی طالب حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے بھائی تھے۔

۲؎ دوسرے دن وفد قریش نے پادریوں کے ساتھ مل کر پھر بادشاہ کو اس طرح بھڑکایا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کو بھی نہیں مانتے اس پر حضرت جعفر نے جب قرآن کی آیات پڑھ کر سنائیں تو نجاشی نے کہا کہ حضرت عیسیٰؑ کو یہ خدا کا برگزیدہ رسول مانتے ہیں۔ خدا نہیں مانتے تو اُس نے ایک تنکا اٹھا کر کہا کہ عیسیٰؑ اس سے جو مسلمانوں نے بتلایا اس تنکے سے بھی زیادہ نہیں۔ نجاشی کی اس بات پر اگرچہ پادری برہم ہوئے مگر بادشاہ نے مسلمانوں کو آباد ہونے کی اجازت دے دی۔ قریش کے سفیر ناکام آئے۔ قریش کے سفیروں میں سے عبداللہ بن ربیعہ اور عمر بن العاص تھے ۞

Marfat.com

مُسلم شاہ پھر طلب دربار کیتے پچھے جو الزام لگایا سی
کہندے اسیں ہاں مندے نبی عیسیٰؑ اللہ پاک نے جویں فرمایا سی
کہیا شاہ نے تسیں ہو ٹھیک کہندے ایویں لوکاں نے اینوں دھایا سی
وستو تسیں آرام تھیں ایس تھاویں جاؤ حکم ایہہ اوس سُنایا سی
پرتے ہوبے آس قریش سارے مکّے آن کے شور مچایا سی
یاراں سہن ایہہ حبش وچہ جان والے جنہاں دیس نوں چھڈ وکھایا سی
پنجواں درہا سی آپ نوں نبی ہویاں جدوں واقعہ پیش ایہہ آیا سی
دوجے وہے پھر گئے کچھ ہور مومن جا حبش دا دیس وسایا سی
پرتے کجھ سبی اوہناں تھیں طرف مکّے ایہہ پہنتیاں ولیں بنایا سی
اِک بات عجیب ایہہ نظر آوے گئی عقل تے ہوش چکرایا سی
سہندے سختیاں ظلم تھیں وچہ مکّے مزہ دکھاں دا وچہ اوہناں نوں آیا سی

جعفر پڑھی تد اوٹھ کے بسم اللہ نالے کجھ قرآن سنایا سی
عیسیٰؑ پاک انسان ہے رب والا راہ حق جس کدی دکھایا سی
اسی تھیں دوھ نہیں ذرا دی کہے عیسیٰؑ گھ کاہ دا اوس اوٹھایا سی
ٹٹ گیا اوہ جال فریب والا جیہڑا آن قریش وچھایا سی
کیتا جوش خروش پھر ظالماں نے بڑا مومناں نال رنج اوٹھایا سی
عبدالرحمٰن بن عوف دینال عثمان ہور جنہاں تے رب سایہ سی
سکھی حبش وچہ وسدے ہین بھائی جدوں مومناں پتہ ایہہ پایا سی
کُل اِک سو اک سی گئے مسلم ذکر پاک حدیث وچہ آیا سی
پندرہ سال کجھ رہے سن حبش اندر ہجری ست وچہ نبی بُلایا سی
دولتمند ہی گئے سن حبش اندر پیر کسے غریب نہیں چایا سی
اللہ والیاں دکھاں وچہ نال سر دے استقلال تے صبر دکھلایا سی

شورِ تحقیر نبی کریم صلعم اور واقعہ معراج نبوی

اِک روز وچہ حرم دے مل بیٹھے بڑا شان ہر اک سردار دا اے
کہندے نبی نے بڑا فساد پایا۔ اثر جادو تد پیا وقار دا اے
اُہدا اثر تے اساں نہیں خاک ڈھٹا۔ حرم وچہ کی خوف اغیار دا اے
نس گئے تے کجھ تے حبش اندر۔ باقی رہیاں تے دُکھ آزار دا اے
بُڈھا ہویا محمدؐ ہے تساں اندر بھیڑا حال اوہدے کاروبار دا اے
اوہدی زندگی تک نے ایہہ کھیڈاں پچھوں چوڑکم اوہدے روزگار دا اے

غنڈے آن کے شور مچان لگے غصّہ حد تھیں ودھ کفّار دا اے
سُن کے نال غرور سردار آکھن چھڈو ذکر ایہہ رنج بیکار دا اے
ساتھی اوس دے ہوئے ذلیل سارے جلوہ بُتاندی ایہہ چمکار دا اے
کدی فکر وچہ جوش ایہہ دسدے او۔ رسّہ بند کل جدھی گفتار دا اے
زندہ اج تک نہیں فرزند اوہدا جھگڑا جھویا نسّان بیکار دا اے
اوہ تے ہے آ اُتر[1] فکر کاہدی ساتھی کسے ناہیں رشتے دار دا اے

[1] آوتر پنجابی میں اُس کو کہتے ہیں۔ جس کے اولاد نرینہ نہ ہو۔ مغروران کفار نے جب یہ تحقیر آمیز کلمات کہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت رنج ہوا۔ اُس وقت سورۂ کوثر نازل ہوئی۔

Marfat.com

گلاں کیتیاں نال غرور اوہناں سُنیا حال جال نبیؐ گفتار دا اے
سُورۃ کوثرؔ[1] تد ہوئی نزول اُس دم اللہ کرے غم دُور دلدار دا اے
جلوہ اِک کلام خدا والا۔ دعوے قادری ربّ غفار دا اے
دَسّو تسیں[2] بنا کے اِک سورۃ لے کے مشورہ کل اغیار دا اے
چھوٹی ایہہ سورۃ جدوں ہوئی نازل دعویٰ پیش ہویا کردگار دا اے
سورہ ٹنگی ایہہ سبعہ مُعلّقہ[3] تے گویا ربّ خود آپ للکار دا اے
گھوٹنے فکر دے تھک گئے دوڑ اندر ہوش اُڈیا ہر ہوشیار دا اے
کر کے غور تے فکر اوہ تھکیا جاں کہندا عرب کل ایس تھیں ہار دا اے
سوچے لشکر کجھ ذرا تے غور کر کے کیہڑی گل اوہ سوچ وچار دا اے
دُوجا وہم دا پورا جواب ہے سی جیہڑا اوہم کفار مردار دا اے

عمر آپ دی سال سی اٹھتالی۔ اندر قلب ہجوم افکار دا اے
ایس سُورۃ دے دو ظہور ہیسن مخزن ایہہ اِک وڈے اسرار دا اے
کہندا وچہ قرآن ہے پاک اللہ۔ شک میرے جے قول اقرار دا اے
کر سکو گے تسیں نہیں کر سکدے ڈروتاں ڈاہڈا شعلہ نار دا اے
عربی بڑے ادیب فصیح شاعر چہ چاڑا ای شعر شعار دا اے
شاعر دیکھدے آن کے عرب والے تن آئیاں نور ابصار دا اے
آنداد ڈھونڈھ کے اوہناں نے اِک شاعر واقف بڑا جو شعر شعار دا اے
ایہہ تے نہیں کلام انساں والا اتنا لکھ کے چپ سدھار دا اے
ایہہ سی فیض کثیر دی پیشگوئی وعدہ اتے قانون ستار دا اے
دتی اساں ہے خیر کثیر تینوں ربّ نال تحقیق پکار دا اے

---

[1] سورۃ کوثر پارہ ۳۰ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ ترجمہ ہم نے تجھے خیر کثیر عطا کیا ہے۔ پس اپنے ربّ کی عبادت کر اور قربانی کر۔ تحقیق تیرا دشمن ہی ایسا ہوگا۔ کہ اس کا نام لیوا کوئی نہ رہے گا۔ غور کر کے دیکھا جائے۔ تو کونسی دینی۔ دنیوی زمینی۔ آسمانی نعمت اور برکت ہے۔ جو آپ کو نہیں دی گئی۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ رنگ میں عطا نہیں ہوئی۔ طاقت سلطنت۔ اُمّت جماعت عزّت۔ نیکنامی شرافت تہذیب اخلاق فاضلہ معرفت کاملہ علم حکمت نور ایمان اولاد روحانی اولیائے اُمّت قرآن جیسی کتاب کونسی نعمت ہے جو انسان کو مل سکتی ہے۔ آنحضرتؐ کو بہتر سے بہتر رنگ میں نہ عطا ہوئی پس حکم ہوتا ہے۔ کہ نماز ربّ کے لئے پڑھو اور قربانی اپنے لئے کرو تعظیم لامرِ اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ دونوں کو بیان فرمایا تیرے دشمنوں کی کوششوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور اُن کا نام لیوا دُنیا میں باقی نہ رہیگا

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۝

پارہ اوّل رکوع ۳ ترجمہ :۔ اور اگر تم کو اس میں شک ہے۔ جو کچھ اتارا ہم نے بندے اپنے پر تو اس کی مثال ایک سورۃ لے آؤ اور اپنے گواہوں کو اکٹھا کر لو۔ اگر تم سچے ہو پھر اگر تم نے نہ کیا اور ہرگز نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن۔ انسان اور پتھر ہیں اور جو تیار کی گئی ہے واسطے کافروں کے یہ خداوند ربّ العالمین کا چیلنج تمام دُنیا کے عقلمندوں کے سامنے تیرہ سو ستر برس پہلے موجود ہے۔ پہلے جھٹلانے والوں نے بڑے طریقے اختیار کئے مگر خدا کی اس للکار کے سامنے کوئی مرد میدان آج تک نہ نکلا۔ سبعہ معلقہ وہ سات قصیدے عربی زبان کے تھے جو کعبہ کے دروازے پر مختلف اوقات میں آویزاں کئے گئے تھے۔ کہ جن میں شاعرانِ عرب کا یہ دعویٰ تھا کہ ہمارے کلام سے بڑھ کر کوئی شاعری نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

تسیں کرو قربانیاں فضل منگو کرو عمل نہیں شوق گفتار دا اے
رہنا نام نشاں نہیں دشمناں دا ایہہ قول سچے کردگار دا اے

کوئی دیکھ لے اج دھیان کرکے کیڈا نام رسول مختار دا اے
اسّی نوّے کروڑ فرزند نبوی لکھا اج اے کل اخبار دا اے

اگلا حال نہ آوے خیال اندر ایتھے وہم انساندا ہار دا اے
جھکدے شاہ ندے سر نے جدے اوپر اوہا در رسول مختار دا اے

وچہ غماں دی رات رسول تائیں جلوہ وسیا ربّ انوار دا اے
جیہنوں کہن معراج اسلام والے۔ شان اُچڑا میری سرکار دا اے

راتوں رات لے گیا اوہ پاک اللہ۔ والی کل جو بھید اسرار دا اے
مسجد اقصیٰ تک مسجد حرام دلوں فضل اپنا جدھے تے وار دا اے

حق ہیں وہ کل بیان سارے قول سچ حدیث اخبار دا اے
ہویاں پست بلندیاں نبی اگے کیتا سیر فردوس گزار دا اے

نیڑے ربّ دے ہوئے اوہ انبیا تھیں پردہ رہیا اک ذرا وچکار دا اے
اوتھے بند پرواز جبرئیل دی اے ظالم بشر کی سوچ وچار دا اے

جھگڑے پاوندے روح تے جسم والے پتہ نہیں براق سوار دا اے
روح نال دی جسم لطیف ہوندا مجمع نبی تے کل انوار دا اے

دتی ربّ تسکین رسول تائیں جیہا کم اک خاص غمخوار دا اے
اگلے پچھلے سب نبی عروج ویکھے گوڑھا بھید ایہہ ربّ دے پیار دا اے

لکھاں راز نیازاں دی ایتھے کم ایہہ کسے نیکوکار دا اے
تیرے بھید نے بڑے خداوندا۔ کوتہ فہم سرور اوگنہار دا اے

ابی لہب کی مخالفت ایام حج میں

سہکے سختیاں دین نہ چھڈیو نے تھک گئے قریش بیدادگر کے
ہوئے نال ایمان آباد مسلم۔ گھر بار تے وطن برباد کرکے

۱؎ معراج وہ مشہور واقعہ ہے جو آج تک احادیث اور روایات صحیحہ میں مرقوم ہے ۲؎ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○ پارہ پندرہ شروع ترجمہ وہ ذات پاک ہے۔ جو ایک رات میں اپنے بندے کو پاک مسجد سے دور کی مسجد تک لے گیا۔ یعنی مسجد حرام یعنی مکہ سے بیت المقدس تک) جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھی ہے۔ تاکہ ہم اس کو کچھ نشانیاں دکھلائیں۔ بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ ۳؎ معراج نبوی میں صحابہ کے وقت سے دو گروہ چلے آتے ہیں۔ مسلمانوں کا ایک گروہ ہمیشہ روحانی معراج مانتا آیا ہے۔ اور ایک جسمانی اس اختلاف سے لوگ اکثر معراج کی حقیقت سے دور چلے گئے۔ یہ فرقہ دارانہ کے جھگڑے ہیں جناب رسول کریم کو معراج ہوا اور وہ سچ ہے ۔

Marfat.com

کیتی ترک کلام ہُن مشرکاں نے ملن دلاں نوں سخت فولاد کر کے
اللہ والیاں تھیں مکھ موڑیو نے بھیڑے کفر نوں سنگ بنیاد کر کے

چاروں طرف تھیں حج نوں لوک آون نبی پہنچدے رب نوں یاد کر کے
ابی لہب رسول دے نال پھر دا خوب مکر تھیں قلب آباد کر کے

جھوٹھا آکھدا پاک رسول تائیں جادوگر کہے کفر الحاد کر کے
کدی کہے مجنون جے ایہہ پاگل۔ آیا ہوش تے فکر برباد کر کے

کدرے رو کے کرے بیان ظالم نال حسرتاں قلب ناشاد کر کے
والی کعبہ دے اسیں تے پت ساڈا نال بتاندے پھرے عناد کر کے

کرو تسیں دھیاں نہ سنو گلاں۔ کہندا میں جے بہت فریاد کر کے
پھر دا مکر دے جال پھیلاوندا اوہ رووے خوب بیان روداد کر کے

نبی کرن تبلیغ اسلام والی لوکی کہن خیال آزاد کر کے
تیری قوم جھٹلاوندی ہے تینوں کیویں منیئے اسیں استاد کر کے

گلاں سوہنیاں چنگیاں تیریاں نے کریئے اسیں کی تیری امداد کر کے
نبی پاک سن کوششاں سدا کرنے سرور چھڈ دے ختم میعاد کر کے

معجزات طلب کرنا سرداران قریش کا اور جواب خداوند عالم

دعوے جدوں قرآں دا پیش ہویا دسو ایسدی مثل بنا سارے
سارے جن تے انس صلاح کر کے اکی دوجے نوں ساتھ ملا سارے

نادر پاک کلام خدا والا گلاں وسدا شان دکھلا سارے
نہیں منیا ظالماں اوس تائیں دتے راز سب کھول خدا سارے

کہندے ہوا کٹھرے نبی تائیں اک روز سردار سن آ سارے
اسیں من نہیں سکدے[1] نبی تینوں سانوں دے اعجاز دکھا سارے

چشمہ دے وگا زمین وچوں نالے باغ درخت اوگا سارے
جنہاں وچہ انگور کھجور ہوون ہور پھل دکھا لگا سارے

ٹکڑے یا آسمان نوں کر دسیں اوپر اساندے اوہ سٹا سارے
سنے رب فرشتیاں نوریاں نوں لے آ بلا دکھا سارے

ساڈے سامنے چڑھ آسمان اوپر لے آ احکام لکھوا سارے
من لان گے اسی رسول تینوں دس رب تھیں کم کروا سارے

[1] وَقَالُوا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۝ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ پارہ ۱۵ بنی اسرائیل رکوع ۱۰۔ ترجمہ اور کہتے ہیں کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ یہاں تک کہ تو ہمارے لئے زمین سے چشمہ نہ بہادے یا تیرا کھجوروں کا باغ ہو پھر تو اس کے اندر خوب نہریں بہایا تو آسمان کو جیسا کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دے یا تو اللہ اور فرشتوں کو سامنے لایا تیرا گھر ہو سونے کا یا تو چڑھ جائے آسمان پر اور ہم تیرے چڑھنے کو نہیں مانیں گے یہاں تک کہ لے آوے ہم پر کتاب جسے ہم پڑھ لیں۔ کہ وہ میرا رب پاک ہے میں صرف ایک انسان رسول ہوں۔ گویا بشر رسول کا یہ کام نہیں ۔

Marfat.com

رب آکھدا کہو جیب میرے دے اینہاں نوں راز سمجھا میاں
پاک ذات ہے میرے خدا والی کیتے جس نے فضل عطا سارے

ایہہ بشر رسولؐ دے کم ناہیں بھلے تسیں ہو ہوش گنوا سارے
سرورِ نبیؐ نے جدوں جواب دتا ظالم گئے سب سر مٹکا سارے

اہل مکہ کا وفد ابی طالب کے پاس جانا اور اُن کا رسولِ کریمؐ سے خطاب

روشن نال اسلام جو دل ہوندا مٹے نور نہ اوہدا پامال ہو کے
جرأت دیکھ کے مومناں صدقاندی کفر اُٹھیا وانگ اوبال ہو کے

کھٹے ہو کے مشرکاں غور کیتا۔ پکا عہد ہویا قیل قال ہو کے
ابی طالبؓ دے کول کجھ لوک جاندے کہندے جا اوہ جوش وچہ لال ہو کے

ہوئی حد ہُن روک بھتیجڑے نوں اسیں آئے ہاں بہت بے حال ہو کے
اِکے ساڈے حوالڑے کر اُس نوں نہیں تے آہُن سامنے نال ہو کے

دیوے بتاں نوں گالیاں پُت تیرا تسیں ہا ہشمی سُنو خوش حال ہو کے
اسیں ویکھدے رہے ہاں مکھ تیرا دن دان گذرے کئی سال ہو کے

نت آکھدے رہے ہاں اسیں تینوں رہیوں چپ تُوں مست خیال ہو کے
اج فیصلہ ایہہ آخیر دا ای رہ سکدا نہیں توں ڈھال ہو کے

دھمکی جان نہ کریں خیال دوجا گھیر لئی گا جنگ وبال ہو کے
غیرت بنا ندی کل گنوا بیٹھوں گالی دیوندا ہاشمی بال ہو کے

ابی طالبؓ ایہہ سُن خاموش رہندے لوکی پرتدے نے پُر ملال ہو کے
گئے اوہ تے سدیا نبی تائیں کہندا آپ نوں بہت نڈھال ہو کے

آئے لوک سی کل قبیلیاندے بیٹا سوچ توں وی نیک فال ہو کے
کٹھے ہوئے نی ایہہ مقابلے نوں کی کراں گا میں رکھوال ہو کے

رحم کریں ہن ہڈیاں میریاں تے تیرے چمبڑے فکر جنجال ہو کے
اڑن جوگ نہیں کل قبیلیاں تھیں چھڈ ضد تے رہ خوشحال ہو کے

اُتنا بہارہ پا جیہڑا ایں چک لیواں مر مٹاں نہ میں پامال ہو کے
سُنی چاچے دی گل تے نبی سچے بھرے اتھرو رنج دینال ہو کے

چاچا بی دا چاچا سی اوہ چاچا۔ الفت رہی سی جد ہی کمال ہو کے
آج ہو مجبور اوہ آکھدا اے چھڈ سرورا ضد رہ خیال ہو کے

۱؎ یہ وفد جس میں ابوجہل اور بڑے بڑے سردار مکہ تھے۔

۲؎ نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بتوں کو گالیاں نہیں دیتے تھے۔ یہ ان کا بہتان تھا۔ بلکہ قرآن میں ہے۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ سورۃ انعام پارہ ۷، رکوع ۱۳ - ترجمہ:- اور اُن کو گالی نہ دو - جن کو یہ اللہ کے سوائے پکارتے ہیں - اس احکام الٰہی کے مطابق کبھی کسی مسلمانوں نے کسی کے معبود کو بُرا نہیں کہا۔ چہ جائیکہ رسولِ کریمؐ خود کسی کے بُت کو گالیاں دیتے۔

بیان رسولِ کریمؐ کا جواب ابی طالب سے دوبارہ وفد کا عمارہ بن ولید کو لانا

ابی طالب کا جواب بنی ہاشم سے تمام قبائل کی علیحدگی

کیتا غور ایہہ نبیؐ کریم اُس دم چاچا اج میرا پریشان ہویا
ہوئی لڑن نوں قوم تیار ساری ایسے واسطے ہے حیران ہویا

اوکھا ایس نوں سخت جواب دینا اہدا مجھ تے بڑا احسان ہویا
ایہہ پر بہت احسان نے رب والے جیہڑا مالک زمین آسمان ہویا

ساتھی بھاویں نہیں کوئی جہان اندر رب پاک سچا نگہبان ہویا
کہندے اتھرو بھر کے وچہ اکھاں چاچا بڑا بلند طوفان ہویا

چھڈ سکدا راہ نہیں حق دا میں گرچہ جگ سارا قہروان ہویا
غالب کریگا مجھ نوں پاک اللہ یا میں کوششاں وچہ قربان ہویا

سورج دین وچہ سجڑے ہتھ[1] میرے کائنات دا جو سامان ہویا
کھبے ہتھ وچہ دین اوہ چن میرے اوکھا تاں وی مکھ پھران ہویا

میرے واسطے دکھڑے جہل ناہیں مینوں رب دا ہور فرمان ہویا
اے لے چلیا چھڈ میں حب تیری بھاویں دلوں جے بہت حیران ہویا

آندا نہیں ایمان سی ابی طالب تاں وی بہت اس دم پشیمان ہویا
کھادا ہویا سی دل اخلاق نبوی جانا آپ دا وانگ مرجان ہویا

کہندا روک کے پاک رسول تائیں تیرا جان نہیں پت آسان ہویا
چھڈ سکدا بچیا نہیں تینوں ویری بھاویں ہے جگ جہان ہویا

جا کر جو کچھ تیرا جی چاہے صدقے تدھ توں میں قربان ہویا
ابوجہل تے ساریاں مشرکاں دا سن خبر ایہہ جی حیران ہویا

دھمکی اونہاں دی گئی بیکار ساری اوتھے ہور پھر ایہہ سامان ہویا
لے آئے عمارہ ولید دے نوں سوہنا بہت سی جیہڑا جوان ہویا

ایہہ لے پت بنا توں ابی طالب ساڈے وچہ تیرا وڈا شان ہویا
تابع دا روی اے بتاں ساڈیاں دا سوہنا اوس تھیں ودھ جوان ہویا

بدلے ایس دے اوس نوں دے سانوں دشمن اساں دا جو نادان ہویا
ویری بتاں دا مار مکا دیئے مشکل کم ایہہ بڑا آسان ہویا

تساں گل ایہہ بڑی عجیب کیتی جنہوں سن کے میں حیران ہویا
دیاں اپنا پت کہاونے نوں پالاں تساں دا میں نادان ہویا

---

[1] جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت کا سخت امتحان تھا۔ دنیاوی طاقت و حمایت جاری تھی۔ جواب میں کتنے مختصر جملے ارشاد فرمائے۔ گویا انسانی ہستی کے لوازمات ضروریہ کو خدا کی پرستش اور توحید کے مقابلے میں تمام کائنات کے سامان چھوڑ سکتا ہوں۔ اللہ اللہ کس قدر جوشِ توحید کا قلب مطہر میں ہے۔

Marfat.com

ایہہ ہو نہیں سکدا کدی میٹھوں بڑا عجب ایہہ طرز بیان ہویا
کی سوچ کے تساں ایہہ گل کیتی کراں میں تے بڑا انجان ہویا

ابی طالب دا ایہہ جواب سن کے ہر اک مشرک پریشان ہویا
سارے ہاشمی سدا ابی طالب کٹھا جدوں سارا خاندان ہویا

کہندا کرو محمدؐ دی طرفداری کھڑا بہت جے ہن طوفان ہویا
ابی لہب نہ آیا سی اوس تھاویں باقی کل دا عہد پیمان ہویا

حیرت آوندی ویکھ کے ایہہ گلاں کیویں اینہاں نوں ایہہ ارمان ہویا
بندے بتا ندے ہاشمی سب ہے سن حمزہؓ صرف اک ہی مسلمان ہویا

موہ لیا سی نبی نے ساریاں نوں جدے خلق دا اوچڑا شان ہویا
سرورؔ جہی دے خلق عظیم والا ذکر وچہ ہے پاک قرآن ہویا

بیان قریش کا وفد بارگاہِ نبویؐ میں

مٹی آس نے گئے نراس ہو کے بیٹھ مشورہ کل بے پیر کردے
سوچ فکر تے غور تحقیق کر کے نویں نال صلاح تدبیر کردے

زان - زر - زمین نے لوک کہندے دنیا داراں نوں ہین اسیر کردے
دیہوا ایہناں دا طمع رسول تائیں مل کے فیصلہ کل مشیر کردے

عتبہ ربیعہ دے پتر نوں بھیجیو نے راضی رہا پاک بشیر کردے
کہندا آ رسول مقبول تائیں بھائی اسی ہاں تیری توقیر کردے

سوہنے خلق تے ہیں خلاق والا تیرے قول نے بہت تاثیر کردے
چھڈ دیہہ بچھا بتاں ساڈیاں ندا - تیری اسیں نہیں ہن تحقیر کردے

خواہش مال دی ہے تے منگ مونہوں کٹھا اسیں حال مال کثیر کردے
آنا دیاں گے مال منال تینوں جیہڑا بڑا امیر کبیر کردے

جے کر چاٹ ہے دلے دے پچہ حسن والی اوہدی ایتھاں اسی تدبیر کردے
چن بے توں حسن دی کان وچوں حاضر کل ہاں بدر منیر کردے

شاہی چاہیں تے ہے منظور سانوں فخر ایدا اسیں حقیر کردے
تینوں بادشاہ اسی بنا دنے ہاں جنہوں چاہیں توں آپ وزیر کردے

دیئے جگ دے کل انعام تینوں[2] بند بتاں نوں مال نے تیر کردے
چھڈ ضد تے من لے گل سرورؔ تینوں اسی دلگیر نہیں دیر کردے

بیان جواب دینا عتبہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

سن کے عتبہ دی گل رسول اللہ پڑھ کے پاک قران خطاب کیتا
بھائی نیچ خیال تساڈڑے نے پیدا نفس اندر اضطراب کیتا

[1] حضرت حمزہ صرف اس وقت تک بنی ہاشم میں مسلمان ہوئے تھے۔ مگر آنحضرت کے اخلاق حمیدہ سے تمام بنی ہاشم آپ کے گرویدہ تھے [2] عورت روپیہ اور حکومت تین ہی چیزیں دنیاوی ترقیات کا انتہائی مقام ہیں۔ اگر رسول کریم صلعم کو ان امور کی ضرورت ہوتی تو آپ کے لئے اس سے بہتر کون سا موقع ہو سکتا تھا۔ عمائد قریش کی سمجھ میں یہی تین امور محرک ہو سکتے تھے۔ چنانچہ اپنے معبودوں کی حمایت میں مہیا کر دیں۔ (باقی ماندہ صفحہ ۶۴)

Marfat.com

زن زر۔ زمین محبوب کر کے تساں ہور دا ہور حساب کیتا
نالے من کے رب مخلوق تائیں مال دین دا تساں خراب کیتا

سانوں رب بشیر نذیر کر کے پیدا جگ دا نیک اسباب کیتا
منوں رب نوں سکھ آرام ملسی نہیں تے تساں تلاش عذاب کیتا

سوچ سکدے تسیں نہیں غور کردے غافل جوئے تے مست شراب کیتا
سفلی خواہشاں ہوش برباد کیتی موتی عقل دا تساں بے آب کیتا

کر کے کوششاں اجے نہیں تھکدے او ذرا شرم نہیں تساں حجاب کیتا
دولت مال دی کچھ نہیں دلے اندر الفت خلق دی قلب شاداب کیتا

سنو ایہہ پیغام خدا والا نبی اساں نوں آپ جناب کیتا
اندر دوہاں جہاندے سکھ ملسی کدی تساں جے ادب آداب کیتا

تساں منیاں حق نہیں دیکھ لینا ایہو فیصلہ پاک جناب کیتا
تسیں رہو برباد جہان اندر۔ سانوں رب سچے کامیاب کیتا

گلاں سن ایہہ عتبہ نوں جوش آیا اوس نوں غصے نے بڑا بے تاب کیتا
آیا پرت کے ول قبیلیاں دے کہندا نبی نے کم خراب کیتا

دسے بڑی مزاج یتیم ہو کے آکڑ نال جے اوس خطاب کیتا
بنی ہاشمی اوس نوں چکدے نے کم چوڑ ہے کل احباب کیتا

چھڈو ہاشمی کل قبیلڑے نوں جنہاں بتاں دا نہیں آداب کیتا
بائی کاٹ ہن کرو تمام مل کے سرور اوہناں ہے جگر کباب کیتا

بیان مشورہ اہل مکہ بابت علیحدگی بنی ہاشم

کٹھے ہوئے قبیلڑے فیر سارے ٹھیکیدار سن جو برائیاں دے
خارج کرو کل ہاشمی طے ہویا چکھن مزے ایہہ بے پرواہیاں دے

لین دین تے میل سب بند کریئے بن جایئے وانگ قصائیاں دے
جانو اوہناں نوں ساک نہ تسیں سرور رشتے چھڈیو باپ تے بھاندیاں دے

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۶۳) یہ ڈیپوٹیشن کسی چال اور فریب کی بنا پر تھا۔ کسی دفع الوقتی کے لئے تجویز تھی۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسب نسب میں ان حقوق کے مالک تھے۔ آپ کو بادشاہ بنانا یا دامادی میں قبول کرنا کسی طرح بھی قریش کے لئے باعث ننگ و عار نہ تھا۔ اس لئے جو کچھ انہوں نے کہا۔ بصدق دل کہا تھا۔ یہ آیات آپ نے تلاوت فرمائیں ۱۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعْمَالَھُمْ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّھُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ کَفَّرَ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَاَصْلَحَ بَالَھُمْ ۝ ذٰلِکَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّھِمْ کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ النَّاسَ اَمْثَالَھُمْ سورۃ محمد پارہ ۲۶ شروع

ترجمہ:۔ جو لوگ منکر ہوئے اور اللہ کی راہ سے روکا برباد ہوئے ان کی کوششیں ضایع ہوئیں۔ اور جو یقین لائے اور اچھے کام کام کرتے رہے۔ اور جو اترا محمدؐ پر ایمان لاتے ہیں اور وہی وہ ہیں کہ ان کے رب کی طرف سے ان کے حالات اچھے ہو جائیں گے۔ ان کی کمزوریاں دور ہوں گی۔ یہ اس لئے کہ منکر چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے انہوں نے سچی بات کو قبول کیا۔ خدا اس طرح مثالیں دے کر لوگوں کو سمجھاتا ہے۔ ان آیات کو پڑھ کر آپ نے عتبہ کو فرمایا دو طریق تمہارے سامنے ہیں جو چاہو قبول کر لو۔

Marfat.com

مشرکوں کا مشورہ کرنا بابت علیحدہ کرنے بنی ہاشم کے

کیتے قول اقرار تے عہد پکّے مل جُل کے طے ایہہ بات کیتی
بائیکاٹ ہویا نال بنی ہاشم اُوپر اونہاندے غماندی رات کیتی

لین دین تے ملن سب بند ہویا نالے قطع کرنی گل بات کیتی
لکھیا عہد نامہ ملکے موذیاں نے ابوجہل تحریر کم ذات کیتی

دستخطاں دے نال کر قول پکّے نذر پھیرا وہ لات منات کیتی
کاغذ ٹنگیا سبعہ مُعلّقہ تے اُہدی پاسداری دن رات کیتی

گھیرے ہاشمی بہت مصیبتاں نے دُکھاں اوہناں تے تنگ حیات کیتی
ابی لہب نہ سرور اساتھ دِتّا ایہہ دی گل اوس نے واہیات کیتی

بیان شعب ابی طالب میں تمام بنی ہاشم کی بمعہ رسولؐ کریم نظر بندی

نبی پاک دا ہاشمی ساتھ دیندے سکھ چین سب آپ توں وار دے جے
گھیرا گھتّیا کل قبیلیاں نے کیتے قید اوہ وچہ حصار دے جے

شعب ابی طالب اندر ہو بیٹھے جتھے سال دو تن گذار دے جے
رسد جان نہ دیوندے ذرا ظالم ہدیئے بھیجدے نت افکار دے جے

بچّے بچّیاں بھکہ دے نال روون مشرک سپ دے وانگ پھنکار دے جے
دُکھ سہن نہ ہاشمی مُکھ موڑن صدقے جاوندے نبیؐ سردار دے جے

گھلّی جنس خدیجہ[1] نوں کسے اکدن چھُپ لُک کے نال پیار دے جے
ابوجہل اوہ روک کے کھوہ لیندا۔ دیندا جان نہ وچہ حصار دے جے

آون حج دے جدوں ایّام مکّے گھیرے چُک لیندے گھیر گھار دے جے
نکلن تدوں حبیب خدا والے کھولن بھید جا کل اسرار دے جے

ٹولے ٹولے نوں آپ تبلیغ کردے مشرک نال ہی نال پکار دے جے
سنو گل نہ ایس دی ہے پاگل جھگڑے جھوندا سدا بیکار دے جے

ورے تن گذرے ایسے حال اندر کر کے سختیاں لوک سب ہار دے جے
اوڑک نال مصیبتاں ہون کٹھے پئے تنگ[2] تے سوچ وچار دے جے

[1] حکیم بن حزام بن خویلد نے بوجہ تعلق کچھ جنس پہنچانا چاہا تو ابوجہل مخل ہوا مگر ان تمام مصائب میں جو بنو ہاشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر برداشت کر رہے تھے تین سال تک قدم نہ ڈگمگایا اگر رسول کریم صلعم کی عزت ان کے دلوں میں نہ ہوتی تو اس قدر مصائب کو ایک انسان کی خاطر برداشت نہ کرتے۔

[2] اشراف قریش میں سے پانچ آدمی اس بات پر متفق ہوئے کہ اتنی سختی برداشت کرنا واجب نہیں یہ پانچ ہشام۔ زبیر مطعم بن عدی ابوالبختری زمعۃ بن اسود تھے انہوں نے عہد کیا کہ عہد نامہ کو پھاڑ دیں گے اس وقت یہ واقعہ ظہور میں آیا کہ آنحضرت نے اقرار نامہ کھائے جانے کا ذکر کیا ادھر اقرار نامہ کھایا ہوا پایا گیا۔ اُدھر وہ پانچوں شعب ابی طالب کے دروازے پر مسلح ہو کر آگئے اور سب کو باہر نکال کر گھروں میں پہنچا دیا کوئی مزاحم نہ ہوا۔ یہ واقعہ بعثت نبوی کے دسویں سال کا ہے۔

نبیؐ پاک نے چاچے نوں جا کیہا کم بڑے عجیب عفار دے جے
ابی طالب نے گل تحقیق کیتی آیا طرف پھر قوم مردار دے جے
جا کے ویکھیا اوتھاں عہدنامہ جلوے نظر آئے گردگار دے جے
رہیا نام محمدؐ سی کاغذے تے باقی مٹے کل حرف اقرار دے جے
مٹ جان گے کاغذی جگ اُتوں دشمن ہیں جیہڑے احمدؐ بار دے جے
رہیا عہدنامہ نہ کوئی وچہ مکے چھٹے ہاشمی نال سردار دے جے

کھادی کھیڑیاں اوہ تحریر ساری جدے کل پابند اقرار دے جے
کیہندا میتوں بھتیجے نے خبر دتی ویکھو چل کے رنگ انجار دے جے
کھادی کل تحریر سی کیڑیاں نے باقی حرف رہے پاک سردار دے جے
اصل وچہ سی اک ایہہ پیشگوئی اندر ایس ایہہ راز ستار دے جے
باقی رہے گا نام رسول والا نال حق نے پاک انوار دے جے
سرور دین اسلام دے دشمناں دے نال نبیؐ دے جوش پیار دے جے

بیان وفات خدیجۃ الکبریٰؓ اور ابی طالبؓ۔ اور عائشہ صدیقہؓ اور سودہؓ سے نکاح

ابی طالب خدیجہؓ دی موت اندر تھوڑا فرق روائتیں آوندا اے
ظاہر رہیا نہ کوئی رفیق ایتھے اک آسرا رب دے ناؤں ندا اے
دسواں سال سی آپ نوں نبی ہویاں اوکھا بہت ایہہ وقت وہاؤندا اے
چھوٹی عمر سی عائشہ صادقہ دی ابوبکرؓ نوں غم ایہہ کھاوندا اے
حضرت سودہؓ دی عمر سی بہت وڈی خاوند حبش اندر مر جاوندا اے
کیہتی عرض منظور رسول اُس دی زوجہ نبی رحیم بناوندا اے

اکو سال اندر اپر موئے دونویں جیہڑا غم[1] دا سال کہلاوندا اے
اوکھا وقت سی ایہہ رسول اُتے جنہوں ویکھوا وہ ٹل وکھاوندا اے
گھر وچہ رفیق نہیں زندگی دا روٹی غیر ای کوئی پکاوندا اے
کیہتی تذر صدیق نے دھی[2] اوڑک جنہاں نال محبوب نبھاوندا اے
بیوہ ہو کے آئی سی وچہ مکے کوئی اوتھاندی عرض سناوندا اے
عمر سال پنجاہ سی نبی سندی سرور واقعہ پیش جد آوندا اے

[1] شعب ابی طالب سے نکلنے کے چند روز بعد ابی طالب کا انتقال ہوگیا اور چند روز کے بعد آپ کی رفیقہ حیات خدیجۃ الکبریٰ بھی دائمی خلد ہوئیں ان دونوں ہمدردوں کے گذر جانے سے آپؐ کو زیادہ مشکلات کا سامنا ہوا۔ تاریخ اسلام میں یہ سال عام الحزن کے نام سے مشہور ہے یعنی غم کا سال۔

[2] حضرت عائشہ صدیقہ ابوبکر صدیق کی دختر نیک اختر تھیں آپ کی مشکلات کو دیکھ کر حضرت ابوبکر گھبراتے تھے کیونکہ حضرت عائشہؓ چھوٹی عمر کی تھیں۔ روائتوں میں ہے کہ اس وقت آپ کا سن مبارک چھ سال ۹ سال کا تھا حضرت ابوبکر صدیق نے اسی وقت رشتہ رسول کریم کو دے دیا۔ رسول کریم کی عمر پچاس سال کی تھی۔

[3] حضرت سودہ قبیلہ عامر بن لوی سے تھیں آپ کا نکاح اوّل سکران بن عمر جو ان کے والد کے ابن عم تھے ہوا۔ خاوند اور بیوی اسلام لائے۔ اور ہجرت کر کے حبش چلے گئے وہاں سے واپسی پر سکران راہ میں فوت ہوگئے۔ مسلمانوں کی حالت کمزور تھی۔ مشکل سے گذر اوقات ہوتی تھی آپ نے درخواست کی نبی کریم نے منظور فرمائی اور آپ سے نکاح کر لیا۔

Marfat.com

بیان اہل مکہ کا نشان آسمانی طلب کرنا

عقلمند کچھ عربدے جمع ہوئے آکے نبیؐ دے پاس سوال کردے
نبیاں نال نشان کچھ ہووندے نے ظاہر نبی دا جیہڑے کمال کردے

دسیں کوئی نشان آسمان والا اسیں نہیں بہتی قیل قال کردے
جدوں منگیا اونہاں نشان سرورؐ طرف رسدے نبی خیال کردے

بیان اعجاز شق القمر و انکار کردن مشرکاں

اوسے وقت جناب رسول تائیں وحی آن کے حکم سناوندے نے
گھڑی اوہ مقرر آن پہنچی پھٹ گیا جے چن بتلاوندے نے

نبی اس کے ویکھدے چن تائیں جلوے رسدے سامنے آوندے نے
پھٹا پیا سی بدر آسمان اوپر ٹکڑے دو اوندے ہوندے جاوندے نے

ویکھو نبی رسول کریم کہندے اللہ اوہ نشان وکھلاوندے نے
نال انگلی پاک رسول اللہ اوویں چن دو پھانگ وکھاوندے نے

اتنا بڑا نشان آسمان والا ظالم ویکھ کے فکر دوڑاوندے نے
سرور آخر اوہ سحر مبین کہندے ذرا نہیں ایمان لے آوندے نے

عہ ہر نبی کے زمانے میں کوئی نہ کوئی آسمانی نشان ہوتا ہے۔ اہل عرب کے چند اشراف ایک دفعہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ ہر ایک نبی کے ساتھ نشان آسمانی ہوا کرتا ہے آپ بھی اپنا آسمانی نشان ہمیں دکھلائیں اس وقت چاند کی چودھویں اور رات کا وقت مہتاب افق مشرق پر کچھ بلند ہو چکا تھا ادھر کفار مطالبہ کر رہے تھے اور ادھر وحی الٰہی آنحضرت کے کان میں آواز پہنچا رہی تھی۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ سورۃ القمر پارہ ۲۷ شروع۔ قریب پہنچ گئی۔ وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اور اگر وہ دیکھیں کوئی نشانی ٹال دیں اور کہیں یہ جادو ہے جلتا ہوا۔ اور جھٹلایا اور چلے اپنی خواہشوں پر اور ہر کام ٹھہرا رہا وقت پر ۔

کتنا بڑا اعجاز ہے کہ کفار کی طلب پر اللہ کریم اطلاع دیتے ہیں کہ آسمانی چاند کو ہم پھاڑتے ہیں چنانچہ آنحضرت صلعم نے چاند کی طرف دیکھ کر انگلی سے اشارہ فرمایا اور ان کو بتلایا کہ وہ دیکھو چاند دو ٹکڑے ہوتا ہے آپ کا اشارہ فرمانا تھا کہ ان لوگوں نے دیکھا چاند پھٹ رہا ہے اور دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا مگر ان لوگوں نے یہی کہہ کر جھٹلایا کہ یہ جادو ہے ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے چونکہ یہ مشہور واقعہ ہے اور اہل مکہ نے واقع کی تکذیب نہیں کی بلکہ یہ کہا کہ یہ چلتا ہوا جادو تھا مگر چاند کے پھٹنے سے انکاری نہیں ہوتے اس لئے شق القمر کے معجزہ سے انکار نہیں ہو سکتا رہا سائنس دانوں کے نظریئے ان کے لئے میں اتنا لکھ دینا مناسب خیال کرتا ہوں کہ آج تک ان کی تحقیقات یہی ثابت کر سکی ہے کہ چاند اور سورج کرہ ارضی ہیں تو کیا اس زمین پر ایسے واقعات ظہور پذیر نہیں ہو سکتے کہ زلزلوں میں سینکڑوں میل تک زمین پھٹی اور پھر مل گئی تو وہ چاند کے پھٹنے اور مل جانے سے کیوں انکار کریں یہ صورت کی سورتوں میں ہے جس کا انکار دشمنان اسلام نے بھی نہیں کیا

Marfat.com

بیان ابی طالب اور خدیجۃ الکبریٰؓ کی وفات کے بعد رسول کریم صلعم کی تکالیف میں اضافہ

رہیا کوئی لحاظ قریش نوں ناں ہوئے شوخ اوہ بہت ستاونے نوں
حاصل ہویا نہ کجھ وچہ دساں ورہیاں لگے رہن اوہ دین مٹاونے نوں

کھلے طور تھیں دین تکلیف لگے نبی پاک نوں دکھ پہنچاونے نوں
ہوئے کدی مایوس نہ آپ حضرت سدھے راہ تے عرب لے آونے نوں

اکدن نبی نماز جا پڑھن کعبے مشرک آ گئے شور مچاونے نوں
ابوجہل کم بخت نے سوچیا جے نواں طرز اک ظلم کماونے نوں

بچہ دان غلیظ سی اوٹھنی دا اک کھلیا شخص لے آونے نوں
سجدے وچہ جاں پاک رسول جاندے اللہ پاک نوں سیس نواونے نوں

گردن نبیؐ تے اوہ رکھوا دتا ظالم سوچدا مار مکاونے نوں
لیکے تیر کمان خود ہو بیٹھا نیڑے جائے نہ کوئی بچاونے نوں

دم گھٹدا بہار تے گند ہیٹھاں ہمت نہیں سی پراں ہٹاونے نوں
حضرت فاطمہؓ نوں کسے خبر دتی آئی دوڑ کے گھروں اوٹھاونے نوں

آ کے کڈھیا باپ نوں بہار ہیٹھوں ڈگے پئے سی جو بخشاونے نوں
ایویں کرن شرارتاں مار ٹھٹھے دکھ درد آلام پہنچاونے نوں

اکدن گلی اندر کسے لنگدیسی ننگا سر سی بال سکھلاونے نوں
اتوں کسے مردود نے خاک پائی نبیؐ پاک تے بھیڑ کماونے نوں

گھر اپڑے ویکھیا سیدہؓ نے پانی لیکے آئی دہواونے نوں
بی بی فاطمہؓ دہوندیاں جاندیاں سی نیر وگدا درد گھٹاونے نوں

نبیؐ آکھدے ویکھ کے ایہہ حالت دھیئے رو نہ جان ونجاونے نوں
اللہ مدد کرسی تیرے باپ والی رحمت آوے گی کرم کماونے نوں

نبیؐ پاک نوں ایہہ یقین ہے سی[1] کافی سہن سامان گھبراونے نوں
بن جان گے سب غلام سرور پھر دے اج جو دکھ پہنچاونے نوں

بیان سفر طائف اور رسولؐ کریم پر سنگباری اور دوسرے حالات سفر

سنگدلی قریش دی ویکھ کے تے حضرت نبی کریم خیال کر دے
چلاں طائف ہن حق پہنچاونے نوں سفر آپ سی زید دے نال کر دے

رہندے بڑے امیر کبیر اوتھے پہنچے آپ بیان جاں حال کر دے
دولتمند نوں غرض کی دین دی اے آکھے کوئی تے اکھیاں لال کر دے

[1] اگرچہ واقعات ایسے رونما ہو چکے تھے کہ آپ کے ماننے والے زندگیوں سے تنگ آ کر حبش جا چکے تھے مکے میں چند غریب ساتھی تختۂ مشق مظالم بنے ہوئے تھے ظاہرا رفیق ابی طالب اور خدیجۃ الکبریٰ بھی فوت ہو چکے تھے مگر اس بے بسی اور بیکسی میں بھی آپ کا یہ ایمان تھا کہ یہ مخالفین ایک روز ضرور ایمان لے آویں گے [2] طائف۔ حجاز کا مشہور مقام مکہ سے مشرق اور کچھ جنوب کی جانب دامن کوہ میں ایک سرسبز مقام ہے جہاں پانی کے چشموں اور پھلوں کی کثرت ہے امرائے حجاز عموماً گرمیاں طائف میں بسر کرتے ہیں مکہ والوں کی سخت دلی دیکھ کر آپ طائف کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں کے (باقی صفحہ ۶۹ پر)

دس روز قیام رسول کیتا لوک رہے سارے دیکھ بھال کردے
مالک دونوں جہاں دا پہرے بھوندا ذرا غور نہیں لوک چنڈال کردے

کہندے سچا جے نبی رسول ہوندوں تیری قوم دے لوک خیال کردے
اِکّی اُٹھ کے آکھیا نکل ایتھوں اسیں نہیں جواب سوال کردے

غنڈے ہوے بازار دے جمع سارے پرتے آپ افسوس کمال کردے
اِٹاں لیکے کھلے اوہ راہ اندر جانا آپؐ دا سخت محال کردے

پتھر مار دے آپؐ نوں چوں طرفوں صدمے جسم رسولؐ نڈھال کردے
چوٹاں کھا کے بیٹھدے جدوں حضرت گلاں تدوں اوہ جوش دے نال کردے

تیرے نہیں خدا دی تھاں ایتھے ساڈے بُت نی دیکھ بیحال کردے
توں تے نبی ایں تینوں کی چوٹ آکھے گلاں مونہوں وگا کے رال کردے

جدوں ٹر پیندے نبی پاک سچے پتھر مار کے پلیاں لال کردے
خون وگدا آپؐ دا نال چوٹاں زخمی نبی والا وال وال کردے

بھر گیا سی خون نعلین اندر چلنا درد سی بہت محال کردے
پچھا چھڈ دے تھک بدمعاش سارے نبی غور کچھ ہوش سنبھال کردے

گلا خشک سی کالجے تیک سارا سکے ہونٹھ تے صبر کمال کردے
دکھاں وچہ حبیب خدا سرور ظالم لوگ نہ ذرا خیال کردے

بیان سفر طائف سے واپسی پر تکالیف کا مزید اضافہ

ایسے حال وچہ نظر اک کھوہ آیا حضرت پہنچدے بہت دلگیر ہو کے
کھوہ عرب دے سینکڑے ہتھ ڈوہنگے پانی کھچدے آپؐ زہیر ہو کے

ڈول منہ نوں لاجدپین لگے آگیا شیطان شریر ہو کے
پانی میں نہ دیاں گاپین کہندا دتا ڈوہل اُس نے گلوگیر ہو گے

سہندے نبی کریم سی ظلم بھارے رہندے غماندی آپؐ تصویر ہو کے
سرور درد مخلوق دا قلب اندر ماراں کھاوندے نبیؐ تحجیر ہو کے

(بقیہ صفحہ نمبر ۶۸ سے آگے) سب سے بڑے خاندان کے تین معزز بھائیوں کے پاس گئے مگر ان تینوں نے آپ کی بات کی طرف کوئی نہ توجہ کی آپ کوئی دس دن ٹھہرے وہ لوگ یہی جواب دیتے تھے کہ اگر تم سچے رسول خدا ہو تو پہلے اپنی قوم سے تصدیق کراؤ و آخر آپ کو یہ پیغام دیا گیا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ لیکن جوں ہی آپ روانہ ہوئے بازاری لوگوں نے رؤساء کے اشارے سے آپ کے ساتھ ہنسی شروع کی اور شہر کے باہر ہر راستے کے دونوں طرف یہ لوگ پھیل گئے اور جب آپ ان کے درمیان سے گذرنے لگے آپؐ کی ٹانگوں پر پتھروں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ آپؐ کے نعلین مبارک خون سے بھر گئیں۔ جب آپ صدمہ سے بیٹھ جاتے تو ظالم ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیتے۔ جب پھر چلتے تو پھر پنڈلیوں پر پتھر مارتے۔

بیان جوش غیرت الٰہی، وحی جبریلؑ کا آنا

پتھر پئے سی جسم رسول اُتے پیر رب نوں اوہناں دی سٹ دی اے
بھیجے وحی[1] نوں طرف حبیب اپنے چوٹ سہی نہ جاوندی پھٹ دی اے

اکھیں یار تے ظالماں پاپیاں دا شتہ اسی جہاں تھیں کٹ دی اے
کریئے نال طوفان تباہ سارے دھرتی اینہاں دی ہنے پلٹ دی اے

بڑا ظالماں ظلم کمایا اے بوٹا اینہاں دا جڑاں تھیں پٹ دی اے
جیکر کریں ارشاد حبیب سرور دوزخ وچہ پھڑ کل نوں سٹ دی اے

رحمتہ للعالمینؐ کا ظالموں کے لئے بخشش کی دعا کرنا

رحمت کل جہان تے کرن والا سن کے وحی دی گل رنجور ہویا
اُلفت نال مخلوق دے کوئی دیکھے نال رحم سی قلب بھرپور ہویا

پتھر پئے تے نہیں سی اشک وگے صبر ہتھ کلیجیوں دور ہویا
رو رو کے کرن دعا حضرت رحم۔ کرم دا خاص ظہور ہویا

[1] روایت ہے کہ جب آپ سخت مضمحل ہو کر ایک کیکر کے درخت کے نیچے آ بیٹھے تو وحی الٰہی سامنے آیا اور فرمایا کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ ان بدبختوں نے آپ کے مارنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی اور انتہائی مظالم توڑے ہیں اگر حکم ہو تو ان کا ناس کر دیا جائے خدا وہ خدا جو آپ کو رحمت للعالمین کا خطاب دینے والا خدا ہے قلب مظہر کا امتحان ایسے وقت میں لیتا ہے جب بڑے بڑے انبیا کے منہ سے قوموں کی تباہی کے لئے بددعا نکلی ہے حضرت نوح کا ذکر قرآن میں ہے وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ سورۂ نوح پارہ ۲۹ رکوع ۲ - اور کہا نوح نے اے رب نہ چھوڑ تو زمین پر منکروں کا ایک گھر بسنے والا ضروری ہے اگر تو چھوڑ دے ان کو بہکا دیں تیرے بندوں کو جو پیدا کریں ڈھیٹھ حق نہ ماننے والا۔ اگرچہ خدا کو اپنے حبیب کا خیال آیا مگر وہ رحمت اللعالمین جن کے دل میں دشمنوں کے لئے بھی رحم جوش مار رہا ہے وحی کی بات سن کر رو رو کر بارگاہ یزدانی میں التجا پیش کرتے ہیں یا اللہ ان پر رحم کر اگر یہ نہیں مانتے تو ان کی اولاد والے مان لیں گے ۔

Marfat.com

بخشیں اینہاں نوں میرے خداوندا[1] تیرا بخشنا سدا دستور ہویا
میری قوم اے بڑی انجان اللہ بھلے ہوئے نے تاں قصور ہویا

رکھیں اینہاں نوں وچہ جہاں مولا بھاویں بُرا نے بہت دستور ہویا
من لین گے اینہاں دی نسل والے تینوں ربا جے کدی منظور ہویا

ربا میں کمزور ہاں کم طاقت ایسے واسطے بہت رنجور ہویا
تیرے فضل تے رحم تھیں جگ قائم نالے سب دا رب غفور ہویا

مینوں کدے حوا لڑے کریں گا توں کسے ویری دے جو مغرور ہویا
کرسیں یا سپرد حبیب والے جیہڑا حُبّ اندر چکنا چور ہویا

جیکر توں ناراض نہیں اے مولا راضی میں ہاں خواہ مجبور ہویا
میرا کم ہے عرض معروض کرنا فضل کرن والا تیرا نور ہویا

ہووے کسے دے دل جے وچہ سینے عقل وچہ جے نہیں فتور ہویا
ویکھے آقا دے ولیدی تڑپ میرے کتنا رحم تے کرم ظہور ہویا

ہووے سر جد ظلم دے وار ہیٹھاں کیہڑا حُبّ تھیں دل معمور ہویا
رحمت سجنو ایس نوں آکھدے نے بدلہ لین تھیں دل جو دور ہویا

موسیٰ وانگ رڑھائی نہ قوم جس نے نوح وانگ جے نہیں معذور ہویا
رام وانگ نہیں ساڑ دا جو لنکا کرشن وانگ جے نہیں مجبور ہویا

احمدؐ پاک رسول دا ایہہ جلوہ رحم ویکھ رحیم مسرور ہویا
سرور اوس رحیم دا رحم بھارا نبیؐ پاک اندر جس دا نور ہویا

---

[1] جو دعا آپ نے مانگی اس کے الفاظ یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَشْکُوْا ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّۃَ حِیْلَتِیْ وَھَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَاَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ اِلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ اِلٰی عَدُوٍّ بَعِیْدٍ یَتَجَھَّمُنِیْ اَمْ اِلٰی صَدِیْقٍ قَرِیْبٍ مَلَّکْتَہٗ اَمْرِیْ اِنْ لَّمْ تَکُنْ غَضْبَانًا عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ غَیْرَ اَنَّ عَافِیَتَکَ اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ اَضَاءَتْ لَہُ السَّمٰوٰتُ وَانْفَرَقَتْ لَہُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَیْہِ اَمْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَنْ یَّنْزِلَ بِیْ غَضَبُکَ اَوْ یَحِلَّ بِیْ سَخَطُکَ وَلَکَ الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ ۔ حدیث۔ ترجمہ۔ اے میرے خدا اپنی کمزوری اور اپنی طاقت کی کمی اور لوگوں کی نظروں میں ہیچ ہونے کی تیری طرف ہی شکایت کرتا ہوں اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے تو ہی کمزوروں کا رب ہے اور تو ہی میرا رب ہے تو کس طرف مجھے سپرد کرے گا۔ کسی اجنبی دشمن کی طرف جو مجھ سے ترش روئی کے ساتھ پیش آتا ہے یا قریب دوست کی طرف جس کے قبضہ میں تو نے میرا معاملہ دیا ہے اگر تیری ناراضگی مجھ پر نہیں تو ان تمام باتوں کی مجھے پرواہ نہیں لیکن تیری حفاظت میرے لئے بہت وسیع ہے میں تیرے چہرے کے نور کی پناہ میں آتا ہوں جس کے سامنے سب تاریکیاں پاش پاش ہو کر روشن ہو جاتی ہیں اور جس سے دنیا اور آخرت کے امور اصلاح پاتے ہیں ہاں اس بات سے میں تیرے منور چہرے کی پناہ میں آتا ہوں کہ مجھ پر تیری ناراضگی ہو یا تیرا غصہ ہو تیرے حضور عذر کرتا ہوں یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور کوئی طاقت اور قوت نہیں مگر تیرے ساتھ کاش کسی کے سینے میں دل ہو اور وہ ان کلمات پر غور کرے کتنا بڑا ایمان ہے مشکلات ایسی اور رضا قضا کا یہ تقاضا کہ خدا کی رضامندی کے سامنے سب ہیچ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔

Marfat.com

بیان مکہ کیطرف واپسی پر غار حرا میں تشریف لیجانا اور وہاں سے عدی بن مطعم کے عہد پر مکہ آنا اور حج میں مدینہ کے لوگوں کی بیعت

جھل دُکھ مصیبتاں ظلم سارے آپ جرا دے غار دل آوندے نی
چلّو عدی دے پُت مطعم کیہیا اُس تھیں عہد کرا کے جاوندے نی
ابولہب تے ہور شریر سارے نال نال پئے چکر لگاوندے نی
گلاں اک قبیلے نے کچھ سنیاں سن کے اوہ سوال سناوندے نی
ملے بادشاہی تیرے بعد سانوں ساڈے لوک تاں جان لڑاوندے نی
ہوندی غلبے دی لوڑ جے نبیؐ تائیں تاں تے لوک پئے آپ دواوندے نی
ایسے طرح وچ حج دے اک واری نبیؐ عقبہ مقام تے آوندے نی
یثرب شہر تھیں آئے سی حج کارن نبیؐ جا پیغام پہنچاوندے نی
من لوئے رب رسول تائیں جنے چھ ایمان لے آوندے نی
چرچا گھر وگھر ہویا اسلام والا سچے پاک اصول دل بھاوندے نی
جیہڑی دُکھاں دی خاص رفیق ہیسی اوہ تھے زخم نوں درد دکھاوندے نی
آئے حج دے دن لے نبیؐ پھر کے ٹولے ٹولے نوں حق پہنچاوندے نی
کہندے لوک کی اساں نوں آکھنا ایں تیرے ساک ای تینوں جھٹلاوندے نی
جاؤ حجت نے نال امداد ساڈی ڈنکے وجن جے آپ دے ناؤندے نی
کیہیا نبیؐ نے ایہہ نہیں وس میرے اللہ پاک ای شاہ بناوندے نی
کنا بڑا ایمان ایہہ نبیؐ دا سی رضا رب دے سیس نواوندے نی
وتھے خزرجی قوم مقیم ہے سی حج کرن نوں نت جو آوندے نی
راہ سدھ ڑا دیکھ قرآن والا اوہ کل چار سیس نواوندے نی
واپس جا کے ایہہ سب وچہ یثرب سوہنا دین اسلام پھیلاوندے نی
دُوجے ورے سی یاراں لے بیعت کیتی سرور دین اسلام لیاوندے نی

مضمون الفاظ بیعت

اندر بیعت دے ایہہ اقرار کردے، اللہ نال شریک نہ کرانگے جی
توبہ آج زنا تھیں اسیں کردے اُوپر خواہشاں کدی نہ مرانگے جی
جھوٹے کدی بہتان نہیں لان لگے سدا خوف خدا تھیں ڈرانگے جی
نبیؐ من کے پاک رسول سچا ناری شوہ دریا وچہ ترانگے جی
اساں عہد کیتا چوری چھڈنے ہاں دُکھ اپنی جان دے جرانگے جی
ہن پالاں گے اسی اولاد اپنی چھری حلق تے کدی نہ دھرانگے جی
اسیں منّاں گے امر معروف سارے نافرمان ہو کے نہیں ہٹرانگے جی
چھ سو اکیاں سن ایہہ علیوی سی لیکھا جدوں سرور اسی کرانگے جی

عدا مطعم بن عدی خاندان قریش میں سے تھا جو شعب ابی طالب میں ساتھ تھا ع۲ عقبہ ایک مقام حدود حرم میں ہے ع۳ خزرج اور اوس کے دو قبیلے مدینے میں بڑے بھاری قبیلے تھے اسلام سے کچھ پہلے ان کی حکومت بھی اطراف مدینہ میں رہ چکی تھی ع۴ جن میں رافع بن مالک اور قطبہ بن عامر تھے۔

Marfat.com

بیان یثرب میں اسلام کا چرچا اور اوس اور خزرج کے قبیلوں کا اسلام لانا اور ہجرت کرنے کی استدعا

سال تیرھواں ہویا سی نبیؐ ہویاں یثرب ہوندا اے ذکر اسلام والا
اوس خزرجی منڈے اک اللہ چانن دلاں دا نور اسلام والا
تیجے سال سب حج نوں آکے تے کردے دید سی خیر الانام والا
دن پاک تشریق مقام عقبہ ملیا نبیؐ آبڑے اکرام والا
بڑے بڑے سردار اوہ یثربی سی نالے نبیؐ سی پاک اسلام والا
وارن جان اوہ نبی دے سر صدقہ پچھلا حال سن درد آلام والا
یثرب وچ نہیں اینے ظلم ہوندے ساہ نکلسی کجھ آرام والا
چلو نال اساڈے نبی اللہ دا تھوں پھیلے گا نور اسلام والا
مصعبؓ بھیجیا نبی عمیرؓ دا پت دیوے سبق جا پاک کلام والا
ہوئے ایہہ قبیلڑے بہت مسلم جھگڑا چھڈ کے کل اوہام والا
ستر تن سی مرد تے عورتاں دو ہر اک سی نیک انجام والا
چاچے نبی دے نال عباسؓ وی سن نہیں سی تاج سر اجے اسلام والا
جدوں نور خدا دا بکھیونے اُڈ گیا اندھیرا اوہام والا
کردے عرض چل مالکا نال ساڈے من واسطہ خقدے نام والا
ٹٹا ہویا اے زور یہودیاں دا چنگا تھاں جے اجے قیام والا
اسیں ہاں بیدام غلام سرورؐ کر کرم تے فضل انعام والا

بیان گفتگو کرنا عباس عم رسولؐ اللہ کا اہل یثرب سے

گلاں سن کے کیہا عباس سن لو کیتا قصد ہے تساں لے جاونیدا
ساری قوم تے دشمناں دو جہاں تھیں کیتا عہد جے اساں بچاونیدا
خواہش ہے تساڈی جان یثرب کردے قصد ہو نال لیجاونیدا
ہمت ہے تے بھار ایہہ چکنا جے اوکھا کم جے دین پھیلاونیدا
جے کر جاندے اوراکھی ہے اوکھی سوچ لو نہیں زور بچاونیدا
اُچا مرتبہ نبیؐ دا ایس تھاویں ویلا نہیں ایہہ گل ودھاونیدا
عزت اینہاندی اسیں بچان کارن کردے خوف نہیں جان وجاونیدا
سوچ لیا جے کرو گے عہد پورا عزت آپ دی تسیں کراونیدا
ساتھ اینہاندا دین جے بڑا مشکل ویلا نہیں جے شان جھلکاونیدا
لڈ دیہو تاں ایہہ خیال دل تھیں کرو ذکر نہ ساتھ لیجاونیدا

ع۱ مصعب بن عمیر مشہور صحابی ہیں یہ پہلے سعد بن زرارہ کے یہاں مقیم ہوئے اور پھر قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کے پاس پہنچے پہلے انہوں نے نفرت کا اظہار کیا۔ مگر آیات قرآنی سن کر پتھر کا دل موم ہو گیا۔ ع۲ عباسؓ رسول کریم کے چچا تھے اگرچہ اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ مگر آپ کے ساتھ محبت اسی طرح تھی جس طرح ابی طالب کی زندگی میں تھی ع۳ یثرب والوں نے خود استدعا کی تھی کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لے چلیں۔

Marfat.com

یاد رکھنا ایتنی گل میری ویری جگ جے مار مکا دیندا
بڑا دُور دا پند ہے شہر یثرب نہیں حوصلہ مدد پہنچا دیندا

لڑنا عرب تے عجم[1] دے نال ہوسی ویلا آوسی جان گنوا دینے دا
دشمن لان گے بڑا تران سرور دُکھ ہوندا دین رُڑ جاونے دا

جوابُ اہل یثربُ عباسُ سے اور اقرار کرنا ہاتھ مُبارک رسُول کریمؐ پر

کیہا اونہاں عباس دی گل سن کے سُن لیا جو تساں سنایا اے
لین عہد جو چاہن رسول اللہ سر اساں قربان کرایا اے
ایس گل تے کر وہن بیعت میری حضرت نبی کریم فرمایا اے
براء بن معرور سردار بھارا ہتھ بیعت نوں اوس بڑھایا اے
کیتے اونہاں دے وچہ سردار باراں طور طرز اسلام بتلایا اے
مشرک پتہ ایہہ دوسرے دن پاندے بڑا جوش خروش دکھایا اے
پھڑلے سی جنے دو کافراں نے اکی نس کے پچھا چھڈایا اے
محسن سعد سی کدی قریشیاں دا کسے یاد احسان کرایا اے
اس تھیں بعد صحابہ سی جان لگے یثرب نبیؐ نے جدوں فرمایا اے
پتہ لگدا روکدے زور کر کے جنہاں مومناں دیس بھلایا اے
رہ گئے صدیقؓ تے علیؓ مولا جنہاں دین اسلام دکھلایا اے
فکر آپؐ نوں بڑی سی مومناں دی یثرب اونہاں نوں چا اپڑایا اے
رہ گئے وچہ ظالماں نبیؐ کلے تیراں سال تھیں جنہاں ستایا اے
گھیرے وچہ کفار دے چوں طرفیں کیڈا حوصلہ نبیؐ دکھایا اے

اساں منیا نبی رسول سچا اللہ پاک نے جنہوں وڈیایا اے
پڑھیا نبیؐ نے تدوں قرآن تائیں نالے ہور دی کجھ سمجھایا اے
راکھی وانگ اولاد ہے تساں کرنی عہد پاک رسولؐ کرایا اے
وک گئے سب ہتھ رسولؐ اوتے ایویں ذکر حدیث وچہ آیا اے
اینہاں گلاں تھیں ایہہ معلوم ہوندا یثرب والیاں آپ بلایا اے
دوڑے قافلہ پھڑن نوں مومناں دا اللہ پاک نے صاف بچایا اے
دوجے سعد عبادہ دے پت ہیسن ظالم پکڑ اک نال لے آیا اے
چھڈ دیوندے یاد احسان کر کے سعد یثرب دی طرف نوں دھایا اے
دو دو اک اک چھپ کے جاوندے سن پتہ مشرکاں گھٹ ایہہ پایا اے
اندر دو مہینیاں مومناں تھیں مکہ نبیؐ نے خالی[2] کرایا اے
سختی ویریاں دی نت ودھے دونی دل نبیؐ دا نہیں گھبرایا اے
ساتھی رہیا نہ کوئی بھی وچہ مکے اوتوں دشمناں جوش ودھایا اے
وادھا یثربے دیکھ اسلام والا بڑا غضب کفار نوں آیا اے
دتا دس کمال توکلے دا نکتہ چین دا غور ڈوبایا اے

[1] حضرت عباسؓ کی گفتگو سے ثابت ہے کہ ان کو خطرہ لاحق تھا کہ عرب اور عجم آپ کی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔

[2] تمام صحابہ چھپ کر یثرب کی جانب ہجرت کر گئے۔ حضرت عمرؓ ایک ایسے جوان تھے کہ آپ جب چلنے لگے تو آپ مسلح ہو کر نکلے اور آپ نے فرمایا کہ جس نے اپنے بچوں کو یتیم اور عورتوں کو بیوہ بنانا ہو وہ آکر مجھے روکے مگر کس کی ہمت تھی کہ اس شیر بیشہ شجاعت کے سد راہ ہوتا آپ علانیہ روانہ ہوئے اور بمعہ خاندان یثرب پہنچ گئے

Marfat.com

نہیں جاندی فکر دی کوڑ کوئی پہلوں آپنے ں نہیں ہٹایا اے
سرورِ نبیؐ نوں آسرار دا سی جس آپؐ نوں نبیؐ بنایا اے

بیان ہجرت نبویؐ کے لئے حکم الٰہی اور اس کے سامان

نبی ہویاں جد چودھواں سال چڑھیا مکے رہیا نہیں سی مسلمان کوئی
جلوہ بیکسی دا صورت عاجزی دی ویری رکھ نہ لین ارمان کوئی
نہیں حکم خدا دا کیوں ہوندا سوچے غور کر بھلا انسان کوئی
ایہہ راز خدا تاں کھل دینے پیدا ہوندا جدوں سامان کوئی
ٹھٹھے کرن قریش تے ظلم بھارے دکھ دوکھ سی جدا مکان کوئی
باقی اجے سی گل اخیر والی رہیا ظاہرا نہ نگہبان کوئی
اوڑک کلیاں نبیؐ نوں دیکھ سارے کٹھے ہوئے سی متا پکان کوئی
لگے کرن تجویز صلاح کر کے لیوے نبیؐ دی کیویں من جان کوئی
ابوجہل نے آکھیا سنو یارو۔ ہوندے تسیں نہیں اجے حیران کوئی
مسلم غفلتاں ساڈیاں کڈھ دتے تیں ترب وچہ نہیں ساڈی شان کوئی
دیہو مار مکا اس نبیؐ تائیں کر دو ہم نہ دلوں گمان کوئی
بدلہ لین گے ہاشمی خون والا سوچے ایس نوں متاں نادان کوئی
اُہدی ہیں تجویز اک سناں ہاں ہوندی نہیں برباد جے جان کوئی
برکت نال اتفاق دے سدا رہندی دکھ کہا نہیں سکدا ناں کوئی
چن لو جوان قبیلیاں تھیں باقی چھڈیو نہ خاندان کوئی
تیغاں لیکے کرن اوہ اک حملہ۔ اگے پچھے نہ رہے جوان کوئی
ایویں ونڈیئے خون اس نبیؐ والا اس تھیں وقہ نہیں کم آسان کوئی
بدلہ لین گے کس تھیں بنی ہاشم رہیا دکھ نہ جدوں انسان کوئی
آخر لین گے خون بہا بھارا۔ اوکھا نہیں اوہ جمع کران کوئی
ایس گل تے عہد پیمان ہویا سرور رہیا نہ دکھ شیطان کوئی

بیان حکم الٰہی کا واسطے ہجرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کتنا بڑا اتفاق دا زور ہوندا رب یار نوں کہے سدھارنے نوں
آپے اک قانون بنا کے تے لگا آپ ای اُہدے سنگارنے نوں

ع۱ تمام ساتھی ہجرت کر گئے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ آپ کے ساتھ مکے میں رہ گئے جب کبھی ابوبکر صدیقؓ درخواست کرتے آپؐ فرماتے کہ ابھی ہجرت کی اجازت مجھے نہیں ملی دراصل ابھی انتہائی حد باقی تھی ع۲ یہ آخری بات تھی جس پر سب کا اتفاق اور عہد پیمان ہوا آج مکہ کا ایک ایک گھر اس بات پر متفق ہو گیا کہ جناب رسول کریم صلعم کا خاتمہ کر دیا جائے اور ساتھ ہی تجاویز بھی مکمل ہو گئیں ع۳ خداوند کریم مطلق جس نے چودہ سال تک اپنے حبیب کو دشمنوں کے خطرناک حملوں میں محفوظ رکھا۔ آج اپنے دوست کو حکم دیتا ہے کہ اب آپ اس مقام کو چھوڑ دیں کیونکہ خدا کا قانون ہے کہ وہ اتفاق کا ساتھی ہے اسی لئے مسلمانوں کو حکم دیتا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ اللہ کی رسی کو سب اکٹھے ہو کر پکڑ لو اور گروہ گروہ نہ ہونا جب سے نااتفاقی مسلمانوں میں پیدا ہوئی وہ حامل قرآن و ایمان ہوتے ہوئے بھی ذلت میں پڑے تھے ؛

وحی حق نے نبیؐ نوں خبر دتی تل گئے قریش جے مارنے نوں
ہویا جام لبریز ہے ظالماں دا حکم ہے دیس وسارنے نوں

اج سویں نہ گھر حبیب میرے، ویری آوݨی گے بڑے کارنے نوں
نبی پاک نے سدیا علیؓ تائیں، بھار لوکاں دا سروں اتارنے نوں

نبیؐ آکھدے سویں اج تھاں میری علیؓ ہویا تیار سردارنے نوں
ہجرت واسطے زید احکم ہویا انہیں ہوئے تیار سدھارنے نوں

اے لے دیئں امانتاں سب تائیں صبح خلق اخلاق سنوارنے نوں
دیکھو نبیؐ دی شان امین والی کافی ہے جو قلب نکھارنے نوں

ایڈا ویر نے اثر اخلاق دا ایہہ علیؓ چھڈیا خلق سدھارنے نوں
اوہو مند دیکھ امین سرور آئے نبیؐ دے اج جو مارنے نوں

مکہ سے روانگی رسول کریم کی اور پہنچنا غار ثور پر

ابوبکر نوں آپؐ بلا کہندے[۲] ہجرت کرن دا حکم ہے یار آیا
میرا بنیں رفیق توں سفر اندر آنسو خوشی دا نال پیار آیا

آیا حکم خدا دا کراں ہجرت گئی خزاں ہے وقت بہار آیا
آپس وچہ کچھ طے سی راز ہوئے کچھ ہور وی ذکر اذکار آیا

شام پئی جوان قریش والا ہر اک کے ہتھ تلوار آیا
گھیر لیا مکان سی موذیاں نے ذکر وچہ حدیث اخبار آیا

عشا پڑھ صدیق نوں نال لے کے گھروں باہر خدا دا یار آیا
ماری عقل خدا نے ظالماں دی وچوں لنگ رسول سردار آیا

[۱] حضرت علیؓ کو آپ نے بلا کر وہ تمام امانتیں سپرد فرمائیں جو آپ کے پاس لوگوں کی جمع تھیں اور وہ فرزند ابی طالب آج اس جلیل القدر نبی کی قربان گاہ پر سونے کے لئے تیار ہوا انسانی عقل حیران ہوتی ہے کہ آنحضرت صلعم کی مخالفت کا یہ زور کہ آج تمام اہل مکہ آپ کے قتل کرنے پر عہد پیمان کر چکے ہیں، اور پھر بھی امانتیں آپ کے پاس انہیں دشمنوں کی موجود ہیں آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ یہ امانتیں ادا کر کے مدینہ پہنچ جاؤ [۲] آنحضرت نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بلایا اور فرمایا کہ تیار ہو جاؤ ہجرت کا حکم ہو گیا ہے ضروری باتیں طے ہو کر ایک قرارداد کے مطابق شام کے بعد کچھ تاریکی ہونے پر جب قریش کے قبیلوں سے ایک ایک آدمی منتخب ہو کر تلوار ہاتھ میں لے کر آئے اور آپؐ کے گھر کا محاصرہ کر لیا کہ جس وقت رسول کریم باہر نکلیں قتل کر دیئے جائیں آپؐ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سلایا اور آپ خدا پر بھروسہ کر کے نکل کھڑے ہوئے۔ جو پردہ بھی ان ظالموں کی عقلوں اور آنکھوں پر پڑا ہو مگر آپ قاتلوں کے درمیان سے نکل کر قرارداد کے مطابق حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملے پھر دونوں رفیق ایک پُرخطر غار میں جو غار ثور کے نام سے مشہور ہے پہنچے۔ یہ غار مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ پہلے ابوبکر صدیقؓ غار میں گئے تمام صاف کر کے سوراخ بند کر کے پھر رسول کریمؐ کو کندھوں پر سوار کر کے لے گئے اور غار میں اتارا ایک غار کے اندر آپ کو وہ مقدس پیغام پہنچا جس نے دنیا کی تاریخ میں انقلاب عظیم پیدا کیا دوسرے غار میں آپ کو انتہائی بے کسی کے وقت پناہ ملی۔

Marfat.com

نبیؐ یار صدیق نوں نال لے کے چھڈ وطن عزیز گھر بار آیا
نکل مکیوں ویکھیا نبیؐ کعبہ اوپر جد ہے سی بڑا ادبار آیا

تینوں ربدے گھر نہ چھڈ دا میں کراں کی نہیں مینوں قرار آیا
تیرے نہیں فرزند ہن ٹکن دیندے تینوں چھڈ ہو کے اشکبار آیا

نبیؐ پاک تے ٹرے صدیق دونویں تیجا نال ہے سی کردگار آیا
تن میل دا فیصلہ طے کیتا نیڑے جدوں سی ثور دا غار آیا

کیتی عرض صدیقؓ نے تسیں ٹھہرو۔ ویکھن غار اوہ یار غمخوار آیا
جھاڑ جھنب کے غار نوں صفا کر کے کیتے بند سوراخ سنوار آیا

مونڈھے چکیا پھیر رسولؐ تائیں سوہنا غار نوں ہوا سوار آیا
نقش پا نہ رہے حبیب والا چھڈ اپنے نقش نگار آیا

بیٹھے چھپ کے غار وچہ یار دونویں تاڑن دلاں نوں رب غفار آیا
اک غار وچہ آپ سی نبی ہوئے۔ دوجی وچہ ہو نبی فرار آیا

دن جون یا ہاڑھ دے گرم سی اوہ ماہ صفر سی وچہ اخبار آیا
چھ سو بائی سی سن اوہ عیسوی دا ہجرت کر جد نبیؐ مختار آیا

اوسے دن تھیں چلیا سن ہجری ہوندا اج تک جدھا شمار آیا
قمری نال حساب غلام سرور ستر تن سو اک ہزار آیا

بیان تلاش کرنے والوں کا غار ثور پر پہنچنا اور کھوجیوں کی گفتگو اور واپس ہونا مشرکین کا

سوہنی شان عجیب خدا دی اے فضل خاص سی جس انسان اُتے
مظہر ربدی ذات صفات والے دکھ جھلدے نے نت جان اُتے

تیراں سال تھیں وچہ مصیبتاں دے ہوندے ظلم عظیم جس جان اُتے
کردے پھرن تبلیغ جو نیکیاں دی۔ عاشق رب سی حسن احسان اُتے

وتی جنہاں تعلیم اخلاق والی۔ عامل رب دے پاک قرآن اُتے
اج چھپ کے غار وچہ آ بیٹھے ویری تل گئے مار مکان اُتے

اوکھا کم جے حق پھیلان والا پھیلے تد جے بنے آجان اُتے
تیراں سال دا پھل کے ویکھ کوئی کرے غور پھر نبیؐ دی شان اُتے

ہوئی صبح تے قاتلاں شور پایا حضرت علیؓ[1] نے صرف مکان اُتے
ہتھ وڈھڈے غصیاں نال اپنے خاک پئی نے عہد پیمان اُتے

ہو گئی تجویز بیکار ساری پایا زور نے دُند مچان اُتے
ڈھونڈ بھالدا جوش خروش ہویا چڑھے اوٹھاندے کس پالان اُتے

کوئی سانڈنی لیکے اوٹھ نٹھا۔ ناز جنہاں نوں بڑے دوڑان اُتے
گڑ چڑھے اسوار بھی اُٹھ دوڑے اوڈ چلے نے جیویں اسمان اُتے

پھرن چھاندے خاک چوں طرف ساری پاندے زور سردار ڈہنڈوان اُتے
کھوجی ہوئے اکٹھڑے عرب والے قابل بڑے جو کہر ادبان اُتے

کھوج کھڈیا ظالماں نبی والا۔ پیر پیر اوہ آئے نشان اُتے
پہنچے آن کے ثور دی غار اوپر ہوندی عقل حیران پہنچان اُتے

[1] حضرت علیؓ کو پکڑ کر سب حرم میں لے آئے کسی نے ان کے قتل کر دینے کی رائے دی کسی نے قید کرنے کی اخیر میں یہ تجویز طے ہوئی کہ ان کو چھوڑ دو اور نگرانی رکھو جس طرف جہاں جائیں گے پتہ چل جائے گا کہ وہ وہیں گئے ہیں اس لئے آپ کو امانتیں لینے کے بعد چھوڑ دیا گیا۔

Marfat.com

نیڑے پہنچ کے ٹھیر دا آن کھوجی کرنے گل اوہ ایس عنوان اُتے
گیا۔ آیا۔ پھر گیا جے اوہ اِکو حیرت دوجے دے نقش نشان اُتے
ایسے غار دے وچہ اوہ ہین دونویں کہندا غار دے منہ دے آن اُتے
سُنیاں جدوں صدیق رضؓ نے ایہہ گلاں بھار پیا سئی بلحیران اُتے
گیا تدوں گھبرا صدیق اکبرؓ نی نظر جدا وس شیطان اُتے
ویکھے کوئی اسباب تے وقت ویکھے کرے غور پھیر کل سامان اُتے
ویکھن کدی جے جُھک کے ذرا ظالم پیندی نظر اس نوں وی کان اُتے
ساتھی گیا گھبرا پر واہ نا ہین ڈر خوف نہیں پاک انسان اُتے
سوچے کوئی خدا دا خوف کر کے جنہوں نہیں ایمان قرآن اُتے
قادر کرے تدبیر بچاونے وی۔ جی جان قربان اُس شان اُتے

ایتھوں تیک تے آئے اوہ ہین دونویں اک غار دے گیا انسان اُتے
وچہ غار دے ہین یقین جانو چڑھ گئے جے نہیں آسمان اُتے
کھوجی دسیا علم انسان والا کیتا اوس کمال اپڑان اُتے
فقے وارسی یار اج غار دا لابن جائے نہ نبی دی جان اُتے
پھڑے گئے سن اسین یا نبی اللہ۔ کہندا بھل کے دہم گمان اُتے
تھاں نسنے دی نہیں کسے پاسے ویری پہنچ مران اے آن اُتے
ظاہر نہیں اسباب گو بچن والا آیا شک نہیں ذرا ایمان اُتے
کیہا نبی نہ ڈریں صدیق اکبرؓ اللہ پاک ہے نال بچان اُتے
ایہہ آواز کی قلب انساندی اے جدی لہے نگاہ سامان اُتے
دیوے عقل شعور نہ کم سرور پاوے اثر جدا بشر نادان اُتے

تلاش کرنے والوں اور کھوجیوں میں گفتگو اور واپسی مشرکین غار ثور سے

ہوش نہیں کچھ ایس نوں کہن سارے ویلا اینا مفت گنوایا اے
اندر غار انسان نہیں جاسکدا ایویں ایس خیال دوڑایا اے
اُدھڑی دیکھ کبوتری ہے سانوں۔ ایتھے پر انسان نہیں پایا اے
جالا ویکھدا ایہہ ایں نت ایتھے اِکی جوش تھیں آکھ سنایا اے
نیڑے تھاں نہ رات نے لوک ہوندے وہم ایس نوں اج تھرکایا اے

کرنی گل سی ایس بنا کوئی ایتھوں تیک جے نال لے آیا اے
جالا مکڑی دا سارا ٹُٹ جاندا چہڑا منتے اوس بنایا اے
بہندی کدی کبوتری نہ ایتھے جیکر ویکھدی بشر کوئی آیا اے
اسی غار نوں روز آ ویکھنے ہاں ایتھے سدا آمال چرایا اے
ایڈے نہیں بے عقل یقین رکھو۔ ایتھاں کھوج ایہہ غلط لگایا اے

لہ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا سورۃ توبہ رکوع ۶ پارہ ۱۰ ترجمہ اگر تم اس کی مدد نہ کرو تو یقیناً اللہ نے اس کی مدد کی جب اس کو ان لوگوں نے جو کافر تھے نکال دیا وہ دو میں کا دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے۔ جب اس نے اپنے رفیق سے کہا کہ مت غم کر خدا ہمارے ساتھ ہے یہ وہ واقعہ ہے جو قلب مطہر کا انتہائی استقلالی نظارہ تھا۔

Marfat.com

پئے بحث تکرار اوہ کرن ایویں نہ کسے نہ ذرا جھکایا اے
چلو چل کے کرو تلاش کدرے اتنا آکھ کے قدم اٹھایا اے

پڑھن سنن والے ذرا ویکھ لینڈے کیویں رب نے آپ بچایا اے
لیا نبیؐ بچا سی غار اندر پہلوں رب نے خوب آزمایا اے

اکی طرف یقین دا خاص جلوہ۔ دوجی طرف خدا بچایا اے
رہے نبیؐ صدیقؓ وچہ غار دونہ۔ دشمن رب نے دور کرایا اے

بیان غار ثور سے تین یوم کے بعد رسولؐ پاک کی یثرب کو روانگی

ابوبکر صدیق نے نبی اللہ وچہ غار تن روز لنگھاوندے نی
چپ چپاتے خدا دی یاد کردے اندر غار دے نور چمکاوندے نی

ابوبکر دے پُت آ عبداللہ پتے شہر دے روز اپڑاوندے نی
عامرؓ نام غلام صدیق والے اِجڑے لئے دو پہر نوں آوندے نی

ویچھ چاکھ کے دودھ اوہ چولیندے اندر غار دے روز پہنچاوندے نی
اسماؓ دھی صدیق دی دے کھانا عامر غار دے ول لیجاوندے نی

تھک گئے قریش تلاش کر کے گھوڑے اوٹھ پرنت دوڑاندے نی
سو اوٹھ انعام جے پھڑے کوئی مکے وچہ اعلان کراوندے نی

چل چلئے یا رہے رب راکھا چوتھے دن ایہہ نبیؐ فرماندے نی
تاقے دو جناب صدیقؓ اکبر عامر بھیج کے ترت منگواوندے نی

مدت ہوئی ہی چگدیاں ناقیاں نوں۔ اج شکر بجا لیاوندے نی
ابوبکر کس اوٹھنی پیش کردے۔ نبیؐ اوس دا مل کراوندے نی

یار آکھدا ایسدی لوڑ ناہیں۔ نبیؐ نہیں پسند فرماوندے نی
لینداؤ مل صدیقؓ مجبور ہو کے اشک اکھیاں وچہ بھر آوندے نی

کافر اک عبداللہؓ اریقط دا۔ وقف راہ تیار کراوندے نی
عامر خدمت نوں نال تیار ہویا۔ توشہ سفر صدیق منگواوندے نی

رسّی نہیں ہے ایس تھاں پاس کوئی توشہ دان نوں ویچھ فرماوندے نی
پیٹی کمر تھیں کھول کے دے اسماؓ نبیؐ ہو کے خوشی بنھاوندے نی

توں ذات النطاقین ہیں اسماؓ نبی پاک اعزاز ودھاوندے نی
سرور ہوئے اسوار پڑھ بسم اللہ رکھ آسرا رب دا جاوندے نی

ع۱ عامر بن فہیرہ حضرت ابوبکرؓ کے غلام تھے۔ جو روزانہ بکریاں چراتے ہوئے وہاں غار پر آکر کھانا اور دودھ پہنچاتے تھے۔ اور عبداللہ حضرت ابوبکرؓ کے فرزند ذات کو خبریں پہنچاتے تھے ع۲ حضرت رسول کریم صلعم پر اگرچہ ابوبکر صدیقؓ جان و مال تصدق کر چکے تھے۔ مگر آپ نے اوٹنی پر بغیر قیمت ادا کئے سواری پسند نہ فرمائی ع۳ عبداللہ بن اریقط ایک کافر تھا جو راستے کا واقف تھا ع۴ ذات النطاقین حضرت اسما کا خطاب رسول کریم کا عطا کردہ ہے اس لئے کہ ایک تو وہ رشتہ عائشہؓ صدیقہ سے وابستہ تھیں دوسرے انہوں نے کمر بند کھول کر کھانا لگایا تھا۔

Marfat.com

بیان حالات سفر ہجرت واقعہ سراقہ بن مالک

آدم جنتوں ہو بیوطن آیا اندر زمین تاں ہوئی توقیر ہے سی
ویسوں کڈھیا ظالماں انبیا تنوں کر دے ستم بدبخت بے پیر ہیسی
واری آئی سر تاج پیغمبراں دی چلے ویس چھڈ ہو غمگیر ہیسی
کعبے طرف نگاہ پانا ل حسرت یثرب جاوندے ماہ منیر ہیسی
پونے تن سو میل سی دور یثرب جتھے پہنچنا نبی کبیر ہیسی
پانی وسے نہ منزلاں نیک کدے گرمی دھپ لے ہاڑ اخیر ہیسی
آڑ دیکھ کے اج نہ کوئی سوہنج دیکھے نبیؐ دا نور تنویر ہے سی
سایہ دیکھ چٹان دا صاف کر کے چادر پائی صدیق منیر ہے سی
مل گیا چرواہ اک وچہ جنگل. دیندا مل صدیق دلگیر ہے سی
واقف کار مزاج رسول والا خدمت نبی دی جدھی جاگیر ہے سی
ڈھونڈ بھال نہیں چھڈی سی ظالماں نے اک دیکھدا یار راہگیر ہے سی
سراقہ بڑا جوان سی چڑھ گھوڑے اوٹھ دوڑا کرن اسیر ہے سی
دوجی واردی حادثہ ایہہ ہویا سٹے فال دا تیر دلگیر ہے سی

ہجرت تدوں تھئیں سنت ہے انبیاندی نبی ویس وچہ ہوئے دلگیر ہیسی
شیث نوح دیکھو ابراہیم یوسف عیسیٰ موسیٰ بھی ہوئے زہیر ہیسی
چوری چھپ کے نسدے ظالماں تھئیں من رب دی پاک تقدیر ہیسی
نال فخر دے اوٹھنی موڑ دی اے. ساتھ نبیؐ صدیق وزیر ہیسی
ریتا عرب دا کئی سو میل لمبا رکھ چھاں نہ جھنڈ کریر ہیسی
خوف ذرا نہ ویریاں ظالماں دا فضل رب والا لغل گیر ہیسی
گرمی ہوئی جد عشق مجاز والی ناقے تھک کے ہوئے زہیر ہے سی
جتھے لیٹدے شاہ لولاک لہکے یار کھاندی کرے تدبیر ہے سی
برتن صاف دے منتے پاکپڑا تھن دھو کے کڈھیا شیر ہے سی
دودھ صاف وچہ سفر دے پیش کر دا جہڑا صدقی پاک تصویر ہے سی
سراقہ مالک دے پت نوں جا دسدا ابن نبی دا گیا خبیر ہے سی
گھوڑا اوسدا ڈگدا کھا ٹھوکر کڈھے فال اوہ ست کے تیر ہے سی
دونویں وار انکار وچہ فال آیا ایہہ طمع اوہدا دامن گیر ہے سی

عـ۱ کنایہ اس امر کی جانب ہے کہ چونکہ ریگستان میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہوتی جہاں سایہ ہو درخت مفقود ہوتے ہیں اس لئے آج دیدار رسول کریم کا آفتاب کو اچھا موقعہ تھا جب سر پر آفتاب آیا تو غور سے دیکھ رہا تھا یعنے دھوپ کی تیزی زیادہ ہوگئی۔ عـ۲ سراقہ بن جعشم ایک بڑا گروہ چڑھا پہلوان تھا اس کے اثنائے تعقب میں گھوڑے کے ٹھوکر کھانے پر تیر سے فال نکالی۔ جواب نفی میں نکلا یعنی تعقب نہ کرنا چاہیئے۔ پھر سوار ہوا پھر ایسا ہی ہوا تیسری مرتبہ قریب پہنچا قریب تھا کہ تیر سے وار کرے کہ گھوڑا گرا اور اس کے اگلے پاؤں زمین میں دھنس گئے اور اپنا تیر لغل کے پاس سے نکل گیا وہ بچ گیا اس نے اسرالله کو غالب سمجھا اور مخلصانہ حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ مجھے معافی دی جائے اور خدا آپ کو برسر حکومت کرے تو مجھ سے مواخذہ نہ کیا جائے بکری کی کھال کے ٹکڑے پر تحریر امن لکھوا دی گئی۔

Marfat.com

تیجی وار اوہ پہنچیا آن نیڑے لیا جوڑ کمان تے تیر ہے سی
جنہوں رب لکھے اوہنوں کون مارے نبیؐ ربدا پاک لشکر ہے سی
غالب سمجھیا اوس نے امر اللہ حاضر ہو وندا من تقصیر ہے سی

پر گھوڑے دے دھسّے زمین اندر ڈگا خاک تے وانگ نخچیر ہے سی
بچگیا خود اپنے تیر کولوں جنگی اوس دی اجے تقدیر ہے سی
کہندا کرو معاف خطا سرورؐ منگی امن دی اوس تحریر ہے سی

کشفِ رسول پاک صلعم اور پرچہ امن عطا کرنا سراقہ کو

پرچہ امن دا نبیؐ لکھوا دتا نالے کشف دا آپ اک حال دسدے
ایہہ کشف رسول سی ہین کتھے جیہڑے وحی نوں خواب خیال دسدے
دراصل سی اک ایہہ پیشگوئی گلاں تن سی نال جلال دسدے
جنگ ہوویگی نال ایرانیاں دے کسریٰ پوسے گا وچہ زوال دسدے
کنگن پین نہ جدوں تک ہتھ تیرے نہیں ہونا تیرا وصال دسدے
سراقہ فوج دیوچہ سی مومناں دے آیا جدوں خزانے دا مال دسدے

کنگن[1] پین سراقہ اوہ ہتھ تیرے جیہڑا شاہ ایران دا مال دسدے
پہنچے نہیں پرواز خیال والی[2] دیہہ سال پہلوں آپ چال دسدے
دشمن ہین تو ں راج ایہہ یاد رکھیں ہو جائیں گا مومناں نال دسدے
فتح ہوویگی مومناں صادقاں نوں مل جائے خزانیدا مال دسدے
دیکھو عمر دا دور خلافتی سی ہوئی جنگ ایہ انیاں نال دسدے
ہتھیں کنگن سراقہ دے پئے سرورؐ نبی پاک یقین کمال دسدے

[1] ہجرت کرنا سنت انبیا ہے۔ دنیا میں جتنے نبی گذرے سب کو اپنے اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا۔ دراصل مخالفین حق کی انتہائی کوشش جب متفقہ طور پر اس درجہ پر پہنچ جاتی ہے کہ وہ خدا کے برگزیدہ نبیوں کو ہلاک کرنے پر تل جاتے ہیں اس وقت خدا اپنے ماموروں کو حکم دیتا ہے کہ اب اس مقام کو چھوڑ دو۔ جیسا کہ ورقہ بن نوفل نے پہلے وحی ہونے پر رسول کریم سے عرض کیا تھا۔ [2] سراقہ کو تحریر امن دیتے ہوئے رسول کریم نے فرمایا کہ اے سراقہ میں تو تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے خزانے کے کنگن دیکھتا ہوں یہ کشفی نظارہ چوبیس سال بعد کی ایک خبر بتا رہا تھا۔ ان حالات میں خیالات انسانی سے بالاتر ہے وہ شخص جو نہایت بے کسی کی حالت میں عرب کے چند معمولی دشمنوں سے چھپ کر شہر چھوڑ کر بھاگتا جا رہا ہے جس کو چاروں طرف خطرات نے گھیرا ہوا ہے کہ کوئی دشمن نہ پہنچ جائے وہ اس بے کسی کی حالت میں کسریٰ کی سب سے بڑی سلطنت کے مالک ہو جانے کی خوشخبری پاتا ہے [2] وہ الفاظ جو بھاگنے والے کے منہ سے اس حالت میں نکلتے ہیں وہ بیس سال بعد حضرت عمرؓ کے زمانے میں پورے ہوتے پندرہ سال بعد حضرت عمرؓ نے ایران کے خزانہ کا مال آنے پر سراقہ کو بلایا اور کسریٰ کے کنگن اس کے ہاتھ میں پہنائے یہ وہ اعجاز ہیں جنہیں دیکھ کر صحابہ کے دلوں میں وہ ایمان پیدا ہو گیا کہ گویا انہوں نے اپنی آنکھوں سے خدا کو دیکھ لیا۔ اس کشف میں تین پیش گوئیاں مضمر تھیں ایک تو یہ کہ سراقہ اس وقت تک زندہ رہے گا۔ دوسرا مسلمان ہو جائے گا تیسرے جب مسلمانوں کی جنگ ایرانیوں کے ساتھ ہو گی سراقہ شامل ہو کر کنگن حاصل کرے گا۔

Marfat.com

مقولہ شاعر

کدرے تھاں نہیں جسنوں امن والی دیس چھڈ جو نسیا جاوندا اے
کیہڑے آسرے تے وسّے ایہہ گلاں ایتھے غور تے فکر شرماوندا اے

جدوں ہوئیاں پوریاں ایہہ گلاں دل نال یقین بھر آوندا اے
لیا دیکھ صحابیاں رب سچا سراقہ جدوں کنگن ہتھیں پاوندا اے

وچہ سفر خدا ایہہ عہد کردا جیہڑا فرض قرآن ٹھہراوندا اے
واپس کرانگا تینوں حبیب ایتھے جیہڑا تھاں اج چھٹیا جاوندا اے

والی ہے رسول دا رب سچا زور کل جہاں لگاوندا اے
کامیاں سیا اوپر یقین کامل سرور نبی نہیں ذرا گھبراوندا اے

مقولہ شاعر

چلے پھیر سرتاج کل انبیاندے ہویا ساہ جاں ٹھیک اسواریاں دا
پونے تین سو میل دا اوہ ریتا مشکل پند جے منزلاں بھاریاں دا

پچھو حاجیاں نوں جتھے اج تیکر بھیڑا حال ہوندا موٹر لاریاں دا
مار و مار مکاوندے منزلاں نوں والی جگ دی کل سرداریاں دا

دشمن ساک نہیں کل جہان ہویا مزا ویکھ لو رب دی یاریاں دا
سیرت پڑھے جے کوئی غلام سرور پتہ لگدا کار گذاریاں دا

بیان صحابہؓ کا یثرب میں انتظار

یثرب وچہ اوڈیک سی نبی والی راہ ویکھدے روز اصحاب سارے
مکہ چھڈیاں ہوئے نے دن اپنے جوڑن روز پئے بیٹھ حساب سارے

پتہ نہیں سی غار دے ناں والا ہوندے بہت بیحال بیتاب سارے
تڑپ ویکھدا کوئی پیار والی دسن بھجدے وانگ کباب سارے

اوڑک آئی اوہ گھڑی نصیب جاگے کھلے وصلدے کل ابواب سارے
آیا نور نزدیک خدا والا ہوئے ظلمتی دور حجاب سارے

پیشوائی نوں روز جو آوندے سی چلے اج مل کے ہمرکاب سارے
آفتاب سی مکھ رسول والا گردے چن سی جدھے ماہتاب سارے

ٹھاٹھاں مار دا نور خدا اس دم گوہر چمکدے کل نایاب سارے
سرور پاک خوشبو سی نبیؐ والی عرق عرق پئے ہون گلاب سارے

بیان حالات قیام قبا

شہروں اُرے کجھ دور دے فاصلے تے وسدا تھاں ہے خوب قبا والا
رہندے اوس جا کجھ قبیلڑے سی نبیاں دین سی جنہاں خدا والا

ا اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَوَلَاکَ اِلٰی مَعَادٍ [illegible]

Marfat.com

پھر اوہناں وچہ عمر بن عوف دا سی سیرت نیک تے بہت چیا والا
کیتی نبی کریم منظور دعوت چھایا اوس تھاں نور ہدیٰ والا
حضرت علی وی ملے سی آ اینتھے جھگڑا طے کر جو رہا والا
فخر خاک قبا نوں اج ملیا آیا نبیؐ جاں پاک خدا والا

دعوت نبیؐ دے اوس غلام کیتی جذبہ دس کے نور صفا والا
مکے والے مہاجر سی کجھ ایتھے ٹولہ پاک ختم الانبیاء والا
کیتی دید آ یثربی مومناں نے پیتا جنہاں سی آب بقا والا
وسیا عمر بن عوف دے گھر سرور بدل کرم دا جود سخا والا

تعمیر مسجد نبوی قبا میں

ممکن کرے خیال نادان کوئی نبی ایس تھاں دعوتاں کھاوندیسن
پہلی نبی مسیت ایہہ جگ اندر نبی پاک رسول ہنواوندیسن
جدی تقویٰ تے نبی بنیاد رکھی۔ قول ربدے پئے بتلاوندیسن
ربیع الاولوں اٹھویں آئے ایتھے۔ اکی تک قیام فرماوندیسن

کیتی نبی تعمیر سی اک مسجد بھاگ جاگ اوٹھے ایس تھاؤندیسن
کردے وانگ مزدور سی کم حضرت عمل کرندا سبق پڑھاوندیسن
کیتا نبی قیام سی دو ہفتے نت شہر دے لوک بلاوندیسن
ہوئی بائی تاریخ تے نبی عالم سرور شہر نوں قدم اٹھاوندیسن

تشریف لانا رسول کریم کا شہر یثرب میں حضور کی التجا در بارگاہ خدا میں

کمالا منہ ہے قلم دا چاک سینہ مشکل لکھن ہے حال حضور دسدا
بخشدیں حبیب دے سر صدقہ ربا میں گناہاں تھیں چور دسدا
کراں کیویں بیان اخلاق نبوی اج جگ ہے بہت مغرور دسدا
تیرا شکر ہے ہویا خیال اسدا جس دا پاک مقام ہے دور دسدا

ناقص عقل تے حب وی نہیں خالص کوئی تڑپ نے ذرا شعور دسدا
پتہ نہیں کیوں لئی آ ایہہ خدمت میرے نفس دا عزم مجبور دسدا
جدھی کریں ثنا ترں آپ مولا۔ کوتہ فہم انسان معذور دسدا
کریں فضل تھیں آپ مدد میری تیرا فضل تے کرم دستور دسدا

ع۱ خاص شہر مدینہ سے تین میل ادھر بیرونی آبادی قبا کے نام سے موسوم ہے اور عوالی مدینہ کہلاتی ہے، ۸ ربیع الاول دوشنبہ کے دن قبا میں عمر بن عوف کے یہاں ٹھہرے بہت سے مہاجرین بھی یہاں ٹھہرے ہوئے تھے حضرت علی بھی یہاں ہی آ کر ملاقی ہوئے ع۲ لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ سورہ توبہ رکوع ۱۳ پارہ ۱۱۔ یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی اس بات کے لائق ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔ اس مسجد کی بنیاد سب سے پہلے حضرت رسول کریم نے قیام قبا کے زمانے میں رکھی۔ اور آپؐ اس میں بمع صحابہؓ کے مزدوروں کی طرح کام کرتے رہے۔ اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلی مسجد قبا کی ہے جیسے قرآن کی مذکورہ شہادت سے ظاہر ہے۔

Marfat.com

لکھاں وچہ بدعملیاں جمالی احمدؐ بینوں اپنا بڑا قصور دسدا
بھاویں ہاں بے عمل اوباش بھارا تاں وی نبی تیرے حضور دسدا
مدنی زندگی اج ہے شروع ہوئی یثرب نبیؐ دا نور ظہور دسدا
مشوق دید دا دوستاں دشمناں نوں یثرب اج سی بڑا مشکور دسدا
آدم جنؑ تے ملک رود پڑھدے فضل رب تھیں شہر محمور دسدا
پیشوائی نوں آئے سی اوس خزرجؑ کفر جوش تکبر تھیں دور دسدا
چڑھ کے کوٹھیاں تے کڑیاں گوندیاں سانی ساڈا قلب ہے اج مسرور دسدا
شکر کرائگے اسی تے تدوں تیکر جدوں تیک دے عاد ستور دسدا
قدم قدم تے اوٹھنی کرے سجدے داخل ہوئی تے شہر مسحور دسدا
ٹھہرن واسطے عرض سب کرن مسلم نبیؐ رب دے خاص حضور دسدا
بیٹھے رب دے حکم تھیں ایہہ جتھے تھاں جان لئو اوہ مامور دسدا

بیان وجہ تسمیہ نام مدینہؑ

ربیع الاوّل سی ماہ تاریخ بائی ہویا نبی دا جدوں ورود یثرب
یثرب شہر وچہ آئے جاں نبی اللہ ہوئی خاک شب پاک مسجود یثرب
مدینہ شہر نوں آکھدے وچہ عربی دیکھو وچہ لغات موجود یثرب
مسلم آکھدے نبی دا شہر اس نوں عربی مدینۃ النبی مشہود یثرب

ع۱ آج اوس خزرج کے قبائل سج دھج کر نکلے اور تمام شہر سجایا گیا تھا۔ ہنوز ہتھیار سجا سجا کر آئے تھے ایک غلغلہ تکبیر کا بلند ہوا۔
ع۲ طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ۔ وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ ترجمہ۔ چاند نکل آیا ہے کوہ وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک دعا مانگنے والے دعا مانگیں ع۳ ہر ایک انصاری خاندان یہی عرض کرتا تھا۔ یا رسول اللہ یہ گھر یہ مال ہے یہ جان حاضر ہے حضور دعا خیر دیتے جاتے تھے آپ نے فرمایا کہ یہ اونٹنی جہاں بیٹھ جائے گی وہی جائے قیام ہے چنانچہ یہ فخر حضرت ابو ایوب انصاری کو ملا اس کے مکان کے سامنے اونٹنی بیٹھ گئی یہ ماہ ربیع الاول کی بائیس تاریخ تھی۔ ع۴ مدینہ عربی زبان میں شہر کو کہتے ہیں اس شہر کا قدیمی نام یثرب ہے جب رسول کریم صلعم یہاں آکر رونق افروز ہوئے تو لوگ مدینۃ النبی یعنی نبی کا شہر کہنے لگے تب ہی سے اس کا نام مدینہ ہو گیا ہے۔

Marfat.com

مدینہ ہویا مشہور وچہ جگ سارے فیض اللہ دا کرم تے جو یثرب
ملیا امن واتھاں ایہہ مومناں نوں سرور کیرے پسند معبود یثرب

بیان بعد قیام مدینہ منورہ بنا تا مسجد نبی کریم صلعم کا اور قیام اصحاب صفہ

کیتی نبی تجویز میت والی اندر شہر جاں آپ قیام کیتا
مالک تھاں دے دو یتیم لڑکے ٹکڑہ نذر ادہ اونہاں تمام کیتا
پہلا کم میت بنا ونیدا نبی پاک ل کے صبح شام کیتا
پتھر چکدے پاک رسول ساڈے اللہ جنہاں نوں خیر الانام کیتا
رجز پڑھن اسارے جان مسجد صدقے سب نے سکھ آرام کیتا
ربا اصل تے خیر ہے آخرت دی کیہ کے کرم جے نوں انعام کیتا
سدھی ساڈی ہوئی تیار مسجد جدی سادگی نے اوچا نام کیتا
پانی وسدا کدی تے چھت چوندی چکڑ فرش خراب تمام کیتا
نتھرا اچھیا اک میت اگے ڈیرہ جدے تے مومناں عام کیتا
درسگاہ اصحاب سی صفہ والی حاصل جنہاں سی دین اسلام کیتا

ٹکڑا زمین دا جھ بیکا لہے سی او ہدے لین والا انتظام کیتا
مفت لین نہیں نبی پسند کردے حق لیا حوالڑے دام کیتا
کھیڑے سہن مزدور معمار ایتھے کرو غور کس کس اہتمام کیتا
ہور پاک اصحاب سی نبی والے حاصل جنہاں کمال سی نام کیتا
نال رجز دے پڑھن رسول اللہ کندن جنہاں ہیسی نانبا خام کیتا
کریں فضل انصار مہاجراں تے جنہاں نوش توحید دا جام کیتا
کھنداں کچیاں تھم کھجور والے شاخاں پتیاں تھیں اوپر بام کیتا
سنگ ریزے وچھائے سی پھیر اس تے پچھوں ایہہ وڈا انتظام کیتا
گھر بار نہ جنہاں دی تھاں کوئی اونہاں اوس تے آن مقام کیتا
مسجد نال پھر بنے سی دو حجرے سرور نبی تے جتھے قیام کیتا

ع۱ ابو ایوب انصاری کے مکان کے سامنے کچھ زمین افتادہ پڑی تھی۔ اس کے ایک حصہ میں اونٹ باندھے جاتے تھے ایک طرف قبریں تھیں کچھ درخت اور جھاڑیاں تھیں۔ ان کے مالک دو یتیم لڑکے تھے یہ زمین مسجد کے لئے تجویز ہوئی ان یتیموں نے وہ مفت نذر کرنی چاہی مگر آپ نے پسند نہ فرمایا اور وہ قیمتاً خریدی گئی ع۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ۔ اے خدا بھلائی تو صرف آخرۃ کی بھلائی ہے پس تو مہاجرین اور انصار کی مدد فرما۔ ع۳ مسجد کے ساتھ ایک چھایا ہوا چبوترہ بنایا گیا جس پر وہ لوگ مقیم تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا یہ لوگ اصحاب صفہ کے نام سے مشہور تھے مسجد کے ساتھ یہ درسگاہ کی بنیاد تھی یہ لوگ دن کو باری باری لکڑیاں لاتے اور بیچتے اکثر ان کے کھانے پینے کا رسول کریم کو تھا ان اصحاب کی تعداد بتدریج بڑھتی گئی ان میں بڑے بڑے صاحب علم ہوئے۔ ع۴ اسی مسجد کے ساتھ دو حجرے حضرت نبی کریم کے لئے بنائے گئے پھر جیسے جیسے اور نکاح آنحضرت صلعم کرتے گئے حجروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا ؛

بیان تنظیم نماز فرمانا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

تیراں سال نہ مکے دیو چہ ملیا موقعہ کدی جماعت کران والا
مسجد نبی نے مشورہ نبی کیتا کریئے ڈھنگ کی بندے بلان[1] والا

کسے نادو جان دی رائے دتی کسے مشورہ سنکھ وجان والا
جھنڈا ویلے تے اک چا کھڑا کریئے دسے دور تک ہووے اچان والا

جس نوں ویکھ نماز نوں ہون کٹھے راتیں وخت ہے اوہدے دکھان والا
حضرت عمرؓ[2] دی آگئے وچہ مجلس کیتا پیش ایہہ طرز اذان والا

کیتا پاک رسول پسند اس نوں چنگا طرز ہے ایہو بلان والا
بنگئی اذان اک معجزہ[3] جے سوچے غور تھیں فکر دھیان والا

سارا کل نچوڑ اسلام دا اے اوچا بہت اصول جے شان والا
پنجے وقت اعلان ہے نت ہوندا خالی رہے نہ تھاں جہان والا

اللہ نام تھیں شروع اذان ہوندی اللہ لفظ ہے اہدے مکان والا
پھیلے روز تعلیم اسلام والی ہوندا خرچ ناہیں مسلمان والا

وجدے گھڑی گھڑیال عبادتاں دے طرز دیکھ لئو سارے جہان والا
ناد سنکھ تے ٹلیاں پتہ دیندے ہویا وقت ہے پوجا کران والا

دکھو دکھ ایہہ شور جہان اندر پوے کن آواز نہ گیان والا
لکھاں مال منال رڑھا دیندے آوے ہتھ نہ فیض اذان والا

ممبر مذہبی ہون جے کل کٹھے کرن طرز ایجاد بلان والا
اتنے فائدے ایس تھیں سہل چنگا بنے کوئی نہ جمع کران والا

دعوی کرے جے کوئی بنا دسے مل کے ٹولڑا کوئی انسان والا
بنے کدی نظیر نہ مشورے دی دعوی بڑا جے اجے قرآن والا

جمعہ[4] پڑھیا مدینے وچہ نبی پہلا خطبے وچہ احکام بتلان والا
سرور دیکھ تنظیم نماز[5] والی صدقے جاوندا فہم انسان والا

ع۱ تنظیم نماز کے لئے اذان کی تجویز مجلس شوریٰ قائم ہوئی کسی نے ناد بجانے کا مشورہ دیا کسی نے سنکھ بجانے کا کسی نے جھنڈا کھڑا کرنے کا ع۲ حضرت عمر بھی اس مجلس شوریٰ میں آگئے اور آپ نے خواب کا بیان کیا کہ کوئی شخص یہ کلمے دہراتا ہے آپ نے پسند فرمایا ایک اور اصحابی نے بعینہ یہ خواب دیکھا ع۳ اذان اس لئے اعجاز ہے کہ دنیا کے عقلمندوں کی عقلی طاقتیں عاجز ہیں کہ اس سے بڑھ کر بے خرچ آسان طریقہ نہیں بنا سکتے جس میں یہ خوبیاں بھی موجود ہوں اور تمام مذہب اسلام کے لب لباب کا اعلان تمام دنیا میں ہوتا رہے اگر کوئی انکار کرے تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے ع۴ پہلا جمعہ رسول کریم نے مدینہ میں آکر پڑھایا جس کا مطلب یہ ہے کہ آٹھویں روز تمام مسلمانوں کے سامنے ایک متقی عالم تعلیم فرقان کی جانب مسلمانوں کو مخاطب کرتا رہے ع۵ نماز کی تنظیم اپنے اندر مساوات کے علاوہ پابندی اوقات اور خدا کی جانب پانچوں وقت رجوع کرنا اور صراط مستقیم کا طالب ہونا اور میانہ روی کا خیال اتفاق و اتحاد کا عملی سبق الغرض وہ تمام باتیں جو سوسائٹی میں امن آرام کا باعث ہو سکتی ہیں اور بلند خیالی کے اونچے سے اونچے مقام پر پہنچا سکتی ہیں سب اس میں موجود ہیں ؛

Marfat.com

بھائی چارہ قائم کرنا مہاجرین[1] اور انصار مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

ہوگئی تنظیم نماز والی دوجا کم ہے سی اوگنہاریاں دا
جنہاں کل ملکیتاں ساک چھڈے گھر بار تے وطن دساریاں دا

ساتھی چھٹے رفیق نہ تھاں کوئی ہویا سامنا نے دکھاں بھاریاں دا
دس ویہہ نہیں چالیوں ودھ مسلم ٹولہ بڑا سی اینہاں وچاریاں دا

اللہ کرے خطاب انصار[2] کہہ کے نام یثربی مومناں ساریاں دا
مددگار نوں کہن انصار عربی مطلب خاص سی اینہاں بلاریاں دا

مجلس قائم کر شاہ کونین کہندے بندوبست ہن کرو بیچاریاں دا
بھائی ہین انصار ایہہ دین والے کم نہیں دوچار اٹھواریاں دا

کہندے تدوں انصار ہاں اسی حاضر ناطہ جوڑدے نبی نکاریاں دا
نبی آکھیا جگ نوں دسناں جے نقشہ دین والے بھائی چاریاں دا

بھائی بھائی رسول بناوندے نے نام لے لے سب دلاریاں دا
اک لین[3] انصار تے اک ہجری سرور جوڑدے ساتھ پیاریاں دا

بیان اسلامی بھائی چارے پر عمل پیرا ہونا مہاجرین و انصار کا

ویکھے ذرا جہان کل غور کر کے جدوں حکم ایہہ نبیؐ سناوندے نی
سن کے حکم رسول دا اٹھ ٹردے بھائی بھائی اوہ بن دکھاوندے نی

گھر بار انصار سب ونڈ دیندے بھانڈے کپڑے نصف ونڈاوندے نی
کھیتی باغ جاگیر سب ادھ کر کے حصہ بھائی دا وکھ کراوندے نی

ڈنگر مال غلام اوہ ونڈ سارے اپنے بھائی نوں آکھ سناوندے نی
چون کنا[4] ہے تساندا لئو بھائی حصہ دیکے خوشی مناوندے نی

کیتے جو ایثار انصار اس دم کسے قوم وچہ نظر نہیں آوندے نی
منیاں حکم سی جنہاں رسول والا اوہو لوک انصار کہلاوندے نی

وتی حد مکا انصاریاں نے جذبے حب دے ہوش بھلاوندے نی
کھیتی کرن انصار تے دین حصہ بھائی سچدے بن دکھلاوندے نی

غیرت[5] ویکھنے جوگ مہاجراں دی رستے پچھ بازار نوں جاوندے نی
لگے کرن سوداگری کجھ اوتھے کجھ جا کے ٹوکری چانودے نی

[1] یعنی مہاجرین کے معنی ہجرت کر کے آنے والے۔ [2] انصار عربی زبان میں مددگار کو کہتے ہیں چونکہ اہل مدینہ نے اجڑے ہوئے مسلمانوں کی ہر طرح امداد کی اس لئے وہ انصار کہلائے [3] ایک انصار اور ایک مہاجر کو بلا کر نام بنام رسول کریم نے بھائی بھائی بنا دیا [4] چون کنا پنجابی محاورہ ہے کہ جو چاہو حصہ دونوں میں تم منتخب کر لو۔ انصار نے جو ایثار مہاجروں کے ساتھ کیا دنیا کی کوئی قوم ایسے ایثار کی نظیر دکھانے سے عاجز ہے [5] مگر مہاجرین نے بھی اگرچہ ان کو حقوق انصار سے ملے غیرت کو بہترین طریقوں سے دکھلایا یہ عقدہ اخوت یہاں تک مضبوط ہوا کہ حقیقی رشتہ دار پیچھے رہ گئے جب ایک ان دونوں بھائیوں سے فوت ہو جاتا تو دوسرا اس کی جائداد کا وارث ہو جاتا مگر اس کو قرآن کریم نے بعد میں روک دیا (باقی صفحہ ۸۸ پر)

Marfat.com

رکھدے بیویاں دو انصار سی جو اپنے بھائی نوں آکھ سنا نو دے نی
دیاں چھڈ میں اک طلاق دیکے جذبہ نصف دا خوب دکھا نو دے نی
جیہڑے نبی بھرا بنا وتے دیکھو کی جواب سنا نو دے نی
جے میں حال لکھاں بھائی چار یاندا کاغذ بہت سیاہ ہو جانو دے نی
دِتّا اوہناں نباہ ایہہ بھائی چارہ ساری زندگی فرق نہ پاوندے نی
حصہ دین مہاجراں دوجیاں نوں بھائی نواں پھر ہور بنا ونو دے نی
جلاوطن جاں بنو نضیر[1] ہوئے نبی پاک رسول فرما نو دے نی
کیتی عرض انصار یا نبی اللہ بھائی چھڈے نہ اساں تھیں جانو دے نی
ملیاں جدوں ترقیاں مومناں نوں تاں وی بھائی نہ دلوں بھلا نو دے نی
دولت مال کی چیز ہے وچہ جنگاں بدلے بھائی دے سیس کٹا نو دے نی
دیکھ ایہہ ایثار انصار والا بنی نوع انسان شرما نو دے نی

گھر بار نہیں وسدا پیا تیرا سانوں پئے ایہہ دکھ ستا نو دے نی
کریں اوس دے نال نکاح بھائی ایتھوں تیک اوہ حق ونڈا نو دے نی
بہناں ساڈیاں حرم تساڈڑے نے نال حب دے اشک وگا نو دے نی
کھچاں کیویں تصویر جذبات والی جذبے شکل نہ کوئی دکھا نو دے نی
مر جائے جے بھائی انصار یاندا اوہدے مال نوں ہتھ نہ لاو نو دے نی
رکھن اوہناندے حق وی اونویں قلم کوئی نہیں خیال لے آنو دے نی
دیئے اوہناں دے باغ مہاجراں نوں واپس ملن انصار دے چاہنو دے نی
ساڈے رہن گے اوہناندیو چہ قبضے نویں ہور وی نال دوانو ندے نی
دیکھن سنن جو پاک رسول کولوں بھائی بھائی نوں آسنا وندے نی
جیہڑی حب دسی اوہناں بھائیاں نے سکے بھائی نہ کدی نہ کدی دکھاوندے نی
فخر کرن گے سرور اسدا مسلم اُچے شان انصار دے تھاونو دے نی

بیان دوسرے مشاغل رسول کریمؐ کے اور معاہدہ یہود مدینہ سے اور تنگ حالی مسلمانوں کی

ہو گئی تنظیم جد مومناں دی ویلا آیا جے خلق دکھلاونے دا
جتھے تن سی اوہناندے بڑے بھاری کم رکھدے شور مچاونے دا

یثرب وچہ سی زور یہودیاں[2] دا دعویٰ رکھدے حکم چلاونے دا
اک قینقاع بنو نضیر دوجے ڈھنگ جاندے اوہ سو دکھاونے دا

(بقیہ صفحہ سے آگے۔) النبی اولی بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھتھم واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتب اللہ من المومنین والماجرین الا ان تفعلوا الی اولیٰئکم محروفا کان ذلک فی الکتب مسطورا ہ۔ سورہ احزاب پارہ ۲۱ رکوع اول ترجمہ نبی سے تعلق ہے ایمان والوں کا زیادہ اپنی جان سے اور اس کی عورتیں ان کی مائیں ہیں اور ناطے والے ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ کے حکم میں زیادہ سب ایمان والوں اور وطن چھوڑنے والوں سے مگر یہ کہ ایسا چاہو اپنے رفیقوں سے احسان یہ ہے کتاب میں لکھا۔ ع۱ سن ۴ ہجری میں جب بنو نضیر جلاوطن ہوئے ان کی زمینیں مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں تو مہاجرین کی تکلیف دور کرنے کے لئے ان زمینوں کا دینا تجویز کیا۔ انصار نے انشراح صدر سے بارگاہ نبوی میں عرض کیا ہماری زمینیں ان کے قبضہ میں بدستور رہیں گی ع۲ مدینہ میں یہودیوں کی آبادی بہت زیادہ تھی ان کے تین بڑے قبیلے تھے ایک بنی قینقاع دوسرے بنو نضیر تیسرا بنو قریظیوں کے یہ لوگ اوس اور خزرج کی باہمی لڑائیوں میں حلیف بن کر شامل ہوتے تھے اب اوس اور خزرج کا زیادہ حصہ مسلمان ہو گیا تھا (باقی صفحہ پر)

Marfat.com

تیجا ٹولہ سی بنی قریظیاں دا چسکا جنہاں نوں داؤ لگاونے دا
پہلوں نال تحقیر دے دیکھیو نے ہویا مشغلہ شان دکھلاونے دا
اوس خزرج نوں جنگاں مکایا سی تمغہ لیانے دین لے آونے دا
دکھو دکھرے وچہ قبیلیاں دے بنی سوچیا طرز ملواونے دا
ہویا پاس اصول اتحاد والا بند و بست ایہہ ہویا لکھاونے دا
آپو اپنے دین تے رہن دونویں جھگڑا لوڑ نہیں مفت ودھاونے دا
حملہ کرے کوئی غیر جے کسے اُتے کرے قصد اوہ مار مکاونے دا
یثرب اُتے جے کدی کوئی کرے یورش دونویں کرن گے ڈھنگ بچاونے دا
دوہاں واسطے ادب دی تھاں یثرب کرن کم نہ خون وگاونے دا
دساں حال کی مومناں صادقاں دا اوکھا وقت سی ڈنگ ولاونے دا
چوتھے بہت اصحاب سی صُفّہ والے غم اونہاں دے درد ونڈاونے دا
ہوندی لوڑ نہ اونہاں دی کدی پوری فکر نبیؐ نوں رہے کھلاونے دا
خود نبی کریم دے گھراں اندر گھٹ کم سی اگاں جلاونے دا
بھکھا رہے کوئی اسلام والا چوگ نبیؐ نوں فکر چگاونے دا

دیکھ ایہہ تعظیم اسلام والی فکر پیو نے دبدبہ جاونے دا
چرچے کرن مذاق اُڈا بھارے کدی کرن اوہ کم بہکاونے دا
قرضدار سن ایہہ یہودیاں دے ہویا سود سبب تھکاونے دا
کر دے آپ تحریک معاہدے دی فیض دس کے اک ہو جاونے دا
مسلم اتے یہود اک قوم ہوسن کوئی کم نہیں شان دکھلاونے دا
کوئی کرے نہ کدی دی چھیڑ خانی چارہ کرے نہ کوئی بھڑکاونے دا
دوجا کرے مظلوم دی طرفداری حیلہ کرے نہ جان لکاونے دا
مل کے لڑن دونویں صلح کرن دونویں وکھ حق نہیں صلح کراونے دا
آخر فیصلہ کرن گے نبی اللہ موقعہ ہووے جے گل مکاونے دا
گھر بار دا فکر تے دشمناں دا نالے فکر سی پیو ونے کھاونے دا
ادھے جاوندے لکڑیاں لین جنگل وارو وار سی کم لے آونے دا
ونڈ دین اصحاب تے روز حضرت ایہو طرز سی وقت لنگھاونے دا
کدی ستو کھجور تے گذر ہوندی اکدی بھکیاں جھٹ ٹپاونے دا
فاقہ کرن تے کرن رسولؐ ساڈے کم آپ دا عمل سکھلاونے دا

(بقیہ صفحہ سے آگے) جو مشرک تھے۔ وہ بہت تھوڑے تھے اس لئے نبی کریم نے مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان صلح کی بنیاد ڈالی جس پر یہودی بھی راضی ہو گئے اس معاہدہ کی بڑی بڑی شرطیں یہ تھیں۔ اول مسلمان اور یہودی ایک قوم کے حکم میں ہوں گے۔ دوم مذہبی آزادی کے حقوق حاصل ہوں گے۔ سوم دونوں میں سے کسی کو جنگ پیش آئے گی تو مظلوم کی مدد کریں گے۔ چہارم مدینہ پر حملہ ہو تو دونوں مل کر دفعیہ کریں گے پنجم صلح کریں گے تو دونوں مل کر۔ ششم مدینہ دونوں کے لئے عزت کا مقام ہوگا۔ ہفتم آخری فیصلہ جھگڑوں کا آنحضرتؐ کریں گے۔

۱؎ مسلمانوں کی حالت پہلے سے نازک تھی گھر بار چھوڑ کر آئے تھے دن رات معاش کے فکر میں سرگرداں رہتے تھے۔ رسول کریم کی خود یہ حالت تھی کہ مہینوں حرم نبوی میں آگ نہ جلتی تھی۔ ستو اور کھجوروں پر گذر اوقات ہوتی تھی۔ اصحاب صُفّہ کا غم سب سے زیادہ تھا۔ آسودہ حال صحابہ ان کو اپنے گھروں میں لے جاتے تھے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ بعض اوقات اسی اسی مہمانوں کو اپنے گھر سے کھانا کھلاتے تھے۔

Marfat.com

جے کر لکھاں میں کھول کے حال سارا فکر ہے کتاب ودھ جاونے دا
اکدن نبی دے گھر مہمان آیا اتھے نہیں سامان سی کھاونے دا
لیا طلحہ نے پتہ جا گھر دے اندر میسی ٹک اولاد پر چاونے دا
عرب نال مہمان دے کھان کھانا خوشی رکھدے دل اوہ پاونے دا
بیٹھ ساتھ مہماں دے کھان لگے حیلہ اک سی جو دکھلاونے دا
دتا پیٹ بھرا اوہناں کھلا مہمان کرکے فکر اوہ رات ٹپاونے دا
عمل نیک اوہ خوشی دینال کردے بھاویں دقت سی سخت گھبراونے دا
صفہ والیاں دا فکر رہندا پینے کھانے دین سکھلاونے دا
مشکل گذرا اوقات دن رات ہوندی عمل نبی دا درد ونڈاونے دا

بیان عناد پیدا ہونا یہودیوں کے دل میں مسلمانوں سے

دیکھ درد سلوک اسلامیاں دا ہویا دکھ سی بڑا یہودیاں نوں
رقماں لین دھانت سود اندر حاصل ظلم تھیں کرن خوشنودیاں نوں
بچے عورتاں قرض دے رہن رہندے کردے ستم دکھا مردودیاں نوں
دکھی کرن پسند اسلام تائیں وڈا رنج سی کل یہودیاں نوں

ہوئی آمدن بند بیلاج والی پیا دخت بھارا اوہناں سودیاں نوں
شاہوکارے وانگ بانار ہویا نبی پاک دی دیکھ کے جودیاں نوں
مٹا دسدا عیش آرام سارا جاندا ویکھیا کل مقصودیاں نوں
پیا دلیں اسلام دا ویر سردار کہندے یہو مٹا بہبودیاں نوں

ع۲ یہود بہت سود خوار تھے اوس اور خزرج باہمی جنگوں سے تباہ ہو چکے تھے۔ یہود بڑی بھاری شرح سود پر ان کو قرضہ دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اوس اور خزرج کے بچے اور عورتیں رہن قرضہ رہا کرتی تھیں ایک دفعہ کعب بن اشرف کے پاس ان کے ایک دوست قرض کے لئے گئے تو اس نے صاف کہ دیا کہ اپنی مستورات کو رہن رکھ دو۔ پھر ایسی بے رحمی کرتے کہ دو دو چار چار روپیہ کے عوض بچوں کو پتھر سے مار ڈالتے الغرض یہود نے دیکھا کہ اسلام کی ہمدردیاں ان کی تباہی کے سامان ہیں اور دن بدن اسلام کے مواعظ حسنہ ان کے مظالم میں رکاوٹیں پیدا کرنے لگے وہ دل ہی دل میں مسلمانوں کے دشمن ہو گئے۔

بیان جوش مخالفت آبادیئے مسلمانان مدینہ سے قریش مکہ میں

سنیاں جدوں قریشیاں[1] وچ مکے مسلم یثرب نے جا آباد ہوئے
سکھ دیکھ کے مومناں عاجزاں دا بڑے اونہاں دے قلب ناشاد ہوئے

مار چھڈناں اساں سی مومناں نوں کہندے اسیں تے آپ برباد ہوئے
کرو اجے وی کوئی تجویز مل کے سارے عرب دے اسیں استاد ہوئے

جمے پیر نہیں اجے مہاجراں دے بڑے اونہاں تے ہین بیداد ہوئے
یثرب وچ ہے زور یہودیاں دا مسلم اجے ہن جا آباد ہوئے

ساڈا اثر ہے عرب وچ ہر تھاویں. اسماعیل دی اسی اولاد ہوئے
ساڈے سامنے چیز کی ہین مسلم اسیں حرم دے بڑے منّاد ہوئے

کہندے عبداللہ[2] بن اُبی نوں وی پیدا اونہاں دے نال عناد ہوئے
ایہہ نہ پہنچدے بادشاہ اوہ ہوندا ایس گل تے سہن صواد ہوئے

اوہ ہے بڑا سردار یہودیاں دا اوہنوں ڈھنگ کل اونہاں دے یاد ہوئے
لکھو اوس نوں کڈھے مہاجراں نوں نہیں دیکھنا بڑے فساد ہوئے

من لین گے گل یہود ساڈی لیکھ پیش جاں نال اسناد ہوئے
لکھیا گیا یہود نوں ایہہ نامہ قاصد بھیج کے بہت دلشاد ہوئے

کیتا غور عبداللہ نے پڑھ نامہ جذبے بھڑک کے وانگ جلاد ہوئے
سوچے قوم دے لوک کجھ ہین مسلم جھگڑے پئے تے ایس برباد ہوئے

آخر اوس جواب ایہہ بھیجیا سی مسلم جدوں دے ہین آباد ہوئے
پیگئی وخت وچ جان اساڈی جے اسیں نہیں جے ذرا دلشاد ہوئے

ظاہر کڈھ نہیں سکدا میں کلا سکھ اونہاں دے سنگ بنیاد ہوئے
دتی کدی وی تساں امداد کوئی ساڈے عمل پھر دام صیاد ہوئے

کوشش کراں گا میں منافرت دی سدا دیکھنا ایہہ ناشاد ہوئے
عزت کعبے دی دلاں وچ ہے ساڈے ابراہیم جے جد اجداد ہوئے

پڑھیاں جدوں قریشیاں ایہہ گلاں غم فکر تھیں کچھ آزاد ہوئے
لگ پئے بھڑکان قبیلیاں نوں سرور جنگ دے ڈھنگ ایجاد ہوئے

ع۱ ادھر قریش مکہ نے مسلمانوں کی ترقی کی خبریں پا کر اپنے لئے خطرہ محسوس کیا اور تیرہ سالہ عداوت سے جل بھن کر وہ کباب ہو گئے انہوں نے سازشیں شروع کر دیں کیونکہ کعبہ کے متولی ہونے کی وجہ سے ان کا اثر تمام عرب میں تھا اس لئے وہ ایک دوسرے کو بھڑکا کر مسلمانوں کی تباہی کی تجاویز سوچنے لگے۔ آخر انہوں نے ایک تجویز کی کہ اہل یثرب کو مخاطب کیا جائے ع۲ عبداللہ ابن ابی مدینہ میں ایک با اثر شخص تھا۔ آنحضرتؐ کی تشریف آوری سے پہلے تمام اہل یثرب اس کو اپنا بادشاہ بنانے کو تیار تھے آپؐ کی تشریف آوری سے اس کی بادشاہی رک گئی اس لئے اس کے دل میں عناد کی آگ بھڑکی قریش مکہ نے عبداللہ بن ابی کو ایک نامہ لکھا کہ مسلمانوں کو نکال دو ہم تمہارے ساتھ ہیں اس کی قوم کے لوگ ایک بڑی تعداد میں مسلمان ہو چکے تھے اس لئے خانہ جنگی کا ہولناک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آیا اس نے قریش کو لکھ بھیجا کہ میں ہمیشہ اندرونی مخالف رہوں گا جب بھی تم امداد کرو گے مسلمانوں کو تباہ کر دیا جائے گا۔

Marfat.com

تحریک جنگ کا پروپاگنڈا ابوجہل وغیرہ اہل مکہ کا قبائل عرب میں مسلمانوں کو اجازت حکم الٰہی واسطے جنگ مشروط کے

ابوجہل[1] اسلام مٹاونے نوں مکے دیوندا پھران دوہایاں جے
چکے جوش دلا قبیلیاں نوں کرکے بتاں دی خوب وڈیایاں جے

عزت حرم تھیں اساں دی عرب اندر ساڈی بتاں دے نال کمایاں جے
کریئے اسیں سوداگری حج اندر نت مل دیاں دودھ ملایاں جے

ویری بتاندے ہین اسلام والے کردے پھرن وچہ جگ برآیاں جے
یثرب وچہ جا اوہناں قیام کیتا گلاں بھیڑیاں بہت پھیلایاں جے

ویلا ہے جے کرو کجھ پیش بندی نہیں تے ویکھنا پیش کی آیاں جے
اجے نال اساڈے عرب سارا قوماں بتاں نے کل رجھایاں جے

غیرت ہے تے کرو علاج کوئی نہیں تے پیش پھر سخت لڑائیاں جے
اجے ہین یہودی نال ساڈے ویکھو چٹھیاں اوہناں لکھایاں جے

اجے خاک نہیں حوصلہ مومناں دا سانوں طاقتاں ہبل دوایاں جے
مسلم ہین کی شے اوہ ہین رکنے جاناں نے نس بچایاں جے

اٹھو فیصلہ کرو ہن دشمناں دا اہدے وچہ ای کل بھلیایاں جے
دتی اگ لگا اس وچہ مکے قوماں ہور وی نال اکسایاں جے

آیا جوش جوان قریشیاں نوں تیغاں ہتھ لے اوہناں گھمایاں جے
پارہ گاہ تک پہنچ کے اک واری آندے اوٹھ پھڑ کر چڑھایاں جے

ایسے طرح اوہ سال بھر رہے بھوندے بڑیاں رکتاں اوہناں نے چایاں جے
آیا حکم ہن پاک رسول تائیں جنگ واسطے آئتاں آیاں جے

اذن اوہناں نوں ہے ہن جنگ والا اوپر جنہاں مصیبتاں چھایاں جے
دشمن ہن مٹان نوں اوٹھیاں جے جداں اوس نے کل مکایاں جے

کتاں نال ایہہ لڑن دا حکم ہویا جنہاں کیتیاں زور آزمایاں جے
چوداں سال تھیں جو ستاوندے سی ہن کرن نوں پھرن چڑھایاں جے

نال شرط دے حکم ہے جنگ والا اندر جنگ دی پیش بھلیایاں جے
کہندا راہ خدا وچہ لڑن مومن اوہناں نال جو کرن لڑایاں جے

---

[1] ابوجہل نے بڑا جوش خروش مچایا اور یہ تحریک پیش کی کہ اس وقت یثرب میں مسلمانوں کا کوئی زور نہیں مقابلتاً ہمارا بڑا اثر ہے عبداللہ بن ابی بھی درپردہ ہمارا طرف دار ہے اگر ہم ایک دفعہ مل کر حملہ کردیں تو تمام مسلمانوں کا خاتمہ ہوجائے گا۔ اس وقت ان کی تعداد بہت کم ہے اگر یہ زور پکڑ گئے تو پھر ہمارے لئے سب سے زیادہ خطرہ ہے ایسی پرجوش تقریروں سے اس نے تمام مکہ میں آگ لگادی اور مکہ اور مدینہ کے درمیانی قبائل کو اکسانا شروع کیا ایک بڑی سازش مسلمانوں کے خلاف رونما ہوگئی۔ نوجوان عرب جدہر دیکھو جوش بھرلے نظر آنے لگے۔ [2] چودہ سالہ متواتر تکالیف اوٹھانے کے بعد جو حکم من جانب اللہ آیا وہ یہ ہے اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ ۝ نِ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۝ سورۃ الحج پارہ ۱۷ رکوع ۶۔ ان لوگوں کو اجازت دی جاتی ہے جن سے لڑائی کی جاتی ہے یہ اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور یقیناً اللہ انکی مدد پر قادر ہے وہ جو اپنے گھروں سے بغیر کسی صحیح وجہ کے نکالے گئے۔ سوائے اس کے کہ وہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے۔

ایہہ روکیا کرن زیادتی تھیں وحی آسماں پاک سنایاں جے
ڈھال امن دی بنو جہاں ندر تیغاں کدی وی تساں اٹھایاں جے

دیکھ لو تاریخ محفوظ ہے جے مسلم واسطے ایہہ وڈیایاں جے
لڑے اوہ فساد مٹان تائیں کارن امن پھیلان لڑائیاں جے

آیا حکم خدا جد نبیؐ تائیں ہنجوں آپ نے روکو گایاں جے
دشمن قوی کمزور نے ایہہ مسلم ربا بہت مصیبتاں چھائیاں جے

لگیہاں ہین عاجز ان سکیاں دلجہاں گردناں سدا جھکایاں جے
لڑن جوگ نہیں ایہہ مسکین بندے ایہناں کرنیاں کی کمایاں جے

دکھاں وچہ نہیں ماس نے جسم اُتے بھکھاں ہڈیاں کل رلایاں جے
تیرے نام تے میرے خداوندا جاناں ایہناں قربان کرائیاں جے

کرے عرض معبود مسجود اگے۔ خبراں نبیؐ نے کل منگوایاں جے
کیتا پھیر خطاب ایہہ مومناں نوں گھڑیاں ہن آزمائش آیاں جے

دشمن اٹھیا ہن مٹاونے نوں تیغاں ہتھ لے اوس چمکایاں جے
ربّ تاں ربّ نے حکم مقابلے دا رناں ہور اندھیریاں چھائیاں جے

کرو کوئی تدبیر بچاؤ والی نالے رب دی کرو بڑائیاں جے
آس پاس دے نال قبیلیاں دے عہد کرو تے صلح صفایاں جے

اللہ کرے گا مدد اسلام والی جدے نام نوں کل وڈیایاں جے
سن کے حکم رسولؐ دا مومناں دے اکھیں نال آداب جھکایاں جے

کہندے شکر ہے پاک خداوا لاسانوں آسماں ایہہ سنائیاں جے
وار دیاں گے دین توں ایہہ جاناں رب جیاں وچہ جو پایاں جے

کیتا مشورہ پاک رسولؐ سچے رائیں نال صلاح پکایاں جے
رہ کے حکم خدا دی خدا اندر لگے کرن اوہ کار روائیاں جے

نال کچھ قبیلیاں عہد ہوئے شرطاں مختصر ایہہ لکھایاں جے
جان مال محفوظ ہے تساں والا کرے تساں تے کوئی چڑھایاں جے

اسیں کراں گے کل امداد ساری غیر مذہبی ہون لڑائیاں جے
سدن نبیؐ جاں تساں امداد دینی کرنی نہیں قیاس آرائیاں جے

راکھی واسطے ایہہ معاہدے سی کردے پئے قریش جو ہلایاں جے
ایہناں کوششاں دا اوہ بھی واقعہ اے ضد اجدوں قریش نوں آیاں جے

۱؎ وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ پارہ دوم رکوع ۲ سورۃ البقرہ۔ اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی مت کرو۔ تحقیق اللہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

۲؎ ان احکامات الٰہی کے آنے پر مسلمانوں کو یقین کامل ہو گیا اب دشمن ضرور حملہ آور ہو گا۔ اس لئے احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں اور آس پاس کے قبیلوں سے معاہدات ہوئے بعض نے غیر جانب دار رہنے کی راہ اختیار کی یہ تمام کوششیں حفاظت خود اختیاری کی تدابیر تھیں اور ساتھ ہی رسولؐ کریم ایک دور اندیش جرنیل کی طرح دشمن کی نقل و حرکت کی خبر رکھتے تھے۔ درآں حالیکہ قریش کے جتھے تمام عرب میں آگ بھڑکاتے پھرتے تھے ایک امر یہ بھی تھا کہ مکہ کی تجارت شام کا رستہ مدینہ کے پاس سے تھا قریش کو یہ خطرہ تھا کہ ہماری تجارت میں رکاوٹ پڑ جائے گی ؛

چھیواں ماہ اخیر سن دو ہجری گلاں نبیؐ نے چند لکھایاں جے
کچھ آدمی لے نے جا ایتھوں مکے دل ہی کرنیاں دھایاں جے
کر کے سفر دو روز تے عبداللہ گلاں ساریاں اوہ پڑھوایاں جے
نخلہ پہنچ کے دیکھیا اوس اک دن بنگلاں کجھ قریش دکھایاں جے
حدوں پٹ کے وہاں نے وچہ آپے کیتی جوش دینال چڑھایاں جے
نبی سن کے آکھدے کارنامہ گلاں میریاں تساں بھلایاں جے
مال لیانہ اوہ رسول اللہ خبراں مکے ایہہ ساریاں آیاں جے

عبداللہ جحش دے پٹ نوں اوہ دیکے باتاں آپنے ایہہ سمجھایاں جے
دو دن پچھوں پڑھ کے عمل کرنا ئل لینیاں نہیں تباہیاں جے
نخلہ پہنچ قریش دی جا دیکھو لکھیا ہویا سی کار روائیاں جے
لیکے مال جو شام تھیں آوندے سی واگاں مکے نوں اونہاں اٹھایاں جے
عبداللہ حضرمی دا پٹ قتل ہویا لٹاں مومناں خوب مچایاں جے
کس حکم دو تالٹ مار والا ایویں ستیاں کلاں جگایاں جے
مال لیانہ اوہ رسول اللہ خبراں مکے ایہہ ساریاں آیاں جے

سرور تلے قریش سی جنگ اُپر دل اونہاندے نہیں سہایاں جے

مقولہ شاعر

ایہو جیہے نت عرب وچہ قتل ہوندے نہیں سی جنگ دا ایہہ اسباب کوئی
بڑی بات سی خون بہا لیندے نویں گل سی وچہ اعراب کوئی

غلطی نال اتفاق تھیں قتل ہویا اس تھیں کھل نہیں سکدا باب کوئی
حیلہ سرور دا ایہہ قریش دا سی کسے کول نہیں جدھا جواب کوئی

ف۱ ان احتیاطی تدابیر کا وہ واقعہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمادی الثانی ۲ سنہ ہجری کے اخیر میں عبداللہ ابن جحش کو کچھ آدمیوں کے ساتھ بھیجا اور ایک خط لکھ کر دیا جس کے متعلق یہ ہدایت فرمائی کہ یہ دو دن کے بعد کھولا جائے چنانچہ جب دو روز کے بعد خط کھولا گیا تو اس میں تحریر تھا کہ نخلہ پہنچ کر قریش کی نقل و حرکت کی خبر لیں۔ اس کے مطابق جب نخلہ پہنچے تو چند آدمی قریش کے نظر آئے جو شام سے مال تجارت لے کر مکہ کو جا رہے تھے۔ ان سے مٹھ بھیڑ ہونے پر باتوں باتوں میں نوبت جنگ کی پہنچی جس میں عبداللہ بن حضرمی قریش کا ایک آدمی مارا گیا۔ اور دو کو گرفتار کر کے بمعہ مال بارگاہ نبوی میں پیش کیا گیا اور رسول کریمؐ اس واقعہ سے عبداللہ بن جحش پر ناراض ہوئے اور صحابہ نے بھی کہا کہ تم نے وہ کام کیا جس کی تمہیں اجازت نہ تھی مال غنیمت بمع قیدیوں کے واپس کیا گیا۔ مگر قریش مکہ کو ایک بہانہ ابن حضرمی کی موت کا مل گیا۔ چنانچہ ابوجہل نے قسم کھائی کہ میں داہنے ہاتھ سے کھانا نہ کھاؤں گا جب تک ابن حضرمی کا بدلہ نہ لے لوں اور اس نے مدینہ کی چراگاہ تک پہنچ کر دو آدمیوں کو قتل کر دیا اور کچھ اونٹ پکڑ کر بھاگ آیا۔ ف۲ ایسے قتل عرب میں روزانہ غلطی سے ہوا کرتے تھے اور ان میں خون بہا لینے کا قاعدہ تھا۔ یہ کوئی ایسی وجہ نہیں کہ جنگ کا باعث ہو سکے۔

Marfat.com

قافلہ تجارتی ابوسفیان روشنی فرقان مجید میں

ایہنیں دنیں اک قافلہ[1] مکیاں دا نال ابوسفیان دے آوندا سی
ہے سی خوف کجھ ابوسفیان تائیں مکے قاصداں نوں دوڑاندا سی
کردے جو اعتراض نے اونہاں تائیں خود واقعہ ایہہ جھٹلاوندا سی
عرصہ ہویا سی حضرمی قتل ہویاں ہن ایس نوں نہیں کوئی کھاوندا سی
اونہاں سوچیا رجب شعبان اگوں نیڑے ماہ رمضان دا آنوداسی
مارلاں گے بھکھیاں مومناں نوں ابوجہل تجویز بتلانوداسی
ایہر دیکھئے جدوں قرآن تائیں رب ہور ہی کجھ فرماوندا سی

شاموں مال تجارتی لدکے تے مکے دل اوہ لنگدا جاوندا سی
نالے چھڈ مدینے دا راہ سدھا دوجے پاسیوں مال لنگھاوندا سی
ٹھنڈے دلے تھیں کرے جے فکر کوئی تاں تے واقعہ ایہہ دکھلانوداسی
اصل وچہ قریش تیار ہے سن ابوجہل نت خوب بھڑکانوداسی
روزے ہون گے مومناں اوس ویلے وقت سخت ایہہ اونہاں تے آوندا سی
لٹن واسطے قافلہ مومناں دا سیر والیاں لکھیا جاوندا سی
سورۃ وچہ انفال[2] دے پاک اللہ خود روشنی ایس تے پاوندا سی

[1] ابوسفیان کا قافلہ جو شام سے واپس آرہا تھا اس نے چلنے سے پہلے قاصد دوڑایا کہ میری حفاظت کا سامان کریں اور آپ احتیاطاً سمندر کے کنارے روانہ ہوگیا۔ اس واقعہ میں بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوگئیں یہاں تک کہ کچھ ارباب سیر بھی اس طرف گئے ہیں کہ مسلمان قافلہ لوٹنے کے لئے نکلے تھے مگر ان تمام امور کا فیصلہ قرآن مجید کرتا ہے۔ [2] سورۃ انفال پارہ ۹ رکوع اول كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ ۝ يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۝ وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ ذَاتَ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ۝ ترجمہ جس طرح تیرے رب نے تجھے تیرے گھر سے حق کے ساتھ نکالا۔ حالانکہ مومنوں میں سے ایک گروہ قطعاً خوش نہ تھا تیرے ساتھ حق کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں اس کے بعد ان کے لئے حق واضح ہوگیا گویا وہ موت کی جانب ہانکے جاتے ہیں اس حال میں کہ وہ دیکھتا رہے اور جب اللہ تمہارے ساتھ دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کرتا تھا کہ وہ تمہارے لئے ہے اور تم چاہتے تھے کہ جس کے پاس ہتھیار نہیں وہ تمہارے لئے ہو اور اللہ ارادہ کرتا تھا کہ پیشین گوئیوں کے ذریعہ سے حق کو حق کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ سے شہادت ملتی ہے۔ ظاہر ہے کہ بیت مدینہ ہی تھا اور حق کے ساتھ نکلنا خدا فرماتا ہے حق قافلہ لوٹنا نہیں ہوتا پھر صاف الفاظ میں موجود ہے کہ ایک گروہ مسلمانوں کا قطعاً ناخوش تھا اور پھر دوسری جگہ اجازت جنگ میں ہے قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ جنگ کرو ان کے ساتھ جو جنگ کرتے ہیں تم سے قافلے نے جنگ نہیں کی تھی۔ پھر اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ تم چاہتے تھے کہ وہ گروہ ملے جس کے پاس ہتھیار نہیں یعنی قافلہ اور خدا چاہتا تھا کہ کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ اپنی پیشین گوئیوں کو پورا کرے اور وہی پیشین گوئیاں تھیں جن کا ذکر ابواب ماسبق میں آچکا ہے پھر کانما قول الی الموت گویا کہ موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں قافلہ پر حملہ کرنے کے لئے نکلنے کو کون موت کے منہ میں جانا کہہ سکتا ہے ہاں وہ طاقت ور لشکر جو مدینہ پر حملہ آور ہو رہا تھا اس سے مقابلہ کرنے کے لئے نکلنا واقعی موت کے منہ میں جانا تھا۔

Marfat.com

نال حق دے کڈھیا نبیؐ تائیں گھردن رب ایہہ آپ بلاوندا سی
حق قافلہ لٹنا نہیں ہوندا اللہ ایہہ خیال جھلانوداسی

نالے کہے گروہ اک مومناں دا خوف جان تھیں پیا گھبراوندا سی
لٹ مار دچہ خوف کی جان دا لا خوف موت کیوں دلاں نے چھانودا سی

بھاری ایہہ ثبوت قرآن دا لا نبی حقدے نال ای آنودا سی
باطل کفر دا جوش غلام سرور عاجز مومناں نوں دکھلانودا سی

قریشیاں مکہ کی جنگی تیاریاں اور چاہ بدر پر پہنچنا افواج مکہ کا

ٹھاٹھاں ماریاں جوش کفار دے نے بڑے نال سامان تیار ہوئے
بڑے بڑے جوان قریش والے نالے ہور وی کچھ اسوار ہوئے

زرہ پوش ہتھیار بند ایہہ سارے گنتی دچہ جو اک ہزار ہوئے
اوٹھ ست سو رسد دا انت ناہیں گھوڑے سو جو سبک رفتار ہوئے

مٹکے اوڑکاں لین شراب والے ہور عیش دے نال انبار ہوئے
بگاون والیاں عورتاں خوبصورت سوہنے نال معشوق دلدار ہوئے

اکٹھے ہوئے ایہہ حرم دے دچہ پہلوں گلے کبر غرور دے ہار ہوئے
کردے ہبل تے لات نوں اوہ سجدے ابوجہل سی فوج سردار ہوئے

وارد جان اوہ آکھدا تاں اُپر تیں جگ اندر منصب دار ہوئے
کعبہ سانڈی ملک ہے عرب اندر رب بت جے باجھ شمار ہوئے

کی چیز نے اک خدا والے اسیں عرب اندر عزت دار ہوئے
دشمن ہوئے جو تاندے ہین مسلم تساں دیکھنا ایہہ خوار ہوئے

بنی ہاشم وی بچے نہ جوش ہتھوں اوہ بھی لڑن نوں نال تیار ہوئے
چاچے سہن رسولدے نال اوتھاں عباس جیہڑے علمدار ہوئے

ابوجہل پھر پکڑ استار کعبہ کہندا حرم دے اسیں سردار ہوئے
راکھی کرن گے ہبل تے لات سڈی جیہڑے جندسدای یار ہوئے

حق واسطے اسیں ہاں لڑن چلے ساڈے سر اتے تاندے بھار ہوئے
نعرہ مار کے ہبل تے لات والا نال جوش دے کد اسوار ہوئے

آون منزلو منزلی عیش کردے جھومن مست شراب خمار ہوئے
پہنچے آن کے بدر[1] دے کھوہ اوپر اتھے آن سرور ڈیرے دار ہوئے

---

[1] بدر کا مقام مکہ سے آٹھ نو منزل پر ہے اور مدینہ سے کل تین منزل پر واقع ہے لشکر قریش کا آٹھ نو منزل طے کر کے پہنچا اور مسلمانوں کا تین منزل طے کر کے آنا بتلاتا ہے کہ ابتدا حملہ کی قریش کی جانب سے ہوئی جو رفتہ رفتہ مدینہ پر چڑھائی کے لئے جا رہا تھا۔ مسلمان جبراً کر باہر نکل آئے تھے دراصل حکمت الٰہی یہ تھی کہ مدینہ کا وہ سہارا جو قلعوں اور برجوں کی پناہ تھی وہ بھی نہ رہے اور کوئی غیر مسلم امدادی نہ ہو ایہی بے سر و سامان گروہ ہو اور کفار کا پورا جوش و خروش دنیا کی طاقتوں کا ہو اور حق و باطل کا فیصلہ ہو ابوسفیان کا قافلہ سمندر کے راستے ان کے بدر پہنچنے سے پہلے نکل چکا تھا۔ حکیم ابن حزام جیسے جو لشکر کفار قریش میں موجود تھے انہوں نے ابوجہل سے کہا کہ مسلمانوں کی تعداد قلیل ہے اور ان مٹھی بھر مسلمانوں کی جماعت سے مقابلہ کرنا ہماری نالائقی کا باعث ہے بہتر یہ ہے کہ واپس روانہ ہو جائیں مگر ابوجہل نے جنگ سے منہ نہ موڑا ۞

Marfat.com

حضور رسالتمآب علیہ الف الف صلواۃ کا خبر پا کر مسلمانوں سے خطاب

سنیاں نبی اس فوج دا آوناں جاں کہندے آپ تحقیق ایہہ خوب کر کے
تساں حق تے سراں نوں وارناں ایں دین پاک اسلام محبوب کر کے

کھیتی کم ہے گو انصار یاندا لڑے نہیں اوہ جنگ محبوب کر کے
نصرت نال اسلام ہے مومناں نوں رب چھڈیگا نہیں معتوب کر کے

باطل زور دکھان نوں آوندا اے حق رکھنا خوب مرغوب کر کے
حالت گو کمزور تساڈڑی اے دشمن بھیجسی رب مغضوب کر کے

چلو چھڈ کے آسرے جگ والے رضا ربدی خاص مطلوب کر کے
جذبے دسنے جان قربان کرنی نہیں رکھنا دین محجوب کر کے

رسد نہیں جے پاس سامان کوئی چلو صبر نوں وانگ ایوب کر کے
طاقتور ہے بڑا خدا ساڈا رکھو آسرا قلب مجذوب کر کے

باطل کفر دی جنگ ہن سامنے جے ثابت قدم رہو صبر یعقوب کر کے
کہندے نبی کریم رسول اللہ سرور رکھنا حق محبوب کر کے

جواب رحمۃ اللعالمینؐ سے مہاجرین اور انصار کا جنگ کیلئے

سن کے حکم رسول خدا والا کیہا مہاجراں اتے انصاریاں نے
ساڈا نہیں وجود ایہہ نبی اللہ اساں آپ اتوں جاناں واریاں نے

جویں حکم خدا رسول ہووے تویں ساڈیاں کل تیاریاں نے
واقف حرب گو نہیں انصار بھائی ساڈے کول وی نہیں اسواریاں نے

مٹھاں ہڈیاں دی وسدے تن ساڈے سریں ہور مصیبتاں بھاریاں نے
رسد نہیں ہتھیار نہ پاس کوئی دکھاں نال بھاویں سدا یاریاں نے

ع۱ مسلمانوں کی حالت جیسا کہ ابواب ماسبق میں بیان کیا گیا نہایت نازک تھی۔ انصار مدینہ چونکہ کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے اس لئے نہ تو آج آلات حرب ان کے پاس تھے نہ فنون حرب سے واقف۔ زیادہ گروہ ان لوگوں کا تھا جو اصحاب صفہ کہلاتے تھے۔ کھانے پینے سے بھی محتاج تھے اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى اِوَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ بِكُمْ وَمَا لَهُمْ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور جب تم اپنے رب سے دعائیں مانگتے تھے سو اس نے تم کو جواب دیا کہ میں ایک ہزار آگے چلنے والے کے ساتھ تمہاری مدد کرنے والا ہوں اور اللہ نے اس کو ایک خوشخبری ٹھیرایا اور تاکہ اس کے ساتھ تمہارے دلوں کو اطمینان ہو اور مدد تو اللہ کی طرف سے ہے ہی۔ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے یہی وہ اللہ کے وعدے تھے جن پر غریب اور کمزور مسلمانوں کو کامل یقین تھا ایک ہزار فرشتوں کا وعدہ یہی تھا کیونکہ کفار کی جمعیت ایک ہزار پر مشتمل تھی جس نے ان کے دلوں پر رعب ڈال دیا تھا۔ جیسا کہ قرآن میں ہے سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ۔ انفال رکوع ۲ میں ان کے دلوں میں جو کافر ہوئے رعب ڈال دوں گا۔

Marfat.com

اے پردلاں وچ تڑپ ہے نبی اللہ گلاں جس نے کل سنواریاں نے
ثابت قدم مضبوط ایمان ساڈے جاناں نبی تھیں نہیں پیاریاں نے

دیکھ لئے گا کفر ایمان ساڈے جسم حق دی بنے انگیاریاں نے
نصرت اللہ دی نال رسول اللہ کتھے ٹھیرنا ایے ایہناں ناریاں نے

اسیں ہاں تیار حبیب اللہ ساڈے پاس کل عجز لاچاریاں نے
وعدے ہین خدا دے سچ سرور۔ گلاں جس نہیں کدی وساریاں نے

مسلمانوں کی غریب فوج کی تعداد اور سامان جنگ کا نقشہ

نکلے باہر مدینوں جنگ کارن نال رب پاک حبیب ہے سی
خالی کل سامان اسواریاں تھیں جذبہ شوق وڈا عجیب ہے سی

پاڑے ہوئے لباس سی جسم اُپر چھوٹا بڑا کمال ادیب ہے سی
سنو کچھ کھجوراں سی رسد فوجی روزے دار تے جنگ قریب ہے سی

گھوڑے دو تے اُٹھ سی کل ستر نبی پاک دا رب رقیب ہے سی
لاغر جسم ہتھیار نہ پاس کوئی فوج کل دی کل غریب ہے سی

تیناں چھ میاں سی ٹاکیاں دے۔ ڈھالاں فضل تے کرم مجیب ہے سی
پچھے بڈھڑے جوش نے کڈھ آندے دتی وار جان پاک نقیب ہے سی

چھانٹے گئے ضعیف تے بہت بچے تاں وی سدی فوج عجیب ہے سی
تناں سیاں تھیں ودھ سی کل تیراں جاگے جہاندے اج نصیب ہے سی

چنگا کرن والے روگ نفس والے ایہو ہوئے تیار طبیب ہے سی
اج سرور اکل جہان والی چلے سدھڑی کرن تہذیب ہے سی

روانگی مومنوں کی جنگ کے لئے اور پہنچنا بدر کے کنوئیں پر

جذبہ وچہ قلوب تے جید والا شوق نہیں حکمرانیاں دا
بیکسی منڈلاوندی سراں اُپر سایہ رب والی مہربانیاں دا

سفر جنگ دا ریت وانگ اپنداوکھا لمبا سلسلہ جدی طولانیاں دا
تھوڑے نفس تے آسرا رب دا لا نہیں جوش نے کوئی جوانیاں دا

واہ خدا کے وعدے حق ہیں اس پہ اگر مسلمانوں کا کامل یقین نہ ہوتا تو یہ بے سروسامان جماعت کس طرح ایک جرار فوج کے مقابلے کے لئے نکل کھڑی ہوتی انصار نے علی الاعلان عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ ہم موسیٰ کی قوم نہیں ہیں۔ ۱۲ یہ ایشیائی مبالغہ نہیں بلکہ روایات صحیحہ اور آیات قرآنی شاہد ہیں مسلمانوں کا یہ کمزور گروہ نہایت بے سروسامانی کی حالت میں مدینے سے نکلے جوش اسلام کا یہ جذبہ جس نے ضعیفوں اور بچوں کو لاکر بھی کھڑا کیا قابل دید نظارہ تھا۔ باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے بضد ہے کہ مجھے جانا چاہیئے۔ جب اس پر بھی فیصلہ نہ ہوا تو قرعہ اندازی کی گئی قرعہ بیٹے کے نام نکلا۔ ضعیف باپ نے بیٹے کو رخصت کیا عمیر بن ابی وقاص فوج میں پوشیدہ شامل ہوگئے جب موازنہ کے وقت آپ کو چھانٹا جانے لگا تو آپ زور سے چلا کر روئے آپ کا اضطراب دیکھ کر اجازت دے دی گئی یہ بے سروسامان نحیف و کمزور ہستیاں بوڑھوں اور بچوں کے سمیت کل تین سو تیرہ آدمی تھے جن کے ساتھ سامان جنگ دو گھوڑے ستر اونٹ چھ تلواریں کپڑوں کے بیالوں میں لپیٹی ہوئی تھیں ہاں خدا کی امداد کا یقین قلوب میں بھرا ہوا تھا۔

تن منزلاں چل کے آن پہنچے ڈیرہ بدرؔ تے سی شیطانیاں دا
ہے سی بدرے دے نام دا کھوہ اتھے بندؔ لبت صحرا دچہ پانیاں دا

خیمہ زن کفار سن ایس تھاویں شان نال سی اج ایرانؔیاں دا
ٹھہرے ایس تھاں آن غریب مسلم سرور نال سی کل جہانیاں دا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی التجا درگاہ خداوندی میں

خیمہ نہیں سی نبیؐ بٹھائیونے چھوٹی جھونپڑی اک بنا کے تے
رحمت بدی کرے دعا رو رو چشموں نیر وگا دگا کے تے

ویکھے پئے درگاہ خدا اندر کردے عرض سی عجز دکھا کے تے
ربا ایہہ کمزور نحیف مسلم رکھیں فضل نہیں آپ بچا کے تے

بیکس ایہہ غریب فی بہت تھوڑے بازی سرداں دی آئے نے لا کے تے
جیکر ہوئے ہلاک ایہہ پاک بندے ہارے فیر میدان دے جا کے تے

باقی رہیگا نہیں جہاں اندر تینوں رہے جو سیں نوا کے تے
بھل جائیگی پھیر مخلوق مولا کرناں عرض ہیں درد دکھا کے تے

دیویں ایہناں نوں درد اسلام والا جیہڑے آئے نے فوج چڑھا کے تے
میری لبیاں تے جان ہے درد ہتھوں منگاں فضل ہیں ہتھ پھیلا کے تے

گذری رویاں رات سول تائیں نکلے صبح نماز پڑھا کے تے
پڑھی آیت ایہہ تدوں رسول اللہ اچی نال آواز سنا کے تے

نازل ہوئی نوں مدتاں ہویاں سی معنے دسدے آپ سمجھا کے تے
ہار جان گے وقت مقابلے دے دشمن ویکھنا کنڈ وکھا کے تے

مل جان گے اج انعام سارے رب کرے گا مدد خود آ کے تے
باطل ٹھیر نہیں سکدا حق اگے ٹر آ کھدے صبر دکھلا کے تے

حالات میدان جنگ اور نزول رحمت باری

ملیا تھاں نشیب سی مومناں نوں لی تھاں کفار نے آ کے تے
قبضہ کھوہ تے اوہناں جما سی ڈیرے اوس دے کول لگا کے تے

ف۱ چونکہ قریش پہلے پہنچ چکے تھے اس لئے انہوں نے کنوئیں پر جو بدر کے نام سے مشہور تھا قبضہ کر لیا تھا ف۲ ایرانیوں کی شان و شوکت ان دنوں بے تمام جہان میں مسلم تھی۔ مگر متولیان کعبہ کے ٹھاٹھ بھی آج کم تھے ف۳ کفار کے بڑے بڑے خیمے نصب تھے مسلمانوں کے پاس چھولداری بھی نہ تھی۔ اس لئے صحابہؓ نے ایک چھوٹی سی جھونپڑی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کی جس میں آنحضرت صلعم یہ دعا فرماتے تھے ع اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِكْ ھٰذِہِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَھْلِ الْاِیْمَانِ لَا یُعْبَدْ فَلَا تُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ ھٰذَا۔ ترجمہ اے خدا اگر تو نے اس چھوٹی سی جماعت کو ہلاک کر دیا تو زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔ ف۴ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی کچھ غنودگی طاری ہوئی اس کے بعد آپ مسکراتے ہوئے جھونپڑی سے نکلے اور یہ آیت جو مدتوں پہلے نازل ہوئی تھی پڑھتے ہوئے میدان کی جانب تشریف لائے سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ سورۃ القمر پارہ ۲۷ رکوع ۲ جب وہ اکٹھے ہو کر آئیں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے ف۵ کفار نے اونچی اور سخت زمین پر قبضہ جما رکھا تھا۔ ریتلی اور نشیبی زمین پر مسلمانوں نے ڈیرہ ڈالا قدرت الٰہی سے رات کو بارش ہوئی تمام پانی نشیب میں آ کر جمع ہو گیا اور ریتلی زمین سیل پا کر سخت ہو گئی رات بھر پانی کھینچنے میں تکلیف ہوتی تھی اس لئے وہ بارش کے جمع شدہ پانی کی طرف آئے چند اصحاب نے روکنا چاہا مگر رسول کریمؐ نے منع فرمایا کہ پانی لینے سے مت روکو۔

Marfat.com

پچی زمین نے سہن قریش قابض رہنا چھڈیا او نہاں ولا کے تے
بارش رب کیتی رانیں اوس تھاویں خاص رحم تے فضل کما کے تے
ساری رات کفار شراب پیندے رہے بتاں تے خوب چڑھا کے تے

ایس واسطے پان تکلیف مومن کرن جنگ نہ پیر جما کے تے
ہویا طرف نشیب دے جمع پانی ریت سخت ہوئی سیل پلا کے تے
چڑھیا دن تے اُٹھے خمار اندر جھومن سرور اٹھو کراں لگا کے تے

تیاری مشرکوں کی میدان بدر میں

چڑھیا دن کفار[1] اندھیر پایا ہوئے رنج اوہ نبی دے سنگ کے
آمون سامنے ہویاں جدوں فوج جان لوڑے جوش خروش دے ڈھنگ کے

باطل حق نوں اج للکار دای تیز اپنے تیز تفنگ کر کے
رشتے دار[2] سی سامنے لڑن والے ماردین گے سر ور اجنگ کر کے

صف بستگی جانبین کی اور حمزہؓ۔ علیؓ اور عتبہ۔ شیبہ اور ولید کا مقابلہ

چڑھیا دن تے دیریاں شور پایا بڑے جوش وچہ قلب کفار دے نے
نیزے پرچھیاں تیر کمان گرزاں سبھے نال سب ڈھال تلوار دے نے
اڈی مار چمکار دے گھوڑیاں نوں مرکب تیز ہر اک سوار دے نے
دوجی طرف کمزور غریب دیکھے کھلے سامنے نال سرکار دے نے
دیکھ فوج غنیم دا زور بھاری نبیؐ جھونپڑی دل سدھار دے نے
پڑھے دو رکعات نماز حضرت واصل ہوندے رب غفار دے نے
ستاراں ماہ رمضان سن دو ہجری گرم کم ہوئے کارزار دے نے
نکلے عتبہ تے شیبہ ربیع دے پتر تڑے ایہہ جوان کفار دے نے
ڈولے ہوئے سن لوہے دے وچہ سارے آکر نال پھر پیار دے نے

ٹھاٹھاں مار دی فوج قریشیاں دی شان ویکھ کے ہر سردار دے نے
زرہ جسم تے خود نے سراں اوپر شملے جنہاں تے بڑے دستار دے نے
پھرن جھومدے وچہ میدان آکے مست نال شراب خمار دے نے
کول جنہاں دے کوئی سامان ناہیں دیون رب دی آپ للکار دے نے
سجدے وچہ جا گڈے نبی اللہ اگے رب دے عرض گذار دے نے
ہوئی دور غنودگی خوشی ہوئی ہونٹھ ہسدے پئے سرکار دے نے
دونویں طرف آراستہ لوک ہوئے حضرت نے صفاں سنوار دے نے
تیجا اوہناندے نال ولید آیا آکے وچہ میدان للکار دے نے
ڈنڈ پیلدے پھیر دیندیاں نوں بدلن نیزے خوب تلوار دے نے

مراصبح جب نشے کے خمار میں بے سروسامان مسلمانوں کو مقابلے میں دیکھا تو ہتھیاروں کو تیز کر کے بچانے لگے مراجب دونوں فوجیں مقابلے میں آئیں تو بھارت کی جنگ کا نقشہ سامنے آگیا کسی کا بھائی کسی کا ماموں کسی کا باپ کسی کا کوئی اور قریبی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے کھڑے تھے کورو کشیتر کے میدان میں کرشن مہاراج کو اپدیش دے کر ارجن کو تیار کرنا پڑا۔ مگر یہ بے کس شوق شہادت میں آخری قربانی کرنے کے لیے جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر آکھڑے ہوئے تھے۔

Marfat.com

آوے کوئی مقابلے وچہ کہندے کھانے زخم جس ساڈڑے وار دے نے
عتبے پچھیا[1] تسیں او کون دسو اُچے شان قریش سردار دے نے
کہندے یثربی اسیں ایمان[2] والے خادم جو رسول مختار دے نے
مکے والڑے اج کیوں چھیدے نے جاناں دین تے کیوں نہیں وار دے نے
کیوں[3] نہیں سامنے آوندا اج احمدؐ اساں دیکھنے ہتھ تلوار دے نے
واپس نبیؐ بلان انصاریاں نوں ویکھن طرف قریش جرار دے نے
کہندے من لو نبیؐ رسول اللہ جذبے اجے وی دلیں پیار دے نے

سن کے ایہہ للکار کفار والی نکلے تن جوان انصار دے نے
عزت دار ہاں اسیں جہان اندر لڑن جوگ نہیں مرد اغیار دے نے
تساں نال نہیں غرض ہے کہے عتبہ آون اوہ جو ساڈے وقار دے نے
نکلن اج قریش میدان اندر کاہنوں اینہاں غریباں نوں مار دے نے
یاں تے بھیجدے اونہاں قریشیاں نوں جیہڑے اک خدا پکار دے نے
حمزہؓ علیؓ عبیدہؓ نے جوش کھاوا کھلے سامنے آن کفار دے نے
راکھا رب ہے سرورا عاجزاں دا جان مال جو اج نثار دے نے

کفار کے تینوں سرداروں کا ہلاک ہونا

عتبہ چھٹیا نال امیر حمزہؓ کردا وار حدوں قہروان ہو کے
حمزہؓ ہس ہس وار بچاوندے سن ایویں چل گئی تیغ انجان ہو کے
حضرت علیؓ دل دوڑ ولید آیا اوڈی خاک میدان طوفان ہو کے
عبیدہؓ شیبہ تھیں ہوئے سن بہت زخمی علی پہنچدے نے پریشان ہو کے
علیؓ لے عبیدہ نوں ہوئے واپس ڈگے پئے سی لہو لہان ہو کے

کھوتے شیر دا کی مقابلہ اے خسرا کرے گا کی جوان ہو کے
عتبہ تڑپدا پیاسی خاک اندر حمزہ ویکھدے رہے حیران ہو کے
کیتی شیر خدا نے روک ایسی مر گیا ولید بے جان ہو گے
پہلوں شیبہ نوں دوزخیں سٹیو نے ساتھی چکدے پھیر کمان ہو گے
مارے گئے جوان قریشیاں دے آئے سرورا جو قہروان ہو کے

حملہ کفار جنگ دست بدستی اور فرار اہل مکہ کا بعد قتل ابوجہل

تنے موئے جوان قریش والے رنگ اوڈ دا ویکھ کفار دا اے
نیزے تان کے دوڑیا مومناں تے ٹولہ کل کفار مردار دا اے
بچ کے جان نہ دیا جے اج کوئی ابوجہل ایہہ کھلا پکار دا اے

مارو گھیر کے اک خدا والے ہویا جوش تھیں شور للکار دا اے
بڑے بڑے بلوان دی اٹھ دوڑے بڑا جوش ہر اک سردار دا اے
ٹٹ پیاسی کفر اسلام اُتے جس نوں مان سامان ہتھیار دا اے

[1] من انتم تم کون ہو (۲) رھط من انصار اہل مدینہ (۳) یا محمد اخرج الینا اکفانا من قومنا اے محمد ہمارے مقابلے کے لئے ہماری برادری کے لوگ بھیجو۔

سینے سامنے سہن اسلامیاں دے مسکن رب دے پاک انوار دا اے
نیزے برچھیاں کرن کی کاٹ اوتھے جتھے فضل سچے کردگار دا اے

رحمت ربدی جنہاں دے نال ہووے اوہنوں خوف کی کفر کفار دا اے
کٹھی ہوئی توحید مقابلے نوں لشکر ایہہ خدا دے یار دا اے

ہویا بڑا گھمسان دا جنگ اوتھے بڑا جوش قریش مردار دا اے
ہتھ دھولئے مومناں جان دلوں خوف دلیں نہ تیر تلوار دا اے

نبی دیکھدے ایہہ قربانیاں سن کیہڑا دین اُتے جاناں وار دا اے
پایا رعب ملائکہ کافراں تے دل کنبیا ہر اسوار دا اے

ساری رات قریش شراب پیتی اثر رات دے اجے خمار دا اے
پھرن چھپدے جان بچان کارن پشان ہو ہر اک للکار دا اے

زخم لگدا کسے بیدین تائیں پیا ہال او ہال پکار دا اے
مومن بھل گئے جسم تے جان تائیں سر ودھ کے ہر اک وار دا اے

مارے گئے سردار قریشیاں دے جلوہ حق دی اج چمکار دا اے
معاذ عمرؓ دے پُت دی دیکھ جرأت جذبہ اوٹھدا دلیں پیار دا اے

معوذ عفرا دے پُت دی نال ہوئے دتا زور دکھا ابرار دا اے
ابوجہل نوں ڈھونڈھ کے لبھیو نے ڈبا لوہے وچہ جسم مردار دا اے

خالی پیر نوں دیکھ معاذ مارن اک جھک کے ہتھ تلوار دا اے
بچے حقدی تیغ تھیں کیویں ظالم پیر کٹیا گیا سردار دا اے

پیا جھپٹ کے عکرمہ پُت اوہدا موقع ملگیا اوس نوں وار دا اے
بازو کٹیا گیا معاذ والا لطف دیکھنے جوگ جرار دا اے

ہتھ لٹکدا رہیا تے رہے لڑدے پیا بوجھ جد اوس دے بھار دا اے
دب کے پیر ہیٹھاں کھچ سٹ دتا نہیں شام تک لڑن تھیں ہار دا اے

اللہ اللہ بہادری دیکھ مسلم اج تدھ نوں شوق گفتار دا اے
تاک وچہ معوذ دی نال ہیسی اوسے وقت آ پہنچ للکار دا اے

کافر کنب کے پرتیا اوس ولے عزرائیل جوان انصار دا اے
وار پیا بھرپور معوذ والا خون وگدا اوس بدکار دا اے

غش کھا کے ڈگدا اوہ ظالم بدلا مل گیا اج انکار دا اے
ابوجہل نوں ڈگدیاں دیکھ کے تے لشکر نسدا کل کفار دا اے

ستر سورمے موئے قریشیاں دے لیکھا سچ صحیح اخبار دا اے
مسلم ہوئے شہید سن کل چوداں رحم جنہاں تے رب غفار دا اے

نوے نسدے پھڑ لئے مومناں نے لیا باقیاں راہ فرار دا اے
ہوئی فتح نصیب ایہہ مومناں نوں سرور فضل سچے کردگار دا اے

ھ۱ قرآن شاہد ہے اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ وَاِنِّي مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ اور جب تم اپنے رب سے مدد مانگتے تھے سو اس نے تم کو جواب دیا کہ میں ایک ہزار آگے چلنے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کروں گا اِذْ يُوحِي رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط سَاُلْقِي فِي قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ جب تیرا رب فرشتوں کو وحی کرتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں جو ایمان لائے ان کو ثابت قدم رکھوں گا ان کے دلوں میں جو کافر ہوئے رعب ڈالدوں گا۔

Marfat.com

ابوجہل کی حالت نزع میں حسرت کا بیان

ابوجہل دا پتہ لو نبیؐ کہندے جدوں آپ دا قلب مسرور ہویا
عبداللہ بن مسعود گئے ویکھنے نوں ڈٹھا اوہناں زخمی وڈا سور ہویا

کہندے اوس نوں ویکھ شریر ظالم تیرا جام لبریز بھرپور ہویا
کہندا جنگ دا حال تے دس مینوں زخماں نال میں ہاں ڈاڈھا چور ہویا

مومن جت گئے اوہناں جواب دتا لشکر کفر والا ایتھوں دور ہویا
ابوجہل ایہہ سن کے آکھدا اے کیویں ہبل نوں ایہہ منظور ہویا

چھاتی اوس دی تے بیٹھے عبداللہ کٹن سر جو بہت مغرور ہویا
منیں گل میری ابوجہل آکھے میرا نہیں برباد شعور ہویا

وڈھیں مونڈھیوں دھون جوان میری کراں کی میں بہت مجبور ہویا
اوچا سر سردار دا چاہیدا اے جگ وچہ ایہہ سدا دستور ہویا

رسی جل گئی وٹ نہیں گیا اوہدا لگا مرن غرور نہیں دور ہویا
اوہدے ایس ہنکار نہیں جھکن وتا جوش کبر تھیں اوہ رنجور ہویا

نبی پاکؐ جد ویکھیا سر اوہدا اطمینان وچہ قلب حضور ہویا
کامیاب ہوئے سرور بدر اندر اللہ پاک نوں ایہہ منظور ہویا

مصنف کی مجبوری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیدیوں سے مہربانی

حال لکھن نوں لکھیا جنگ دا میں ایپر رنگ نہیں جنگ دے آوندے جے
میں تے ویکھیا جنگ نہیں اج تیکر کیویں جان نوں لوگ گنواندے جے

زور بازو اندے ویلے نہیں ویکھے ایویں لوک خیال دوڑانودے جے
ہویا کی اس ریتلے ملک اندر نہیں جاندے دل پرچانودے جے

تھوڑے بہت کمزور غریب مسلم بڑے زور کفار دکھلانودے جے
ہار گئے اوہ ساز سامان والے اللہ پاک جد کرم کماوندے جے

ٹولا جتیا مومناں صادقاں دا کافر ہار کے نسدے جاوندے جے
نبی پاک رسول خدا والے سجدے شکر وچہ سیس جھکانوندے جے

قیدی ہوئے حوالڑے مومناں دے سارے طرف مدینے دی آوندے جے
کرنا حسن سلوک ایہہ حکم ہویا نبی خلق اخلاق سکھلاوندے جے

چاچے نبیؐ دے قیدیاں وچہ ہے سن راتیں درد دے نال کرلاوندے جے
نبی پاک نوں نیند نہیں آوندی اے نال درد بیتاب ہو جاوندے جے

چھڈ دیو عباس نوں کہن ناہیں پاسے پرتدے دکھ اٹھانودے جے
ویکھ حال محبوب خدا والا ساتھی نبیؐ دے عقل دوڑاوندے جے

نبی ہے بیتاب وچہ حب چاچے ڈہلے بندا وہ سب کرانودے جے
ہوئی بند آواز عباس والی نبی پاک آرام فرمانودے جے

ایسا سبق سی ایہہ برابری دا جنہوں ویکھ کے ہوش اڈ جاوندے جے
محسن چاچے سن تاں نبی اللہ مساوات دا طرز سکھلانودے جے

قیدی کرن بیان ایہہ مسلماں دے سانوں خلق اسلام دے بھاوندے جے
کھانے ستھرے سدا کھلان سانوں آپوں ایویں ای جھٹ لنگھانودے جے

Marfat.com

فدیہ لے کے چھڈ دے قیدیاں نوں کوئی دُکھ نہ ذرا پہنچانو دے جے
تسیں دیہو پڑھا لکھا مومن دس دس نوں اوہ پڑھانو دے جے
ابو العاص[1] داماد رسول دے دی قیدی ہو کے جنگ وچہ آنو دے جے
زینب رضؓ بنت رسول سن وچہ مکے ہار گلے دا اوہ بھجوا ندے جے
خدیجہ رضؓ ماں نے دھی نوں دتڑا سی فدیئے وچہ اوہ پیش کراوندے جے
کہندے آپ اصحابیاں ساریاں نوں منو تسیں تے اسیں ایہہ چاہنو دے جے
کیتی عرض انصار مہاجراں نے اسی خوشی ایہہ دلوں منانو دے جے
ابو العاص نوں چھڈیا قید وچوں نالے ہار وی چا اپڑانو دے جے
گلاں کرنیاں سوکھیاں ہوندیاں نے عمل نیک محبوب بنانو دے جے
جنگ نال بیگانیاں نہیں مشکل مومن نفس نوں مار گنوانو دے جے

جیہڑے دے نہیں سکدے زر فدیہ نبیؐ اونہاں نوں ایہہ فرماوندے جے
قیدی ہوئے آزاد پڑھا کے تے خوشی ہو کے گھراں نوں جانو دے جے
فدیہ دین جوگے مالدار ہے سن گھروں مال اوہ کجھ منگوانو دے جے
ایہہ ہار سی خاص دہیز والا جذبے الفتی سامنے آنو دے جے
نہیں سی ہار نشانڑی حب دیسی دیکھ نبیؐ دے اشک بھر آنو دے جے
دھی کول نشان رہے ماں والا بنا مشورے نہیں چھڈوانو دے جے
ماں مومناں دی بھاویں نہیں زندہ اُہدی چیز نوں ہتھ نہ لانو دے جے
کوئی ہے جو نبیؐ دا طرز دیکھے قائم بڑے اصول کرانو دے جے
دُنیا وچہ پیغام سلامتی دے نبی پاک رسول پہنچانو دے جے
نالے خلق اخلاق پیار کر کے سرور دشمناں تے فتح پاوندے جے

بیان احوال کچھ مسلمانوں کا اور مصنف کی عاجزانہ گذارش دربار خداوند میں اور عرض خدمت ناظرین میں

ملدے نہیں الفاظ جذبات والے سوہنا نقش اسلام دکھلاونے نوں
دین پاک اسلام خدا والا آیا جگ تے امن پھیلاونے نوں
استقلال کمال وچہ سختیاں دے مومن کسدے صبر دکھلاونے نوں
جاناں کرن قربان اوہ اوس ویلے دشمن اُٹھدے جدوں مٹاونے نوں
درجے سب نوں دین برابری دے مساوات دا طرز سکھلاونے نوں
منن حکم خدا رسول ہر دم کرن کوششاں سکھ ونڈاونے نوں
صدقے اونہاں دے بخشیں خداوندا آیا اج میں فیر بخشاونے نوں
چُنیا وڈھ ہے عالماں ساریاں دا کیتے قصد مضمون چراونے نوں
دتا ساتھ خیال رسولؐ والے ڈنگے سدھڑے جوڑ بٹھاونے نوں

ویکھو زندگی پاک رسول والی بڑے سبق جے عمل کماونے نوں
درد دشمناں دا رکھن قلب اندر کردے جنگ دی خلق چمکاونے نوں
اندر درد مخلوق بیتاب رہندے راہ حق وچہ سیس کٹاونے نوں
جنگ وچہ اخلاق نہ جان ہتھوں لڑدے حسن احسان جتلاونے نوں
رشتے داریاں روک نہیں سکدیاں نے تلے رہن اوہ حق پہنچاونے نوں
راضی رہن خدا دی رضا اندر رحمت بنن اوہ ظلم مٹاونے نوں
نہیں جے شاعری دل خیال میرا نہ میں جاندا شعر بناونے نوں
تاں دی بنی نہ گل نجیب کوئی حب نبیؐ دی پاک جھلکاونے نوں
بڑیاں لغزشاں میرے کلام اندر بخشیں فضل تھیں کرم کماونے نوں

[1] ابو العاص کفار مکہ میں سے تھے ان کے ساتھ حضرت رسول کریم کی لڑکی زینب رضؓ کی شادی ہوئی تھی [illegible]

Marfat.com

جنگ بدر تک مر کے پہنچیا میں ہمت نہیں ہن قدم اٹھاونے نوں
ربا زندگی دا اعتبار ناہیں وقت چاہیدا توڑا پڑا لونے نوں

دئیں ہور دی کچھ توفیق مولا نبی پاک دا حال سناونے نوں
حصہ دوسرا وی کراں پیش جلدی ہمت دئیں تے شوق بناونے نوں

سدھے سادڑھے ہین مضمون میرے سادے شعر نے گل سمجھاونے نوں
میری طرف نہ ویکھ توں پڑھن والے لوڑیں عیب نہ اجر ونجاونے نوں

سوہنا پاک ہے حال رسول والا پڑھیں سنیں مراد دے پاونے نوں
نفسی خواہشاں دا ایتھے گذر ناہیں مزے ڈھونڈھ نہ لطف اٹھاونے نوں

اوچے رکھ خیال نہ ڈگ ہیٹھاں فقرے کس نہ بات ونجاونے نوں
چنگا نہیں جے طرز بیان میرا لائیں زور پر لطف بنواونے نوں

کر کے ٹھیک دے بھیج توں شعر میرے کریں کم ایہہ اجر دے پاونے نوں
کرساں شکر کر درج معقول سارے دوجی وار جاں گیا چھپواونے نوں

گلاں ماڑیاں تھیں نیکاں نیک رکھے مطلب نیک خیال دوڑاونے نوں
ایہہ تے ذکر حبیب خدا دا اے سرور لکھیا درد دکھلاونے نوں

ختم شد حصہ اول

اعلان ضروری

یہ حصہ ۱۹۳۷ء میں شایع ہوا اس وقت میری محروم النسل بیوی نواب بیگم بقید حیات تھی میں نے اس کی دلبستگی کے لئے کہ اس کا نام باقی رہ جائے اس حصہ کا حق تصنیف اس کو دے دیا جیسا کہ اس ایڈیشن کے آخری صفحہ پر شائع شدہ موجود ہے۔ اب میری وہ رفیقہ حیات چار ماہ محرم ۱۳۷۱ھ میں انتقال کر چکی ہے اس کی کوئی اولاد نہیں۔ اب اس حق تصنیف سے اس کو سوائے اس کے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ مالک مطبع جن کو اب دونوں حصوں کا حق تصنیف دے دیا گیا ہے وہ بھی دعائے مغفرت مرحومہ کیلئے کریں اور ناظرین بھی مغفرت کی دعا فرمائیں۔ وہ محروم الاولاد ہی اس دنیا سے رخصت ہوئی۔ اس لئے ہر مسلم پر واجب ہے کہ محروم مرحومہ کے واسطے خدائے پاک سے بخشش طلب کریں۔

والسلام

احقر العباد ملک غلام سرور ککے زئی مصنف شاہنامہ اسلام پنجابی

Marfat.com

Marfat.com

شاہنامۂ اسلام (پنجابی)

حصّہ دوم

مُصنّف کی معذوری اور مجبوری کیلئے دُعا

عمر گذردی گذردی گذر گئی پھسے رہے خیال جنجال اندر
کم ہور دے ہور میں چھوہ بیٹھا آیا ہوش نہ ایس اچھال اندر
ٹُٹے آسرے جددں جہان والے آئی ربدی یاد خیال اندر
کرناں عرض میں پاک ہے ذات تیری ربا پوان نہ پھیر زوال اندر
اوچا بڑا رسولؐ دا مرتبہ ہے شوخی بڑی اے میرے سوال اندر
تینوں پتہ اے شوخیاں میریاں دا ایہ قصد نے بڑے خیال اندر
کوجھے عمل تے دل ناپاک میرا نیکی لکھ دے کوئی اعمال اندر
عشق نبیؐ دا نور کجھ بخش ایسا دسے نور جمال اقوال اندر
ہوون اثر تھیں لفظ معمور میرے پورے اُتمن لکھاں کمال اندر
لکھناں ربا ہن حال رسولؐ دا میں جنہوں چھڈیا سی کسے حال اندر
عملاں بھیڑیاں نے ملیوں ڈوب دتا ڈوھنگے حرص ہوا دے تال اندر
رہیا دُور دربار رسولؐ کولوں ایہہ کم نہ رہیا خیال اندر
فیر رب نے ایہہ توفیق دتی عشق نبیؐ رچیا وال وال اندر
تیری پاک جناب تھیں فضل منگاں کوئی فخر نہ ذرہ خیال اندر
بڑا چاہیدا زور ایمان والا عاجز میں مزدور اعمال اندر
نہیں جاندے لوک جہان والے بڑیاں لغزشاں نیں میری چال اندر
تیرے کرم دا آسرا ہے مولا تیرے سامنے ہال بھیڑے حال اندر
نور نبیؐ دا ہووے ظہور ایسا دسے بدر دی جھلک ہلال اندر
ایسے رنگ اندر ملیوں رنگ مولا کوئی کمی نہیں تیرے جمال اندر
سرورؐ پاک دا حال جاں لکھے سر ورسنے حال جیہڑا آوے حال اندر

عرب اور اُس کے ہمسایہ ممالک کا اُس وقت کا حال

ستویں صدی مسیحؑ نوں جددں ہوئی ہیسن طور کجھ عجب جہان والے
شخصی کل حکومتاں جگ اندر بیٹھے مل کے تخت تران[1] والے
آکڑ نال گھمنڈ تھیں راج کردے حکم جنہاندے فخر گمان والے
بہندے تخت تے وانگ خدایں کے سجدے جگ تھیں سدا کرانوالے
شاہی قوم وچہ ملک دے راج کردی بھاویں ہون اوہ ظلم کمان والے
قوماں دبیاندے مندے حال ہندے سکھی ونہاں نوں رہن لان والے
رُکھاں تپھر اندے لگے ڈگدے سن جوہر عقل دے خاص انسان والے
من دے کوئی اصول نہ ضابطہ سن سوچن کدی نہ حکم چلان والے
دعویدار خدائی دے سدا وسدے زور اور وڈے آن بان والے
عاجز کل مخلوق نوں جاندے سن اُتھے عقل تھیں حکم چلان والے
پچھ پکڑ نہ اُونہاندی کدی ہوندی کردے جو چاہن خاندان والے
دادخواہ مظلوم نوں دسے ناہیں روندے رہن ایہہ دُکھ اٹھان والے

[1] تران والے ۔ طاقتور ۔

حکم اک انسان دی عقل کردی حاکم بن دے وڈھ کے کھان والے
من مانیاں کرن اوہ ملک اندر پیدا ہوئے نہ کدی سمجھان والے

وانگ کُتیاں گھورے لنگدے اوہ نہ سن آدمی دی قدر پان والے
حاکم وقت جیہڑا مل مار بیٹھے کہندے اسیں ہاں جگ دسان والے

ایسے طرح دے بادشاہ دوہیں اک روم تے اک ایران والے
اونہاں وچہ سن بے آباد ٹکڑے ریگستان وڈے عربستان والے

جتھے بادشاہ کوئی نہ کوئی حاکم وکھو وکھ قبیلڑے شان والے
ٹولے وسدے کجھ یہودیاں دے یاں کجھ بتاں نوں سیس جھکان والے

لڑدے آپے دے وچہ قبیلڑے سن بڑے شور تے ڈنڈ مچان والے
حاکم کوئی نہ کوئی قانون ورتن آکڑ باز سردار گمان والے

مارے جاندے سن گھوڑا ودھان والے پانی پچھیاں بناں پلان والے
وسدے کل اوباش کل عرب اندر جُتی مار دے جُتیاں کھان والے

قیدی لین بنا کمزور تائیں اندر دُکھاں غریب نوں پان والے
کوڑے مغز تے شوخ بدکار بھارے ریگستان دے اُٹھ چُگان والے

جنہاں وچہ اصول نہ زندگی دا کبر شان گمان دکھان والے
جوئے باز شراب دے بڑے عادی اگے بتاندے سیس جھکان والے

سدا وچہ بے امنیاں غرق رہندے اوپر عاجزاں زور ازمان والے
اینہاں دل خیال نہ شاہ کردے بھُکاں وچہ سی عیش اڈان والے

مُکھ موڑ کے لنگھدے روم والے کدی تکدے نہ ایران والے
اے پر اثر سی بڑا ایرانیاں دا کنّوں پھڑے خوف لے جان والے

لکھاں حال کی جگ دا اوس ویلے چیلے بنے انسان شیطان والے[1]
سرور امن غریب نہ پان کدرے ملے اونہاں نوں دُکھ جہان والے

خدائے پاک سے نور اسلام کا آنا

ایہو جیہے اندھیر[2] دے وقت اندر امن لے کے نور اسلام آیا
ہمدرد غریب دے ہوئے پیدا سُکھ ملن دا پاک پنجام آیا

سدھے سادڑے پاک اصول لیکے نبیؐ پاک پہنچان آرام آیا
ونڈے درد غلاماں تے بیکساں دے ہور شاہاں نوں کرن غلام آیا

اکو ربّ منوان جہان کولوں آپ نبیؐ علیہ السلام آیا
لگے ڈرن انسان بیداد کولوں اتحاد دا وحدتی جام آیا

بشر کبر غرور تھیں دُور ہوئے نیڑے خُلق اخلاق دا بام آیا
حقدار غریب یتیم ہوئے نبیؐ دُکھاں نوں کرن حرام آیا

بدل گئے سب طور جہان والے کفر شرک تے جدوں الزام آیا
سوہنے خُلق اخلاق نوں دیکھ کے تے سارا جگ ای ہون غلام آیا

بھائی بندیاں دے طور دیکھ کے تے کوئی صبح آیا کوئی شام آیا
جنہاں آن حضورؐ دے پیر پگڑے امن جگ دا کرن سلام آیا

---

[1] ظہر النساء فی البر والبحر۔ خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو چکا تھا۔

[2] اِنا انزلنا فی لیلۃ القدر۔ یقیناً ہم نے (قرآن) کو قدر والی رات میں نازل کیا۔

Marfat.com

چودواں سال مصیبتاں دُکھ جھلے ہن امن اندر خاص و عام آیا
ایسا ہویا ہلال تھیں بدر کامل جنگ بدر اندر اس دا نام آیا

سال پندرھویں چن اوہ چودھویں دا دنیا واسطے ماہ تمام آیا
طرفدار غریباں تے بیکساں دا سرور جگ تے خیر الانام آیا

جنگ بدر کے اثرات

جنگ بدر نے دُور اندھیر کیتا کیتی بدر کامل روشن رات ساری
وعدے ہوئے خدا دے جدوں پورے آئی سمجھ اندر گل بات ساری

جت لئے کمزور۔ ایمان والے بازی ہار گئے لات منات ساری
زیر دست نوں امن دا تھان ملیا دتی دین پیچے کرامات ساری

زنگ دلاں دے دھم سب دُور ہوئے پوری چمک اُٹھی کائنات ساری
لٹے دل اسلام دی خوبیاں نے وٹ دی گئی وچہ عرب سوغات ساری

بدل کرم دا عرب دے دیس وسیا ہوئی نور بھرپور برسات ساری
سرور سروری نور نے پاک کیتی گندی بشر دی پاک حیات ساری

ملک عرب میں اثرات اسلام

فتح بدر دی مومناں صادقاں دے سینے نال ایمان بھرپور کیتے
وعدے سچ خدا دے ہوئے پورے غم رنج سب دے زائل تھیں دُور کیتے

ہویا سخت مقابلہ بدر اندر مومن اللہ دے کرم منصور کیتے
ہوئے عزم مضبوط ایمان اندر سینے ہور بھی نور پُر نور کیتے

سارا عرب حیران سی دیکھ کے تے کافر مومناں کیویں مجبور کیتے
بڑے ساز سامان تے زور والے تھوڑے جیاں نے پکڑ حضور کیتے

لُٹے گئے کنے کجھ بنے قیدی کجھ مارے تے چور چور کیتے
طاقت کوئی سی ایہہ تے غیب والی دعویدار جس کل رنجور کیتے

زور دیکھ کے خاص ایمان والا پیدا غماں نے دلیں تھور کیتے
سڑے حسد تے رشک دی اگ اندر سینے دُکھاں دی اگ تندور کیتے

دلیں ویر پیا اللہ والیاں دا پیدا فتح نے نویں ناسور کیتے
پھرن دوڑ دے عرب دے وچہ سارے انہاں مومناں بڑ فتور کیتے

پئے کل قبیلڑے سوچ اندر مل کے ساریاں طے امور کیتے
کٹھے ہو کے دیہوں مٹا مسلم سبھناں فیصلے ایہہ منظور کیتے

ایہہ پرنیک روحاں نصرت دیکھ کے تے بحر شک دے کل عبور کیتے
نالے خلق اخلاق تے مومناندے دل نیک تے پاک مسحور کیتے

دھروں جنہاندے بھاگ پئے جاگدے ہن رحمت لہلہائی اوہ مخمور کیتے
سوہنے پاک اصول اسلام والے اوہناں دیہندیاں سبھا منظور کیتے

نبی پاک رسول دے وچہ قدماں ملی عاجزی دُور غرور کیتے
قسمت نیک تھیں بنے غلام سرور نبی نال ایمان بھرپور کیتے

Marfat.com

مکے کے قریشیوں کا واویلا اور جوش خروش

نسّے بھجے قریش جاں گئے مکے گھر وگھر پئے گیاں دوہایاں نے
نال شرم دے چھپدے پھرن سارے جنہاں دولتاں کل لٹایاں نے

رونے پئے گئے گھر انوچہ کافر اندے اوہناں ماتمی صفاں وچھایاں نے
مارے گئے سن بڑے سردار بھارے بڑیاں ایہہ مصیبتاں چھایاں نے

رودن والیاں نے ایسے وین پائے قوماں جوش تھیں کل اکسایاں نے
کہندے جا کے ابوسفیان[1] تائیں جاناں تدھ تو گھول گھمایاں نے

تیرے گئے بچان نوں اسیں سارے تدے کل مصیبتاں آیاں نے
ہویا سخت مقابلہ اوس تھاویں جاناں وتیاں کل فدایاں نے

مکے وچہ سردار نہیں کوئی بچیا جنہیں کرنیاں پھیر چڑھایاں نے
تیرا فرض ہے چل کے لے بدلا کٹھے تدہ دے ویر قصایاں نے

کہندا ابوسفیان ہاں میں حاضر کیتا ظلم ہے اک خدایاں نے
وچہ بدر اتفاق تھیں تسیں ہارے ہویاں کجھ نہ زور آزمایاں نے

اساں جگ نوں کجھ دکھاوناں ایں ساڈے نام نوں بہت وڈیاں نے
مددگار نے کعبے دے بُت سارے جنہاں قدرتاں سدا دکھایاں نے

چوداں ورھے نہیں تساں دھیان کیتا تدے ایہہ مصیبتاں چھایاں نے
تساں بُتاں دا نہیں خیال کیتا اکھاں اوہناں نے کڈھ دکھایاں نے

کھانا ترس سی بھلا کیوں مومناں دا اوہناں کیتیاں بہت بریائیاں نے
قہر وان ایہہ ایویں نہیں بُت ہوئے ہتھیں عزتاں تساں گوایاں نے

عزت بُتاں دی ھُن تے کرو سارے جنہاں قدرتاں ایہہ دکھایاں نے
اوہناں کڈھیا سی ایہناں مُسلیاں نوں جاناں نس کے جنہاں بچایاں نے

کیوں نہیں بھل توں جان قربان کردے تساں غیرتاں کل گوایاں نے
سارا مال مناں میں کراں حاضر تساں کرنیاں پھیر چڑھایاں نے

ہویا جوش پیدا مکے شہر اندر کلاں سُتیاں اوس جگایاں نے
نام اوہناں دا لے لے رون ہر دم جاناں بدر وچہ جہناں گوایاں نے

پھرن جوش دلاوندے وچہ مکے قوماں ہور وی نال رلایاں نے
رہے سال بھر ساز سامان کردے گیاں پئے وچہ عرب دہایاں نے

کردے پھرن تیار قبیلیاں نوں گھر وگھر تھر تھلیاں پایاں نے
دھماں پے گیاں عرب دے وچہ سرور اینھاں ظالماں پٹھیاں چایاں نے

بیان اہل مکہ کا غور و فکر

مکے والیاں نور اسلام ڈٹھا نبیؐ پاک دے ہوئے جمال ہیسن
جہناں راہ ہدایت دا پالیا سی مسلمان ہوئے قسمت نال ہیسن

[1] ابوسفیان مال تجارت لے کر شام سے واپس آرہا تھا کفار نے بہانہ یہ کیا تھا کہ ہم اس کی حفاظت کے لئے جا رہے ہیں حالانکہ ابوسفیان رستہ چھوڑ کر خطرہ سے نکل چکا تھا مگر یہ بدر پر جا پہنچے اور اسلام کو مٹا دینے پر تل گئے تھے۔

Marfat.com

طور طرز سلوک اسلامیاندے نالے ویکھدے عمل اعمال ہیسن
سمجھ دار تے غور کرن والے پے ویکھدے حال احوال ہیسن
تِن گُنے ایہہ ساز سامان والے رکھدے جگ تے کئی اقبال ہیسن
مارے گئے سردار قریشیاندے مسلم جت کے ہوئے نہال ہیسن
سوہنا دین اسلام دا نور دسدا نور دنور مسلم مالا مال ہے سن
پیڑاں کالجے اٹھیاں کافراندے کئی طرح دے رنج ملال ہیسن
پیو دادے دے دین دے ہین دشمن ایہو پئے کردے قیل قال ہیسن
دل تے کوئی نہ اثر تہذیب دا لا پئے لٹن دے یوندے تال ہیسن
بھاویں مومناں نوں چنگا جاندے سن اے پر بدی تھیں بنے چنڈال ہیسن
ڈھولا لال ڈچھاندی تال تے ریج کے تے پاندے پئے کمبخت دھمال ہیسن

گلاں دلاں نوں لگدیاں چنگیاں نے اپر بُتاندے خاص رکھوال ہیسن
ہالے کیویں جوان قریش والے رکھدے بُتاندا بڑا خیال ہے سن
تھوڑے جیہے غریب کمزور مسلم بُھکھاں[1] فاقیاں نال بیحال ہیسن
جیتے ہوئے نہیں اوہ سلوک کردے جیہڑے اوہناندے قیدیاں نال ہیسن
چنگے دلاں تے اثر وی پئے چنگے لگے کرن اوہ نیک خیال ہیسن
کہندے بُرے نے اِک خدا والے دوندے مونہاں تے رکھ دوال ہیسن
ماری عقل سی بھیڑ پاں وادیاں نے رکھدے بہت ای بُرے خیال ہیسن
وڈے اوہناندے بڑے سن نیک بندے انگ پال تے دین دیال ہیسن
ایہو کہن مومن کتھوں ہوئے پیدا اجے کل ساڈے انگ پال ہیسن
بدلین دا ولیں خیال سردر منگدے بُتاں کولوں نیک فال ہیسن

کافروں کی جوش و خروش سے جنگ کی تیاری

اُٹھیا جوش طوفان دا دچہ مکے بڑے جنگ دے ساز سامان ہوئے
ڈیرے خیمیاندار ہیا انت ناہیں جمع طبل تے بڑے نشان ہوئے
نیزے بانہ یاندی ہوئی مشق جاری گھُڑ دوڑ دے صاف میدان ہوئے
تیغاں تیر کمان چلان ہر دم جنگی کرتباں دے امتحان ہوئے
تنبو لگ گئے کل قبیلیاندے اچے کل دے دُکھ نشان ہوئے
دُنبے بکرے اُٹھ سن گوشتاں نوں آٹے ستو اندے ڈھیر آن ہوئے
دکھو دکھ نے ٹولڑے جوش اندر پیدا جنگ دے دلیں ارمان ہوئے

نیزے برچھیاں ڈھال تلوار گرزاں کٹھے لکھاں ای تیر کمان ہوئے
گھوڑے گھلے تے اُٹھ قبیلیاں نے کٹھے عرب والے پہلوان ہوئے
کوئی پھرے نہ کہتے تلوا بانھوں دُور دُور تھیں جمع جوان ہوئے
ہوئے سامنے شغل لڑائیاندے لوہے پتھرے وانگ انسان ہوئے
لگے ڈھیر اناج دے تھان تھائیں جمع رسد دے کل سامان ہوئے
سیباں نال انگور کھجور والے دکھو دکھ انبار نے نان ہوئے
جذبے سامنے ہوئے بہادری دے بچے جوش تھیں بڑے جوان ہوئے

[1] مدینے آباد ہونے پر اجڑے ہوئے مسلمانوں پر تنگدستی سوار تھی اس لئے بڑی تنگی سے گذر ہوتی تھی جنگوں کے لئے بڑے رسد سامان کی ضروریات ہوتی تھیں۔ ظالم قومیں لوٹ مار کے ایسے موقعوں پر سامان جمع کرتی ہیں۔ مہذب حکومتیں بڑے ٹیکس لگاتی ہیں۔ یہ تو ایک جماعت تھی جس کی حکومت بھی نہ تھی۔

Marfat.com

ہویاں کسرتاں وچہ اکھاڑیاں دے ڈنڈ بیٹھکاں دے گھمسان ہوئے
لڑدے کشتیاں داؤ سکھان کارن دُونے دھ کے زور تران ہوئے

کھیڈن کوڈیاں دوڑ دے مار چھالاں زور اوری دی طرف میلان ہوئے
چڑھ کے گھوڑیاں تے کئیں گتھ جاندے بڑے داؤ تے پیچ روان ہوئے

کردے پھرن تقریر سردار بھارے پیدا جوش دے بڑے طوفان ہوئے
شاعر عرب دے رجز سنان ہر دم بڈھے جہناں نوں سُن جوان ہوئے

پنڈے آکھدے رب نے بُت ساڈے جیہڑے اساں اوپر قہروان ہوئے
اگے اوہناں دے اک خدا کی اے اوہدے مٹن دے ہین سامان ہوئے

دتا شور مچا زنانیاں نے جھگے جہناں دے ہین ویران ہوئے
رو رو وین نت کردیاں بدر والے ساتھی جہناں دے بہت شیطان ہوئے

ساڈا ویر ہے مُسلیاں نال وڈا ساڈے دل جے لہو لوہان ہوئے
اسیں رنڈیاں روندیاں لاڑیاں نوں جیہڑے کچھڑاں وچہ جوان ہوئے

اندر بدر دے اوہناں ہلاک کیتے ساڈے وچوں جیہڑے مسلمان ہوئے
کرو ساڈیاں تسیں حمایتاں ہن دیکھو حال ساڈے پریشان ہوئے

چنچل ہاریاں پھرن سنگار کر کے مست جنہاں نوں دیکھ جوان ہوئے
مٹک مٹک کے لٹک دکھان تھاں تھاں کدرے قول نے نال زبان ہوئے

اکھیں مست سرمیلیاں مدھ بھریاں قہروان چشمے مہربان ہوئے
ہن نال جواناں دے لاڈ کر کے عاشق نخریاں وچہ غلطان ہوئے

چشماں شوخ آزاد تلوار سرمہ تیر نظر دے دل نشان ہوئے
کدی روندیاں تے کدی ہسدیاں نے شان حسن دینال گمان ہوئے

پھرن ٹولیاں بن کے وچہ فوجاں پیدا عشق دے دلیں ارمان ہوئے
وعدے وصل دے کردیاں پھرن تھاں تھاں فتح مند جے وچہ میدان ہوئے

پئے ناز انداز دے اثر بھارے جاناں دین دے راہ آسان ہوئے
وسن آکڑاں شوخ زنانیاں نوں مائل بدی دے دل شیطان ہوئے

ہویا جوش خروش دا آن ریلا ناتواں سارے پہلوان ہوئے
اپنے کٹک نہ چڑھے سن کدی کدرے بدل قہر دے جمع انسان ہوئے

نیزے بازیاں وچہ دوڑان گھوڑے مرکب تیز سارے ہیٹھ ران ہوئے
گتکا پھڑی تے ہور چلان گرزاں ڈھالاں خود والے امتحان ہوئے

کیتی گھٹ نہیں نے متھے جوڑ کے تے ویری مومناں دے خاندان ہوئے
کہندے اساں اسلام مٹاونا اے ساڈے گھٹ نہیں شان بے شان ہوئے

اثر بتاندا وسدا وچہ مکے بڑے پوجا دے ساز سامان ہوئے
لیا رنگ جما قریشیاں نے قصے بتاندے نوک زبان ہوئے

سارے عرب دے وچہ اک جوش اٹھیا جمع جدوں سارے خاندان ہوئے
دسے کی غریب غلام سرور کٹھے کفر دے زور میدان ہوئے

کفّار کی متفرق کوششیں

جذبے درد دے شعر دیوچہ بھڑکے بڑے شاعراں شعر تیار کیتے
ٹولے ٹولے نوں اوہناں ونگار یاسی کر کے شان بیان سرشار کیتے

لہ کوڈی - کبڈی ؛

Marfat.com

بنو بکر[1] توں کدی للکار دے سن کدی تغلبی[2] جوش اظہار کیتے
کدی بتاندے کرن بیان قصے ظاہر اوہناں دے لکھ اسرار کیتے
بھینٹ چاہڑ دے بتاندے تھان اوپر قتل اوہناں نے کئی ہزار کیتے
بیٹھن محفلاں لاکے حرم اندر پکے ساریاں قول اقرار کیتے
کوئی کسے قبیلے نوں سدوا اے کسے کتے روان اسوار کیتے
لشکر کوئی بنا کے دسدا اے کسے جمع نے بہت اسوار کیتے
اُٹھاں گھوڑیاں دا رہیا انت ناہیں جمع اوہناں نے کئی ہزار کیتے
بھرے کئی ہزار شراب مٹکے مُہراں لاکے تے استوار کیتے
نشے پی کے جھومدے وچہ مستی بھلیاں بھلیاندے دُور بدکار کیتے
دیکھ ٹھاٹھ تے ساز سامان سارے اوچے اوہناندے سر ہنکار کیتے
خالی ہتھ جے ہون جوان ساڈے ویری دیکھناں اساں مردار کیتے

کدی حزب[3] فسوس دی وار گاون کدی ذکر نے جنگ فجار[4] کیتے
کردے شان بیان قریشیاں دی جہناں بتاں تے دل نثار کیتے
کیاں بُتاں نے کل پر وار وارے ذکر اوہناں نے وچہ اشعار کیتے
ڈینگاں مار دے زور تران والے جہناں جوش تھیں سرخ رخسار کیتے
کوئی کسے نوں لے آوندا اے کسے یار اپنے حامی کار کیتے
آئی رسد تے ڈھیر اندے ڈھیر لگے کٹھے ہور میوے بے شمار کیتے
چُنے سب دلیر قبیلیاں تھیں کٹھے بڑے چالاک ہشیار کیتے
نچن والڑے طائفے بہت آئے جہناں نال نے بڑے پیار کیتے
اندر مجریاں بولیاں بولدے نے دامن شرم والے تار تار کیتے
کہندے نال غرور سردار سارے کاہنوں جمع جے تیر تلوار کیتے
کی چیز نے اوہ غریب مسلم بھکھاں سرورا حال نے زار کیتے

جنگ کے لئے سردار کا انتخاب

بنی امیہ تے بیٹھے ہاشمی سب اندر حرم سردار بناونے نوں
نہیں سی ہاشمی کوئی دی نظر آیا جیہڑا ہوندا ایہہ بھارا اٹھاونے نوں
بنیا ابوسفیان سردار لشکر فوج نبیؐ دے اوپر چڑھاونے نوں
بنی امیہ چراں دے بعد ہوئے اندر حرم دے گل منوانے نوں
چُنے اوہناں جوان قبیلیاں تھیں گھوڑے اُٹھ دی چُنے دوڑاونے نوں
جذبے ویر دے بھر دے دلاں اندر شان بتاں دی خوب دہاونے نوں

لوڑ لشکراں وچہ سردار دی اے جیہڑا ہووندا حکم چلاونے نوں
چُنیا ابوسفیان نوں ساریاں نے افسر چاہیدا کم کراونے نوں
دتا اوس نے مال متال سارا سارے عرب نوں شان وکھاونے نوں
نال اوہناندے ہاشمی ہوئے سارے اپنی نسل تے ظلم کماونے نوں
کیتی فوج تیار جرار بھاری جنگ بدر دی شرم مٹاونے نوں
نال اوہناندے پنڈیاں گل میلی داؤلا کے دل پھساونے نوں

[1] بنو بکر ایک زبردست قبیلہ تھا۔ [2] بنی تغلب بھی ایک مشہور قبیلہ تھا۔ [3] حزب فسوس ایک جنگ میں بنی بکر اور بنی تغلب ۴۹۴ء سے ۵۳۵ء تک ۴۱ برس ہوتی رہی۔ [4] جنگ فجار مشہور لڑائی عرب کی جو عکاظ کے میلے میں چھیڑ چھاڑ سے شروع ہوئی تھی۔

Marfat.com

ہوئے مست وچہ عیش بدبخت سارے کٹھے ہوئے سی دُند مچاونے نوں
جوئے کھیڈ دے نچدے ہوننگے اوپر بدی دے جگ رجھاونے نوں

سودے لونڈیاں دے کردے حرم اندر ایہو شغل سی دل بہلاونے نوں
بدی ہوئی اکٹھڑی عرب والی سرور نبیؐ نوں رنگ دکھاونے نوں

لشکر کفّار کی مدینۃ النبیؐ کی جانب روانگی

اوڑک ساز سامان دے نال ٹریا لشکر ایہہ جرار کفّار والا
ڈیرے خیمیاں دے لدّے اُٹھ گھوڑے کوئی انت نہ تیر تلوار والا

وکھو وکھرے ٹھاٹھ قبیلیاں دے شان وکھرا ہر سردار والا
کوئی اُٹھ شنگار تیار ہویا چڑھیا گھوڑے تے کوئی بلکار والا

اندر محملاں شوخ حسین رنّاں ترسے جہناں نوں نظر ہشیار والا
ہس ہس کے کھاندیاں اوہ جھوکاں دل کھس دیاں ہر اسوار والا

جے۔ جے لات تے ہبل دی جے بولن نعرے مار دا ٹرے پکار والا
دھرتی عربدی کنب دی دسے ساری اٹھیا اک طوفان غبار والا

ٹرے منزلو منزلی ول یثرب اندر عیش نہ غم افکار والا
مست ہووندے منزلیں لا ڈیرے چڑھدا نشہ تے خوب خمار والا

نانویں ماہ شوال سن تن ہجری لشکر پہنچدا ایہہ کفّار والا
نیڑے اُحد پہاڑ دے لان ڈیرے لشکر ایہہ سی تن ہزار والا

دو سو عرب سوار سن گھوڑیاں دے ہر اک سی بڑے بلکار والا
زرہ پوش جوان وی ست سو سن نیزے تیر تے ڈھال تلوار والا

پیدل دو ہزار جوان بانکے جتھہ وکھ ہر اک جھتیدار والا
ریگستان دی خاک اوڈان والے دیس ویکھیو نے سبزہ زار والا

ہریاں پیلیاں دے وچہ اُٹھ چھڈے بچیا رکھ نہ کوئی گلزار والا
جنگل جنگ دا گرم بازار کیتا رہیا نام نہ کتے بہار والا

طور طرز ایہہ ظلم دا دیکھ کے تے دل کنبیا ہر ہشیار والا
کہندے بڑا ہی جوش قریش دا اے اکو رب ہے نبی سردار والا

مارے گئے بس ہن غریب مسلم پیا سوچدا سوچ وچار والا
ایہہ سی فیصلہ سرور اعقل والا لشکر ہے جرّار کفار والا

مشورہ کرنا صحابہ کرامؓ سے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

پہنچی خبر دربار رسولؐ اندر ہویا فکر پھر ایس چڑھائی دا اے
لشکر پہنچیا سراں تے دشمناں دا فکر ہور یہود عیسائی دا اے

حامی بتاندے آئے نے جوش کر کے راکھا بھاویں اوہ رب خدائی دا اے
لشکر فوج نہ کوئی اسلام دی اے ویلا مفت نہیں ہن گوائی دا اے

نبیؐ پاک نے سد صحابیاں نوں کیتا مشورہ تدوں لڑائی دا اے
نالے سد یا کل یہودیاں نوں پچھن ہن کی کرنا چاہیدا اے

اندر مجلسے خواب بیان کیتا چنگا حال نہ ایس چڑھائی دا اے
ساڈی من لو لڑو وچہ شہر رہ کے سوہنا طرز ایہہ ایس لڑائی دا اے

چنگا ایہہ ہے شہر دے وچہ رہئے سانوں آسرا زور خدائی دا اے
کہیا اک یہودی نے اُٹھ کے تے کلمہ آپ دا بڑا ودانائی دا اے
کہیا تدوں انصار مہاجراں نے ساتھوں دُکھ نہ ایہہ اٹھائی دا اے
اسیں مراں گے وچہ مقابلے دے ویلا ایہہ نہ صبر ازمائی دا اے
کثرت رائے حضورؐ منظور کیتی کیڈا اقلب وچہ نور صفائی دا اے
نکلے باہر مدینیوں جمع ہو کے جہناں کول نہ درم کمائی دا اے
کیتا دغا منافقاں آ ایتھے آکھن سنگت ایہہ نبھائی دا اے
عبداللہ ئیت اُبئی دے نال ٹریا ساتھی جو جو اوس قصائی دا اے
جاناں دین والے تھوڑے رہے اُتھے آیا خیال نہ بے وفائی دا اے
بہتے اوہناں دیو وچہ نہ لڑن جوگے جوش دیکھ کے نہیں ہٹائی دا اے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فوج کا معائنہ کرنا — بچوں اور بوڑھوں کے ارمانوں کا نظارا

لگے کرن معائنہ فوجیاں دا حضرت نبی کریمؐ میدان اندر
چھانٹن لگے حضورؐ جاں بچیاں نوں لڑن جوگ جو نہیں دھیان اندر
اِکی ول سرکارؐ نے دیکھیا سی ودھیا اڈیاں چُک اُچان اندر
اِن ہتھیں نکے نوں چھانڈیا نبیؐ اللہ اوہ ہشیار سی اپنی جان اندر
کشتی وچہ میں ایس نوں ڈھالیناں چُک اڈیاں کھلا ہے مان اندر
پہلے بچے نوں ڈھالیا اوس نکے پورا اتریا زور وکھان اندر
اک بڈھے نوں آپ ہٹان لگے طاقت نہیں سی جس دی جان اندر
میں قربان جاتواں ایہو شوق ملیوں ہووے میں شہید میدان اندر

لشکر وچہ سوار دو نظر آئے زرہ پوش سی سو کمان اندر
ہتھ جوڑ کے اوہناں نے عرض کیتی کم آوانگے اسی میدان اندر
اوہدی ادا رسولؐ دے من بھائی ہویا حکم چل ناں اس شان اندر
پہلے بچے ول دیکھدا نظر بھر کے کیتی عرض پھر پڑے ارمان اندر
اوسے وقت حضورؐ نے حکم دتا ویکھان کون ہے دھڑان اندر
دونویں جنگ دیو وچہ پروان ہوئے بچے ہور بھی گئے طوفان اندر
کیتی عرض اس یا حبیبؐ اللہ رہنا گھٹ ہے میں جہان اندر
خدمت وچہ اسلام دی ساہ لنگھن باقی ہین جیہڑے میری جان اندر

لہ اہم مشورہ۔ ان کے کام باہمی مشوروں سے ہوتے ہیں۔ حضورؐ نے کثرت رائے پر اپنی رائے ترک کر دی۔

Marfat.com

ایہو جیہے بہتیرے ہوئے شامل اے پر جوش سی بڑا ایمان اندر
ہور بہت نحیف پتے وسدے سن تیغاں جہنا ندیاں نہیں میان اندر

کوئی سروں ننگے ننگے پیر چلے کوئی تیر دی نہیں کمان اندر
کھلے ہوئے نے جا مقابلے تے اللہ پاک نے صرف دھیان اندر

کوئی ساز سامان نہ جنگ والا خیمہ دسے نہ کوئی میدان اندر
ناہی رسد سامان غلام سرور کامل ہیں پر سب ایمان اندر

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صفیں آراستہ کرنا

اللہ اللہ جاں نبیؐ نے نظر پھیری صفاں سدھیاں ہو گیاں ساریاں نے
رکھیا احد پہاڑ نوں کنڈ پچھے سجے کھبے چا کجھ کھلاریاں نے

درہ اک پہاڑ سی اُحد اندر سوچاں نبیؐ نوں اس دیاں بھاریاں نے
او تھے تیر انداز پنجاہ گھلے جہناں ہمتاں کدی نہ ہاریاں نے

دے کے حکم ایہہ نال تاکید کیتی سنو تساں اوپر ذمے واریاں نے
تساں ہلنا مول نہیں ایس تھاں تھیں بھاویں ہون مصیبتاں بھاریاں نے

بھاویں نس[1] جاوے دشمن جنگ وچوں تساں کرنیاں نہیں طرّاریاں نے
کیتا میر[2] عبداللہ زبیر دے نوں گلاں اوس نوں دسیاں ساریاں نے

ہٹن دیئیں نہ ایہناں نوں ذرا اوتھوں تلنوں دتیاں اج سردار یاں نے
ساڈے حکم بناں نہیں ہلنا جے جیکر نال ساڈے تساں یاریاں نے

او ہو[3] درہ عبداللہ نوں سونپ کے تے پھیر کیتیاں ہور تیاریاں نے
صفاں ہور کھلوریاں نبیؐ اللہ عرضاں ربّ دے اگے گذاریاں نے

ربا تیرا ای آسرا ہے سانوں تیری قدرتاں نال ستاریاں نے
سرور نبیؐ دے نال اصحابؓ سارے جہناں آپ اتوں جان نثاریاں نے

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی تلوار حضرت ابو دوجانہؓ بہلوان عرب کو عطا کرنا

کیتی نبیؐ آراستہ فوج ساری رستے کل کفّار دے بند ہوئے
جو جو آپؐ نے حکمتاں کیتیاں نے۔ کئی دیکھ کے تے عقل مند ہوئے

لشکر دین اسلام دا ویکھ کے تے ملک فلک دے بڑے خورسند ہوئے
شان دین ایمانداری ویکھ کے تے چکر وچ صدقے سورج چند ہوئے

---

[1] نبوّئ المؤمنین مقاعد للقتال واللہ سمیع علیہم۔ اذ ھمّت طّائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیّھما وعلی اللہ فلیتوکّل المؤمنون ۝ مومنوں کو لڑائی کے مورچوں پر بٹھاتا تھا اللہ سننے والا ہے جانے والا ہے جب تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا کہ ہمت ہار دیں۔ اور اللہ ان دونوں کا دلی تھا اور اللہ پر ہی مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے۔ (آل عمران ۱۲۳) ۔ [2] میر۔ امیر ۔

[3] لا تبرحوا ان رایتمونا ظہرنا علیہم فلا تبرحوا وان رایتموہم ظہروا علینا فلا تعینونا (بخاری)
تم اپنی جگہ نہ چھوڑنا اگر تم دیکھو کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں تو اپنی جگہ نہ چھوڑو اور اگر دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے تو تم ہماری مدد کے لئے نہ آؤ ۔

کڈھی نبیؐ نے تیغ میان وچوں دست پاک رسولؐ بلند ہوئے
چاہندا ہر اک فخر ایہہ ملے مینوں بے قرار بہتے دردمند ہوئے
تیغ نبیؐ دی شان جہان دی سی دُور کفر دے اوس تھیں گند ہوئے
ملے ابودوجانہؓ[1] نوں بھاگ سچے اج اوہناندے بخت بلند ہوئے
پہلوان سن عرب دے اوہ بھالے نالے دین دے خاص فرزند ہوئے
آکڑ نال نہ چلو زمین اُتے ایہہ قرآن[2] اندر چند پند ہوئے
کہیا نبیؐ نے اج میدان اندر اللہ پاک نے آپ خورسند ہوئے

کہندے کون اج حق ادا کرسی ہتھ سامنے اُچڑے چند ہوئے
جاگے ابودوجانہؓ دے بھاگ اس دم جہنوں دیکھ کے آپ خورسند ہوئے
اوہدی دھار سدھارا اوہ رکھدی سی بہتے مشرکاں دے کھٹے دند ہوئے
ٹُرے بن وبال اوہ تیغ لے کے نال فخر دونے بند بند ہوئے
چلے آکڑاں نال میدان اندر دلوں جنگ واہتے خواہشمند ہوئے
اللہ کے پسند نہیں ایہہ مینوں جلے وچہ غرور دے پھند ہوئے
سرور ابودوجانہؓ دی چال والے اللہ میاں نوں طور پسند ہوئے

جنگ احد اور اس کے حالات

ہویاں جدوں مقابلے وچہ فوجاں بڑے ٹھاٹھ قریش کفار دے سن
جھوم جھوم کے گوندیاں جوش اندر چالے مکر دے بڑے سرشار دے سن
ٹہلن والیاں اسی غالیچیاں تے شرمسار سب گل گلزار دے سن
پیر پچھاں ہٹاونا اج ناہیں نہیں تے دلیں پیار پرچار دے سن
بیوی ابوسفیان دی نام ہندا ایہہ ڈھنگ سب اوس مکار دے سن
نکلے کچھ جوان قریشیاندے اندر آمیدان للکار دے سن
مارے گئے کفار اک واراندر دعوے جہناں نوں بڑے بلکار دے سن
جھنڈا ڈوگا قریش نے شور پایا ہلہ بولدے نال للکار دے سن
کیتا مومناں یاد خدا تائیں چھیڑے لاڈلے ربّ دے یار دے سن

اگے فوج دے جتھے زنانیاں دے چڑھے جہناں تے کٹک منگار دے سن
گاون اسی نویلیاں بیلیاں دے ساڈے دلیں پیار دلدار دے سن
جیکر جتو گے ملو گے گلے ساڈے دعوے سچ ایہہ قول قرار دے سن
ہار گیو تے اساں نہیں فیر ملنا سُن کے رجز کفار پھنکار دے سن
اگے اگے سی ایہہ زنانیاندے رجز جوش دے جلے اشعار دے سن
غازی سامنے ہوئے مقابلے نوں حمزہؓ نال جوان انصار دے سن
طلحہ علمبردار قریشیاندا حمزہؓ اوس نوں پہنچ کے مار دے سن
ٹٹ پئے سی تن ہزار ظالم نیزے مار دے ہتھ تلوار دے سن
خطرہ تیر تلوار دا دلوں لاہ کے ڈھیر لاوندے پئے کفار دے سن

---

[1] حضرت ابودوجانہؓ عرب کے مشہور پہلوان تھے۔ جو ایک ہزار آدمی پر بھاری تھے۔

[2] ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا۔ اور زمین پر اکڑتا ہوا نہ چل کیوں کہ نہ تو زمین کو پھاڑ ڈالے گا اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچے گا۔ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۴

حضرت ابو دوجانہؓ دے حملیاں تھیں جوہر وسلے اج تلوار دے سن
ہٹو بچو دی پئی آواز آوے جھکڑ جھلدے گرد غبار دے سن
آئی ہیٹھ تلوار دے جدوں ہندہ ہتھ رک جاندے شاہسوار دے سن
ہٹ بچ مردار نہیں ہیں قتل کردا جذبے پاک رسولؐ دے یار دے سن
حضرت حمزہؓ پئے صفاں نوں چیرے سی اک ہتھ اندر دو دو مار دے سن
وحشی اک غلام سی تاک اندر حیلے اوس دے دور دے وار دے سن
نہیں ہوش سی کوئی امیر تائیں گھیرے وچ چوطرف اغیار دے سن
ہے سن جوش وچہ رہدے خاص بندے دیکھن لگ اج ہتھ تلوار دے سن
چک پاؤنچے دوڑیاں پچھاں ناں گیت جہناندے بڑے ابھار دے سن
کافر نسدے ہوئے پئے دیکھدے سی مومن پئے اندر لٹ مار دے سن
بری ہوئی ہے اساں دے نال یار مسلم بڑے ای دھنی تلوار دے سن
خالد بن ولید جوان بانکے ساتھی اجے مردار کفار دے سن
نسے ہوئے پئے تاڑ دے لڈیاں نوں اے پر دور کھلے آہیں مار دے سن
اوہناں لڈیاں دیکھیا مومناں نوں مال لڈے جو کفار دے سن
رہیا روک عبداللہ نہ نبیؐ اوہناں دسے حکم رسولؐ مختار دے سن
رہے نال عبداللہ دے چھ ساتھی درہ چھڈ کے ہور سدھار دے سن
خالد تاڑیا درہ ہے ہویا خالی قائم ہوش اس بڑے ہشیار دے سن
اوہلے اوہلے پہاڑ دے اوہ آئے اوسے دریوں آن للکار دے سن

کہندے ایہہ تلوار سرکارؐ بخشی جوہر دکھرے اوہناندے وار دے سن
اس دے حملیاں نوں بخشی شان اللہ ہوش اڈ دے ہر سوار دے سن
کہندے ایہہ تلوار ہے نبیؐ والی تیرے جیہے نہ ایس دے وار دے سن
چھڈن کدی اصول نہ ضابطے نوں جنگاں وچ وی نہیں وسار دے سن
پئی فوج کفار گھمسان اندر خون پل دے وانگ پھوہار دے سن
پھرے چھپدا تاڑدا اوہناں تائیں لالچ اوس نوں قیمتی ہار[1] دے سن
وحشی مار دا دور تھیں تاک نیزہ لگا پیٹ وچہ آپ سدھار دے سن
پیر اکھڑے کل کفار دالے مزے چکھنے اوہناں سنگار دے سن
مومن اوہناں تو دور سن دار کردے رتاں ول اونظر نہ مار دے سن
ٹھہر گئے اوہ بھجدے نسدے ای کر کے ہوش بچا وچار دے سن
مومن ڈھونڈدے پئے سی ڈیریاں نوں کھلرے ہوئے جو کئی ہزار دے سن
مومن بھل گئے اوہناں نے سوچیا اے نظر طرف میدان دے مار دے سن
کھادی مومناں نے غلطی پھیر دوجی پہرے دا جو خاص سرکار دے سن
خالی چھڈ کے درے نوں اٹھ دوڑے حکم بھل گئے نبیؐ سردار دے سن
اے پر رُک کے نہ ذرا دی جوش اندر ویری نس گئے بھیڑ ہار دے سن
دتے ٹال فرمان رسولؐ والے[2] سچے حال ایہہ وچہ اخبار دے سن
ساتھی تن سو لے کے اٹھ ڑیا بڑے سورمے جو کفار دے سن
ہوئے ساتھی شہید تے عبداللہ چھ ۔ تن سو دے نہیں وار دے سن

[1] ہندہ نے وحشی سے اقرار کیا تھا کہ حمزہؓ کو مار دے گا تو آزاد ہو گا اور یہ گلے کا ہار انعام میں دوں گی ۔
[2] حتیٰ اِذا فشلتم وتنازعتم فی الامر وعصیتم مِن بَعدِ ما اراکم ما تحبّون ط یہاں تک کہ تم پھسل گئے اور حکم کے متعلق آپس میں جھگڑنے لگے ۔ اور تم نے نافرمانی کی اس کے بعد جو کچھ تم پسند کرتے تھے تم کو دکھا دیا ۔ آل عمران ۱۵۲

Marfat.com

کیتا خالد نے دریوں نکل حملہ ۔ کافر منتظر ایس پکار دے سن
دوہاں پاسیوں دریاں آن گھیرے لتے ہوئے جیہڑے لٹ مار دے سن
مارے گئے ایہہ اج غریب مسلم کٹک سامنے ہوئے انکار دے سن
یاں تے جان بچان نوں کھسک جاندے ایہہ اسہہ سے پروردگار دے سن
نہ ای نسے تے نہ تلوار چکی نبیؐ پاک سچے کردگار دے سن
الیٰ عباد اللہ انا رسول اللہ بالبار پئے آپ للکار دے سن
ایسے نبیؐ دی ذات مٹاونے نوں جتن کل کفار مار دے سن
پہنچن جدوں تک جتھے صحابیاں تلے وار چل گئے کجھ کفار دے سن
لڑدے بھڑدیاں آئے سرکارؐ والے گھیرے ہوئے اندر گھیر گھار دے سن
اندر ٹوئے دے ڈِگے جاں نبیؐ اللہ آئے زخم دی بہت تلار دے سن
کیتی جان دی کجھ پرواہ ناہیں نبیؐ پئے اگے کردگار دے سن
پہنچے جدوں اصحابؓ کجھ نبیؐ والے گھیرا گھت دے گرد سرکارؐ دے سن
ایہہ اوہ شمع سی دو جہان جس توں جلوے نور والے چمکاں مار دے سن
بھاجڑ وچ نہ تیر تلوار سیجے سر رکھ دیندے ہیٹھ وار دے سن
پہنچ پہنچ کے لین بنا گھیرے بن دے لوہے دی وانگ دیوار دے سن
اکی ٹوئے وچہ نبی کریمؐ ڈِگے ایہہ بھی رنگ سچے کردگار دے سن
آوے ہوش جد پاک رسولؐ تائیں دیکھن لگدے رنگ پیکار دے سن
کیتی طلحہ نے پٹھ جاں تیر رُکے تیر کنڈ تے پئے سہار دے سن
نبیؐ مار یا گیا جاں پیا رولا ۔ طور بدل گئے کارزار دے سن
حضرت عمرؓ ورگے تینگاں سٹ بیٹھے پئے نبیؐ دی شان وچار دے سن
اوہناں پچھیا جنگ کیوں چھڈ بیٹھوں عمرؓ آکھدے تے آہیں مار دے سن

پشاں پرت کے ٹٹ پئے مومناں تے ساتھی کھلر ہوئے سرکار دے سن
کھنڈے پنڈیاں تے قوجاں آن پیاں نبیؐ دیکھ ایہہ حال وچار دے سن
دوای گلاں سن سامنے اوس ویلے ہور کوڑ پسار پسار دے سن
یاں تے فوج نوں کٹھیاں فیر کر دے دکھو دکھ جو سراں توں وار دے سن
بڑے حوصلے پاک رسولؐ والے اُچی نال آواز پکار دے سن
آؤ بندیو میں ہاں رسولؐ اللہ نعرے ایہو ہی بڑی سرکار دے سن
اوہ بھی ڈھونڈ دے ایس آواز والا ظالم وچ اس شور پکار دے سن
بھاجڑ وچ میدان سن کل مومن نعرے نبیؐ دے حوصلے تار دے سن
زخمی تندوں تک ہوئے رسولؐ اللہ ہوئے دند شہید سرکار دے سن
گیا ماریا نبیؐ خدا والا کافر زور دے نال پکار دے سن
کافر لات تے ہبل دی جے کہندے دیکھو کم اے رب ستار دے سن
کافر ویکھ کے زور دے وچہ آئے جاناں نبیؐ توں یار پئے وار دے سن
دیکھن یوگ سی حال پروانیا ندا اُڈ اُڈ کے تے جاناں وار دے سن
لیندے پھڑ تلوار دا وار ہتھیں ہتھ ڈھال دے نال تلوار دے سن
وار فیر نہ نبیؐ تے پین دتا بنے ڈھال اوہ تیر تلوار دے سن
پتھر تیر تلوار دے زخم اسی زخم ہور دی باہجھ شمار دے سن
سینے سامنے یار رسولؐ کر دے تیر آوندے جدوں کفار دے سن
بن گئے گلدستہ سن نال تیراں جذبے دیکھنے یوگ پیار دے سن
چھکے چھٹ گئے مومناں تھا صیاندے جاناں تیک اوہ پئے مار دے سن
کولوں لنگدیاں انسؓ بن نضر دیکھن عمرؓ پئے وچہ غم دلدار دے سن
کدے واسطے لڑاں جے نہیں احمدؐ کھیڈاں نال رسولؐ مختار دے سن

زندہ نبیؐ دا رب ہے انسؓ کہندے جدے واسطے جنگ سرکارؐ دے سن
لڑیا نبیؐ سوہنا جس دے نام واہتے جلوے اوس سچے کردگار دے سن
جلّ شانہٗ کہہ کے عمرؓ چلے وہے ہوش نہ پھیر سنسار دے سن
پہنچے جا رسولؐ دے پاس گھیرے جتھے یار سب کھلے سرکارؐ دے سن
لڑ بھڑ کے نبیؐ دے کول پہنچے سبھے جاں نثار سرکارؐ دے سن
تاب رہی نہ فیر مقابلے دی کافر چھٹ گئے دانگ غبار دے سن
ٹکاں کناں دا ہندا نے ہار پایا کوجھے کم اس بد اطوار دے سن
کڈھ کالجہ چیدی پھرے پاگل ایلے جوش اس رن مردار دے سن
زخم نبیؐ دے دیکھ صحابیاں نے کھا کے غضب تے عرض گذار دے سن
اوس ویلے اوپر زبان نبویؐ سوہنے لفظ کی سنو پیار دے سن
رکھیں سدا اسلام نوں توں زندہ جذبے رحم دے ایہہ سرکارؐ دے سن
بخشیں ایہناں نوں میرے خداوندا سر دینوں جو آج پئے مار دے سن

رب چھڈ بیٹھوں عمرؓ ایس ویلے ایہو ڈھنگ کی قول اقرار دے سن
سن کے ایس کلام نوں عمر اٹھدے نعرے جوش دیاں پئے مار دے سن
نسے مگر کفار تلوار پھڑ کے جیہڑا مل گیا سیس اتار دے سن
جدوں نبیؐ دا پھیر دیدار پایا عمرؓ آ گئے وچ قرار دے سن
کٹھے ہوئے تے مومناں مار نعرہ کیتے اچڑے ہتھ تلوار دے سن
ناک کن پئے وڈھدے مرد یاندے بھیڑے اوہ نامرد منسار دے سن
بھی حضرت امیرؓ دی لاش اوہنوں کیتے وار اوس کئی تلوار دے سن
پشاں پہ تلے اوس قریش ڈٹھے ہوش اڈ گئے اوس مکار دے سن
ظالم ہون تباہ دعا منگو مفکر جو سچے کردگار دے سن
ہوسی حال کی ربا اس قوم والا جیہڑے اللہ دے نبیؐ نوں مار دے سن
سدھے راہ تے پاویں ایہہ کمن سرورؐ دیا کی جے بھلکے مار دے سن
میری قوم نوں ربا توں راہ دسیں واقف نہیں ایہہ تیرے اسرار دے سن

مقولۂ شاعر

سوکھا ہووندا ایہہ تعلیم دینا نال دشمناں سچا پیار کرنا
وار سہاں تے ہون جدوں یاندے مشکل دل نوں ہے استوار کرنا
ایہہ تے فخر رسول کریمؐ نوں اے باقی جھوٹ ہے کجھ اظہار کرنا

اے پہ عمل کرنا یار وہت اوکھا خوف دلے اندر کردگار کرنا
جان لین والے ظالم بھیڑیاں نوں اوسے ویلے ای دلوں پیار کرنا
آیت رحم تے کرم دی پاک سرورؐ ایہو ذکر لوکو بار بار کرنا

سوال جواب ابو سفیان کا مومنوں سے

محمدؐ تساں دیہہ مومنو ہے زندہ پچھے ابو سفیان خوش حال ہو کے
ابو بکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ تائیں پچھے علیؓ نوں پھیرا وہ لال ہو کے

کہیا نبیؐ نہ دیئو جواب ایہنوں مسلمہ رہ گئے نے پر ملال ہو کے
کہندا ہویا مشہور ہے تھاں تھائیں موئے جنگ دیو پہ نڈھال ہو کے

حضرت عمرؓ للکار جواب دتا ظالم پچھنا ایں کی بے حال ہو کے
اسیں جیونے ہاں تیرے مارنے نوں چمبڑ گیا ہیں توں خیجال ہو کے

ساڈا عُزّا تساڈا نہیں عُزّا کہندا ابوسفیان اگوال ہو کے
کہیا نبیؐ نے ایہنوں جواب دینا ایہہ نہ مت خیال ہو کے

اللہ مولانا ولا مولا لکم کہندے عمر خطابؓ نے لال ہو کے
اللہ مولا تساڈا نہیں مولا تسیں مرو گے بہت بے حال ہو کے

اپنی ذات دے واسطے روک دتا اُٹھے اللہ تھیں جوش کمال ہو کے
غیرت ربدے نام دی سدار ہندی سر دنیؐ دے دِلے جلال ہو کے

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی الفت کا جوش نظارہ

بھاجڑ وچہ کجھ وکھرے ہوئے مسلم اوہناں گھراں نوں کریاں دھایاں نے
کہندے ہار گئے اسی ایمان والے کہیاں رکتاں ویریاں چایاں نے

گھریں سُنی جاں خبر زنانیاں نے بڑیاں غیرتاں اوہناں نوں آیاں نے
سُٹی آوندیاں دے سر تے خاک اوہناں آکھن جیوندیاں کنڈ اوکھیاں نے

نکل پیاں اوہ گھراں تھیں جوش اندر آکھن کرنیاں اساں چڑھایاں نے
بیٹھو تسیں ہن چوڑیاں پا ہتھیں اساں کرنیاں زور ازمایاں نے

اک پچھدی حال رسولؐ والا جس دے نام نوں سب وڈیایاں نے
ملیا اوس نوں ایہہ جواب اگوں جاناں دتیاں تیریاں بھائیاں نے

آکھے پاک رسولؐ والا حال دسّو بھایاں اج جوانیاں پایاں نے
خاوند تیرا وی اج شہید ہویا سُن کے کہے ایہہ خاص ولیاں نے

باپ تیرا وی ہویا شہید بڈھا تیغاں ویریاں خوب چلایاں نے
کہندی اج اے گئے بہشت اندر تساں کرنیاں کی کمایاں نے

میں تے پچھدی حال رسولؐ والا تساں کیتیاں ہور صفایاں نے
ترگیا اج کل قبیلڑا اے ہویاں وچہ درگاہ رسایاں نے

اکھاں لال سن زرد وسار چہرہ نظراں غماں دے نال چکرایاں نے
زندہ نبیؐ ہے ملیا جواب اوہنوں لباں سُن دیاں سار مُسکایاں نے

چہرہ نور بھریا ایہو آکھدا سی ایہنوں آکھدے صبر ازمایاں نے
جدوں سُکھ سنیوہڑا اوس سنیا کریاں پھر اوس نے دھایاں نے

مکھ ویکھیا جدوں اوہ نور والا کل دوتاں اوس نے پایاں نے
بُھل گئی مصیبتاں ساریاں نوں اکھیں نال پیار بھر آیاں نے

نقشہ ایہہ سی سب رسولؐ والا جاناں جدھے توں گھول گھمایاں نے
سرور پاک رسولؐ سن سُب والے جہناں الفتاں دلیں رچایاں نے

غور و فکر کرنا کافروں کا پھر میدان جنگ سے بھاگنا

خالی ہتھ قریش جہاں پشاں پرتے ڈیرہ اک تھاں تے چھالایو نے
لگے کرن اوہ غور تے فکر مل کے جدوں ہوش بجا کجھ آیو نے

لہ ہمارا مولا ہے اور تمہارا کوئی مولا نہیں ؂

قیدی جنگ دا اک وی نال ناہیں مال سگوں کچھ آپ گوائیو نے
کہندے رسد سامان وی چھڈ آئے ایہہ سوچ کے دل پچھتائیو نے

حملہ کر نہیں سکدے فیر مڑ کے بڑا غم اے ولے نوں لائیو نے
چلئے گھر تے کول ہے کی ساڈے ایس سوچ وچ سر جھکائیو نے

کہندے چلنے فیر ہاں دل یثرب ہمت دل نہ ذرا ٹھہرائیو نے
پہلوں ملی سی اساں نوں کامیابی کئی وار ایہہ لفظ دھرائیو نے

گلاں ہیٹھلیاں اُتلیاں سوچکے تے ایویں اپنا مغز کھپائیو نے
آپے آئے لڑائی تھیں نس کے تے آپے پھیر ڈیرہ چالائیو نے

جو کجھ ویکھیا چاکھیا سوچیو نے گلاں وچہ ای وقت لنگائیو نے
اج نہیں شراب سی پیو نے نوں رناں دل دھیان نہ آئیو نے

نیندر اوہناں نوں مول نہ پئی اوتھے خوف دل وی بہت گھبرائیو نے
راتوں رات ہی نس گئے ول مکے سرور دلاں تے خوف آچھائیو نے

نبی پاک نوں جدوں ایہہ خبر ہوئی مسلماناں نوں حکم سنائیو نے
جلدی اوہناں دی خبر لو متاں پر تن ایہہ آکھ کے تے ازمائیو نے

مسلم سُن کے حکم نوں اُٹھ دوڑے پتہ جدوں قریشیاں پائیو نے
پیر سراں تے رکھ کے اُٹھ دوڑے خوف دلاں دے وچہ سمائیو نے

ایس حکم رسولؐ دے مننے دا ذکر وچہ قرآن[1] دے آئیو نے
ایہہ سُنی بڑی بہادری مومناں دی سرور دل نہ مول گھبرائیو نے

اہل عرب کا غور و فکر جنگ کے نتائج پر اور مختلف شرارتیں مومنوں کے ساتھ

جنگ اُحد تھیں عرب قبیلیاں نوں پیدا بہت خیال وچار ہوئے
جاندے رہے اوہ اثر خراب سارے جنگ بدر تھیں جو اظہار ہوئے

آکھ گیا سرداری کافر اندا پچھلے جنگ بھاویں بے شمار ہوئے
اگلے سال میں دساں گا بدر اندر کیویں حال تسا ڈڑے زار ہوئے

گلاں میریاں سُن لے عرب سارا مسلم ویکھ سُن کی اسرار ہوئے
دیساں نام نشان مٹا سارا ہن بُت ساڈے طرفدار ہوئے

واپس مکے نوں جاوناں اج میں تے فیر ویکھنا جدوں اسوار ہوئے
مسلم جگ توں میٹ کے رہوانگا میں بھاویں ہور وی جمع ہزار ہوئے

عرباں جدوں ایہہ حال خراب سنیا بہتے پھیر سن کے طرفدار ہوئے
لگے پھیر شرارتاں کرن ظالم سارے عرب پھر نال کفار ہوئے

سارے عرب قبیلیاں ہار کھادی مل کے ساتھیاں نال عیار ہوئے
وچو وچ ہی کل یہودیاں دے نویں ہور ای طور اطوار ہوئے

مسلم پے گئے وچہ مصیبتاں دے بھکاں دُکھاں تھیں حال نے زار ہوئے
سوچے کوئی تے ذرا خیال کر کے کیڈے ایہہ غریب لاچار ہوئے

[1] اَلَّذِیْنَ اِسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْھُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝
وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسولؐ کی فرمانبرداری کی اس کے بعد جو انہوں نے زخم کھایا ان سے احسان کیا اور تقویٰ ان کے لئے بڑا اجر ہے۔ آل عمران ۱۷۲ ؎

Marfat.com

جگہ جگہ تے مجلساں مجدیاں سن سارے ظلم والے حامی کار ہوئے
ایدھر مومناں دا جگرا جانداے جو کجھ اوہناندی جان تے بھار ہوئے
حاکم نہیں سن ملک دے وچہ مسلم نہ ای عرب دے سن سردار ہوئے
کتوں نہیں سی مال منال ملدا سوکھے نہیں سن نال بیوپار ہوئے
دیری سکھ داساہ نہ این دیندے چوال پاسیوں وارتے وار ہوئے
پتے چلدے روز چڑھایاں دے ولدے ظلم تازے نمودار ہوئے
چنتا فکر ایسے دامنگیر ہوگئے اینج جاپدے گلے دے ہار ہوئے
راتاں جاگ کے سدا اوہ کنڈے سن بیٹھے رہن اکثر استوار ہوئے
پتہ شور پکار دا آن دسن جدوں تیک سب یار تیار ہوئے
کیتے آن بیکاریاں تنگ مسلم بھکھاں فاقیاں تھیں اوہ زار ہوئے
نبیؐ پاک بھی صبر تے صبر دسدے جدوں یار سارے آشکبار ہوئے
دسے آپؐ نے پیٹ تے دو پتھر اندر شرم اصحابؓ کبار ہوئے
نصرت اللہ دی کدوں تک آونی[1] ای پریشان سن نبیؐ دے یار ہوئے
ویکھ نت دی ایہناں مصیبتاں نوں خوشی بہت یہود مردار ہوئے
پتہ چلدا اک قبیلڑے دا ہین جنگ نوں اوہ تیار ہوئے
مدینہ از ور جدھ مومناں صادقاں دا آپس وچہ کجھ قول اقرار ہوئے
جھلیاں بہت مصیبتاں مومناں نے بہت دناں تیکر ایہو کار ہوئے
صلح کاریاں امن دی ویکھ ریتاں دکھی بہت قریش کفار ہوئے

بڑیاں شوخ شرارتاں سجھیاں نے دکھ دین نوں سب تیار ہوئے
کتے نال آرام نہ بیٹھ سکدے آپس وچہ ڈاہڈے بیقرار ہوئے
جنگ واسطے ہوندیاں بہت لوڑاں کی ہویا جے جان نثار ہوئے
نہ سی رسد سامان ای جنگ جوگا گھوڑے اٹھ نہ پاس ہتھیار ہوئے
محنت کرن نوں ملے نہ تھاں کوئی بھکھاں نال کمزور بیزار ہوئے
رہندے چاک چوبند ہر آن مسلم ستیاں پیاں وی بڈھے ہتھیار ہوئے
اٹھے پہر سن فکر سوار رہندے بدل غمانڈے نے دہندو کار ہوئے
خود نبیؐ کریم تیار رہندے کھڑکا ہویا تے آپ اسوار ہوئے
بڑے سخت سن دن ایہہ زندگی دے بیدا دکھ سرتے بے شمار ہوئے
کہندے رسولؐ مقبول تائیں ایسی بہت بے حال سرکار ہوئے
پتھر ڈھڈ تے بن دے بھکھ ہتھوں کریئے کی ہاں بہت لاچار ہوئے
رونا بچیاں دا لگن گھاہ سیتے جیہڑے بہت کمزور نادار ہوئے
استقلال تے صبر دے اوس ویلے امتحان یار و بار بار ہوئے
نبیؐ پاک نوں چین نہ دن راتیں پئے دکھی سن ربے یار ہوئے
جھٹ بھیجدے فوج کجھ نبیؐ اللہ جدھر جنگ دے شور پکار ہوئے
آس پاس دے کل قبیلڑے سب بناں جنگ دے نال سرکار ہوئے
جلوے خلق اخلاق تھیں نبیؐ والے دور جنگ دے بہت غبار ہوئے
لگے کرن شرارتاں فیر ظالم چالے قہر والے آشکار ہوئے

[1] مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتّٰى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيبٌ ۔ سیقول رکوع ۲۷ - ان کو سختی اور دکھ پہنچے اور سخت مصائب میں ڈالے گئے یہاں تک کہ رسولؐ اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ایمان لائے بول اٹھے کہ کب اللہ کی نصرت آئے گی سنو یقیناً اللہ کی نصرت قریب ہے ۔

چالاں دیساں مل یہودیاں نے ہن مکر فریب دے وار ہوئے
ٹولے ٹولے نے لوک آملن لگے کہندے اسی تساڈے یار ہوئے

ظاہر کرن قبول اسلام تائیں دلوں ویر تھیں سن بیزار ہوئے
کہندے دیئو قرآن سکھلان واہتے حافظ ہن جو کجھ تیار ہوئے

برمونہ دے لوک وچ چار ہجری حاضر نبیؐ دے آن دربار ہوئے
بنی عامر تے بنی سلیم سن ایہہ جو ہوا زناں دے رشتے دار ہوئے

ابوذر سردار سی قافلے دا مسلم بن کے اوہ عرضدار ہوئے
کہندے دیہو کجھ یار رسولؐ اللہ جیہڑے دین والے واقف کار ہوئے

کہیا پاک رسولؐ نے عامر سے نوں نجدی کدی نہ کسے دے یار ہوئے
سانوں نہیں اعتبار تساڈڑا اے ایس وجہ تھیں ہاں لاچار ہوئے

عامر آکھیا یار رسولؐ اللہ جان مال تھیں اسی نثار ہوئے
کرناں عہد اقرار محافظت دا۔ دھوکا کرن نوں نہیں تیار ہوئے

کر لیا اعتبار رسولؐ اللہ پکے جدوں ایہہ قول اقرار ہوئے
ستر قاری حضورؐ نے بھیج دتے جیہڑے سن اصحاب کبار ہوئے

پہنچے بیر محونہ مل کے یار سارے بڑے فکر فریب تیار ہوئے
قاصد بھیج دتے دور دورا دہناں کٹھے فوج بن کل کفار ہوئے

کیتے اوہناں شہید اوہ پاک بندے وارظالماندے وار وار ہوئے
بچے نس کے عمر امیہ دے پُت جیہڑے بڑے مشہور عیار ہوئے

پہنچی خبر ایہہ جدوں رسولؐ تائیں ایس غم اندر اشکبار ہوئے
ایہو ٹولہ سی اک مبلغاں دا بڑیاں مشکلاں نال تیار ہوئے

بہناں واسطے دکھ سب جھلدے سن جیہڑے نبیؐ دے لاڈلے یار ہوئے
بڑا رنج حضورؐ نوں پہنچیا اے اندر فکر رسولؐ مختار ہوئے

ایسے طرح رجیع دے ٹولیاں دے ذکر ویہہ حدیث اخبار ہوئے
وچوں اوہناں دے آکھ بندے مسلم بڑے ظاہرا دہ سرشار ہوئے

کر کے عرض تے لے گئے دس مومن گھریں پہنچ کے فیر کفار ہوئے
اٹھ ہوئے شہید سن جنگ کر کے دو تسدیاں ای گرفتار ہوئے

اک ہین حبیب تے زید دوجے حارث آن کے تے خریدار ہوئے
حارث حرم دی حد تھیں کھڑ باہر کہندا تسیں اللہ دے اودیدار ہوئے

چھڈ واج دی اک خدا تائیں ساڈے بُت نے باہجھ شمار ہوئے
ایہہ وقت آخیر جے زندگی دا نہیں تے ہنے تلوار دے وار ہوئے

پڑھی مومناں خاص نماز اوتھے خوشی نال پھر صدق گفتار ہوئے
کہندے غم نہ موت دا کجھ سانوں ساڈے سراں اوتے بھاویں وار ہوئے

اساں جان اسلام توں وار دینی چنبے جسم ساڈے تار تار ہوئے
اکو فضل دی نظر درکار سانوں ٹوٹے جسم دے بھاویں ہزار ہوئے

ایسے طرح دے دکھاں تھیں غم کھا کے نبیؐ بہت بھالے دلفگار ہوئے
ہویا وحی خدا دا جھٹ نازل بدعائوں جدوں تیار ہوئے

آکھے رب رسولؐ کریم تائیں جذبے نہیں چنگے آشکار ہوئے
تسیں رحمت اوکل جہان اندر بڑے خلق عظیم دے بھار ہوئے

لہ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۝

اس کام میں تیرا کچھ دخل نہیں خواہ وہ ان پر رحمت سے لوٹے یا ان کو عذاب دے بیشک وہ ظالم ہیں ۔

برامنگ نہ کسے دایار میرے اسی بڑے ستار غفار ہوئے
ہوئے رحمۃ اللعالمین حضرتؐ رحمت رب دے سب اظہار ہوئے

رحم دے وچہ ویریاں نال رکھوتسیں کُل تھیں بڑے سردار ہوئے
سرور پاک حبیبؐ خدا والا رب پاک دے سدا پیار ہوئے

غزوہ بنی مصطلق شعبان ۵ھ

بنی مصطلق قبیلڑا عرب والا نو منزلاں شہر تھیں دُور ہے سی
حملہ شہر مدینے تے کرن خاطر اوہ تیار ہویا پُر غرور ہے سی
حملہ کرن دی خبر جد نبیؐ پائی دتا حکم ایہہ تدوں حضورؐ ہے سی
جدوں جا پہنچے اوتھے نبیؐ اللہ حارث ہو گیا تدوں مغرور ہے سی
مارے گئے کجھ قید وی ہوئے ظالم اللہ پاک نوں ایہہ منظور ہیسی
اُٹھ بکریاں مال غنیمتی سی ہار گیاں دا جود ستور ہے سی
حارث دھی چھڈان نوں لے فدیہ آیا نبیؐ دے خاص حضور ہیسی
اثر خلق عظیم دا پیا اس تے ہویا اوس دا قلب مسحور ہے سی
ایہو نبیؐ ہے بابلا حق جانیں جس دا ذکر توریت زبور ہے سی
کلمہ پڑھ کے تے مسلمان ہوئی کیتی آپ آزاد حضورؐ ہے سی
جدوں اوہنا ندے نال نکاح کیتا نبیؐ حق تھیں جنبی مسحور ہے سی
ایہہ ویکھ کے مومناں چھڈ دتے قیدی مال جو کجھ محصور ہے سی
ایسے خلق اخلاق تھیں مومناں دے ہر بشر ہو گیا مسحور ہے سی
نبیؐ دعوت ولیمہ دی کیویں کیتی ایہہ بھی دساں ذرا ضرور ہیسی
اوتھے ستواں دا ڈھیر آن لگا نال ہور دی کجھ کھجور ہے سی
نہ کوئی اوتھنی اُٹھ سی ذبح ہویا نہ کوئی کھیر نہ قورمہ بور ہے سی
منگ تنگ نہ کوئی مراسیاں دا نہ کوئی آدمی اینج مجبور ہے سی

رحم دے وچہ ویریاں نال رکھو تسیں کُل تھیں بڑے سردار ہوئے
سرور پاک حبیبؐ خدا والا رب پاک دے سدا پیار ہوئے

حارث ابی ضرار دا پُت اوتھے پایا اوس نے بڑا فتور ہے سی
ہے سی ایہہ سردار یہودیاں دا دشمن دین دا بڑا مشہور ہے سی
اوہنوں روک لو چل کے اوس تھاویں یثرب وچہ ایہہ قوم مغرور ہیسی
اے پر دوجے قبیلیاں جنگ کیتی طاقت زور نہ کوئی شعور ہیسی
قیدی چھ سو مومناں ہتھ آئے غزوہ تھاں تھاں ایہہ مشہور ہے سی
بیٹی حارث دی نام جویریہ سی اوہ بھی قیدیاں وچہ محصور ہے سی
نبیؐ ویکھیا وچہ جویریہ دے پیا چمکدا حق دا نور ہے سی
کہندی باپ نوں رہن دے وچہ قدماں دل مینڈا کفر تھیں دُور ہیسی
آ دُوسئے اہناں دے پکڑ دامن جہڑا بخشتاں نال بھرپور ہیسی
پیش نبیؐ دے اوہناں نے جان کیتی ہویا اوہدا قبول شعور ہیسی
حارث سنے پر وار ہو گیا مسلم شان ویکھ کے بڑا مسرور ہیسی
قیدی نبیؐ دے ساک نہیں ہو سکدے بھاویں جنگ دا ہور دستور ہیسی
ہویا پھیر ظہور اسلام والا اللہ پاک نوں ایہہ منظور ہے سی
جو کجھ کول ہے دستو لے آؤ دتا حکم ایہہ نبی غفور ہے سی
ایہو رسد سامان سی فوجیاں دا کھا داسب نے ہو مسرور ہے سی
نہ مٹھیائی حلوائی نہ کوئی نائی چلہا لوہ نہ کوئی تندور ہے سی
بیت المال نہ عام سی خرچ کوئی منگتا پیر نہ رول مزدور ہے سی

Marfat.com

نک تے چھے نہ دولتاں روہڑ دے سن تے نہ کوئی منگیوں بہت مجبور ہیسی
جو کجھ ہو گیا ایہو سہاگ میہوہ ہراک دی نظر منظور ہے سی
طرز وارثی ہیر دے لکھنے دلکڑا ہر تھاں پیا مجبور ہے سی

جو کجھ مل گیا واہ سبحان اللہ او ہو ہر کتاں نال بھرپور ہے سی
قرماں دس نہیں سکدیاں او ہلوے جو کجھ نبیؐ دے وقت ظہور ہیسی
نہیں تے لکھدا کجھ غلام سرور نور نبیؐ دا نور دا نور ہے سی

واقعہ افک یعنی بہتان لگانا منافقوں کا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر

ایسے جنگ وچہ واقعہ افک ہویا جس دا ذکر حدیث وچہ آیا اے
جنگاں وچہ لے جاونڈے بیویاں نوں نبیؐ آپ اصول بنایا اے
گئی مین تے جنگ جاں فتح ہوئی نبیؐ فوج نوں پچھاں پرتایا اے
سارے بن قطار پئے آونڈے سن ڈیرہ وکھرا کسے نہ لایا اے
اٹھاں والڑے قافلے ٹرن راتیں ونے اوہناں نت ماہیچ نگلایا اے
مینوں جائے ضروری ہوئی حاجت باہر خیمیوں پیر چایا اے
محمل کس کے ڈیرے تے لے آئے ہوئے نال چا اوٹھ بٹھایا اے
تھوڑی دیر پچھوں دوجی طرف ڈیرہ پٹ بنھ کے بھار کرایا اے
چلیا قافلہ چلیا اوٹھ والا اوہنے اوٹھ بھی نال ٹرایا اے
جنگل وچہ مینوں کیویں دیر لگی او ہلار ب سبب بنایا اے
اٹھن لگیاں اڑ گیا نال گوڈے ٹٹا ہار نہ گیا بچایا اے
آئی پرت جاں ڈٹھا میدان خالی بڑا زور خیال دوڑایا اے
ڈیرے والڑے لدلا گئے سن کلی کھلی ساں دل گھبرایا اے
ڈیرے آپنے دی تھاویں ہو بیٹھی دلے وچہ خیال ایہہ آیا اے
لیٹ گئی میں اوس زمین اتے نیندر آن کے خوب دبایا اے
اک آدمی دا سدا کم ایہو نبیؐ پاک نے آپ ٹھہرایا اے

راوی عائشہؓ صادقہ ہین جس دے سچ اوہناں نے آپ فرمایا اے
قرعہ سٹ کے نام نکال دے سن میرا نام اس جنگ وچہ آیا اے
او تھے رہیا نہ کوئی جوان پچھے نال خوشی دے قدم اوٹھایا اے
چلے منزلو منزلی طرف تیرب قدرت رنگ عجیب وکھایا اے
ڈیرہ اک تھاں پاک رسولؐ کیتا راتیں کوچ دا حکم فرمایا اے
تھوڑی دور نویکلی جا بیٹھی کوئی نال نہ دوسرا آیا اے
آؤ ہو دو سوار اے ماں ساڈی ایہناں کہہ کے مکھ پھرایا اے
اوہناں اپنے نیک خیال اندر مینوں چا اسوار کرایا اے
راز پردے دا پردے دیو چہ رہیا خالی اٹھ دا بھید نہ پایا اے
ہار بہن دا منگ کے آندڑا سی بہندے وقت میں دل بھلایا اے
ڈھونڈ بھال وچہ لگ گئی دیر مینوں موتی گنے تے ہوش کجھ آیا اے
کوئی پتہ نہ لگدا گئے کدھر بڑا فکر تے غم اچھایا اے
لگے پتہ نہ ریتلے دیش اندر کنیں کھڑک بھی ذرا نہ آیا اے
مینوں ڈولنا چاہیدا نہیں اتھوں نکتہ ایہہ دماغ وچہ آیا اے
سون گئی تے کھل گیا منہ میرا ویکھو رب نے کی وکھایا اے
ہووے روشنی تے ویکھ بھال کرلے ڈیرا جتھوں دی کدی اٹھایا اے

Marfat.com

اج سبی صفوان معطلے دا ذمے جس دے کم ایہہ لایا اے
اندر چن دے چانے اوس ڈٹھا ویکھ مُنہ نوں اوہ شرمایا اے
اِنّا لِلّٰہ پڑھیا موئی جان کے تے اس دی واز نے مینوں جگایا اے
کہندا مونہوں سوار ہو ماں میری گوڈا اُٹھ دے نال لگایا اے
چپ چاپ مہار توں اوٹھ پھڑ کے پیدل تدم چا اوس اٹھایا اے
ہویا دن روشن پہنچے وچہ لشکر لوکاں ویکھیا کون ایہہ آیا اے
وچوں وچ ای بڑے منافقاں نے کجھ ہور دا ہور بنایا اے
گھر پہنچ کے میں بیمار ہوئی ڈاہڈا سخت اُدیر ڑا آیا اے
گلاں بھیڑیاں گھر و گھر چل پیاں مینوں کسے نہ کجھ بتلایا اے
خبر لین نوں روز اوہ آوندے سن ہن کجھ آپؐ نے مکھ پھرایا اے
ماں پیو تھیں پچھدے حال میرا کدی در و نہ پھیرو نڈایا اے
گھٹی مرض تے صحت کچھ نظر آئی ٹرن پھرن نوں جی للچایا اے
گئی دور نہ اوہ مجبور ہو گئی ٹھیڈا اوہنوں تصیب نے لایا اے
کہندی مسطح دی شالا تباہ ہووے کیہا بھیڑے نے شور مچایا اے
بدر والیاں تھیں ہویا رب راضی توں کیوں اوس نوں ٹلمنایا اے
ہوئی میں حیران کی کراں ربّا ایہناں ظالماں ظلم کمایا اے
آئی سمجھ مینوں کیتی گھٹ ناہیں میری شان نوں ہتھ چھپایا اے
اوہدا نبیؐ سن وچہ اڈیک ہر دم وحی حکم نہ کوئی لے آیا اے
نبیؐ مشورہ دوستاں نال کردے نالے بیویاں تھیں پتہ لایا اے
عمرؓ پچھدے جا کے دھی کولوں اوس صاف ایہہ آکھ سنایا اے
اج عائشہؓ دے اُتے حرف دھریا دلوں اوسدا قرب گوایا اے

چڑھیا چن تے اوس نے تھاں تھائیں اوٹھ اپنا لے بہایا اے
نکی ہوندی نوں اوس نے ویکھیا سی حیرت وچہ اوہ ویکھ کے آیا اے
منہ ڈھک کے اٹھ کے مین بیٹھی اوہنے اوٹھ چھا کول بٹھایا اے
چڑھی گوڈے تے پیر رکھ اوٹھ لتے نہ میں بولی نہ اوس بلایا اے
نہیں تکیا اوس نے طرف میری بڑی شرم تے ادب دکھایا اے
اوتھے دو تیاں ظالماں بے درداں مینوں چا بہتان لگایا اے
گلاں کھلریاں آن پھر شہر اندر میرے کن آواز نہ آیا اے
ماں پیو وَتے مینوں توڑ دیو نبیؐ پاک نے آپ اپڑایا اے
نبیؐ پاک تک پہنچیاں جدوں گلاں غم قلب حضورؐ تے چھایا اے
بہوے وچہ ہی آن کھلون آکے مینوں پیر نہ مُنہ لگایا اے
میں بڑی حیران سال یا اللہ مکھ نبیؐ نے کیوں پھرایا اے
نکلی شامہ نوں بڈھی اک نال لیکے ایہو جوڑ تقدیر ملایا اے
ڈگی زمین تے ہو بے حال بڈھی اوس اپنا آپ گنوایا اے
کہیا میں کیوں اوس نوں برا آکھیں اوس بدروچہ خون وگایا اے
تدوں اوس نے دتیاں کل گلاں جو کجھ دوتیاں رنگ جمایا اے
لایاں جوڑیاں سچیاں جوڑ کے تے نبیؐ پاک نے مکھ بھوایا اے
اللہ میریا نے لاجاں ہتھ تیرے مینوں ویریاں داغ لگایا اے
مینوں آسرا رب دے فضل دا سی بھیڑا میں نہ کوئی کمایا اے
اوہناں ساریاں کناں تے ہتھ دھر لئے اساں عیب نہ اوس وچہ پایا اے
اساں عائشہؓ وچہ نہ عیب ڈٹھا اپوین ویریاں شور مچایا اے
بھلکے خان پئی دسدی ہے سانوں ایہہ نواں اک ظلم اوٹھایا اے

Marfat.com

بیوی صادقہ تے جنہاں عیب لایا اوہنے نبیؐ دا قلب دکھایا اے
اوہ بھی آدمی ہین نے جگ اُتے ایس گل نوں جنہاں وہایا اے

کھوج کھاج تے ٹال مٹول اندر اک دن نبیؐ نے آپ سمجھایا اے
ملزم ہیں جے عائشہؓ کر توبہ نہیں تے جان لے رب بچایا اے

بدظنیاں والڑے سبق لیون ویکھن نبیؐ کی آکھ سنایا اے
کر کے بُرے خیال جو چھڈ بہندے نبیؐ اوہناں نوں سبق پڑھایا اے

کہندی عائشہؓ اک دن فضل ہویا مولا بندی نوں آپ وڈیا اے
بیٹھے نبیؐ ماں باپ دے کول ہے سن غم جنہاں تے بہت ہی چھایا اے

اللہ پاک دے میں قربان جاواں جبرائیل نوں ترت دوڑایا اے
اٹھ[1] آئیتاں نبیؐ تے اتریاں نے مینوں رب نے بری کرایا اے

میں نہیں جاندی ساں ایڈے بھاگ ہوسن اللہ پاک بہتان ہٹایا اے
سورت نور وچہ آئیتاں ہیں سبھے تیرا رحم تے کرم خدایا اے

سن کے آئیتاں خوشی کمال ہوئی ماں باپ نے تدوں فرمایا اے
دھی شکر کر نبیؐ کریم والا جدھی شان تے شان بچایا اے

منہ پھیر کے تے پاسہ پرتیا میں۔ کہندی تساں کی آکھ سنایا اے
شکر کراں رحیم کریم دا میں جن کرم کر دوس ہٹایا اے

مجرم اینہاں بنایا سی انبڑیئے نی اینہاں کی احسان چڑھایا اے
شکر رب دا کراں گی عمر ساری جس نے خوشی دا دن دکھایا اے

سطح ماسی دا پت صدیقؓ دا سی ہجرت کر جو نال ای آیا اے
اوہ بھی دوتیاں نال شریک ہے سی ابوبکرؓ نوں اوس ستایا اے

روٹی کپڑا اوس نوں دیوندے سن اوس کل احسان بھلایا اے
بری ہوئی جاں عائشہؓ صادقہ سی۔ ابوبکرؓ نے اوہنوں کڈھایا اے

حکم رب دا[2] تدوں ایہہ ہویا نازل جبرائیلؑ پیغام لے آیا اے
بندروٹیاں دینیاں کرو ناہیں رازق تساں نوں نہیں بنایا اے

---

[1] اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ ط لا شَرًّا لَّکُمْ تا الخ سورہ نور رکوع ۲

جو جھوٹ بنا لائے تمہیں میں سے ایک گروہ ہے۔ اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے اچھا ہے ان میں سے ہر شخص کے لئے وہی ہے جو اس نے گناہ کرایا۔ اور ان میں سے جس نے اس کا بڑا بوجھ اپنے اوپر لیا اس کے لئے بڑا دکھ ہے جب تم نے سنا تھا کیوں نہ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے لوگوں پر نیک ظن کیا اور کہا کہ یہ صریح جھوٹ ہے کیوں نہ اس پر چار گواہ لائے پس جب گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک یقیناً جھوٹے ہیں۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس بات کا تم نے چرچا کیا تھا اس کی وجہ سے تمہیں بھاری عذاب پہنچا ہوتا جب تم اپنی زبانوں سے اسے لیتے تھے اور اپنے خیال سے وہ بات کہتے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہ تھا۔ اور تم اسے آسان سمجھتے تھے اور اللہ کے نزدیک بڑی بھاری بات تھی۔ اور جب تم نے اسے سنا کیوں نہ تم نے کہا کہ ہمیں یہ مناسب نہیں کہ اس کے متعلق باتیں کریں۔ تو پاک ہے یہ بڑا بہتان ہے۔ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اس جیسی بات پھر نہ کرو اگر تم مومن ہو۔ اور اللہ تمہارے لئے آئتیں کھول کر بیان کرتا ہے اللہ علم والا حکمت والا ہے ؛

[2] وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ اَنْ یُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

اور تم میں سے بزرگی اور وسعت والے لوگ یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ غریبوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہیں دیں گے اور چاہیئے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ؛

Marfat.com

ابو بکر صدیق رضؓ نے حکم سُنکے سر نال تعظیم جھکایا اے
ربّ ہے اسلام دا ایہہ یار وجس نے دلاں نوں صاف کرایا اے
چنگے نال تے جگ نباہ کردا بھیڑے نال اسلام کرایا اے
سوچو مومنو ذرا تے سوچ کر کے کیوں تساں ایہہ رنگ وٹایا اے

لگے کرن اوہ بخشاں پھیر مڑ کے کڈھے ہوئے نوں فیر منایا اے
ایہو نبیؐ کریم دا فیصلہ اے ترس ہر جگہ ربّ نوں بھایا اے
بریاں نال نیکی سد انبیؐ کیتی جاہل کدی نہ کوئی ستایا اے
سنت نبیؐ کریم دی رحم کرنا سر ورا وہنوں ای تساں بھلایا اے

کفار عرب کی حملہ کے لئے تیاری

ایدھر ایہہ مصیبتاں مومناں تے ادھر مکے دے لوک صیاد بن گئے
آکھن سدا قبیلیاں ساریاں نوں مسلم بڑے نے ہن جلاد بن گئے
تھوڑے دناں وچہ ایہہ حیرانگی اے دشمن بُتاندے لاتعداد بن گئے
ہوندی اوہناندی ہر مراد حاصل تسیں سگوں اُلٹے نامراد بن گئے
کئی سال دی شور پکار سُن سُن ویر دلاں دے سنگ بنیاد بن گئے
ملے منزلو منزلی آن سارے لشکر بہت ای نال امداد بن گئے
بہتے چور ڈاکو سبھے ہوئے کٹھے ایہہ شیطان سارے آدم زاد بن گئے
دھرتی عربدی کنب گئی خوف کھا کے اسرافیل دے سنکھ تے ناد بنگئے

جہناں دلاں تے ویر اسلام دا سی جوڑ توڑ کر اوہ استاد بن گئے
پے گیا فتور وچہ عرب سارے مسلم ہو کجھ عرب آزاد بن گئے
کٹھے ہو کے کر دہن کم کوئی نہیں تے خیر نہیں تسی ناشاد بن گئے
کریے ہن اسلام نوں اسی نیواں اوہ انسان تے نہیں فولاد بن گئے
کٹھے ہوئے اسلام مٹاونے نوں اک اک تھیں اوہ ہفتاد بن گئے
چڑھیا قہر دا کٹک قبیلیاں تے اوہ فرعون نمرود شداد بن گئے
ٹڑیا چوتوی ہزار دا ایہہ لشکر ظالم ظلم دی بڑی روداد بن گئے
سرور سدا اسلام دا ربّ راکھا بھاویں جگدے لوک نقاد بن گئے

تیاری جنگ احزاب اور خندق تیار کرنا گرد شہر مدینہ ذیقعدہ ۵ھ

تُوے جد دل ایہہ عزمے مل آئے نام ایس دا جنگ احزاب ہویا
خبراں جد دل سرکار دے کول آیاں سُن کے کون نہیں بھلا بیتاب ہویا

دتا ایسدا پتہ ہے ربّ سچے ذکر وچہ قرآن کتاب ہویا
کریے کیویں مقابلہ ظالماں دا پھیر مشورہ نال اصحاب ہویا

[1] یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْهَبُوْا وَاِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یَسْاَلُوْنَ (سورۃ احزاب رکوع ۲) وہ خیال کرتے ہیں کہ کفار کی جماعتیں نہیں گئیں اگر وہ جماعتیں پھر آجائیں تو آرزو کریں گے دیہاتیوں میں جا کر صحرانشین

Marfat.com

کہیا تدوں سلمانؓ ایہہ فارسی نے بڑی فوج اے کم خراب ہویا
کھائی پٹ کے کرن جے جنگ بھائی تاں تے جانئے نیک اسباب ہویا

تن پاسیوں شہر نوں نہیں خطرہ پاسہ اک ہے جے بے حجاب ہویا
کیتی نبیؐ صلاح منظور اُس دی جاری کم ایہہ بہت شتاب ہویا

دس دس نوں ونڈ کے لاؤ تا ونڈن والڑا پاک جہت لب ہویا
مٹی پٹن نوں لگ پئے پاک بندے سرورِ نبیؐ دا جدوں خطاب ہویا

ہور کسے دا ذکر کی کراں ایتھے شامل علیؓ یا عمرؓ خطاب ہویا
نبیؐ پاک خود پٹدے سن خندق چہرہ زمیں دا دیکھ بے آب ہویا

پڑھدے رجز تے پٹدے جاں مٹی ذکر وچہ حدیث کتاب ہویا
نبیؐ آکھدے خیر ہے آخرت دی مولا ایہہ تے کار ثواب ہویا

کریں رحم انصار مہاجراں تے اک اک جو دُرِّ نایاب ہویا
بھیجیں برکتاں رحمتاں خاص سایاں تیرا نام ودود وہاب ہویا

پڑھدے رجز من جوش تھیں یار سارے جذبہ دین دا بے حساب ہویا
ربا رحم کر ھڈیاں ساڈیاں تے سرورؔ کہن ہے حال خراب ہویا

ایک پتھر کا خندق میں نمودار ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کدال سے اس کا ریزہ ریزہ ہونا

تپھر پے گیا اک تھاں وچہ خندق زور سب اصحابؓ لگاوندے جے
اوہ نہیں ٹٹدا یا رسولؐ اللہ یار آن کے عرض سناوندے جے

آپوں نبیؐ تشریف لے گئے اوتھے پھڑ کے پھاوڑہ آپؐ چلاوندے جے
نعرہ مار دے آپؐ تکبیر والا نعرہ کل اصحابؓ دھراوندے جے

ایسی چوٹ رسولؐ کریم دی سی شعلے اڈدے نظر پئے آوندے جے
کنجیاں فارس دیاں رب نے بخشیاں نے تدوں پاک رسولؐ فرماوندے جے

چمک دوسری چوٹ تھیں پھیر نکلی نعرے نال ای گونجدے جاوندے جے
تپھر پاٹیا ہور کجھ ایس واری نبیؐ دیکھ کے ہونٹھ ہلاوندے جے

محنت اج دی کیتی قبول مولا شعلے اج پئے شان دکھلاوندے جے
ملیاں کنجیاں قیصری ہین سانوں اللہ پاک پئے کرم کماوندے جے

چمک پھاوڑا تیسری وار حضرتؐ نعرہ حق دا زور دکھاوندے جے
نعرہ اللہ اکبر دا مار کے تے زور حق دا پئے ازماوندے جے

شعلہ تیسری وار پھر نظر آیا ٹوٹے ٹوٹے تپھڑ ہوندے جاوندے جے
محل ڈٹھے نے یمن دے نبیؐ کہندے قبضے وچہ اسلام دے آوندے جے

طاقت نبیؐ دی یاراں نے اج ویکھی ویکھ دیکھ کے مست ہو جاوندے جے
نالے پیشگویاں سندے جاوندے سن بھلے بھلے دماغ چکراوندے جے

نبیؐ پاک مزدوراں دا کم کر دے شان وکھ نہ کوئی دکھلاوندے جے
بادشاہ جیہڑے دو جہان والے نال دوستاں مٹی پٹاوندے جے

دس سکدا نہیں نظیر کوئی ایویں لوک پئے مُنہ چڑھاوندے جے
ایہو جہیاں مصیبتاں وچہ یارو جلوے فتح دے نبیؐ دکھلاوندے جے

جدوں ملے ایہہ ملک سب مومناں نوں اللہ پاک نوں سیس نواوندے جے
کی لکھیں گا بھلا غلام سرورؔ ڈھونگے راز عمیق اس تھاؤندے جے

احزاب کی لڑائی مومنوں اور مشرکوں کے حالات

خندق پٹدیاں لگ گئے دن بہتے دشمن پہنچ گئے سر اتے آن اُتے
پار خندقوں کھڑے سن کل مومن ثابت قدم سن جو ایمان اُتے
پتھر مار دے رکھ کو بہانیاں[1] تے تیر رکھ لئے اوہناں کمان اُتے
اک پاسیوں اک دن آن ڈہکے اوتھے عمرؓ سن کھلے کمان اُتے
ایدھر حال عجیب سی مومناندا بھکاں نال سی بن گئی جان اُتے
ایتھے بادشاہ نبیؐ خدا والا جس دی گذر سی جھٹ اسمان اُتے
ہفتے لنگھ گئے کم نہ کوئی ملدا رہندا فکر دن رات گذران اُتے
پتھر پیٹ تے بنھ کے پھرن لڑدے کرن جان قربان ایمان اُتے
دیکھ لیو تاریخ انسان والی ایسے دکھ نہ پئے انسان اُتے[2]
دسدا حال ہے آپ اوہ پاک اللہ پاؤ نظر جے کدی قرآن اُتے
گھٹدی جان سی تساں نمانیاندی دشمن تلے سی مار مکان اُتے
وعدے ربّ دے ہون گے کدوں پورے ساڈا ہے یقین فرمان اُتے

گھیر لیا مدینے نوں ظالماں نے گرد اُڈ کے گیا اسمان اُتے
کسے پاسیوں وڑن نہ دین مسلم حاضر کھڑے سن ایسے جوان اُتے
ہمت نہیں سی کھائیوں پار ہوون زور پا ونڈے پھیرڑے لان اُتے
مار مار کے عمرؓ نساونے راکھا رب ہے سی نگہبان اُتے
ہے سی رسد سامان نہ پاس کوئی ایہہ بھار ہوندا حکمران اُتے
بیت المال وچہ اللہ دا نام ہیسی خرچ کرن کی کھان کھلان اُتے
رونڈے رہن کرلاونڈے بال بچے مایئے رہن نت چپ کران اُتے
ایڈے دکھ تے دخت سہن مومناں نوں اسکدے نہیں زبان اُتے
بندہ ترس کی کرے گا بندیا ندا اثر پیا سی رب رحمان اُتے
کہندا منہ کلیجڑے آئے ہیسن پایا دو تیاں زور گھبران اُتے
پچھدے پھرو رسول مقبولؐ کولوں بھاجڑ پئی سی پیر جوان اُتے
جے کر اوہ بچائے تے بچدے ہاں آئی ہو ٹھاں تے نبی جی جان اُتے

---

[1] کوبہانی ۔ گلھن جس میں پتھر رکھ کر گھما کر مارا جاتا ہے ۔

[2] اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ سورۂ احزاب رکوع ۲ ۔ ترجمہ
اور جب تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے تم پر آ گئے اور جب آنکھوں میں اندھیرا آگیا اور دل دہشت سے گلوں میں آ اٹکے اور تم اللہ پر مختلف قسم کے ظن کرنے لگے ۔ وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت مصیبت میں ڈالے گئے ۔

[3] يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو جب تم پر لشکر آ پہنچے سو ہم نے اُن پر ہوا کو اور ایسے لشکروں کو بھیجا جنہیں تم نہیں دیکھتے تھے اور اللہ اُسے جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے ۔ احزاب رکوع ۲ ۔

Marfat.com

آخر کہیو نے کرے ہن فضل مولا مردے دیکھسی کی اسمان اُتے
دتے بدل خیال سب مشرکاں ندے چڑھیا فکر تے غور دھیان اُتے
گھیرا گھتیاں ہویا مہینڑا اے پیندی نظر نہ کسے سامان اُتے
ایہناں سوچاں دے وچہ پن پئے ظالم اسی آ گئے شان وکھان اُتے
جے جبل تے لات وی بولدے نے کہندے رب نے کوئی اسمان اُتے
نبیؐ پاک دی شان بلند اس دم ظاہر ہو گئی زمین اسمان اُتے
دیکھن والیاں دیکھیا نور اللہ چھا گئے طوفان میدان اُتے
تیر مومناں دے پہنچن دور تائیں رکھ لین جو ذرا کمان اُتے
برتن چھلیاں تھیں ڈگے دور جا کے پیدے رو رنہ اگ بجھان اُتے
کہندا ربّ ہے صاف قرآن اندر اساں فضل کیتا مسلمان اُتے
دتا جہناں نسا کل عرب سارا ہے سی مست جو شان گمان اُتے
کوئی نہیں رسولؐ تھیں جت مکہ اپیا اثر سارے عربستان اُتے

کہندا ربّ پھر رحم دچہ امی آئے جھٹ پٹ ای آئے بچان اُتے
کہندے چوّ می ہزار دی رسد مشکل بھا دیں لگا ہے عرب اپڑان اُتے
آنڈا لٹ سی پا سیول کجھ غلہ بھکھے ٹکن گئے کیویں میدان اُتے
کہندے جاندیاں زور اک لائیے پایا زور نے دُند مچان اُتے
بھکھاں نال سب ہوئے کمزور ہے سی نہیں آسرا مان تران اُتے
مٹھی خاک دی سٹ کے آپؐ کہندے ایہو خاک جے ایں بیان اُتے
اَنھے جھکڑاں نال کل ہوئے دشمن تنبو اُڈ دے دسے اسمان اُتے
موئے کجھ کجھ خیمیاں ہیٹھ دبے ڈگے بھجدیاں ندے جیہڑے آن اُتے
اُڈ پڈ گئے نال طوفان سارے صدقے جان ہدا دی شان اُتے
مدد واسطے گھلیاں اوہ[1] فوجاں کسے ڈٹھیاں نہیں جہان اُتے
کرے دُور مصیبتاں پلک اندر کرے کرم جے کدی انسان اُتے
ایڈا حوصلہ کدا سی پھر سر عرب اٹھدے زور ازمان اُتے

مدینۃ النبیؐ کے یہودیوں کے احوال

ایدوں پہلے وی لکھیا اے حال کدے ایس قوم یہود مکار دا
امت موسیٰؑ دی ہین یہود سارے ہویا اوہناں تے قہر قہار دا
دشمن ہین عیسائیاں ساریاں دے ہوئے خواہ کوئی نیک کردار دا
ہن پھیر کجھ کراں بیان ایتھے ایس قوم بدبخت مردار دا
دیری ہین خدا دے بندیاں دے پتہ دے کلام ستار دا
سوداخوار فساد پوان والے خطرناک سی جتھا کفار دا

[1] ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ سورۂ توبہ ۔ ترجمہ
تب اللہ نے اپنی تسکین اپنے رسولؐ پر اور مومنوں پر نازل کی اور وہ لشکر اتارے جن کو تم نہیں دیکھتے تھے اور اُن کو جو کافر تھے عذاب دیا اور یہی کافروں کی سزا ہے ۔

Marfat.com

صدیاں ننگیاں بادشاہ بنے ناہیں دیکھو ورق تاریخ ہزار والا
یثرب وچہ ایہہ قوم آباد ہیسی کردے کم سودی کاروبار والا
بنو قینقاع بنو نضیر دوجے کن کنڈے بہلے ہشیار والا
بزدل ہووندے نے سود خوار سارے دیکھ لے کوئی سوچ وچار والا
ہوش اوڈ گئے ایہناں کمینیاں دے آیا نبیؐ جدوں کردگار والا
بڑا ویر اسلام دے نال رکھن لشکر آوندا جدوں کفار والا
آپے وچہ وی ایہناں دے ویر رہندے ویر سب دے دلیں سرکارؐ والا
بنی قینقاع دے گنڈے منڈیاں نے پھڑیا ڈھنگ بدمعاش مکار والا
مسلمان سن عورتاں وچہ پردے جیسا طور ہوندا پردے دار والا
مومن اک شہید ہو گیا اوتھے ودھ گیا پھر شور للکار والا
گھیرے وچہ سارے قلعہ بند ہوئے نشہ لتھا نے کل خمار والا
لڑن جوگ نہ ایہہ شرارتی سن منہ دیکھیا جدوں تلوار والا
آکھن چھڈ نے ہاں اسیں اج یثرب بھار پیا اے بڑا دربار والا
گھیرے مومناں ساریاں دور کیتے کیتا نبیؐ نے ترس غفار والا
بنی قینقاع شام وچہ جاوسے جتھے کم سی سود دے کار والا
کردے رہن منصوبڑے دنے راتیں چوپٹ ہویا سی کم روزگار والا
نال مکر دے نبیؐ نوں سدیا نے بھیس بدلیا نے خدمت گار والا
دغا بازیوں بچے رسولؐ اللہ لگا داؤ نہ کسے اغیار والا
دھوکے بازیاں تھیں نبیؐ تنگ آئے رہیا ڈھنگ نہ کوئی اعتبار والا
کیتا بنو قریظیاں عہد نامہ بھاویں نہیں سی کوئی وقار والا
وعدہ مدد دا اوہناں دے نال ہیسی دُلّے ابئی دے پت سردار والا

کسے تھاں دے اوہ نہ بنے مالک سچا قول جے رب جبار والا
آس پاس وی کچھ قبیلڑے سن خون چوس لیندے کاشتکار والا
تیجے بنو قریظیاں دوتیاں دا کوئی ڈھنگ نہ بھلے دی کار والا
اے پر مکر فریب دے بڑے چاتر لاندے داؤ چالاک مکار والا
سدا بزدلی پشاں ہٹاوندی سی ظاہر عہد سی قول اقرار والا
وچوں سدا اکساوندے عربیاں نوں ایہو کم سی ہر اغیار والا
کسے طور آرام نہ کرن دیندے غضب ایہناں تے رب قہار والا
کیتی نال زنانیاں چھیڑ خانی جھگڑا پے گیا اک تکرار والا
دوہاں یاسیوں لے حمایتی وی اک مر گیا بدکردار والا
نبیؐ پاک تیاری دا حکم دیندے ٹولا گھیریا ایہہ کفار والا
ایسا کون سی بھلا مقابلے تے وار جھلدا جو دیندار والا
لگے کرن ایہہ عرض معروض سارے کم بند ہویا کاروبار والا
سانوں جان بچا کے جان دیئو سانوں مان نہ کوئی بلکار والا
جاؤ لے جاؤ مال منال اپنے ہویا حکم رسولؐ مختار والا
باقی بنو نضیریاں دوجیاں نے کیتا کدی نہ پاس اقرار والا
کیتی اوہناں تجویز ہن کیویں کریئے کم ختم جناب سرکارؐ والا
اُتوں پتھر گران دا مشورہ سی وحی آ گیا ترت ستار والا
جنگ بدر تے اُحد وچہ ظالماں نے دتا ساتھ کفار مردار والا
کہیا نبیؐ ہن کرو پھر عہد نامہ اوہناں دسیا زور انکار والا
کھلے بنو نضیر آ لڑن کارن زعم اوہناں نوں بڑا بلکار والا
ہوئے لڑن نوں ایہہ تیار سبھے نبیؐ حکم دیندے گھیر گھار والا

Marfat.com

لبھی مدد نہ اوہناں نوں کسے پاسوں جھوٹا قول سی اوہ کفار والا
ہوئے جدوں لاچار محاصرے تھیں ہوش اڈیا ہر ہشیار والا

آخر فیصلہ موذیاں نال ہویا چھڈن شہر اوہ ربّ دے یار والا
لد کھڑن اوہ کل سامان سارا ایہہ سی رحم کریم سرکارؐ والا

اُٹھ لد لئے کئی ہزار اوہناں لکڑ کاٹھ دی سی گھر بار والا
ٹولا رہ گیا بنو قریظیاں دا دشمن نبیؐ تے ربّ غفار والا

اشرف کعب دا پُت سی بڑا شاعر شور اوس دے شعر اشعار والا
پھر دا سدا رہندا سارے عرب اندر طرفدار بن کل کفار والا

اگے ذکر پڑھیا پچھے مومناں نے دُلے[1] ابئی دے پُت سردار والا
اندر جنگ احزاب دے پھیر ایہناں دِتّا ساتھ قریش مردار والا

امن لین نہ دیوندے ایہہ بھیڑے ہر اک سی بد اطوار والا
خطرناک ایہہ قوم یہود ساری ویر کرن نوں بڑے اسرار والا

پھر جاوندے من کے گل ساری چسکا خوب نے شوخ گفتار والا
بندہ نیک نہ لبھدا قوم اندر ہر اک بدبخت سنسار والا

پتہ لگ جاندا باہر والیاں دا حملہ کرن جے کوئی پیکار والا
ایپر ایہناں دا پتہ نہ مول لگدا کردے چپ سامان تکرار والا

سدا رہن بھڑکاوندے عرب تائیں جذبہ دلیں نے سدا انکار والا
ہتھوں ایہناندے کل مصیبتاں سن دیکھو ورق حدیث اخبار والا

گئے دو قبیلڑے جدوں ایتھوں پچھے رہیا اک شوخ گفتار والا
چھڈ دے جو شرارتاں مول ناہیں ٹولہ ایہہ سی کئی ہزار والا

آخر تنگ آ نبیؐ صلاح کردے اثر پیا نہ جدوں پیار والا
ایہناں بڑے فساد وچہ عرب پائے حال زار ہوندا دیندار والا

کریئے ایہناں دے نال پھر عہد نامہ خطرہ رہے نہ کوئی انکار والا
دِتا حکم رسولؐ خدا سچے کرو عہد پھر قول اقرار والا

آکڑ گئے اوہ حکم رسولؐ سُن کے دِتا سگوں جواب ہنکار والا
گھیرو ایہناں نوں حکم رسولؐ ہویا ویلا آگیا ہن تلوار والا

ہوش اُڈ گئے ویکھ فریبیاں دے بدلہ ملے گا ہن کردار والا
آخر جنگ دی ٹھان لئی ظالماں نے بنیا شہر میدان پیکار والا

آخر ہار ایہہ بھی قلعہ بند ہوئے سوچن لگے سن راہ فرار والا
گھیرا مومناں گھتیا خوب چوکس مٹ گیا نے زور بلکار والا

لگے کرن پھر صلح دی اوہ کوشش کر کے ترک خیال تلوار والا
کیتا حکم سرکارؐ نے اوس ویلے ثالث چُن لوتسی اعتبار والا

ثالث کرے جو فیصلہ اسی راضی جھگڑا طے ہووے کارزار والا
اوہناں آکھیا فیصلہ سعد کرسی جیہڑا پُتر معاذ سردار والا

ہو گیا ایہہ عہد یہودیاں دا دیکھ بھال کے قول اقرار والا
رحمت ربّ دی نبیؐ کریم ہے سن فضل کرم دے لکھ انبار والا

جے کر من دے آپؐ نوں اوہ ثالث بیڑا پار ہوندا منجدھار والا
چھڈ آپؐ نوں سعد نوں کرن ثالث بھاگ سڑ گیا قوم بدکار والا

سعد اک انسان سی نبی نہیں سی اوہدا فیصلہ سی دنیادار والا
ہے سن ایہہ یہود کتاب والے نہیں سی ٹولڑا کوئی کفار والا

[1] عبداللہ بن اُبئی ۔

کیتا سعد نے اہل کتاب دانگوں ایہہ سی فیصلہ کم وہار والا
لکھیا وچہ توریت دے ہے دیکھو ویری صلح تھیں ہوئے فرار والا
کرو قتل جو مرد نے وچہ اوہناں چلے سب تے ہتھ تلوار والا
استثنےٰ وچ اکی ۲۱ تے اک ہے جی ایہو موسوی حکم قہار والا
سعد حکم توریت سنا کہندے ایہہ تے فیصلہ نہیں انکار والا
میر افیصلہ ہے توریت والا نہیں فیصلہ اے طرفدار والا
بنی قینقاع بنو نضیر دوہاں پھڑیا پلڑا نبیؐ ستار والا
اوتھوں رحم تے کرم ہی سدا ملدا جیہڑا طرز رسولؐ مختار والا
مسلم میں ساں فیصلہ کیویں کردا مشکل کم سی بڑے وچار والا
اس فیصلے نوں دیکھن ہوش والے ہوندا حال کی اے اوگنہار والا
اوس ضابطے نوں بدلن واسطے ای آیا پاک قرآن ستار والا

گذرے ہوئے واقعات اور حادثات کے نتیجے

ٹٹے مان سب دوتیاں دشمناں دے جلوے دیکھ لئے رب قدیر دے نے
ہارے بدر تے اُحد وچہ اوہ ظالم چالے چلے نہ کسے تدبیر دے نے
نالے نال یہودیاں دوتیاندے بھیڑے کم ہر اک شریر دے نے
ہوئے حوصلے پست سب عربیاندے ہور کل یہود دے پیر دے نے
طاقت ایہناں دے نال ہے غیب والی خادم ایہہ نعیم نصیر دے نے
زور اوہناں دا زور مٹان والا حامی کار غریب حقیر دے نے
شرف ایہہ اسلام تے مومناں نوں جلوے نبیؐ بشیر نذیر دے نے
اک سال پچھوں جنگ اُحد اندر مسلم ست سو وچہ تحریر دے نے

حملے تن کیتے بنیاں خاک نالیں مٹے شان حریف بے پیر دے نے
دلیا جنگ احزاب وچہ عرب سارا شور پئے سارے دا روگیر دے نے
ٹل اندر دوں باہروں لا تھکے ہالے دھروں جیہڑے ذہنی تیر دے نے
لیا ویکھ اے منکراں ساریاں نے مسلم نال سب کم تقدیر دے نے
ہارے اسی میدان وچ کئی واری چلے زور نہ تیغ تے تیر دے نے
دونے ہوندے جاوندے نت مسلم کھیڑے دھرم ان بھلا نظیر دے نے
بدر وچہ سن تن سو نال تیراں ہوئے جہناں نے فضل قدیر دے نے
پنج سال دے تھوڑیاں دناں اندر ساتھی دو ہزار بشیر دے نے

Marfat.com

مُڈھے میٹیاں نہیں اے جنگ اندر لیکے آئے پیغام اخیر دے نے
سرورِ قدر اسلام دا رب جانے جلوے خاص سراج منیر دے نے

خواب دیکھنا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ہم حج کعبہ کر رہے ہیں اس اشارہ الٰہی پر حج کی تیاری کرنا

اک دن نبیؐ کریم نے خواب ڈٹھا ہجری سن والے چھیویں سال اندر
دیکھن سر پئے اسی منا دنے ہاں قینچی چلدی اے وال وال اندر

فرض سر منا دنا حج دا اے آیا نبیؐ دے پاک خیال اندر
خواب جدوں اصحاب نے ایہہ سنیا آئے بجوش ایمان ادبال اندر

کہیا نبیؐ اشارہ ایہہ رب دا اے لکھیا حج ہے رب اعمال اندر
گھٹ گئی ہے دشمنی عرب دی دی کجھ ہے تھوڑی خال خال اندر

قرباں ہوردی حج نوں جاندیاں نے عمرہ اسی کریئے ایسے سال اندر
حج کراں گے دسیا خواب اندر۔ رب پاک سوہنے ایسے سال اندر

چلو دوستو کرن نوں ہن عمرہ نبیؐ پاک دے ہے اقوال اندر
ہوئے بہت اصحاب تیار فوراً رہ گئے کجھ اہل عیال اندر

چوواں صد اصحاب سن وچہ گنتی ٹُرے کل احرام دے حال اندر
لیا کوئی سامان نہ جنگ والا نہ سی قصد اہی کوئی خیال اندر

تیغاں رکھدے نال ہمیش عربی بھاویں ہوندے اوہ کیہڑے حال اندر
اوہناں نال صحابیاں کل ہے سن ایہو نظر آوے دیکھ بھال اندر

ریتا عرب دا دو صد میل ڈونگا حاجی پیندے سی بڑے وبال اندر
ویری لوک وی آوندے سدا مکے چوواں پاسیوں ہاڑ سیال اندر

کوئی روک نہ سکدا کسے تائیں پیندا کوئی نہ کدی زوال اندر
ٹُر پئے مدینیوں نبیؐ اللہ دا رکھ خواب دا حکم خیال اندر

آئے منزلو منزل طرف مکے نور رہ بدا سی سوہنی چال اندر
سُنیاں جدوں قریشیاں ایہہ سرور کہندے آیا شکار ہن جال اندر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خبر پانا کہ اہل مکہ لڑائی کیلئے تیار ہیں آپؐ کا مقام حدیبیہ پر قیام کرنا اور قاصد قریش مکہ کی طرف روانہ کرنا ہم عمرہ کرنے آئے ہیں جنگ کیلئے نہیں

ویکھ حوصلہ مومناں صادقاں دا مکے والیاں گلاں وچاریاں نے
کہندے خوف نہ اوہناں نوں رہیا کوئی اوہناں کیتیاں ہور تیاریاں نے

مکے لین کی آئے نے جمع ہو کے بُتاں نال نہ رکھدے یاریاں نے
ڈر دے ایہہ نہیں ساڈے نے ہین ویری پیاں مشکلاں وسدیاں بھاریاں نے

عمرہ کرن نوں ٹُرے احرام بنھ کے فجرے دلوں کی اوہناں نے دھاریاں نے
چلو چل کے اوتھے ای روک دیئے ساڈے نال ایتھے قرباں ساریاں نے

ایہو متا پکا تیار ہوئے گلاں ہور سب اوہناں وساریاں نے
ایہناں چاہڑنا نہیں کجھ بُتاں اُپرالیوں ہوندیاں نہ خاطر داریاں نے

لگا پتہ جاں پاک رسولؐ تائیں آیاں فیر سر تے ذمے داریاں نے
ٹھہرے پہنچ مقام حدیبیہ تے سوچاں قلب حضورؐ وچہ بھاریاں نے

قاصد نام بندیل اک مرد مومن اوہنوں دتیاں نبیؐ سرداریاں نے
اوہنوں بھیجدے طرف قریشیاں دے ہور دسیاں ایہہ گلاں ساریاں نے

دیویں جا پیغام ایہہ مکیاں نوں تساں کیتیاں ایویں تیاریاں نے
اسی لڑن نہیں آئے ہاں دل مکے سانوں جنگ تھیں خاص بیزاریاں نے

عمرہ کرن نوں آئے ہاں اسی کعبے گلاں بھیڑیاں تساں وچاریاں نے
کر دہور خیال نہ مول کوئی ابراہیمؑ دی کنداں پیاریاں نے

سنیا جدوں پیغام ایہہ نبیؐ سندا اوہناں مجلساں کیتیاں بھاریاں نے
عروہ آکھدا جاوناں ویکھنے نوں کی رنگ ہے کی وچاریاں نے

عروہ پوہنچیا پاس رسولؐ جس دم اوہنے شیخیاں بہت ای ماریاں نے
کہندا وڑن نہ دیونا اساں مکے گلاں پچھلیاں اساں وساریاں نے

رکھو یاد جے تساں نہ گل منّی بھڑک پینیاں فیر انگیاریاں نے
گھیر لے گا ویکھنا عرب سارا قوماں اساں نہیں اجے ونگاریاں نے

اوڈ جاؤ گے دھوڑ دے وانگ سارے من لو جو عرض گذاریاں نے
گلاں کیتیاں چاوڑنے نال عروے بڑیاں ماریاں اوس اوڈاریاں نے

لایاں ٹاکیاں اوس اسمان اوتے کدی لاہ کے پھیر اتاریاں نے
نبیؐ پاک تے سنن اصحابؓ سارے آیاں پھیر مصیبتاں بھاریاں نے

کہیا نبیؐ نے بہت حلیم ہو کے اوپر اساندے وی ذمے داریاں نے
اساں کعبے دا حج ہے سدا کرناں ابراہیمؑ دے نال جو یاریاں نے

ملت ساڈڑی وی ابراہیمؑ دی اے ریتاں ہور ای تساں کھلاریاں نے
اسی آئے طواف نوں ہاں کعبے کندھاں سانوں وی اہیا پیاریاں نے

جا کے دے سمجھا قریشیاں نوں چڑھیاں جہناں نوں بہت خماریاں نے
سرور آکھدے حاجیاں ساریاں دی۔ اکثر تساں کرنی خاطر داریاں نے

قاصد کا جواب قریشیوں سے پھر قاصد بنا کر روانہ کرنا نبی کریم صلعم کا حضرت عثمانؓ کو مکہ کی طرف

عروے جا پیغام اسلام دتا سارا کھول کے حال بیان کیتا
کہندا رعب میں بڑا جمایا سی ایپر اوہناں نہیں کوئی دھیان کیتا

بڑا اثر جے نبیؐ دا ساتھیاں تے جی جان ہے اوہناں قربان کیتا
الفت وچہ رسولؐ دی مست ڈٹھے کسے کوئی نہ شان گمان کیتا

سنو دوستو گھٹ نہیں میں پھریا میں بھی سفر ہے روم ایران کیتا
دیکھے رب دے شان میں شاہیاں دے طاقت جہناں تائیں حکمران کیتا

ڈٹھے سورمے بڑے جوان بھارے جہناں نام ہے وچہ جہان کیتا
ویکھے جان نثار نہ میں ایسے نقشہ پیش ہے جو مسلمان کیتا

خدمت وچہ رسولؐ دی سب حاضر دور سب نے مان تران کیتا
کی مجال کدھرے کسے گل اندر ہووے کسے نے اوچا دھیان کیتا

جدھر آپؐ نے ذرا بھی نظر کیتی اوسے گل تے اوہناں نشان کیتا
کول سب دے اک ایمان ہے جے ہور اوہناں نے کل قربان کیتا

بیٹھے ڈٹھے نے بادشاہ تخت اُتے مینوں زیر نہ کسے دے شان کیتا
نبیؐ بیٹھا سی ہیٹھ زمین اُتے اوہدے رعب نے شان بے جان کیتا

اُٹھے وضو نوں آپ تے ویکھیا میں موہوں نبیؐ نے نہیں فرمان کیتا
گھیر اگھتیا ساریاں اُٹھ کے تے تازہ اوہناں نے پھیر ایمان کیتا

چھٹا نبیؐ نے مار یا مُنہ اُتے میں سی غور دے نال دھیان کیتا
قطرہ ڈگن نہ دتا صحابیاںؓ نے اس گل نے ملنوں حیران کیتا

جان نثار صادق مسلمان ایسے اوکھا نبیؐ نے کم آسان کیتا
جو کجھ حاضری اوہناں دی ویکھ آیا حقو حق نہ جائے بیان کیتا

نہیں جنگ دا اوتھے خیال کوئی عمرہ کرن دا دسے سامان کیتا
کسے نفط دا گل کلام اندر میرے نال نہ کوئی وڈھان کیتا

گل عروے دی کسے نے نہ منّی کھڑا مشرکاں ہور طوفان کیتا
قاصد پھیر وی آوے گا دیکھ لینا نبیؐ ہے رحیم رحمان کیتا

ایدھر نبیؐ کریم صلاح کیتی بڑا ظالماں نے پریشان کیتا
جائے فیر پیغام ہن کوئی لیکے پچھے ایہہ کی جے امتحان کیتا

ویر حاجیاں نال نہ کدی ہویا کدی ویر نہ کسے انسان کیتا
آئے اسی طواف ہاں کرن کعبے جس نوں فرض ہے پھیر قرآن کیتا

کہنوں گھلئے سوچدے نبیؐ اللہ حضرت عمرؓ نوں کسے پردان کیتا
فوراً عمر خطابؓ نے ہو حاضر نال ادب دے صاف بیان کیتا

میرا کوئی عزیز نہیں شہر اندر غصہ تیز ہے جوش ایمان کیتا
بھیجو تسی عثمانؓ نوں نبیؐ اللہ جس دا رب سچے عالی شان کیتا

سک سین نے اوہناں دے وچہ مکے سدا جہناں نے ایہناں احسان کیتا
اوڑک نبیؐ کریم نے کرم کر کے مکے طرف روان عثمانؓ کیتا

مکے والیاں دوتیاں ظالماں نے گھیرا گرد عثمانؓ دے آن کیتا
کر دے شوخ شرارتاں زور دسن یار نبیؐ والا پریشان کیتا

قید کرن اوہ پھیر عثمانؓ تائیں قاصد کسے نہ وچہ زندان کیتا
کیئں روز اوڈیا نبیؐ اللہ پتہ لین دا پھیر سامان کیتا

آئی خبر عثمانؓ شہید ہوئے ظاہر جھوٹھ ایہہ کسے بیان کیتا
کہیا نبیؐ نے مومناں صادقاں نوں جنگ فرض ہے ہن رحمٰن کیتا

آؤ جنگ تے بیعت ہن کرو سارے ذکر رب سچے وچہ قرآن کیتا
اساں کنڈ دکھاوی نہیں ہرگز مر جان دا عہد پیمان کیتا

اوپر ہتھ رسولؐ اقرار سچا ہیٹھ گگرے نال زبان کیتا
بیعت[1] ایہناں رضوان دی رب آکھے بڑا ایسدا رب نے شان کیتا

---

[1] اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ ترجمہ۔ وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے جو کوئی توڑتا ہے اپنی جان کے نقصان کے لئے ہی توڑتا ہے اور جو کوئی پورا کرتا ہے جس پر اس اللہ سے عہد کیا تو وہ اس کا بڑا اجر دے گا۔ سورہ الفتح رکوع ۱۰ ؎

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۝ یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے سو اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس ان پر تسکین نازل کی اور انہیں بدلے میں ایک قریب فتح دی ؎

ہتھ اپنا اوس نوں رب آکھے جس تے تساں ہے عہد پیمان کیتا
ہتھ نبیؐ دا ظاہرا ادہ ہے سی رب پاک نے ایہہ فرمان کیتا

لڑن مرن تے ہوئے تیار مسلم پیدا جوش ایمان طوفان کیتا
ملیاں جدوں قریش نوں ایہہ خبراں پہلاں اوہناں آزاد عثمانؓ کیتا

ہتھ نبیؐ تے عہد اصحاب کیتا رب پاک وی نال احسان کیتا
صلح کرن نوں ہوئے تیار ظالم سردار اوہنوں ہن فکر دھیان کیتا

مشرکوں کے قاصد سہیل کا آنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور شرائط پیش کرنا

آیا قاصد سہیل جاں مشرکاں دا نبیؐ پاک دے نال گفتار کیتی
کہندا چھڈ دے جنگ قریش دی نے جیکر تساں میان تلوار کیتی

آؤ صلح دا عہد اقرار کریئے اساں گل ہے سوچ وچار کیتی
دس سال دا ہووے گا عہد نامہ ایہہ گل اس نے زور دار کیتی

نام صلح دا سُن کے نبیؐ اللہ نظر اوس دل نال پیار کیتی
سدا صلح وی جگ تے بھکھ سانوں اساں کدی نہ کوئی تکرار کیتی

عملاں چنگیاں تے سانوں مان ساڈا بڑی طبع ہے تساں بیزار کیتی
اساں نیکیاں دل دھیان ہر دم تساں نفس دی جنگ تیار کیتی

رحمت کرم تے فضل ہے کول ساڈے بخشش ایہہ ہے رب غفار کیتی
تساں ظلم کمائے نے جگ اوپر راکھی رب جبار قہار کیتی

شرطاں دس کی کرو گے نال ساڈے ایہہ تُواساں ہے بند تلوار کیتی
شرطاں دسدا گوں سہیل ایہہ جے اساں گل ایہہ ہولا چار کیتی

اساں حج نہیں اتیکی[1] کرن دینا گل تساں گولکھ ہزار کیتی
دوجی گل جے حج نوں فیر آؤ شرط سُن تُواساں اظہار کیتی

تناں دناں تھیں ودھ نہ رہو سکدے اہدی بڑی تاکید سردار کیتی
تیجی شرط ہے سنو دھیان کر کے پیش اساں ہے وچہ دربار کیتی

آوے مکیوں نس جے کدی کوئی ہووے درد دے نال پکار کیتی
واپس کرو گے تسی ضرور سانوں ایہہ گل اوہنے بار بار کیتی

آوے نس کے تساں تھیں کدی کوئی ہووے اوس خواہ جنگ تکرار کیتی
واپس اہی نہیں کراں گے کدی ہرگز بخت شرط ایہہ پیش کفار کیتی

شرطاں سخت سب منیاں نبیؐ اللہ کوئی گل نہ پاک سرکارؐ کیتی
کہیا آپؐ نے سب منظور سانوں سرور نبیؐ نہ ہور گفتار کیتی

کفار کی شرائط پر صحابہؓ کا جوش خروش

شرطاں سخت سن مومناں جوش کھادا کہندے مان نے بڑا کفار کردے
دُکھ پہنچیا دوستاں سایاں نوں شرطاں کیویں منظور سرکار کردے

اہدے وچہ ہے ظاہرا ہار ساڈی ظالم ذرا نہیں نرم گفتار کردے
آکھن ہین کی چیز شریر مشرک گلاں ہین جو نال بلکار کردے

[1] اتیکی (پنجابی) اس دفعہ ۔

Marfat.com

کسے طرح دبا نہیں سکدے نے بھاویں لکھ نے کبر ہنکار کردے
بن بن ٹولیاں کرن سرگوشیاں سب ایہو ذکر رسولؐ دے یار کردے

آیا عمر خطابؓ نوں جوش بھارا جاکے کول صدیقؓ گفتار کردے
کہندے دس کھاں یارا ایہہ گل مینوں کیویں نبیؐ منظور نے ہار کردے

اسیں مندے رب رسولؐ سچا حق نال ہاں اسیں پیار کردے
منکر ایہہ خدا رسولؐ دے نے کیوں نہیں اوہناں نوں سرکار کردے

ایڈا ہار کے منے کیوں شرطاں شوخی نال رسولؐ مختار کردے
ابوبکرؓ نے آکھیا سن بھائی نبیؐ پاک نے چنگا وہار کردے

میں کون ہاں کراں کجھ سوچ کوئی پیارے نبیؐ جدہیں اقرار کردے
بڑی گل صدیقؓ نے پیش کیتی اے پر عمرؓ ہتھوں حال زار کردے

پہنچے پاس رسولؐ خدا سچے نال درد دے ایہہ اظہار کردے
سچے تسیں نہیں کی رسولؐ اللہ۔ سچے ہاں ایہہ نبیؐ اقرار کردے

مومن اسیں نہیں یا رسولؐ اللہ مومن تسیں او حکم سرکار کردے
کافر ایہہ نہیں یا حبیبؐ اللہ نبیؐ کہن ایہہ ہین انکار کردے

دیئے فیر کیوں اسیں رسولؐ اللہ مشرک حق دا ہین انکار کردے
کہیا نبیؐ نے تسیں ہو خاص بندے ظاہر آپ خود نے کردگار کردے

کم تساں دے ہون گے بہت اُچے ایویں جتن نے ایہہ کفار کردے
سانوں پتہ ہے حق دا حق ہو سی مشرک حق دا ہین انکار کردے

اے بھی پتہ ہے تسی ہو حق اُتے اوہ نے حق تھیں دور تکرار کردے
ایسے صلح تھیں ساڈی جت ہو سی پیا جت دے وچہ نہیں ہار کردے

ساڈی ہار نہ کدی فاروقؓ ہونی ایس گل تھیں ہاں خبردار کردے
بازی خلق والی جیہڑا جت بھائے اوہ تھے اثر نہ تیر تلوار کردے

عملاں چنگیاں تھیں پندے اثر چنگے ایویں لوک نے جتن ہزار کردے
ایہو وسدے ہین قانون سچے نیکاں بندیاں نوں زوردار کردے

عقلی طاقتاں کم نہ دیندیاں نے جتھے فضل سچا کردگار کردے
بن گیا حلیم ایہہ عمرؓ سن کے پھر تے پچھاں اوتھوں استغفار کردے

آکھن اج گستاخیاں بہت ہویاں میرے قول نیوں شرمسار کردے
سو اوتھ قربانی دا آن دتا شاید معاف اوہ رب غفار کردے

من لیاں رسولؐ نے سخت شرطاں حکم لکھن دا آپ سرکار کردے
علی مرتضیٰؓ لکھن نوں آن بیٹھے۔ لکھیا محمدؐ رسولؐ اقرار کردے

قاصد لکھن نہ دے رسولؐ اللہ کہندا اسی لہے سدا انکار کردے
جے کر من دے اسی رسولؐ اللہ پھیر کاس نوں جنگ پیکار کردے

لکھو محمدؐ بن عبداللہؓ دا عہد نامہ اسی صاف ہاں گل اظہار کردے
کٹو حرف رسولؐ خدا والا نہیں تے اسی نہیں کوئی اقرار کردے

کہندے علیؓ ایہہ اسیں تے من دے ہاں تسی کیوں گلاں حد وچار کردے
جھگڑا ہویا ایہہ علیؓ سہیل والا دسے وقت فرمان سرکارؐ کردے

دسو کتھے ہے حرف رسولؐ لکھیا علیؓ دس دے سوچ وچار کردے
ڈنامیٹ رسولؐ۔ رسولؐ لکھیا علیؓ رہ گئے بڑا اصرار کردے

نہیں میٹیا علیؓ رسولؐ اللہ کیڈا زور ایمان اظہار کردے
اللہ کہے محمد رسولؐ اللہ پھیر ایہہ کیوں شاہ ابرار کردے

صلح کرے دشمن تسیں جھک جاؤ ایہہ حکم نے رب غفار کردے
جھکے ہوئے سی پاک رسولؐ اس دم حکم رب دا استوار کردے

محمدؐ بن عبداللہؓ رسولؐ اللہ ہے سن دلوں ایہہ سب اقرار کر دے
دھوکھا وچہ الفاظ دے لگدا سی کافر ہے سن پئے وچار کر دے
صلح کاریاں دے یار وطرز سوہنے نبیؐ کم سارے شاندار کر دے
اوسے وقت اک شور بلند ہویا سرور غور سب نبیؐ دے یار کر دے

ابوجندل پسر سہیل کا واویلا مومنوں سے

آیا پسر سہیل پکار کر دا اللہ واسطے مینوں بچاونا جے
میری حال پکار فریاد سن کے میرے نال کچھ رحم کماونا جے
دیکھو مومنو حال خراب مینڈا میرا جرم اسلام لے آونا جے
پیریں بیڑیاں کولڑے جسم اوپر مینوں ایہناں نے مار مکاونا جے
دہائی مومنوں اللہ رسولؐ دی اے مینوں رحم کر تساں بچاونا جے
نس بھج کے پہنچیا میں ایتھے مینوں رب دے نام چھڈاونا جے
ڈٹھا حال جد مومناں اوس والا ہویا شروع چوطرف کرلاونا جے
خون وگدا دیکھ کے سب تڑپے اوکھا بہت ایہہ ظلم اوٹھاونا جے
کہیا مومناں غم نہ کریں سجن اساں تینڈڑا دکھ ونڈاونا جے
ڈٹھا جا سہیل نے آپ اوہنوں اوہدا پت ایہہ درد رنجاونا جے
ابوجندل سی نام سہیل دا پت نت کم اس دکھ اٹھاونا جے
سرور نبیؐ کریم نوں ترس آیا کہندے ایس نوں اساں بچاونا جے

سہیل کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایفائے عہد کے لئے عذر کرنا

سن کے نبیؐ دا حکم سہیل آکھے کرو عہد دا ذرا خیال حضرتؐ
پوری کرو اقرار دی شرط اپنی کرو رد نہ میرا سوال حضرتؐ
پورا اجے نہ ہویا سی عہد نامہ کر چکے سہن قول اقوال حضرتؐ
پھر نا قول تھیں نبیؐ دی شان ناہیں ہوئے سن کے تے پر ملال حضرتؐ
ایہنوں چھڈ دے نہیں تکمیل ہوئی کہندے آپؐ اے درد دینال حضرتؐ
ہو چکا ہے عہد زبان والا ہن دیو نہ اوس نوں ٹال حضرتؐ
اوکھا کم سی اوہدا سپرد کرنا پئے گئے سن وچہ جنجال حضرتؐ
حکم رب دا کدی نہ عہد توڑو قائم کر گئے بڑی مثال حضرتؐ
ابوجندل دہایاں کھلا دیندا دکھی بہت ہوندے وال وال حضرتؐ
اے پر قول تھیں پھرن سی بڑا اوکھا اوڑک عہد نوں رہے سن پال حضرتؐ
ابوجندل نوں آکھدے وس ناہیں بنے عہد دے آپؐ رکھوال حضرتؐ
ہوئے نبیؐ دے یار بے تاب سارے رکھدے جہناندا بڑا خیال حضرتؐ
اوہ چپ سن بول نہ سکدے سن اوہناں سامنے سہن اقوال حضرتؐ
دتا ابوجندل تاں پھر عہد ہویا لکھاں کی میں حال احوال حضرتؐ
دیکھن والیاں دیکھیا نبیؐ تائیں کیویں رکھیا قول سنبھال حضرتؐ
سرور نبیؐ رسولؐ دا شان سوہنا کر دے نفس نوں پاک کمال حضرتؐ

Marfat.com

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا مدینہ کو بلا عمرہ کئے واپس ہونا

صلح کر کے پرتے دل یثرب نبی پاک رسول خدا دا اے
دیکھے کوئی اس حسن احسان تائیں پالن والڑا عہد وفا دا اے

نبیؐ پاک نوں ایہہ یقین ہے سی اتر لازمی خلق ہدے دا اے
عہد نامے تھیں کھلن گے راہ لکھاں گھٹنا زور سب جفا دا اے

جت جان گے خلق اخلاق والے نور چمکنا خوب خدا دا اے
دیکھ لے گا عرب جد نیک بندے پھیر دغے تے حکم قضا دا اے

ہیر پھیر زمانے دے نہیں رہنے شان دس پیا مصطفےٰؐ دا اے
سینے صاف تے دسن گے عہد پکے جتھے کم نہ کوئی ریا دا اے

رستے وچہ ایہہ ربّ نے خبر[1] دتی کھلا فتح تھیں باب ہدے دا اے
کھلی کھلی ایہہ فتح ہے نبیؐ اللہ ایہہ ہار نہ کم حیا دا اے

عمرؓ پچھدا تساں فرمایا سی حج کراں گے خانہ خدا دا اے
خالی پرت کے اسیں پئے جاونے ہاں ڈٹھا گھر ناہیں کبر ادا اے

دیندے عمرؓ نوں ایہہ جواب حضرتؐ حکم ٹھیک اوہ ربّ علے دا اے
پر نہ سال ایہہ سال سی حکم اندر حکم خواب کجھ ہور ادا اے

حج کراں گے اسی ضرور جلدی جلوہ دیکھاں گے نور خدا دا اے
رکھیں حوصلہ عمرؓ یقین کامل سرور آکھدا نبیؐ خدا دا اے

صلح حدیبیہ کے نتیجے

کیتا صلح حدیبیہ کی ظاہر۔ ذرا سوچنا۔ اوہدا بیان لوکو
ہوئی فتح سی مومناں صادقاں نوں ہے سی ربّ دا پاک فرمان لوکو

جذبے پاک رسولؐ دے کوئی ویکھے اللہ ولوں ہیسی امتحان لوکو
ویکھو زور تلوار دا ہے کدے دسی نبیؐ نے دکھری شان لوکو

حال ویکھیا جے ابوجندلے دا تسیں ہو نہیں کوئی انجان لوکو
کیتی مرن تے بیعت اسی مومناں نے سورہ فتح ہے وچہ قرآن لوکو

مشکل دسے اسلام قبول کرنا کیتا نبیؐ جو عہد پیمان لوکو
ہجرت کرن دے راہ وی بند ہوئے کیتا موذیاں بڑا حیران لوکو

عتبہ مکیوں نسیا دکھ پا کے آیا نبیؐ دے زیر دامان لوکو
پچھے دو قریش دے خاص بندے پہنچے نبیؐ دے کول نے آن لوکو

---

[1] لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ سورہ الفتح رکوع ۴ ۔ یقیناً اللہ نے اپنے رسولؐ کو خواب سچ دکھایا تم ضرور اگر اللہ نے چاہا تو مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہو گے اپنے سر منڈانے والے اور بال کترانے والے کچھ خوف نہ کرو گے سو وہ جانتا ہے جو تم نہیں جانتے پس اس سے پہلے ایک قریب فتح عطا کی ہے ؛

کہندا عتبہ حوالڑے کر وساڈے آیا چھڈ جونس مکان لوکو
عتبہ حکم رسولؐ دامن ٹر دا لگا کرن اوہ جان قربان لوکو
ٹرے منزلو منزلی لے اس نوں نہیں کم سی ایہہ آسان لوکو
دوجا اُٹھ نٹھا اوہنوں چھڈ کے تے ویکھ عتبہ دا ورتان لوکو
کہندا عہد میں پالیا نبیؐ والا ہن ہاں آزاد مکان لوکو
ایہہ عرض کر گیا رمیش عتبہ اوہ سی بڑا آزاد میدان لوکو
ہوَلی ہوَلی آباد ہو گئے اوس تھاویں دو تن سو جے مسلمان لوکو
روڑہ اٹکیا دچہ سوداگری دے ہوئی فکر ہن کیویں بچان لوکو
بدل کرم دے پاوندا آپ اللہ دیکھو اللہ دا پاک فرمان لوکو

نبیؐ پاک فرماوندے جا عتبے ساڈا ایہا ہے عہد پیمان لوکو
کر دا عذر نہ پاک رسولؐ اگے مومن ہے سی زیر فرمان لوکو
اک رات اٹھ عتبہ نے قتل کیتا دوہاں وچوں سی جو جوان لوکو
عتبہ پر تیاول دربار نبویؐ کیتا حال کل اوس بیان لوکو
جاؤ سنا میں رمیش اُتے نہیں دوہاں دے زیر فرمان لوکو
ایہہ سُنکے مکیول ہور ساتھی پہنچے جا رمیش جوان لوکو
رستے شام اندر ایہہ تھاں ہے سی ہوئے پھیر قریش پریشان لوکو
آخر چھڈ دے آپ اوہ شرط وڈی جدے اوپر سی بڑا گمان لوکو
سرور صفت کی کرے رسولؐ والی جدی سب تھیں اچڑی شان لوکو

مقولہ شاعر

اوچا نبیؐ دا پاک مقام عالی حسن خلق دی بڑا سرکارؐ دا اے
دین واسطے صلح دی لوڑ ہوندی نیک نیکی دے کم سنوار دا اے
نفرت جنگ تھیں نبیؐ نوں سدا ہے سی ندای جوش کوئی کبر ہنکار دا اے
لڑن مرن تے سب تیار ہیسن صدق بڑا اصحاب کبار دا اے
جذبے جنگ دے دلاں وچہ کافراں دے دیکھیں کیویں اوہ نور سرکارؐ دا اے
کوشش ایہو سی دیئے مٹا مومن کر دیئے خاتمہ نبیؐ سردار دا اے
ویکھن کدی نہ حال اوہ مومنانہ ای ویکھدے حال سرکارؐ دا اے
صحبت وچہ رسولؐ دی جو رہندے چڑھیا نشہ توحید خمار دا اے
غور کرے نہ ویریاں دل کوئی ایہو طرز ہر اک دنیا دار دا اے
ہوئی صلح تے مل کے بہن لگے میل جول جاں ہویا کفار دا اے

بخشش کرم تھیں دین اسلام ودھیا جذبہ کھچ اسد پیار دا اے
کڈی شرط نہ صلح دی دل ہندی دل دب جاندا او گنہار دا اے
مسلم کدی مغلوب نہ کسے ڈٹھے موقعہ ہویا نہ کدی ای ہار دا اے
شرطاں ہار کے مندے نبیؐ اللہ ایہہ طرز نہ ہیں زوردار دا اے
ویر مومناں دا دلیں کافر اندے سوچن دے نہ رنج غبار دا اے
آوے ہور نہ کوئی خیال دل وچہ ایہا غور سی سب کفار دا اے
کتنی پاک ہے زندگی نبیؐ والی کیسا خلق اخلاق دربار دا اے
پاک ہو گئے کل آلاشاں تھیں خوشبو خوب ای رنگ گلزار دا اے
ڈوبے رہن سب دل وچہ کینیا نے ہوش کم نہ دے ہشیار دا اے
اندر صحبتاں رنگ اسلام ڈٹھا سوہنا خلق اصحاب کبار دا اے

Marfat.com

بدلن لگ پئے کل خیال بھیڑے امن ویکھدے پئے سنسار دا اے
ویکھ زندگی پاک اسلامیاندی پئے دلیں ولنگڑا پیار دا اے

اکھن بڑے نے ایہہ نجیب بندے ایویں تاپیا دکھ آزار دا اے
بن گئے نے سبھے غلام سرور سوہنا طرز ہر نبیؐ دے یار دا اے

صلح حدیبیہ فتح مبین ذیقعدہ ۶ سنہ ھ

صلح دل موہے سالے کافر اندے سوہنی نبیؐ دی پاک تدبیر ہوگئی
دُور بدگمانیاں سب ہویاں مسلمان دی نیک تقدیر ہوگئی

بھاویں رک گئے راہ ترقیاندے ظلم کرن دی حد اخیر ہوگئی
ایہہ عجب اسلام دا طوق سوہنا خلقت کل ای جدی اسیر ہوگئی

دن دوگنا ودھن اسلام لگا ایہو صلح ای دام تذویر ہوگئی
جھکن لگ پئے سر اسلام اگے خالد جہیاں دی کُند شمشیر ہوگئی

پکے صلح دے عہد پیمان دیکھن نبیؐ پاک دی دلیں توقیر ہوگئی
عمر عاص دے پُت جیہے ہوئے مسلم ایڈی صلح دی طول زنجیر ہوگئی

ایہہ سی فتح مبین پئی صاف دسدی خلقت صلح تھیں کل تسخیر ہوگئی
چودہ سو دی ٹولڑی صلح کرکے دو برس وچہ فوج کثیر ہوگئی

دو برس اندر مکہ فتح ہویا فتح ایہہ ساری عالمگیر ہوگئی
بنے دس ہزار اوہ پاک مسلم رحمت دی نال نصیر ہوگئی

بھاری روک ہوندی نفرت جگ اندر جدے واسطے صلح اکسیر ہوگئی
سرور سروری خلق اخلاق دی اے سدا خلق تھیں خلق نخیر ہوگئی

صلح حدیبیہ فتح مبین

پہنچے جدوں حدیبیہ صلح کرکے رب آکھدا فتح مبین ہے سی
قول رب دا سمجھن رسولؐ اللہ کامل اوہنا ندا بڑا یقین ہے سی

اللہ فتح مبین فرماوندا اے ایہہ قول رب العالمین ہے سی
خطبہ اک دن آپؐ نے ایہہ دتا سُن لئے جو کوئی ادہین ہے سی

رحمت جگ تے لئے اسلام آیا رحمت رب اسلام دا دین ہیسی
ویلا آگیا جگ تے ونڈیئے ہن فضل رب دا دین متین ہے سی

کیتیئے اسی تبلیغ اسلام والی کفر جگ تے دیو لعین ہے سی
دعوت شاہاں نوں تدوں رسولؐ دتی جو کوئی وی شاہ قرین ہے سی

قیصر روم تے کسرے نوں بھیجیونے قاصد مصر نوں نال یقین ہے سی
شاہ حبش نجاشی نوں گھلیو نے خط لے گئے مسلمین ہے سی

ہور عرب سردار سرحدیاں نوں جہناں وچہ نہ کوئی متین ہے سی
چھیڑ دتا حضورؐ نے ظالماں نوں کیتا آپؐ نے کم نوین ہے سی

حکم اللہ دا پہلوں سی ہویا نازل اندر پاک کتاب[1] مبین ہے سی
او ہو لکھیا خطاں دے وچہ سرور نبی پاک رسولؐ امین ہے سی

[1] قل یا اھل الکتٰب تعالوا الٰی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا ارباباً من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون ترجمہ اشعار میں اگلے باب میں

ترجمہ خطوط شاہان زمانہ اور ان کے نتائج سنہ ہجری

آؤ اہل کتاب اس ول کلمے تساں اساں نے جہنوں وڈیایا اے
پالنہار نہ منئے ہور کوئی ساڈے رب نے ایہہ منوایا اے
کہہ دیئو گواہ ہو تسی ساڈے اساں حکم خدا اپڑایا اے
ایس خط دی نقل ہے جے اج لبھی شاہِ مصر نوں جو بھجوایا اے
تخھے کجھ بھیجے خط پڑھ اوہنے خچر اک وی نال اپڑایا اے
خچر اُتے سوار سی نبیؐ ہوندے نال ماریہ نکاح پڑھایا اے
اوہ بچنے وچہ سی فوت ہوئے قبطی ماریہؓ نے جہنوں جایا اے
اوس خط دا عکس ہے اج چھپیا جہنوں اساں وی درج کرایا اے
دحیہؓ قلبی لے گیا سی خط نبویؐ قیصر روم نوں جو اپڑایا اے
اوتھے ابوسفیان سردار مکہ کدھروں قافلہ لے کے آیا اے
ہرقل پہنچدا اوس سردار مکہ کہے خاندان نبیؐ نوں جایا اے
دین اوس دا دوھے یا گھڈا اے اوہنوں ابوسفیان بتلایا اے
کدی جھوٹ وی اوس تھیں تساں سنیا اگوں ابوسفیان سمجھایا اے
عہد نامیاں وچہ کی طرز اوہدا ہرقل غور کرایہہ پچھوایا اے
کوئی من کے اوس نوں چھڈدا اے ہرقل ایہہ سوال اٹھایا اے
اوہدی اصل تعلیم ہے کیہ ہرقل اگوں ابوسفیان بتلایا اے
پاک رہو تے پڑھو نماز ہر دم کدی کسے نوں نہیں ستایا اے
اوہنوں منیا بہت غریب لوکاں دولتمند نے مُنہ نہ لایا اے
سُن کے ابوسفیان تھیں ایہہ گلاں اوہدا سُتب تھیں دل بھر آیا اے

کر دیئے اک خدا دی مل پوجا جس نے نہیں شریک بنایا اے
جیکر پھیر او مُنہ نوں ایس گلوں ساڈے رب نے ایہہ فرمایا اے
منن والے ہاں اسیں تے حکم ربی اگے اوس دے سیس جھکایا اے
مقوقس بادشاہ نے اس خط تائیں ڈبے وچہ محفوظ کرایا اے
دو لونڈیاں ہور اس گھلیاں سن اکی ماریہ نام رکھایا اے
اس دے پیٹ تھیں اک فرزند ہویا ابراہیمؓ کہہ جہنوں بلایا اے
دوجی نال نکاح حسانؓ کیتا لونڈی رکھن دا حکم نہ آیا اے
محمدؐ اوپر رسولؐ دے اوپر اللہ مہر وچہ ایہہ نبیؐ کھدوایا اے
ہرقل اعظم نوں خط اوہ جا ملیا اس نے منشیاں تھیں پڑھوایا اے
ہرقل کرے تحقیق رسولؐ والی اوس نے ابوسفیان بلوایا اے
گھر اپڑا اوہ قریش دا اے اگوں اوس جواب سُنایا اے
دن دن ہے دو دھڑے دین اوہدا بھاویں اساں وی زور لگایا اے
ساری عمر وچہ اساں نہیں جھوٹ سُنیا اوس سدا امین کہلایا اے
کہندا ابوسفیان نے عہد پکے کر کے قول نہ سر پھرایا اے
آکھے ابوسفیان نہیں کسے چھڈیا بھاویں اساں دی مار مکایا اے
پوجا اک خدا دی کرو کہندا اکو رب کریم منوایا اے
کرو سب دے نال احسان کہندا رشتے دار دا حق دلایا اے
اے پر ساڈیاں جڑاں جماندا ہے دیری بھیڑ اوس نے ایہہ کمایا اے
اوس سدائے پادری سب اوتھے بڑا اوہناں نوں اوس سمجھایا اے

Marfat.com

مجلس خط حضرت ابی ابی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنام مقوقس شاہ مصر

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله و
رسوله الى المقوقس عظيم القبط سلام على
من اتبع الهدى اما بعد فانى
ادعوك بدعاية الاسلام اسلم
تسلم يؤتك الله اجرك مرتين
فان توليت فعليك اثم القبط
يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة
سواء بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله
ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا
بعضا اربابا من دون الله فان
تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون

رسول الله
محمد

ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے
قوم قبط کے سردار مقوقس کی طرف

ہدایت کی پیروی کرنے والے پر سلام ہو اما بعد
اسلام کی طرف تجھے بلاتا ہوں تو نے اسلام قبول کر لیا تو محفوظ
ہو جائیگا اور خدا تجھے دگنا اجر دیگا اور اگر تو نے اعراض کیا
تو قوم قبط کا گناہ بھی تیرے ذمہ لازم آئیگا اے اہل کتاب آؤ
ہم ایک ایسی بات پر اتفاق کر لیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان
برابر ہے (یعنی) یہ کہ ہم صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اور کسی کو
اس کا شریک ٹھہرائیں اور یہ کہ ہم میں کوئی کسی دوسرے کو اپنا کارساز نہ سمجھے
اگر وہ اعراض کریں تو کہدو کہ اس بات پر گواہ رہنا کہ ہم تو اللہ کے فرمانبردار ہیں

رسول اللہ
محمد

آکھے دین سچا مینوں جاپدا اے جدا ذکر انجیل وچہ آیا اے
ایہہ حال سی دشمناں ویریاں دا جہناں بڑا فساد مچایا اے
عبداللہ بن حزاف نے خط کھڑیا کسرے ول جو نبیؐ بھجوایا اے
اللہ نبیؐ دا نام سی خط اوپر ہیٹھاں کسرے دا نام جو آیا اے
خط کر دتا ٹوٹے نبیؐ والا بڑا جوش خروش دکھایا اے
پھڑ کے بھیج دتے ایس رسولؐ تائیں جس نے خط ایہہ پڑا پڑایا اے
بڑا رعب سی شاہ ایران والا عرباں سر نہ کدی اٹھایا اے
پہنچے آ وہ پاک رسولؐ اگے حکم شاہ دا آن سنایا اے
ہویا قتل ہے کسرے اج راتیں اوس نبیؐ نوں پکڑ منگوایا اے
ایہہ سن کے اوہ حیران ہوئے واپس گئے تے پتہ ایہہ پایا اے
اوس منیا نبی رسولؐ سچا میں کسرے تھیں رب چھڈایا اے
شاہ حبش نجاشی نوں خط ملیا اوہ پڑھ اسلام لے آیا اے
دگڑ گئے اوہ سن کے جدوں سارے ہرقل آکھدا میں نہ مایا اے
گلاں ابوسفیان نے دسیاں ایہہ جدوں اوہ اسلام لے آیا اے
اوہدا حال وی سن لے پڑھن والے جویں واقعہ پیش ایہہ آیا اے
سڑ بھج کے اوہ کباب ہویا ہیٹھاں نام جو اپنا پایا اے
حکم لکھدا میں دے حاکمے نوں جس نے نام بازان دھرایا اے
دو آدمی اوس نے بھیج دتے حکم اوہ بجا لے آیا اے
کوئی بول نہ سکدا عرب والا شاہی دبدبہ اوہناں تے چھایا اے
نبیؐ پاک نے اوہناں نوں دسیا اے سانوں رب نے ایہہ بتلایا اے
ٹوٹے خط دا نگوں ہوسی راج اوہدا جلوہ رب نے آپ وکھایا اے
پتر اوس دے نے کسر ملی مارد تا ایہہ سن بانواں چکرایا اے
ٹکڑے ہو گیا اوس دا ملک سارا جویں نبیؐ دا خط کرایا اے
حضرت جعفر سہن سہرور مقیم اوتھے جدوں واقعہ پیش ایہہ آیا اے

جنگ موتہ کے واقعات

ملک عرب دے ہر رئیس تائیں نبیؐ ایہہ پیغام پہنچایا اے
اوہدے کول نامہ حارث گئے لے کے اوس اوہناں نوں چا مروایا اے
چلے تن ہزار اصحاب مومن جہناں اوپر خدا دا سایہ اے
بڑے بڑے قریش مہاجراں نے سر حکم دے ہیٹھ جھکایا اے
دیکھے شان اسلام دی ذرا کوئی کیویں اپنا شان مٹایا اے
نہیں سی کدی قریشیاں جگ اندر سر پیش غلام جھکایا اے
اک لکھ سی فوج شرجیل والی جدوں موتہ مقام تے آیا اے
اوہناں وچوں شرجیل پت عمر داسی جیہڑا شام دی حد تے چھایا اے
قتل قاصد دا ہوندا اے جنگ یارو نبیؐ جنگ دا حکم فرمایا اے
زید حارث دے پت غلام تائیں نبیؐ پاک سردار بنایا اے
نالے ہور انصار سن شان والے قدم زید دے تحت اٹھایا اے
نکے وڈے سن اج برابری تے نبی پاک ایہہ سبق سکھایا اے
جاناں دین نوں چلے نے اج سارے دسنا نور ایمان سوایا اے
زید ہوئے شہید اس جنگ اندر رب اوہناں نوں کول بلایا اے

Marfat.com

حکم نبیؐ دا سی جعفر بنے افسر جے کر زید نے سیس کٹایا اے
عبداللہ بن رواح دا حکم ہے سی افسر تیسرا نبیؐ بنایا اے
یاراں مشورہ کر کے تدوں اوتھے خالدؓ بن ولید بٹوایا اے
پڑھو واقعہ ایہہ تاریخ اندر خالدؓ جویں کمال دکھایا اے
تھوڑے بہیاں نے جو کمال کیتا ایسا جگ نے نہیں دکھایا اے
نوے کھا کے زخم شہید ہوئے بڑا جوش ایمان دکھایا اے
اوہ بھی لڑ کے ہوئے شہید او تھے ایتھوں نیک تے نبیؐ فرمایا اے
جہناں فضل خدا دے نال یارو دشمن مار کے پچھاں ہٹایا اے
ہجری اٹھ ویچہ ہوئی سی جنگ موتہ ذکر ویچہ حدیث دے آیا اے
سرور نبیؐ کریم دے دوستاں تے سدا ربّ نے فضل کمایا اے

جنگ خیبر محرم ۸ سنہ ہجری

جلاوطن جہاں بنو نضیر ہوئے بہتے ویچہ خیبر ڈیرے لاوندے جے
جنہی سی سردار اس قوم اندر نال مومناں ویر کماوندے جے
جنہی جنگ احزاب ویچہ پھیرے بھوندا عرب نال اولے ہوندے جاوندے جے
عبداللہ بن اُبی دے نال مل کے سدا ویر تھیں شور مچاوندے جے
کر دے سلاہ ہے مکر فریب سارے راہ ویر دے سدا دکھلاوندے جے
طاقت نہیں ہے مومناں ویچہ کوئی بنا حج دے گھر اں نوں آوندے جے
جدوں پاک رسولؐ نوں خبر ہوئی پہلوں آپ تصدیق کراوندے جے
سولہ سو اصحاب کمان اندر ڈیرے رجیع مقام تے لاوندے جے
ہویاں کچھ لڑائیاں ایسے تھاویں مسلم فتح پا خوشی مناوندے جے
قلعے فتح ہوئے کئی ہور ایتھے ویری قلعے قموص ویچہ جاوندے جے
ویہہ روز محاصرہ نبیؐ کیتا تاں وی نہیں یہود گھبراوندے جے
در خیبری علیؓ اوکھیڑ دتا جھنڈا فتح دا علیؓ لہراوندے جے
فتح بعد یہود نے عرض کیتی سانوں دیہو زمین ایہہ چاہوندے جے
ہے سی بڑی شریر ایہہ قوم بھاویں نبیؐ اوہناں دی گل منواوندے جے
ہے سن کل سردار یہودیاں دے جیہڑے چھڈ مدینے نوں آوندے جے
خیبر دو سو میل مدینیوں سی سدا لوکاں نوں اوہ اکساوندے جے
قبیلہ اک غطفان دا بڑا ہے سی اوہنوں نال یہود ملاوندے جے
نالے بنو قریظیاں ظالماں نوں رہے سدا ای ایہہ بہکاوندے جے
شرطاں نال قریش جد نرم سُنیاں مسلم حج نہیں کرن نوں جاوندے جے
سازش ہوئی یہود غطفانیاں دی حملہ کرن دا متا پکاوندے جے
اس تھیں بعد اصحاب نوں نال لیکے کوچ خیبر دیول فرماوندے جے
خیبر اتے غطفان ویچہ تھاں سی ایہہ نبیؐ روک ویچہ دوہائے پاوندے جے
کر لین گے صلح ایہہ نبیؐ سوچن اپر نہیں یہود شرماوندے جے
ایہہ قلعہ مضبوط سی ویچہ خیبر لشکر بہت جرار اس تھاوندے جے
جھنڈا علیؓ دے ہتھ رسولؐ دیندے فتح ہووے گی آج فرماوندے جے
علی مرتضےٰؓ کیتا کمال بھارا سجدہ شکر بجا لیاوندے جے
ادھ ونڈ کے دیاں گے عمر ساری نبیؐ پاک چا فیض کماوندے جے
کر دے مشورہ رل شریر سارے زینب حارث دی دھی کول جاوندے جے

تیرا ماریا ایہناں نے ہے خاوند دعوت ویر رکھ دلیں کراوندے جے
دعوت من لئی نبی رسولؐ سچے زہر کھانے دیوچہ چا پاوندے جے

اللہ لیا بچا رسولؐ اپنا لقمہ اک ہی آپؐ اٹھاوندے جے
بشیر برا دے پُت نے کھالیا سی اوہ ترت ای جان گنواوندے جے

کردے رہے شرارتاں سدا ظالم مسلم نت رہے کرم کماوندے جے
حضرت عمرؓ دے وقت تک رُکے ناہیں پُترا وہناندا چھتوں گراوندے جے

جلاوطن تاں عمرؓ کراوندے نے ملک عرب دا پاک کراوندے جے
نبی پاکؐ نے کرم سی فیر کیتا زینب وچہ قصاص مرواندے جے

کیویں چھڈن شرارتاں کرنیاں ایہہ نبیؐ بہت ہی غور فرماوندے جے
صفیہ دھی کنانہ سردار والی ایہنوں قید تھیں آپؐ چھڈاوندے جے

کیتی پھیر آزاد اوہ نیک بندی نکاح نبیؐ خود آپؐ پڑھواندے جے
فرضی قصے نے مال غنیمتاں دے ایویں جھوٹ پئے لوک سناوندے جے

پتہ لگدا اے اہدا ایس گلوں ولیمہ نبیؐ اس جگہ کراوندے جے
کوئی چیز نہ پاس رسولؐ دے سی نبی پاکؐ ایہہ حکم فرماوندے جے

کھانا آپنو اپنا لے آؤ دل مل کے یار سب کھاوندے جے
ستو اتے کھجوراں سن خوان اُتے ذکر وچہ حدیث دے آوندے جے

قیدی چھڈے تے مال وی موڑ دتا یار نبیؐ دے حب دکھلاوندے جے
سوہرے نبیؐ دے قید ہن کیویں کریئے رتبے اوہناندے پئے ودھاوندے جے

فلسطین وچہ اج وی ہین جھگڑے جتھے آن کے وسدے جاوندے جے
عرب کل نے ایہناں تھیں دُکھی رہندے پئے اج یہود ستاوندے جے

کیتی مومناں سدا ای طرفداری امن ہیٹھ اسلام دے پاوندے جے
سرور بڑے بدبخت یہود ہے جے سدا جگ نوں ایہہ بھڑکاوندے جے

اسلام کا عالمگیر پیغام الفت

ایہناں خطاں وچہ لکھا گیا ہے سی حکم پاک خدا رحمان والا
صلح واسطے کل جہان اندر ایہو پاک اصول فرقان والا

دین دھرم سب جگ دے ذرا دیکھو ٹولہ ویکھ لو کوئی انسان والا
خوب چھانٹ کے دیکھو اصول سب دے نقطہ دیکھ لے کوئی ایمان والا

سبھے مذہب منواوندے ہین اللہ جس دا نام ہے اچڑی شان والا
کوئی کہے خدا تے رب اس نوں ایشور آکھدا کوئی گیان والا

کوئی کہے پرماتما گاڈ کوئی کوئی کہے اکال جہان والا
کوئی آتما کہے پرماتما نوں کوئی جپ دا نام بھگوان والا

سانجھا اوس دا نام ہے جگ اندر مالک ہے جو زمین اسمان والا
ایسے گل تے زور اسلام دتا گیا چمک ہے سب نور ایمان والا

عرض کراں میں جگ دے عقلمندو دیکھو وقت ایہہ خط لکھوان والا
جھکیا عرب نہ اجے سی نبیؐ اگے ویلا نہیں سی شان دکھان والا

حملہ سال پہلوں کیتا دشمناں نے سچا رب سی جان بچان والا
چپے چپے تے دس دے سہن دشمن سوچے غور تھیں کوئی دھیان والا

Marfat.com

مل دی کامیابی جیکر عرب اندر تاں تے جاندا فکر دوڑان والا
ایسے حال وچہ شاہاں نوں خط ایسے لکھ سکدا کوئی تران والا
ایسر نبیؐ دا دیکھے یقین کوئی کیڈا زور ہے دِلے ایمان والا
ایسا رب تے ایہہ یقین کامل دیندا ہوش بھلا انسان والا
اج ویکھ لئے ہوش تے عقل والا ٹولا باقی لے کیہرا جہان والا
شاہی ہے اسلام دی اس تھاویں جتھے گیا قاصد شان والا
گلاں ایہہ نہیں جاندے اج مسلم نہ کوئی دسدا سبق پڑھان والا
قرماں ساریاں ول او نبیؐ سچے دعویٰ ہے ایہہ خاص قرآن والا
دِتا عیسےٰؑ جواب سی اوس تائیں کیتا جس سوال ایمان والا
ایتھے ہندو چہ وید دا حکم چل دا ہن چاہیدا پڑھن پڑھان والا
ایسر نبی رسولؐ اسلام والے نہیں چھڈدے بشر جہان والا
آوے جو اسلام دے وچہ گھیرے چھوت چھات نہ ہووے کران والا
ایہہ خط لکھے اندر ست ہجری ایہو سال سی حج کران والا

سمجھ گئی اے دیکھ کے کامیابی کران فکر پیغام پہنچان والا
جیہڑے دھرم نہیں ہون بیزار سارے ہوندا سب دے جوش بھڑکان والا
من لے گا کل جہان ملنوں ایہہ ہے رب دا حکم اپڑان والا
لیا ویکھ سی جگ لے پھیر جلدی جلوہ رب دے پاک فرمان والا
کیہڑی قوم نہیں منیا نبیؐ اللہ کتھے گیا نہ نور قرآن والا
ایہہ قول خیال نہیں وہمیاں دے نہ ہی طور ہے کسے گمان والا
تسیں سب دے نبیؐ اور رب آکھے ٹولہ ویکھ نہیں کوئی جہان والا
عیسےٰ نبیؑ نے دِتہ انجیل کہندے اسرائیلی ہاں بھیڑاں جگان والا
کھانا کتیاں نوں دیواں بشر والا ایہہ کم نہیں مجھ نادان والا
دوجی قوماں نوں اوہ ملیچھ کہندے بن سکے نہ اوہ گیان والا
دیندے نور اسلام دا پاک سوہنا کر دیندے نے خاص ایمان والا
نکے ڈڈے دے رہن نہ کوئی گھیرے بھائی بھائی اسلام بنان والا
نبیؐ پاک دا ہوندا غلام سرور سارنے جگ نوں سبق پڑھان والا

مکہ معظمہ کی فتح ۸ سنہ ہجری

نکما حال ہے کجھ رسولؐ والا بڑا حوصلہ ایہہ گنہگار دا اے
اکی سال ستاوندے رہے مکی والا سدا ای سر تلوار دا اے
پایاں بہت مصیبتاں بھاریاں نے سہندا نبیؐ سچے کردگار دا اے
پڑھن والیاں نوں ملسی اجر اس دا ذکر پاک رسولؐ مختار دا اے
دیس چھڈیاں وی اٹھ سال گذرے پچھا چھڈیا نہیں سرکارؐ دا اے
کر دے رہے شرارتاں اج توڑی بھاواں پند شوار گذار دا اے

لہ اِنی رسول اللہِ علیکم یقیناً آپ سب کے رسولؐ ہیں ؛

Marfat.com

سُیاں میلاں تے امن نہ لین دیندے بڑا حوصلہ نبیؐ مختار دا اے
صلح کیتیاں سال نہیں دو گذرے ایہہ دلیں اندھیر غبار دا اے

پھر دے چکدے کل قبیلیاں نوں چلے داؤ نہ کسے عیار دا اے
ادھر دین اسلام دا نور سوہنا پا ندا دلیں ولنگڑا پیار دا اے

کھپے آوندے نفس سعید سارے اتر گھٹدا روز کفار دا اے
سڑ دے حسد وچہ پھرن قریش سارے وس چلدا نہیں اغیار دا اے

ساتھی صلح دے وقت خزاع والے ٹولہ بن گیا رلدے یار دا اے
بنو بکر سن یار قریشیاں دے حق اوہناں نوں کوئی نہ وار دا اے

بنو بکر نے توڑ کے عہد نامہ کیتا خزاع تے وار تلوار دا اے
ساتھی اوہناں دے ہوئے قریش مکہ ساتھی خزاع رسولؐ دے یار دا اے

خزاع والڑے ہو مجبور نسے جیہڑا کم مجبور لاچار دا اے
ٹھہرے آن کے حرم دی حد اندر جتھے کوئی نہ کسے نوں مار دا اے

بنو بکر نہیں حرم دا پاس کردے ہتھ روکیا نہیں تلوار دا اے
اوہنوں ہوڑ دے مول قریش ناہیں ارض حرم وچہ وار تلوار دا اے

خزاع والیاں دا ٹولہ اک نٹھا بوہا ملدا آن سرکارؐ دا اے
ویکھ دھاندلی ایہہ قریش والی نبی پاک رسولؐ وچار دا اے

قاصد بھیجدے نبیؐ قریش والے شرطاں تن جو گوش گذار دا اے
دیئو خون بہا جو تساں مارے جیہڑا طور سب عرب دیار دا اے

بنو بکر دی چھڈ دیاں طرفداری جیکر پاس کجھ کسے گفتار دا اے
نہیں تے کرو اعلان اوہ ٹٹ گیا عہد نامہ جو نبیؐ شرار دا اے

ہویا عہد سی وچہ حدیبیہ سانوں بڑا خیال اقرار دا اے
دتا سُن جواب قریشیاں نے ساڈا عہد تھیں رُخ انکار دا اے

دتا ایہہ جواب مغرور ہو کے اے پر ابوسفیان وچار دا اے
خطرے اوس نوں دسدے بڑے ہین اوہ کے نوں چھڈ سدھار دا اے

پہنچا نبیؐ کریم دے کول یثرب حاضر ہو کے عرض گذار دا اے
نواں عہد نامہ آؤ کر لیئے۔ چالاں کرن تھیں دلوں نہ ہار دا اے

چلی چال نہ کوئی رسولؐ اگے او تھے صدق تے نور انوار دا اے
پچھاں پرتیا ہونا کام ظالم ہویا چوڑ کم اوس سردار دا اے

ہن پالنا پیا اوہ عہد نامہ نبیؐ نال جو کل کفار دا اے
ساتھ دیونا پیا خزاع والا جس تے ظلم کفار مردار دا اے

چلے اوہنوں چھڈ ان مصیبتاں تھیں جیہڑا نبیؐ نوں آن پکار دا اے
نالے سدیا اوہناں قبیلیاں نوں ساتھی جیہڑا سی سرکارؐ دا اے

کہندے چلو امداد غریب دی نوں عہد پالنا حکم غفار دا اے
ارض حرم ہے عرب وچہ جگہ ایسی جتھے امن فرمان ستار دا اے

ذرا کرن دھیان کجھ غور کر کے کدھر قصد سردار ابرار دا اے
آکی سال ستا دندے لہے جیہڑے چڑھیا رہندا سی کٹک اذکار دا اے

میٹن واسطے جو اسلام تائیں دس دے سدا رہے زور تلوار دا اے
چلے کرن نوں سدا جو آوندے سن کٹک لے لے کئی ہزار دا اے

سدا رہے اُبھار دے عرب تائیں ظلم کرن تھیں کوئی نہ ہار دا اے
جہناں نیند تے چین حرام کیتا خوف دلیں رہندا کار زار دا اے

جہناں سدا بے دوسیاں مومناں نوں دتا دُکھ تے دُکھ آزار دا اے
کیہڑا دُکھ ہے جگ تے رہیا باقی مسلم جو نہیں جھل گذار دا اے

Marfat.com

بدلہ لین واہتے اوہناں ظالماں تھیں لشکر چلیا نبیؐ مختار دا اے
داغ دلاں وچہ بہت تے مومناں دے ویلا یاد سب نوں حال زار دا اے
اے پردوستو ربّ رحیم سچا جلوہ نبیؐ وچہ جدے انوار دا اے
دتا پتہ نہ ویریاں دوتیاں نوں ہووے کم ناہیں مارو مار دا اے
بدلہ لین نوں اج قریشیاں تھیں ہر دل مسلم ٹھاٹھیں مار دا اے
ڈیرے گھت لوکل پہاڑیاں تے وکھو وکھرے حکم سرکارؐ دا اے
گن لین قریش تعداد ساڈی ہووے حوصلہ پست پیکار دا اے
مکے والیاں دیکھیا اوس راتیں چہلا بلدا دس ہزار دا اے
پیا سوچ تھیں فکر وچہ ہر ظالم بدلہ ملے گا ہن کردار دا اے
آکھن اوہو محمدؐ ہے اج آیا اکو رب جو سدا پکار دا اے
اوہو مکے دا اک یتیم نڈھا ساتھی نہیں کسے رشتے دار دا اے
مار مار کے جس نوں کڈھیا سی اوہو آن کے اج للکار دا اے
دکھ اساں سی دتڑے سدا بھالے کوئی دکھاں نوں نہیں وسار دا اے
بے امن ہو کے مومن گئے یثرب جتھے نس کے جھٹ گذار دا اے
گئے ہار کے اوہ حدیبیہ تھیں کل ہار دا طور اقرار دا اے
ساڈے نال نہ عرب ہن وسدا اے ساتھی ہر اک اوس سردار دا اے
کوئی سوچدا میں ایہہ ظلم کیتا دکھ دین نوں پیا وچار دا اے
گذری غماں دیوچہ نے رات ساری صبح بانگ بلالؓ پکار دا اے
گھر وگھر وچہ بھاجڑاں آن پیاں ہر اک پیا آہیں مار دا اے
اوس ویکھیا کل پہاڑیاں تے لشکر نبی رسولؐ مختار دا اے
چلے چے نبیؐ دے ملے عباس اگوں نقشہ دیکھ کہندا گھیر گھار دا اے

فوجاں خلق عظیم دے نال لڑیاں سر جھکدا ہر اسوار دا اے
ساتھی ظالماں دا اج وسے نائیں جیہڑا کفر تے جان نثار دا اے
رحمت کل جہان تے کرن والا دار دیکھنا کیویں سنوار دا اے
ٹرے چپ چپا تڑے طرف مکے لشکر آپ دا دس ہزار دا اے
مکے کول اک شام نوں جا پہنچے ہویا حکم ایہہ نبیؐ ابرار دا اے
آپو اپنے چہلے بنان سارے شعلہ نکلے ہر چمکار دا اے
سارے جگ دے دکھ کمانڈراں تھیں طور وکھرا بدے یار دا اے
ہوش اڈ گئے ویریاں ساریاں دے دل ڈبیا ہر ہشیار دا اے
کریئے کی نہیں چلدا اوس کوئی گھیرا اج ایہہ کئی ہزار دا اے
ساڈے رب نے کئی ہزار بھاویں اج اک خدا نہیں ہار دا اے
جنہوں تنگ کر اسی بے حال کر دے بھیڑا حال ہوندا اودھے یار دا اے
دین اوسدا پھلیا عرب اندر دھنی اوہ گفتار کردار دا اے
چھپ بھج کے نس گئے اوہ ایتھوں پتہ ریہا نہیں گھر بار دا اے
چڑھ چڑھ کے جاوندے رہے اوتھے پایا وخت اساں بار بار دا اے
اج پہنچیا لیکے فوج مکے بھیڑا حال ساڈے کاروبار دا اے
نہیں تے پہنچدا کدی نہ آن مکے اثر خلق تے اوہدی گفتار دا اے
کوئی آکھدا میں کی کراں گاہن بڑا ولے تے خوف آزار دا اے
مکے وچہ اج گونجیا نام اللہ نالے اللہ دے خاص دلدار دا اے
گھروں نکلیا ابوسفیان ویکھن غائب ہوش اج اوس سردار دا اے
ڈگے پئے سن رب دی یاد اندر سجدہ شکر ہر اک گذار دا اے
بڑا بادشاہ تیرا بھتیجرا اے کیڈا ٹھاٹھ اج ایس سردار دا اے

Marfat.com

دھوکا اکھیاں اوہدیاں فیر کھادا فکر اوس والا دنیا دار دا اے
شاہی نہیں ایہہ ابن عباس کہندے رتبہ ایہہ رسولؐ مختار دا اے

معافی اج میں چل دواں تینوں کرم دیکھ لے ربّ دے یار دا اے
ٹر یا نال عباس دے ابوسفیان سر جھک گیا شرمسار دا اے

حضرت عمرؓ نے ویکھیا اوندیاں نوں جذبہ بھڑکیا اوس غمخوار دا اے
دوڑ پہنچدے اوہناں تھیں اوہ پہلوں ڈیرہ جس تھاں بڑی سرکار دا اے

لگے آن سکھان اوہ نبیؐ تائیں ویکھو حوصلہ ہوش ہشیار دا اے
کہندے کدی نہ ایہنوں معاف کرنا ظالم حضرتؐ ایہہ بڑا منسار دا اے

اہدی دشمنی دا نہیں جے انت کوئی ویری اللہ تے اللہ دے یار دا اے
آئے ہین عباس ہن نال لے کے ایہو بڑا سردار کفار دا اے

رحمت رب دی ہس پئی گل سُنکے نبیؐ پاک ستار غفار دا اے
پہنچے اوویں عباس تے ابوسفیان جُھکیا سر ڈٹھا اوگنہگار دا اے

کہیا کجھ نہ آن کے ابوسفیان چھایا کرم تھیں ابر پیار دا اے
ہویا نبیؐ دا ایہہ ارشاد عالی معافی دیوناں کم ابرار دا اے

بخشیا اساں قصور تیرا بخشش حق ہوندا شرمسار دا اے
لے جائیں پیغام توں امن والا جیہڑا کم ہر اک سردار دا اے

تیرے گھر سے وچہ وڑے جو امن اوہنوں ہوہا بند کرے گھر بار دا اے
شوخی کرے نہ کوئی تے امن اوہنوں ساڈا کم نہ تیر تلوار دا اے

رہیا ابوسفیان حیران سُن کے بڑا کرم کریم دے یار دا اے
میرے جیہا ویری اوہنوں انج معافی کم ایہہ ناہیں دنیا دار دا اے

اساں کوششاں کیتیاں لکھ بھاویں پانسہ بنا ندا پیا نت ہار دا اے
اسیں لہے بچاوندے بتاں تائیں ایس جت وچہ ہتھ ستار دا اے

چیا خلق اخلاق دا اثر بھارا خالی ہتھ نہ گیا اوس وار دا اے
آکھے سچے او یا رسولؐ اللہ بیڑا پار ہویا شرمسار دا اے

معافی لے کے پرتیا طرف مکے صادق دل تے نور ابصار دا اے
دیندا آن پیغام پھر مکیاں نوں کہندا کرم ایہہ ربّ دے یار دا اے

بخش دتے نے اوہناں قصور ساڈے جلوہ عجب رسولؐ مختار دا اے
شوخی اج نہ حرم وچہ کرے کوئی فضل آگیا جے کردگار دا اے

ابراہیمؑ دی ہوئی دعا پوری اج دا اج اوہدے برخوردار دا اے
باطل بتاں دا پوجنا سب ہے سی سورج چمکدا اج انوار دا اے

اس تھیں بعد رسولؐ خدا چلے کیتے طرف جو گھر غفار دا اے
ساتھ آپؐ دے دس ہزار مومن نور رب دا لاٹھا ٹھیں مار دا اے

اوپر اوٹھنی نبیؐ سوار ہے سن جُھکیا سر اس بڑی سرکار دا اے
سجدے وچہ پیئے جاپدے نبیؐ اللہ بیڑا غرق سب کبر منکار دا اے

جھنڈا سعد عبادہ دے پُت دے ہتھ شوخی نال اوہ ذرا للکار دا اے
اج دن ہے جنگ دا ابوسفیان کیتے زور اوہ کفر کفار دا اے

نبیؐ پاک ایہہ سن للکار کہندے چپ وقت نہ ایس گفتار دا اے
اوہدے قیس فرزندنوں حکم ہویا جھنڈا لے لئیں ایس سردار دا اے

پہنچے اک مقام تے نبیؐ اللہ اوچا تھاں جو ایس دیار دا اے
دِسی آپؐ نوں چمک سی اک پاسے کسے چمکیا ہتھ تلوار دا اے

خالد بن ولید دا ایہہ دستہ سن لیا حضورؐ للکار دا اے
بڑے جوش تھیں پھیدے نبیؐ اللہ کاہن کی اس شور پکار دا اے

Marfat.com

بڑی سخت تاکید سی اساں کیتی اج کم نہ کسے تے وار دا اے
ٹولے عکرمہ دے مارے دو مسلم زور توڑنا پیا بلکار دا اے
فتح ہو گیا امن دے نال مکہ کعبے پہنچدا نبیؐ جبار دا اے
کرو پاک خدا دا گھر پہلوں۔ پہلا گھر ایہو کردگار دا اے
بُتاں دا لیاں گھر ناپاک کیتا اج زور اس رب قہار دا اے
بُت کعبہ تھیں باہر سی پئے موہندے جان کوئی نہ اوہناں توں وار دا اے
تدوں پڑھی نماز پھر حرم اندر جلوہ نظر آیا کردگار دا اے
حضرت علیؓ نوں بھیجدے سدنے نوں دتا اوہناں پیغام سرکارؐ دا اے
چُک پٹکیا علیؓ نے اوس تائیں طور دیکھ گستاخ طرار دا اے
کہندے پاک رسولؐ سن علیؓ بھائی حق سدا ہوندا حق دار دا اے
واپس کنجیاں کر دتے لو معافی طور طرز اسلام دا پیار دا اے
واپس کنجیاں دیوندے علیؓ مولا نبیؐ حق کہندے حق دار دا اے
اجے وچہ اندھیرے عثمان ہے سی جلوہ خلق دا پیا چمکار دا اے
کلمہ پڑھ کے حاضری آن دیندا دل بھر آیا اشکبار دا اے
نبیؐ پاک پھر کنجیاں بخش دیندے دل مُٹھڑا اوس غم خوار دا اے
اس تھیں بعد خطاب حضورؐ کیتا۔ دتا پتہ سچے کردگار دا اے
پیدا کیتے نے زمین آسمان جس نے ساتھ نہیں کسے مددگار دا اے
کر سکدے نہیں امداد کوئی اینویں ایہناں نوں بشر پکار دا اے
دوجی گل ایہہ سنو دھیان کر کے کیوں بشر نوں بشر پکار دا اے
نکے وڈے دا چھڈو خیال بھیڑا زور اور ای ایہہ وچار دا اے

خالد کہیا اے پاک رسولؐ اللہ ٹولہ اک پہلوں سانوں مار دا اے
وجہ سن معقول ناموش ہوئے رنج دلے وچہ ایس تکرار دا اے
کھڑے ہو گئے پہنچ کے پاس کعبے ہویا حکم رسولؐ مختار دا اے
کسے نہیں بنایا سی بُت خانہ ابراہیمؑ ایہہ کنداں اسار دا اے
تسیں اپنا گھر ہن پاک کر لوئے جان ایہہ مال کفار دا اے
ڈھونگ بُتاں دا ہویا برباد سارا واقف ہویا ہر اک اسرار دا اے
فیر سد دے اوس عثمان تائیں پُت طلحہ والے کنجی دار دا اے
پہلوں پائے عثمان ولنگڑے نے دیندا پھیر جواب انکار دا اے
لیاں کنجیاں کھوہ تے ہوئے واپس حال دسیا آن گفتار دا اے
کر کے زور تے کھُتا جے حق اوہدا ایہہ کم ناہیں منصب دار دا اے
اوکھا کم سی بڑا اے ذرا سوچو کر دے علیؓ کی حکم سرکارؐ دا اے
سختی میری نوں کریں معاف سجن ایہو حکم رسولؐ مختار دا اے
کہندا سچا خدا اے نبیؐ سچا راگ نکلیا دلے دی تار دا اے
کر دا عرض ایہہ کنجیاں ہین حاضر بخش دیو قصور انکار دا اے
اوہدی نسل وچہ اج تک کنجیاں جے دیکھ لو ایہہ کرم سرکارؐ دا اے
لوکو سن لو ہے خدا واحد پالنہار جو کل سنسار دا اے
ایہہ بُت نہیں ربّ جہان والے گھڑیا جگ والے استاکار دا اے
دیکھو ڈگیاں اج نمانیاں نوں کھل گیا سب راز اسرار دا اے
اکو جیہی مخلوق ہاں اسی سارے وڈا نام اک ربّ غفار دا اے
درجہ سب نوں دیو برابری دا کوڑا ڈھونگ ایہہ کبر ہنکار دا اے

Marfat.com

وڈی ذات نہیں وڈیاں کرن والی وڈا کم ای ذات سنوار دا اے
نیڑے رب دے وڈڑا اوہ[1] ہے جے جیہڑا خوف رکھے کردگار دا اے

اس تھیں بعد رسولؐ نگاہ کیتی جس تھیں وسدا ابر پیار دا اے
کٹھے اج سہن سامنے کل مجرم ٹولہ ایہہ وی کئی ہزار دا اے

گالی دین والے ایہناں وچہ ہے سن رکھیا شرم نہ جہناں سرکارؐ دا اے
نیزے برچھیاں نال جو وندے سن کیتا کسے سی وار تلوار دا اے

کنڈے راہ وچہ کجھ وچھان والے مکھ سامنے ای طعنے وار دا اے
پیاسے نبیؐ دے خون دے کھلے ہیسن کم جہنا ندا نت تکرار دا اے

اوہ وی سن جو پہنچدے نت یثرب لشکر لے کے کئی ہزار دا اے
دکھ دین والا اک اک ہے سی ہویا حکم ایہہ تدوں سرکارؐ دا اے

تسیں کی امید اج رکھدے او باقی حوصلہ کوئی آزار دا اے
پڑھن والیو ذرا خیال کرنا بدلہ کی ہر اک ستمگار دا اے

دیکھ لیو تاریخ انسان والی پرچہ پڑھ لو کسے اخبار دا اے
ایسے ظالماں نوں ملدا کی بدلہ کیہڑا طور اج تک دنیا دار دا اے

ایسے ظالماں تے فتح پان والا لیندا سر کٹا سردار دا اے
کیتے جاوندے قتل کجھ اثر والے دیندا نام مٹا گھر بار دا اے

جیل خانیاں نوں بھر دے نال اوہناں کیتا قصد جس کسے پیکار دا اے
طاقت توڑ مروڑ کے رکھ دیندا زور کچل دیندا زور دار دا اے

اٹھن جوگ نہ چھڈدے اوہناں تائیں نقشہ اج وی سامنے وار دا اے
بڑے بڑے نے لوک تہذیب والے ایہو فیصلہ ہر سرکار دا اے

جرمن اتے جاپان نے ظلم کیتا بدلہ لبھونے کی کردار دا اے
پھانسی ملے تے قتل سردار ہوئے مال لٹ لیا گھر بار دا اے

اٹھن جوگ نہ چھڈیا اوہناں تائیں جیہڑا پہل کر کے پچھوں ہار دا اے
بدلہ لین والا جذبہ فطرتی ہے نقشہ جگ والے کارزار دا اے

حضرت نوحؑ ڈوبایا ویریاں نوں بچیا کوئی نہ اوس دیار دا اے
عاد اتے ثمود تباہ ہوئے دشمن نبیؐ دے رب ای مار دا اے

موسےٰؑ غرق کرا فرعونیاں نوں پار لنگ کے شکر گذار دا اے
رام لنکا نوں ساڑ کے خاک کردا راون جدوں آ اوس تھیں ہار دا اے

سری کرشن مروائے سی آپ ویری ارجن نہیں سی جہناں نوں مار دا اے
بدھ مت نے وید کی بہمناں تے رکھ دتڑا ہتھ تلوار دا اے

زور بدھ دا توڑیا راجپوتاں نہیں اج تک سر ابھار دا اے
اٹھ سکی نہیں قوم جہان والی انگلش راج تھیں جو جو ہار دا اے

ہندو نڈیا گیا تے ویکھیا جے کیویں چلیا وار تلوار دا اے
سکیاں وار کیتے جیہڑے ظلم والے مسلم اوہناں نوں جھل گذار دا اے

پاکستان آئے ستر لکھ مسلم پتہ جہناں دے نہیں گھر بار دا اے
بچے عورتاں بہت ہلاک ہویاں پتہ کوئی نہیں ویہہ ہزار دا اے

بڑے بڑے جوان شہید ہوئے کھوج لبھدا نہیں عصمت دار دا اے
امرتسر تھیں دلی تک کوئی مسلم وسدا نہیں اذان پکار دا اے

[1] ان اکرام عند اللہ اتقکم۔ اللہ کے نزدیک قابل اکرام وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔

Marfat.com

نکے وڈیاں نوں دتا کڈھ اوتھوں مال لٹ لیا گھر بار دا اے
جرم اوہناں دا سی مسلمان ہونا دوجا ظلم تھیں ہونا فرار دا اے
پاکستان وچہ موئے سن کجھ ہندو ٹولہ اوس تھاں نبیؐ مختار دا اے
نقشہ مکیاں دا دیکھو غور کر کے نہیں سراں تے وار تلوار دا اے
گل اک اچنبے دی دسدی اے نقشہ عجب ہر دل بدکار دا اے
جدوں اوہناں تھیں پچھیا نبیؐ اللہ جذبہ آگیا دلیں پیار دا اے
تسیں سخی تے سخی دے پُت سوہنے بیڑا پار اسا ڈڑی عار دا اے
بخشش مڈھ تھیں کم تسا ڈڑا اے خلق اج وی پیا ونگار دا اے
ڈٹھی سدا کریمی دا کرم سوہنا ویلا ویکھیا اساں ادبار دا اے
ویکھن والیاں ویکھیا اوس ویلے فضل رب سچے کردگار دا اے
بحر کرم دا قلب رسولؐ والا کھا کے جوش پیا ٹھاٹھیں مار دا اے
عجب دل حبیبؐ خدا دا سی غم دیکھ نہ سکے غم خوار دا اے
سزا دیونی رہ گئی اک پاسے رنگ وکھرا نبیؐ مختار دا اے
بھائی بندا سا ڈڑے تسیں سارے رنج فکر ہن سب بیکار دا اے
اج نہیں الزام ہے تساں اوپر مطلب ایہہ ساڈے کردگار دا اے
جھوٹے بتاں نوں رب بنا کے تے در چھڈ دتا پالنہار دا اے
ہو گئے حیران گفتار سُن کے ہوش اوڈیا ہر ہشیار دا اے
نہ ای آکھیا لے ایمان آو بدلہ چھڈ ناں تاں ای دار دا اے
دغا بازیاں رہے جو سدا کردے اج اوہناں تے کرم سرکار دا اے

راہ چلدیاں لکھاں نوں مار دتا بیڑا ڈبیا سکھ سردار دا اے
ایڈے ظلم نہ ہوئے سن جگ اوپر پرچہ دیکھ لو کسے اخبار دا اے
بڈھا بچہ تے رن نہ کسے ماری ہندو سکھ گو سب نوں مار دا اے
دُکھی فتح پا کے کھلے سامنے نے ظالم ظلم ہر اک چتار دا اے
دیندے دل گواہیاں سب ہیسن ایسا خلق نہ ایس سرکار دا اے
دتا اک زبان جواب سبھناں سچا قول ایہہ ٹھیک اقرار دا اے
ڈٹھے ہوئے او تسیں حضور ساڈے بھلا ہویا نہیں حال سرکار دا اے
سانوں کرم دی صرف امید ہے جے بدلے طور کیویں بخشنہار دا اے
شاہی بدل نہیں سکدی خلق تیرے موسم ہن تے فصل بہار دا اے
کیتا نبیؐ سلوک ودھ اس کولوں چمک اٹھیا کرم غفار دا اے
لہر پاک سمندروں اک اُٹھی ظلم ڈبیا کل کفار دا اے
بخش دین دی رہے تلاش جس نوں جذبہ جس وچہ نت پیار دا اے
نہیں کوئی اولہمڑا آپؐ دیندے سگوں دلاں نوں نبیؐ ابھار دا اے
کیتی تساں سی بتاندی طرف داری کارن وڈڑا ایہہ تکرار دا اے
یوسفؑ نبی جو آکھیا بھائیاں نوں اوہا سخن[1] اج ربدے یار دا اے
بھل جاؤ ہن ویر فساد سارے منو رب جو کم سنوار دا اے
اسیں کراں گے نہیں شرارتاں وی لیا قول نہ ایس اقرار دا اے
غور کرن والے ذرا ویکھ لیندے نہیں خوف تلوار دے وار دا اے
قبضے اوہناندے وچہ نے جائیداداں ہور کل اسباب گھر بار دا اے

[1] لا تثریب علیکم الیوم آج کے دن تم پر کوئی طعنہ نہیں۔

Marfat.com

مال ہور سن کل مہاجراں دے حمزہؓ علیؓ رسولؐ مختار دا اے
دوجے حق ہے سن دکھان والیاں دے حق ہور اصحاب کبار دا اے

نبیؐ آکھیا دوستو چھڈ دیو حق کسے جو میڈڑے یار دا اے
دھن شابا رسولؐ دے ساتھیاں نوں ہر اک جو جان نثار دا اے

بھریاں ہویاں امنگاں سی دلاں اندر بدلہ ملیگا ظلم دے وار دا اے
ریتاں تتیاں تے رگڑے دیاں گے ہن حق ساڈا وی دل ابھار دا اے

دکھ دیاں گے اسی وی اوہ سارے جیویں جیوں سانوں کوئی مار دا اے
بدلا لینا نہ ظلم کہاوندا اے ایہہ تے عدل انصاف سنسار دا اے

مکھ پاک رسولؐ تھیں جدوں سُنیا دل صاف ہو گیا ہر یار دا اے
چھڈ دتے نے سب حقوق اوہناں دکھ درد دایاں گھر بار دا اے

دکھو دکھریاں فطرتاں ہوندیاں نے دکھو دکھرا راگ ہر تار دا اے
کوئی حوصلہ رکھدا بڑا بھارا کوئی جوش تھیں پیا للکار دا اے

غصہ ور ہوندا کوئی صبر والا عادی ہووندا کوئی ہنکار دا اے
دکھاں نال سی چھڈیا دیس سبھناں ظلم ہر اک تے رشتہ دار دا اے

ساتھی نبیؐ دے بڑے انوکھڑے سہن اثر نبیؐ دی عجیب گفتار دا اے
دتے چھڈ نے حق حقوق سارے ہر اک چا حق وسار دا اے

بخش دیندے نے محل تے ماڑیاں وی کی ذکر ایتھے کاروبار دا اے
بدلے چھڈ دے دکھاندے کل سارے واجہ بڑا اصحاب کبار دا اے

دکھ سہن دی پہلی نظیر ناہیں پڑھو حال تاریخ سنسار دا اے
ساتھی پاک رسولؐ جیہے پاک سوہنے دسے ٹولہ نہ کوئی اغیار دا اے

بجلی اک سی چمکدی وچہ مکے نور اوس دی پاک چمکار دا اے
ویری مومناں دے ہو کے مست جھولے جھولا آگیا نبیؐ دے پیار دا اے

مُٹھ گھتڑے قلب کفار والے حملہ ہویا ایہہ خلق دے وار دا اے
ہوئے جگ وچہ بہت معاملے نے اوچا تھاں رسولؐ مختار دا اے

ابوجہل دا عکرمہ پُت اج وی نٹھا کر کے وار تلوار دا اے
مسلم اوس سہن دو شہید کیتے نالے پُت شریر سردار دا اے

نس گیا کرتوت کر چھڈ مکہ ہویا سامنا کسے ذمے دار دا اے
عورت اوس دی دکھی ہو پیش ہوئی بھریا روپ اس نے عرضدار دا اے

مشکل کم سی کی کریم اگے بخشنہار جو کل سنسار دا اے
دتا حکم بلالے معاف کیتا ساتھی بھاویں اوہ ساڈے ڑمار دا اے

ہندہ ابوسفیان دی اوہ بیوی جس دا دل ظالم خونخوار دا اے
جیہڑی کالجہ چبدی ڈٹھڑی سی بھلا حال نہ اُحد دے ہار دا اے

ایسی ڈائن نوں کر معاف دینا مشکل کم یارو دنیا دار دا اے
رحمت جگ دی نوں یارو کی مشکل سوکھا کم اوسے بخشنہار دا اے

حبشی وحشی جس حمزہؓ شہید کیتے حاضر ہو کے عرض گذار دا اے
مافی دے فرمایا اوس تائیں آوے یاد سانوں جذبہ پیار دا اے

گھٹ سامنے وحشیاں توں ہوویں دکھ ہووندا اے تیری کار دا اے
تیرے ویکھیاں چاچے دی یاد آوے شہرہ جگ وچہ جدی تلوار دا اے

ایسی معافی دی کوئی نظیر کدرے دسے کوئی تے بشر سنسار دا اے
دس سکدا نہیں مثال کوئی ڈھونڈ بھال وا فکر بیکار دا اے

سوچو فیر تے کجھ دھیان کر کے کم ایہہ کسے دنیا دار دا اے
حسن سیرت وچہ کوئی حسین ناہیں جلوہ نبیؐ دے پاک انوار دا اے

Marfat.com

جگ والڑے جدنہیں دس سکدے ایہو جہیا سلوک پیاردا اے
ہادی جگ جہان تے بہت گذرے دتا پتہ جہناں کردگاردا اے
بڑی نرم تعلیم انجیل والی عیسےٰ نبی پریم پکاردا اے
بخشش کرن دا ایسیاں ظالماں تے ہویا بخت نہ کسے غنجھواردا اے
شاہی ملی پر طبع نہ مول بدلی بخشش کرم سب اوہو سرکاردا اے
ایس حسن محبوب نے جگ موہیا خالی گیا نہ وار پیاردا اے
فکر غم مخلوق دا ہر ویلے ڈوبے ہویاں نوں سدا ابھاردا اے
مدد سدا کمزوراں نوں دین والا سوہنا طرز محبوب دلدار دا اے
بدلا لین دا جو نہ خیال ناہیں سگوں فکر رہے نت سدھاردا اے
خالق نال کمال وصال ایسا جگ وچہ نہیں دلدار دا اے
سارے جگ نوں نعمتاں دین والا مہربان ہر دکھی بیماردا اے
اثر خلق عظیم دا پیا ایسا مکہ بن گیا رشک گلزار دا اے
ٹولے ٹولے نے آن کے بیعت کیتی دل لٹیا ہر سردار دا اے
مرداں بعد پھر عورتاں بیعت کیتی جلوہ نبیؐ دے نور ابصار دا اے
پھیل گیا اسلام تلوار تھیں اے ایہہ قول کسے نابکار دا اے
ویری ہیوے[1] جہیا اسلام والا قائل دل تھیں ایس اقرار دا اے
مکہ شہر سی کل مطیع ہویا نہ کوئی چسلیا وار تلوار دا اے
سختی آپ نہیں کرنی چاہوندے سن ایہہ کم اس نبیؐ ہشیار دا اے

پیر پاک رسولؐ نوں منن دا پہلو ملے نہ کوئی انکار دا اے
خالی رہیا نہ ملک تے دیس کوئی قوم۔ قوم نوں رب سنوار دا اے
پرم دھرم آہنسا سی بدھ کہیا ملیا وقت نہ اوہنوں پیار دا اے
ملیا حسن ایہہ نبی کریمؐ تائیں جس نوں رب خود آپ سنگار دا اے
ظلم سہن دی سجنو حد ہوئی بخشش کرم دی چہ ابر بہار دا اے
چشماں نال پریم مخمور ہے من گوڑھا الفتی وار گفتار دا اے
بھکارے تے رہے اوہ پاک بندہ پیٹ بھر دیندا خاکسار دا اے
غصہ آیا نہ جہناں نوں عمر ساری بھادیں جگ سدا پیا مار دا اے
دستگیر یتیم مسکین والا مہربان شفیق دکھ دار دا اے
ہمدرد مخلوق دا خاص بیلی بخشنہار بھیڑے گنہگار دا اے
سوہنا طرز تے ہر ادا بانکی مجمع نبیؐ کل نور انوار دا اے
بھکے دل اسلام دی خوبیاں تے دل صاف ہو گیا کفار دا اے
کثرت نال اسلام قبول کردے ٹولا رہ گیا کجھ اغیار دا اے
کیتا جبر نہ کسے دباؤ پایا خلق امن دا پیا سدھار دا اے
اس تھیں ودھ کی وقت سی حیلیا ندا عقل مندای کجھ وچار دا اے
لکھدا اوہ ہے نبیؐ دے حال اندر ویکھ لئو ایہہ قول اغیار دا اے
دین سب نے نہیں قبول کیتا نہ ای جبر دا حکم سرکار دا اے
یثرب والڑی طرز تے آپ چلے طرز نرم سب نال پیار دا اے

سچی گل جو ویری بھی من لیوے ہور کی ثبوت اظہار دا اے
مکہ ہو گیا آخر غلام سرور شہرہ ہر پاسے شاہ ابرار دا اے

[1] میور - یورپ کا ایک مصنف ہے جس نے لائف آف محمدؐ معاندانہ رنگ میں لکھی ۔

حنین[1] یعنی ہوازن کی لڑائی ۸ھ ہجری

خالی بُتاں تھیں ہو گیا جدوں کعبہ سارے عرب دی نیک تقدیر ہوئی
جلوہ پاک خدا دا نظر آیا جدوں بُتاں دی ایہہ تحقیر ہوئی

کافر سوچدے بُت تباہ ہوئے بہت بُری ہے ایہہ تشہیر ہوئی
پانسہ پلٹیا وہم گمان دا اے کارگر نہ کوئی تدبیر ہوئی

بُہتے من گئے اللہ رسولؐ تائیں دُکھی کجھ دی جان ظہیر ہوئی
روندے دکھاں تھیں آکھدے کی کریئے پیو دادے ایہو لکیر ہوئی

ٹولے ساہن ہوازنی زور والے بڑی اوہناں اندر داد وگیر ہوئی
کہندے بُرا قریش نے بہت کیتا سانگ پا کلیجے نوں چیر ہوئی

زور اجے نہیں کجھ اسلامیاں دا بھاویں قوم قریش اسیر ہوئی
چلو چلیئے ہتھ کجھ دسیئے ہن ساڈی دھاک یارو عالمگیر ہوئی

مکے والڑے کجھ تے دم لیندے ایہو ایہناں تھیں بڑی تقصیر ہوئی
کعبہ اسیں تباہ نہ ہون دیندے بڑی جان ایہہ سُن ادھیر ہوئی

ہوئے کٹھے ہوازنی جوش اندر ساری قوم تیار بے پیر ہوئی
لگا پاک رسولؐ نوں پتہ پورا کٹھی قوم ہے ایہہ کثیر ہوئی

بھیجے پھیر تصدیق نوں پاک بندے جدوں آن تصدیق آخیر ہوئی
کہیا نبیؐ نے ہوش کجھ کر دیارو فیر سامنے نویں شمشیر ہوئی

سُن کے دوستاں ایہہ جواب تا بھیڑی اوہناندی ہن تقدیر ہوئی
اج گھٹ نہیں اسی دی نبیؐ اللہ فتح ہے ساڈے دامنگیر ہوئی

رستہ روکیئے کرن نہ آن حملہ ایہو جنگ دی بڑی تدبیر ہوئی
ٹُرے دو ہزار سہن اہل مکہ خلقت نال ایہہ جسہ غفیر ہوئی

چلیا بارہ ہزار دا ایہہ لشکر ٹولی مکیاں دی شکر شیر ہوئی
آگیئو نے دلیں گمنڈ اس دم لگے رب دے اج تقصیر ہوئی

اللہ پاک قرآن وچہ آپ کہندا جدوں جمع ایہہ فوج کثیر ہوئی
ہویا کثرت تے اوہناں نوں ناز وڈا غلطی ایہہ سی بڑی کبیر ہوئی

پڑھو ذکر حنین دا وچہ توبہ[2] تُہاں ہر اوس تھاں شان قدیر ہوئی
ڈریں کبر ہنکار تھیں سدا ہر وار چنگی ایہہ نکدی تدبیر ہوئی

---

[1] حنین مکہ اور طایف کے درمیان وادی ہے مکہ سے صرف چند میل پر ہے ۔ [2] لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ سورہ توبہ رکوع ۴ ۔ ترجمہ یقیناً اللہ نے تمہیں بہت سے میدانوں میں مدد دی اور حنین کے دن جب تمہاری کثرت تمہیں اچھی معلوم ہوئی پھر وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور تم پر زمین باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی تب تم پیٹھ دیئے ہوئے پھر گئے تب اللہ نے اپنی تسکین اپنے رسولؐ پر اور مومنوں پر نازل کی اور ایسا لشکر اتارے جن کو تم نہیں دیکھتے تھے ۔ اور ان کو جو کافر تھے عذاب دیا اور یہی کافروں کی سزا ہے ۔

Marfat.com

بنی ثقیف اور ہوازنوں کی تیراندازیوں سے مسلمانوں کا منتشر ہونا

ہوازن نال ثقیف دے رلے ٹولے کوئی مکیوں ایہہ نہیں دور ہے سن
بڑے پہلوان جوش خروش والے جنگی کرتباں وچہ مشہور ہے سن

ٹولے ہور رلائیو نے عرب والے کامیابیاں ویکھ رنجور ہے سن
ملے کئی ہزار جوان بانکے بڑے ساز تے اوہ مغرور ہے سن

لیاں عورتاں ساتھ تے بال بچے غیرت عرب دے جو دستور ہے سن
تیرانداز غیور ہوازناں دے سارے عربدے وچہ مشہور ہے سن

ادھر مومناں دی بھاری فوج چلی اج ٹردے نال غرور ہے سن
بھاوے کبر ہنکار نہ رب تائیں کردے اج پئے اوہ قصور ہے سن

کیتا اوہناں گھمنڈ ہے رب کہندا اوپر کثرت اوہ مغرور ہے سن
سوڑی ہوگئی تدوں زمین کھلی کنڈاں وسکے نسدے دور ہے سن

قدرت والڑی شان عجیب ربا مسلم کردے تے چکنا چور ہے سن
پیدا ہوئے سامان کی اوس ویلے مومن ہوگئے سب مجبور ہے سن

فوج چار ہزار سی کافراں دی اے پر جنگ تھیں باشعور ہے سن
وکھو وکھریاں گھاٹیاں مل بیٹھے مسلم جدھروں کراں عبور ہے سن

تیرانداز جوان مشاق بھارے چھپے تاک وچ بادستور ہے سن
آئے تیراں دی زد وچہ جدوں مسلم وار تیراندے ہوئے بھرپور ہے سن

اگے فوج ہے سی مکے والیاں دی اجے اوہ اسلام تھیں دور ہے سن
خالد بن ولید کمان افسر کل عربدے وچہ مشہور ہے سن

پئی تیراندی جدوں بوچھاڑ اکدم مکی ہوگئے سب مجبور ہے سن
کنڈاں دس کے نس پئے ایہہ سارے ہوئے بارہ ہزار معذور ہے سن

کثرت کم نہ آئی کجھ اوس ویلے ہوگئے دماغ مسحور ہے سن
واگاں چکیاں کل مہاجراں نٹھے کل انصار مہجور ہے سن

ویری جت کے ودھے کھدھیڑنے نوں نبی اللہ دے پاک معمور ہے سن
فوج نسدی آپ نہیں ڈولدے نے استقلال دے آپ ظہور ہے سن

تیزی نال چلے طرف ویریاں دے خچر اوپر سوار حضور ہے سن
اگاں کلیاں ودھ للکار دے نے ہمت نال حضور بھرپور ہے سن

نعرہ مار کے آپ للکار دے نے سندے پئے کفار مغرور ہے سن
محمد ہاں میں ربدا نبی سچا پائے ظالمو تساں فتور ہے سن

عبد المطلب دا پت ہاں میں یارو جیہڑے تساں دیوچہ مشہور ہے سن
ودھے جاوندے آکھدے ایہہ کلمے دلوں آکھدے یا غفور ہے سن

دیکھ لیا ایہہ کل جہان سارے نبی پاک اک ربدے نور ہے سن
ہوئی ختم بہادری نبی اوپر سرور رحمتاں نال مسرور ہے سن

جمع ہونا مومنوں کا آوازِ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر اور شکست کھانا کافروں کا

صرف اک عباس رکاب اندر دیکھو نبی والا استقلال سارے
ڈر خوف نہیں دوتیاں دشمناں دا کردے غور دے نال خیال سارے

Marfat.com

اوس وقت عباسؓ للکار دے نے دیکھو مومنو اپنا حال سارے
پرتو پشاں انصار و مہاجر وہن دیکھو نبی دا اج کمال سارے

کرن والیو بیعت درخت ہیٹھاں گذرے اجے نہیں جے دو سال سارے
کدھر نسدے جاوندے سجنوں او دیکھو آمنہؓ دا سوہنا لال سارے

کنیں پئی جد گرج عباسؓ والی لگے کرن اوہ دی ڈھونڈ بھال سارے
پرتے پشاں رسول دی طرف سبھے ملگئے سب قدم سنبھال سارے

پہنچے نبی کریم دے کول سارے ویکھن نبیؐ دا اج جمال سارے
حملہ کرن نوں ہوگئے شیر وانگوں ہوئے کافراندے بھیڑے حال سارے

تھوڑی دیر اندر ظالم اُٹھ نٹھے چھڈ گئے سب بال تے مال سارے
پھڑ لئے کجھ نسدے مسلماناں پئے گئے وچہ سخت وبال سارے

بھیڈاں بکریاں اُٹھ تے ہور چاندی مل گئے غنیمتی مال سارے
قیدی چھ سو مومناں ہتھ لگے ہور بہت سن اہل عیال سارے

نس گئے کجھ قلعہ اوتاس ولے مومن پہنچدے نال اقبال سارے
نسے اوتھوں دی پہنچدے جا طائف قلعہ بند ہو گئے رکھوال سارے

گھیر اگھتیا مومناں صادقاں نے ایہہ سن نبی دے پاک جمال سارے
رسد بہت سامان سی قلعہ اندر اوتھے لگ جاندے کئی سال سارے

کیتا نبی نے مشورہ اوس تھاویں دیکھ چاکھ کے حال احوال سارے
کہندا بدوی اک اے یا حضرت ہوئے ایہہ نے مست خیال سارے

وڑ گئی اے لومڑی کھڈ اندر ہن جائیگی دکھڑے جھال سارے
چھڈ دیو تے دکھ نہیں دین لگی سن لیا جے میری مثال سارے

دکھ دیو نا ساڈڑا کم نائیں ویر رکھدے نے ساڈے نال سارے
نبی کہن فساد ای روکنے ہاں چھڈو جنگ دا تسیں خیال سارے

گھیر اچک لئو نبی فرماوندے نے دیکھو دشمناں نوں خوشحال سارے
کسے عرض کیتی بد دعا کریئے حضرت ایہناں دے ہین جنجال سارے

رحمت بدی سن فرمایا اے ایہہ کم نے بڑے محال سارے
پھیر ہتھ اُٹھا دعا منگی دیکھو حب رسول کمال سارے

ربا رحم کریں طائف والیاں تے آئے ایہہ نے وچ زوال سارے
لیکے آویں توں ایہناں نوں کول میرے منو رب جی میرے سوال سارے

بھیڑی عقل والے نہیں سوچدے نے کتنے پاک لے کل خیال سارے
زور اور تے فتح دی آس تائیں دیکھو کوئی تے عقل سنبھال سارے

نہیں آپ اسلام منواوندے نے چھڈن زور دے کل خیال سارے
سرور سروری رحم عجیب سوہنا پئے نبی دے دسن جمال سارے

تقسیم مال غنیمت اور گلہ کرنا انصاری جوانوں کا

لگے مال غنیمتی جدوں ونڈن حضرت پاک رسولؐ حساب کر کے
حصہ ودھ دیندے مکے والیاں نوں رہ گئے احباب خیال کر کے

اے پر کجھ جوان انصاریاں نے گلاں کیتیاں کجھ حجاب کر کے
کہندے دیکھو ایہہ طرز رسولؐ والے کی کریگا کوئی جواب کر کے

دکھاں وچہ انصار مہاجراں نے جاناں دتیاں روح بیتاب کر کے
رہے کس دے بکریاں وانگ سارے مارے ویریاں سدا کباب کر کے

Marfat.com

اسیں رہے نت جان نثار کردے رشتے مال تے گھر خراب کرکے
یاد آئے رسول نوں ساک سارے اسیں رہ گئے ادب آداب کرکے
اوہلے بیٹھ کے کیتیاں ایہہ گلاں اکدوجے دیول خطاب کرکے
راج مال جے نبی دے ہتھ آیا نہیں وند اکوئی حساب کرکے
ساڈے صدق بھلا وندی طرفداری حب وطن نے آج بیتاب کرکے
سرور پاک رسول نے جدوں سنیاں رہے چپ نہ آنجناب کرکے

خطاب رسول کریم مہاجرین اور انصار سے

اوسے دم حضور صلواۃ اللہ منبر نصب چاترت کراوندے نے
چڑھ کے منبر تے پڑھدے حمد ربی دور سب اصحاب آجاوندے نے
بعد حمد دے کہندے رسول اللہ نال درد پیار فرماوندے نے
سنیا اساں ہے ساڈے انصار بھائی کجھ ہو خیال دوڑاوندے نے
بیت المال تھیں مال جو اساں دتا اوہ ودھ قریش لیجاوندے نے
تساں کہیا قریش نت رہے ویری سدا ویر دے تیر چلاوندے نے
طاقت ساڈی نال مطیع ہوئے اجے نہیں اسلام لے آوندے نے
لائق نہیں انعام سہن اوہ ظالم کافر اج دی جو کہلاوندے نے
دیو ایہہ جواب انصار میرے لوک سچ اے خبر پہنچاوندے نے
یا نکہ کسے بنا کے گل کیتی بہہ ڑے سنیاں کلاں جگاوندے نے
سچی خبر ہے ایہہ رسول اللہ عرض ایہہ انصار سناوندے نے
گلاں وچہ اساڈے ایہہ ہویاں نہیں لوک نہتاں لگاوندے نے
کہیا نبی نے اے انصار اللہ ویلے وقت پئے روز دہاوندے نے
کرو یاد اوہ ویلڑا ذرا یارو اللہ پاک جو کرم کماوندے نے
جاہل تسیں مدینے دیو چہ آہے نقشہ نبی اوہ کھچ دکھاوندے نے
قربان دو جہاں دے لتی رہے ٹھار وظالم تساں نوں ستاوندے نے
کیتیا رب نے فضل تے کرم بھارا ایڑ اساں نوں چا اپڑاوندے نے
دتا گنج ایمان دا بہت بھارا دل سب دے صاف کراوندے نے
چھٹ گئے گناہ مصیبتاں ہتھیں راضی رب ہو ری ہو جاوندے نے
اللہ پاک دا ایہہ انعام ہے نبی استھیں ودھ انصار کی چاہوندے نے
سچ آکھدے او تسیں نبی اللہ ایہو آکھ کے سر جھکاوندے نے
اے پر نبی نے کہیا انصار ٹھہرو سنو نبی کی پھیر فرماوندے نے
کہہ سکدے تسیں ہو ہو ایہہ بھی نال حب رسول سناوندے نے
لگے اجڑے آئے ساہو کول ساڈے دشمن نت پئے روز ستاوندے نے
کیتی تدوں امداد سی تسیں آکھو جلاوطن جد لوک کراوندے نے
اساں منیا تدوں رسول تائیں جدوں آپنوں لوک جھلاوندے نے
گھر بار سب وند کے اساں دتے جدوں دکھڑے یار سناوندے نے
تسیں آئے تے اساں پناہ دتی لوکی زور پئے جدوں دکھاوندے نے
اس تھیں ودھ وی کہو تے جھوٹ ناہیں نبی پاک رسول فرماوندے نے
اے پردیسو کھاں ذرا دھیان کرکے نبی گل اک ہور سناوندے نے
خوش تسیں نہیں دوستو ایس گلے بھیڈاں بکریاں لوک لیجاوندے نے
کجھ مال لیجان گے نال اپنے ایسے واسطے نال اوہ آوندے نے

تسیں کھڑوگے نال رسول اللہ رضا ربدی ہو بتلاوندے نے
سن کے ایہہ فرمان حضور والا ہنجوں کل انصار وگاوندے نے
کہیا پھیر رسول مقبول سچے جنہوں سن انصار شرماوندے نے
دوجی طرف نے بڑے انصار میرے اوہا راہ پئے دلے نوں بھانوندے نے
دیکھو ایس تقریر تھیں کی وسدا نبی سبق کجھ ہور پڑھاوندے نے
ڈھائیں مار انصار سب روندے سن جدوں راز رسول سمجھاوندے نے
ڈھنگ سکھ لین دلاں نوں جتنے دا ایویں فکر پئے نت دوڑاوندے نے
نائب ایس رسول دا بنن اوکھا ایویں ڈھچاں پئے لوک بناوندے نے

فضل کرم خدا دا لیا کس نے حب پاک رسول جھلکاوندے نے
رو رو کے داہڑیاں بھج گیاں الفت نبی رسول دکھلاوندے نے
مالک جان دا رب ہے قسم اسدی دیکھاں لوک اکطرف پئے جاوندے نے
میں ٹرانگا نال انصار یاندے کیڈا حب دا جوش دکھاوندے نے
ہیچ مال ہے کل جہان والا ایویں لوک پئے دل بھرماوندے نے
دیکھن طرز رسول کریم والا لیڈر جگدے جو کہلاوندے نے
انج لبھدیاں جگ وڈیائیاں نے لوک اس طرح سیس جھکاوندے نے
ربا ایس رسول دے سر صدقہ سرور جیہے دی آس لگاوندے نے

مقولہ شاعر

لکھیا حال ہے میں کجھ رسول والا مالک ہے جو کل وڈیائیاں دا
پاک دلاں وچہ حب رسول ہوندی مخزن دل ہے میرا بریائیاں دا
ڈھونڈھ بھال کے لدھڑے کجھ خوشے کھیتر ہیسی رحمتاں چھائیاں دا
ڈھیر لگے سن سیکڑے بڑے وڈے منظر جنہاں دی خوب اچیائیاں دا
تکن لوک کی تھوڑیاں دانیاں نوں وڈا دھڑتھ سی اوہ اچھیائیاں دا
سچی بھکھ وچہ وک گئی جنس میری بدلہ مل گیا مینوں کمائیاں دا
میرے جیہاں دی جنس نوں لے کے تے بورا بھر گیا جدوں عطائیاں دا
بچیا جو کجھ لین غریب شہدے مل دا جنہاں نوں مال سکائیاں دا
ایویں گذر دی جاوندی عمر میری شاہد جگ ہے میری گواہیاں دا

دھند چھائی اے میرے خیال اوپر والی اوہ ہے بہت صفائیاں دا
وڈ چندا پھراں میں اڈ جھولی سٹا لبھدا پھراں سچیائیاں دا
کٹ کٹ بازار وچہ لے آیا جتھے لگا سی دھڑت دھڑوائیاں دا
وکھو وکھریاں سوہنیاں سن جنساں پھل نیکاں دی نیک کمائیاں دا
اک پاسڑے دسے غریب مینوں سودا لین جو ٹکڑ گدائیاں دا
جنہاں لئی منہ موڑ دے رہے اوہ دی کیتا شکر ادا میں بھائیاں دا
لے گئے اوہ دھڑت تے جاوتا ملیا ڈھیر چہ مال گناہیاں دا
ٹپ گیا اوہ جھٹ نمانیاں دا بھکاں فطرتی دا لڑی چھائیاں دا
کوشش میری تھیں کجھ غریب رجن شان ربدی بے پرواہیاں دا

لیکھا کریں نہ نبی دا واسطہ ای میرے اوگناں اتے بریائیاں دا
کر دیئیں تو ربا غلام سرور رتبہ ایہہ میری شاہنشاہیاں دا

Marfat.com

مسلمانوں کا تمام قیدیوں کو آزاد کرنا،

قیدی جدوں ہوازن پیش ہوئے نظر آدھنا نزل نبی خدا کردے
چادر لاہ دھپاوندے نال عزت خاطر نبی بن دودھ بہرا کردے
شیما چل مدینڑے نال ساڈے رحمت اوس تے نبی خدا کردے
ویرا رہن دے قوم دیوچہ ملیوں بھاویں بہت نے پئے خطا کردے
تحفے دیوندے پھیر حبیب اللہ ادھنوں نال پیار جدا کردے
کہندی میرا بھرا کریم سوہنا لتیں بھاویں اوبڑی خطا کردے
ہویا حوصلہ ٹرپئے کجھ بندے جاکر عرض سارے شرم کھا کردے
کدی دودھ پلایا سی پالنے توں اج لڑن توں اسیں روا کردے
فاتح جگدے کی سلوک کردے پڑھن والڑے سوچ ذرا کردے
سنکے عرض بیان اس منڈلی دا نبی ادھناں دل چشم حیا کردے
چھڈ دیتو تے ہوئے سلوک بھارا عرض ہولا چارنے آ کردے
ہن ہار وچہ پیاں مصیبتاں جے زور دسدے لہے دغا کردے
قرباں اج دی کہندیاں ہاریاں توں اسیں نہیں سلوک بجا کردے
اے پر قلب رسول دی لہر سوہنی بخشش نال ای لہے جلا کردے
ڈھک لیوندی کرم دی لہر اسنوں فتح دل محبوب خدا کردے
حقے میرے تے میرے قبیلڑے دے اسیں چھڈ کے حق ادا کردے
ظہر وقت نماز دیہ سب یار ہوسن اوتھے ہون گے یاد خدا کردے
دیکے مشورہ اوہناں نوں ٹوردتا کیڈی گل اے حق رسا کردے
مساوات دے پاک اصول والی بڑی پاسداری مجتبےٰ کردے

سیما دودھ دی بہین دی ویکھیو نے عزت اوسدی نے مصطفےٰ کردے
الفت نال بھلا کے اوس تائیں ددی بہین اگے التجا کردے
تیرا بڑا پیار ہے قلب اندر بہین تینوں نہیں اسی جدا کردے
نبی زور نہ دیوندے پھیر اگوں ہتھ چک کے پھیر دعا کردے
سیما گئی دل قوم دے نال عزت ہے سن ساک سب جان فدا کردے
جاؤ منگ لئو قیدیاں ساریاں نوں دیکھو بہین نے اوہ عطا کردے
چھڈ دے اے سخی توں قیدیاں نوں رہے اسی ہاں بھاویں جفا کردے
ساڈی آئی بہادری کم تائیں ساڈی مدد نہ ساڈے خدا کردے
دیندے ایہو جواب ایہہ اوہناں تائیں رہے تنگ تسیں برملا کردے
قیدی ہاں حلیمہ دے ساک سارے اج آکے نے التجا کردے
جتن والڑے آکھدے ہاریاں نوں تسیں رہے اوسدا خطا کردے
تسیں جیت جاندے بھیڑا حال کردے اسیں کدی نا ہیں ابتدا کردے
دیکھ لئو اج حال جا پانیاندا جیہڑے پہل سی جنگ اٹھا کردے
سوہنے رنگ دی لہر تے لہر اٹھی آون اوہ جو رہے جفا کردے
قیدی ونڈے گئے آکھیا نبی اللہ تسیں دیر کرکے التجا کردے
اے پردیئے ہن ہو صلاح جنگی بڑا کرم اسدم مصطفےٰ کردے
اوسے ویلڑے آن سوال کرنا سوہنا ڈھنگ نے نور خدا کردے
حق سب نوں آپنے مال دا اے قدر آپ اصول بنا کردے
ظہر ویلڑے آگئے پھیر سائل اوہا آکے تے التجا کردے

Marfat.com

کہیا نبی نے حق جو ساڈا اے چھڈ دینے ہاں تسیں صدا کردے
باقی چھڈن دا حق اصحاب دا اے ظاہر گل اوہو مصطفےٰ کردے

میں دی آکھناں دیو چا قیدیاں نوں رحم تساں تے پاک خدا کردے
شفاعت رب دی منے گا نبی والی یار جان دی ہین فدا کردے

چھٹے اکدم چھ ہزار قیدی بخشش یار نے حکم سن چا کردے
ہو گئے آزاد سن اوہ بھاویں اے پر کرم نے دلا نوچہ جا کردے

کدھرے دسن عیسائی نظیر ایسی بخشش جیسی نے نور خدا کردے
دھندلی عینک ہے آریاں ساریاندی گلاں جو نے شرم گوا کردے

عاجز ہین نظیر اوہ دسنے تھیں نال ویریاں جیویں وفا کردے
ایسے رحم تے کرم دی دیکھ سیرت ظالم ذرا تے شرم حیا کردے

اک ہتھ تلوار قرآن دوجے شکل بحث وچہ جدوں دکھا کردے
اُنھے دیکھ نہ سکدے اکھیاں تھیں شپر کڈے نہ پاک خدا کردے

رب ایہناں نوں نور دے اکھیاندا ایہو نبی نے پھیر دعا کردے
رحمت کل جہان تے نبی اللہ سوہنی عجب محبوب ادا کردے

تیرے کرم تھیں کم سب ہون سدھے حالت بری نہ کوئی ابتلا کردے
ربا بخشدے نور کجھ دلے اندر پوری سرورے دی التجا کردے

متفرق واقعات اور حالات ملک عرب

ہجری اٹھ ذوالحج دے ماہ اندر نبی طائفوں ٹرے جہان والا
عمرہ کرن نوں آوندے دل مکے کعبہ اللہ دا گھر سی شان والا

عمرہ کر مدینے دیول پر تے یثرب شہر سی پاک سلطان والا
دھماں پے گیاں عربدے ملک اندر مرکز فتح ہویا عربستان والا

عرب دیس وچہ شاہ نہ کوئی ہیسی ٹولہ ٹولہ سی شان دکھان والا
دکھو دکھ سردار قبیلیاندے ہر اک سی حکم چلان والا

کردے کعبے دی ایہہ تعظیم سارے ایہو تھاں سی سیس جھکان والا
اثر عرب تے بڑا قریش دا سی اوہو جاندے ڈھنگ پھسان والا

کھچے آوندے لوک چونطرف ولوں مال لیکے نذر چڑھان والا
طاقت سب خدا واں دی ہے ایتھے کوئی جمیا نہیں ہران والا

کجھ دناں تھیں دیکھدے سن بندہ دکھرا دکھری شان والا
محمد نام قبیلڑے ہاشمی دا دیری ہے سارے خاندان والا

اوہ تے کل خداواں نوں کہے جھوٹا اکو دسدا رب جہان والا
طاقت بہت خداواں دی نہ منے بڑا دل ہے اوس جوان والا

مٹ جائیگا آپ اوہ سوچدے سن نقشہ ایہہ سی وہم گمان والا
مٹیا اوہ نہ لگے مٹان اسنوں کٹھا زور ہویا عربستان والا

رہے دیکھدے کل تماشڑے اوہ گھٹیا زور سب اوہنوں مٹان والا
آخر مکہ دی اوس نے فتح کیتا کوئی رہیا نہ زور دکھان والا

اساں منیاں بت نہیں خوش ساتھوں زور پاوتا مسلمان والا
اے پر اساں ایہہ گل عجیب دیکھی ہے ایہہ کعبیوں بت کڈھان والا

مہندے پئے خدا سب عرب والے کوئی رہیا نہ پکڑ اٹھان والا
طاقت نہیں ایہہ بشر اکلڑے دی اودھے نال ہے زور دکھان والا

Marfat.com

دسی اوسدے رب نے بڑی طاقت سچا رب ہے اوہدا جہان والا
ایہو اک خیال ہر شخص دا سی قول ایہو سی ہر انسان والا
من لئے نے جنہیں اصول اوہدے چھڈ گیا اوہ راہ شیطان والا
مندی گل نہ اوہناں دی وچہ دیکھی جیہڑا ہے پابند قرآن والا
کردے پھرن غریباں دی طرفداری مال دیوندے گھر مکان والا
سوہنے عجب انوکھڑے طور سارے نور چمکدا پیا ایمان والا
یارو ایہناں خیالاں نے روک چکی اللہ پاک سی دین ودھان والا
نادیں سال دے شروع وچہ نبی اللہ بندوبست کیتا مسلمان والا
دیونتیں زکوٰۃ اوہ ٹیکس ربی جیہڑا رکن ہے خاص ایمان والا
بیت المال دیوچہ ایہہ رقم آوے حکم خاص ہے پاک رحمان والا
کرن گئے زکوٰۃ وصول عامل ٹولہ اک سی مان گمان والا
اوہناں عاملاں نے کیتا چا حملہ کر دِتو نے ڈھنگ نسان والا
نہیں من نبی تمیم اسلام اندر شرف اجے سی عہد پیمان والا
شاعر اوہنا ندے بڑے خطیب ہلیں ہراک سی زور دکھان والا
جت گئے تے اسیں آزاد ہوئے ایہہ حق ہے سادڑی شان والا
پہنچے نبی دے جدوں دربار اندر ڈٹھا اوہناں نے نبی جہان والا
اکدوجے دی عزتاں کرن والے نقشہ ہور ای ڈٹھا انسان والا
بندے اوس تھاں اوہناں حلیم ویکھے ڈٹھا کوئی نہ شوخ زبان والا
اوڑک آن مقابلے وچہ ہوئے سوہنا طرز سی شعر سنان والا
اوہنا نوچہ تعلیاں جوش بھارے راز دسدے زمین اسمان والا
کدی فلسفہ موت حیات دسدے کدی چنگ رباب وجان والا

جیکر کسے خدا وچہ زور ہوندا مٹ جاوندا اوہنوں مٹان والا
دیہہ سال لنگے ہاری سوچ ساری ڈٹھا اساں اوہ نیک جہان والا
غارت قتل ڈکیتیاں چھٹ گیاں بن گیا ہمدرد انسان والا
اوہناں محل بنائے نہ مارڑیاں ای نہ کوئی دبدبہ شان دکھان والا
بخشش دشمناں نال اونت کردے جذبہ رکھن نہ ویر کمان والا
من گئے اسلام نے سب مکی تھاں تھاں نالے ریگستان والا
نادیں دسویں ہجری سال اندر منیا دین کل عرب قرآن والا
عامل بھیجدے طرف قبیلیاندے مطلب خاص سی پاک فرمان والا
حصہ چالیاں[1] مال دا عشر[2] کھیتی کردا فرض ہے رب جہان والا
ایہہ مال کمزوراں نوں زور دیندا طرہ ایہہ ہے جے مسلمان والا
وسدا بنی تمیم قبیلڑا سی شاعر بڑے خطاب بنان والا
اے پر مینیہ اک سردار اٹھیا ٹولا پھڑ لیا اوس ڈران والا
پھڑے گئے تے کرن صلاح لگے کیہڑا در تیئے طرز چھڈان والا
کجہ چن لئے اوہناں نے خاص بندے دین اثر اوہ خوب بیان والا
ہار گئے تے منان گے اسیں یارو سچا دین ہے جے مسلمان والا
سادہ زندگی تے سادے طرز سارے نہیں ٹھاٹھ لباس مکان والا
شیخی فخر غرور دا نام ناہیں عاجز ہراک سیں جھکان والا
اثر پئے اخلاق دے دلاں اوپر اسے پر فخر سی شعر بیان والا
نازک بہت بلیغ کلام پڑھدے طرز شعر دماغ چکران والا
جذبے فطرتی اوہناں سنگار دسے نقشہ جب تھیں مست کران والا
کدی عشق تے شوق دے بھید کھولن دسن حسن دا نور الجھان والا

[1] زکوٰۃ چالیسویں حصہ مال [2] عشر یعنی دسواں حصہ کھیتی کا

ڈُبن ولاں دی وچہ گہرائیاندے موتی کڈھدے وکھری آن والا
کی بشرتے کی خیال اسدے سر ڈولیا نہ مسلمان والا
معنے وار الفاظ دے سلسلے وچہ لفظ لفظ ہیسی کھُب جان والا
اُچے نظر تیے طرز ادا باکی کھچی کھڑے خیال سمجھان والا
اوہناں سمجھیا جت گئے اسیں بازی منہ بند کیتا مسلمان والا
داری آئی جدرب دے بندیاندی نور جنہاندے کول رحمان والا
کی ہے بشر فصیح بلیغ بندا اوہدے فضل تھیں ہویا زبان والا
اثر اوہدے جلال جمال والے راز فطرتی کل سبحان والا
اثر دائمی اوس کلام والے واہ واہ وقت دی نہیں کران والا
سنیا جدوں کلام خدا اوہناں اثر اوڈیا شان گمان والا
کھالے مسی خلق نے دل پہلوں نور جگیا ہن قرآن والا
جملہ اک زبان بھتیں نکلیا نے کامل ہے کلام قرآن والا
اینیں دنیں رسول نوں خبر لگی بنی طے ہے دند مچان والا
دوسو سوار لے نال جاؤ ہووے کم نہ کوئی وڈھان والا
قیدی پھڑے گئے اوہناں دے جھنگ اندر مٹ گیا اوہ شور طوفان والا
کنا نہ آئی ہے قید وچہ نبی سُتیاں دل نرم ہو گیا سلطان والا
لڑکی سخی دی قید نہیں ہو سکدی چھڈ دینا ایں کم انسان والا
مینوں قید آزادیوں ہے چنگی کیتا حوصلہ پیش اس دان والا
اوہدا حوصلہ دیکھ کے حکم دتا نبی پاک سی کرم کمان والا
بیٹی سخی دی قوم لے ٹری ساری لٹیا خلق نے دل نادان والا
ملکے پتہ جادا رسول والا نالے اللہ رحیم رحمان والا

کدی فکر دریا دی وچہ لہراں بھاٹا وسدے جوش طوفان والا
کھلے پھیر خطیب تمیم والے اثر پان نوں خاص بیان والا
چُک کھڑن دماغ نوں چرخ اُوتے ہوندا جاے حیران دھیان والا
منہ تکدے رہن انسان منکے اثر عقل حیران کران والا
کون اج مقابلے وچہ ہوسی ساڈے وانگ ای مست بنان والا
جنہاں کول کلام خدا دا سی خالق ہے جو کل جہان والا
سوہنے پاک اصول اٹل اوہندے لبھے کیویں دماغ انسان والا
وسدا تیز زباں روک کمال اپنے گھیر اگھت انسان بنان والا
دل فکر دماغ سب مست ہندے سن لئے جو راز قرآن والا
ساڈے پاک کلام نے فتح پائی جیہڑا پاک کلام یزدان والا
دل وکھری لذتوں مست ہوئے کھل گیا نے باب پہچان والا
سچے نبیں او پاک رسول اللہ آگیا اے مزا ایمان والا
حضرت علیؓ نوں آپ نے حکم دتا کرو ڈھنگ فساد مکان والا
گیا ہار قبیلڑا طے والا جت گیا سی شیر یزدان والا
پیش نبی کریم دے ہوئے قیدی علی مرتضےٰ حال سنان والا
حاتم طائی دی دھی ہے نبی کہندے بڑا سخی سی اوہ جہان والا
عزت نال آزاد جد کرن لگے اثر ڈٹھا نے حاتمی شان والا
قوم قید ہووے میں آزاد ہواں ایہہ طرز نہ بیڈری آن والا
چھڈ دیو سب ایس دی قوم ساری اہدا باپ سی بڑا احسان والا
لبھن گئی بھرانوں شام ویلے عدی نام سی اوس جوان والا
آئی نال بھرا پھر پاس حضرت کلمہ پڑھن سچے مسلمان والا

Marfat.com

کیتا کرم حضورؐ نے ہویا ایہہ دی بخش دتا نے فیض جہان والا
بخشش واسطے راستے نبی سوچن کوئی بچے نہ خیر نوں پان والا
شاعر کعب زہیر دا پت ہے سی دیری بڑا ہے سی مسلمان والا
لکھی نبی دی شان وچہ نظم اس نے جیہڑا کم سی ودھ ٹلی شان والا
کس کس دا کراں بیان دکھرا ہو جائے نہ طول بیان والا
آیا اُمڈا اسلام دل عرب سارا باقی رہیا نہ کوئی گمان والا
کتنے ہوئے سی جنگاں دیوچہ مسلم جدوں طور سی زور دکھان والا
مذہب ہوئے آزاد تے امن ہوئے اثر دسدا تدوں قرآن والا

کیتا قوم دا ادہ سردار مڑ کے فضل خاص ہے سی مہربان والا
ایہہ تے نبی دا کرم پئے دیکھدے او خالق بڑا کریم جہان والا
شعراں وچہ مخالفت پھرے کردا ایہنیں دنیں ہو گیا ایمان والا
بردا نام قصیدڑے ادس دا اے جیہڑا اوہنوں ہے زندہ رکھان والا
ہر شخص دی ایتھے ادا دکھری ایہہ ہے ذکر سارے عربستان والا
کوئی غور کر سوچ ذرا ظالم جیہڑا گلاں ہے مفت بنان والا
اج ہو جاندا سارا عرب مسلم دور ایہہ سی امن امان والا
سر در نور اسلام دا پھیلدا اے ہوئے کوئی جے نور دکھلان والا

اہل طائف کے حالات،

لکھاں ہون سلام رسول اُتے کرم کرن جو سدا میسر ہو کے
قلعہ طائفی جدوں ثقیف ملیا نبی دتا سی چھڈ معذور ہو کے
جدوں پرتیا مین بھتیں پتہ لگا تدوں پہنچیا پاس رنجور ہو کے
رخصت لئی پھر قوم دل آؤنے دی کیتی عرض اس بہت مسرور ہو کے
عرضے عرض کیتی میرے پاک سائیں ایہا اوہنا نوچہ نہیں مجبور ہو کے
میرے نال نہیں ظلم کمان لگے گل رہے گی ایہو ضرور ہو کے
گلاں سنکے چپ حیران ہوئے دلوں گئے اوہ بہت رنجور ہو کے
عروہ صبح اذان پکارنے توں کھلا آن جاں باوستور ہو کے
اس موت بھتیں مومناں صادقاں دا دل بھر گیا وانگ تندور ہو کے
اوڑک ٹٹ گئے طائفی زور سارے ملیا رب نے آپ غفور ہو کے
کیتا اوہناں قبول اسلام سوہنا رہ گئے سن اوہ مجبور ہو کے

بخش دلوندے شوخیاں ساریاں نوں کدی لیہے نہ آپ مجبور ہو کے
یمن وچہ سی تدوں سردار عروہ کر سکیا کجھ نہ دور ہو کے
کیتا اوس اسلام قبول سچا حاضر وچہ دربار حضور ہو کے
کہیا پاک رسول نہ جا طائف سنگدل اوہ بنے معذور ہو کے
ودھ جاندے دھیان کنواریاں تھیں لہیا اکھیاں دا سدا نور ہو کے
رخصت لیکے آیا اوطرف طائف کیتا اوس آ وعظ مخمور ہو کے
راتیں مشورہ جوش وصال کردے اٹھے قہر دے نال بھرپور ہو کے
کیتی تیراں دی اوہناں نے سخت بارش عروہ ہویا شہید مستور ہو کے
ٹھان لئی ہوازناں جنگ پہلوں رہ گئے ثقیف معذور ہو کے
گئے نبی دی وچہ درگاہ عالی پہنچے جا اوہ پر قصور ہو کے
دیوی ہبل دی آکھدے سے اوتھے کھلی رہیگی دلاں تھیں دور ہو کے

Marfat.com

کہیا نبی معبود تساڈی سی قسمیں چھڈ دے او مسرور ہو کے
امیں توڑیئے عورتاں ساڈیاں دے اُڈ جان گے ہوش کافور ہو کے

کھل دتا مغیرہ نوں نبی اللہ دی ٹٹ گئی اے چکنا چور ہو کے
خون معاف کیتا عروہ والڑا بھی کیتی کچھ نہ نبی غفور ہو کے

لبھی اج معافی اوہناں ظالماں نوں زخمی گئے سی جنھوں حضور ہو کے
ظالم بہت ای ربا غلام سرور بخش نبی دا رب غفور ہو کے

وفدوں کی صورت میں لوٹے لوٹے کی حاضری دربار رسالت میں

سوہنے دین اسلام دی خوبیاں نے تدوں مٹھڑا ظلم دے عادیاں نوں
کامل بدر رسول دے نور سوہنے روشن کر دتا عربی وادیاں نوں

دکھو دکھرے کل قبیلیاں نے ڈنگے دل چاہے خرادیاں نوں
نال رگڑیاں اوہ صفا ہوئے کہندے واہ سبحان استادیاں نوں

ٹولہ بنی حنیف عیسائیاندا منن والا سی جگدے ہادیاں نوں
نالے سہن یمامہ دے نصرانی من لیا جنہاں طرزاں سادیاں نوں

رہناں وچہ مسیلمہ نام داسی چھڈ سکیا نہ بھیڑی وادیاں نوں
مسلم ہو کے نبی اوہ بن بیٹھا دیکھو اوس دی ذرا کذابیاں نوں

اوس سمجھیا سی من لین گے سب سُن سُن میری گلاں پاڈیاں نوں
ہویا قتل اوہ عہدِ صدیق اندر منزا ملی سی کل فسادیاں نوں

نام اوسدا رہا کذاب ہو کے دیکھو نبی دے بڑے عنادیاں نوں
منزور پاک رسول حبیب اللہ مسلم کر دتا قوماں ڈاہڈیاں نوں

بنی تغلب کے وفد کا آنا،

بنی تغلبی ہور عیسائیاندی آ کے قوم اسلام قبول کر دی
رہے کجھ انجیل دے اوہ پیروگلاں نہیں سی بہت فضول کر دی

کر دی عرض نہ اسی رسول منے ترک قوم نہیں کوئی اصول کر دی
سانوں دیو گے حق یاں تسیں ناہیں قوم رہے جے عمل معقول کر دی

دتا حکم رسول خدا سچے جیکر نہیں قبول رسول کر دی
سانوں ویر نہیں اوسدے نال کوئی جیکر حکم نہیں ہور عدول کر دی

مذہبی بہت آزادیاں ہین ایتھے جزیہ خوشی ہتھیں دین قبول کر دی
جزیہ ہے حفاظتی ٹیکس سرور لج گلاں اوہ قوم فضول کر دی

وفد نجران کا آنا اور اظہارِ خیال مصنف حالات زمانہ پر،

آیا وفد اک بڑا نصرانیاندا رہن والے جو سن نجران والے
راہب پادری ہور درویش عالم سینے نال صلیب لٹکان والے

وفد ٹھہرے ہور صحابیاندے ایہو سن مقام ٹھہران والے
ستر آدمی ٹولڑا بڑا بھاری ہو دن فرض نہ ادا مہمان والے

Marfat.com

نبی پاک ٹھہراوندے وچہ مسجد جلوے نبی دی ویکھدے شان والے
لئے وچہ مسیت ٹھہرا حضرت ملک ہین گواہ اسمان والے
بحث کرن دا جاندے دل چنگا ڈہنگ لا کے جال وچھان والے
کئی دن اوہ ٹھہرے مسیت اندر موتی چنے نہ کجہ قرآن والے
پڑھئے اسیں نماز ہن اج کیتھے ہین تھاں سارے مسلمان والے
پڑھ لئو نماز مسیت اندر عیسیٰ نبی دے لئیں ایمان والے
گرجالئی بنا مسیت نبوی کیتے کم صلیب لٹکان والے
اے پرلج کی سامنے ہے ساڈے گھیر سے وکھ ہے تے مسلمان والے
منے اللہ رسول قرآن تائیں کرے فرض ادا ایمان والے
حداں لج نہیں مکدیاں ایس تھاویں مجمے توہیں اصول نبان والے
پڑھدا ہے الحمد امام پچھے اہدے کم نے سب شیطان والے
آکھن پیرتے دلی نہیں ہوندے تے دولت مال تے پٹ دوان والے
کوئی کہن مقلدی غیر کوئی نویں وزن نے اج میزان والے
ایہہ وڈے مسیت پلید ہوندی پٹ دیوندے فرش والان والے
مسلم ایس نوں آکھنا کفر وڈا ٹٹ جان نکاح پیان والے
نسل اوسدی ہووے حرامزادی ایہہ جے بنے اصول فرقان والے
ربا بخش لے مینوں تے ہوا وہناں جیہڑے ہین ایہہ سبق پڑھان والے
پڑھ لئی نماز عیسائیاں نے بھڑکے جوش ناہیں مسلمان والے
اج ایہناں غریباں نوں وحی ہوئی ایہہ نے لوان قران بنان والے
گل نکل گئی حب رسول اندر بخش دین نماز پڑھان والے
بحث ختم نہ ہوئی عیسائیاندی آئے حکم رحیم رحمان دلے

خاطر کرن رسول خود آپ ہتھیں سبق ہین سچے مسلمان والے
علم وکھدے سن انجیل والا پکے پیدرتے سخت دھیان والے
نبی نال مناظرہ رہے کردے دردے آپنے طور سمجھان والے
آیا دن ایتوار دا جدوں اوتھے ہو گئے حیران عجران والے
جدوں نبی حیرانیاں ویکھیاں نے دیندے حکم رسول قرآن والے
سنکے ہوئے حیران اوہ سب بندے طور طرازے وکھری شان والے
پڑھی پھیر نماز عیسائیاں نے دسے نبی اصول ایمان والے
مسلم وڈ نہیں سکدا وچہ مسجد بھاویں منے اصول قرآن والے
حاجی بنے تے دیوے زکوٰۃ بھاویں روزے رکھے مجاہدے جان والے
کہندے ایہہ آمین بلند آکھے طور رکھدا رفع یدان والے
ہتھ بنھدا ناف یا ہک اتے عقدے کھولدا نویں قرآن والے
کٹڑ ہے وہابڑا ایہہ سنی شافی حنبلی کئی بنان والے
لکھاں نام مذموم خطاب دیندے وکھ نام رکھن مسلمان والے
کافر ہے منافقی بڑا پھاری کافر ایس نوں نال رلان والے
توبہ کرے نہ کوئی جے ایس گلوں ہندے سدا حرام اوہ کھان والے
توبہ توبہ ہے لکھ ہزار توبہ لکھاں ہین نے ایس بیان والے
یار وہنیں اصول ایہہ دین والے ایہو ہین فساد کران والے
آیا حکم نہ کوئی رسول تائیں اوہ سن دن نزول قرآن والے
چھڈ دین تفریق جے ایہہ بھونڈی جلوے تکدے نیر ایمان والے
مفتی ہیں نہیں دین دا کوئی یار وہ فتویٰ دین نہ کفر وٹان والے
کہندے پاک حبیب ہین آجاؤ حکم آئے نے گل مکان والے

آؤ فیصلہ منگئے رب کولوں سچے فیصلے رب جہان والے
کھلے آن میدان وچہ نبی اللہ آون سامنے ہن مجران والے
عبدالحارث تے عبدالمسیح سن ایہہ ہوش اڑ گئے چتر زبان والے
عہدنامہ دی دیکھ لئو نبی والا جلوے ہین اسلام دی شان والے
ذمہ دار بچان دے ہین مومن جزیہ ہون جے ادا کران والے
جزیہ دین نوں خود نہ ہون حاضر لین جان دی میٹھی زبان والے
زمیں اپنی دے رہن آپ مالک ٹیکس لگن گے نہیں لگان والے
برطرف نہیں پادری اساں کرنے بھاویں ہون نہ اوہ ایمان والے
ذجاں لنگھن نہ ایہناندی کھتیاں تھیں ایہہ لفظ نے عہد پیمان والے
ویکھن معترض ذرا تے شرم کھا کے ایہو عہد نے زور دکھان والے
تینوں راز حقیقتاں دسنے نوں بڑے رنگ نی لوک جمان والے
گل اوہناندی ٹھیک ہے یا میرے سمجھے نبی سن راز قرآن والے
فقہ صرف تے نحو دے درس کھلے اس تھیں ڈھ حدیث پڑھان والے
بہتے منطقی فلسفی باب کھلے بڑے بڑے استاد سکھلان والے
نوبت عمل آوندی کدی ناہیں سرگردان نے سدا گردان والے
نہ ای یاد رہندے ایہناں محنتاں دے جہ سگوں کھلدے باب بہان والے
عمل دیکھیں رسول دے توں سوہنے ایہو حکم نے خاص قرآن والے
سیرت پاک ہے کل حدیث اندر کی کریں گا فکر دوڑان والے
اک لکھ رجال دا نام آیا جیہڑے ہین حدیث اپڑان والے
منی گل ہے عالماں ساریاں نے گذرے بہت حدیث بنان والے
بلدی ایتھے دی گل ہے اک ہیتوں دساں تینوں ہیں یار ایمان والے

لیا حسنؓ حسینؓ تے فاطمہؓ نوں ہور نال اصحاب سبھ شان والے
ایتھے فیصلہ ربدی ذات کرسی کنب گئے کمزور ایمان والے
اوڑک عہدنامہ کیتا ظالماں نے بیٹھے قسمتاں دے خالی مان والے
فوجی خدمتاں دین نہ کدی ہرگز نہ ای لین دیگار ایمان والے
جبر دین وچہ ایہناں تے نہ ہوسی مسلم ہون نہ زور دکھان والے
مال جاندی فرض حفاظتاں نے جیہڑے قافلے ہون نجران والے
قبضے وچہ ملکیتاں سدا رہسن ٹیکس لاں گے نہ مسلمان والے
نہ ای توڑاں گے بت صلیب کوئی مسلم نہیں نقصان پہنچان والے
پڑھیں غور نہیں ذرا توں مسلماں نقطے سمجھ لے بھید ایمان والے
سو چوتھیں دی مومنو رب والے لیڈر ہوندے نے جوش دلان والے
کہندے ہین قرآن نہ سمجھ آوے مر گئے نے ہن سمجھان والے
اوہناں رازاں دے نگ نے اج لکھاں گذرے بہت تفسیر بیان والے
کوئی ہے غزوات دے سبق دیندا بہت ہین معراج سنان والے
اتنے علم تے دین دے اج سجن پڑھن والے نوں مار مکان والے
حاصل علم نہ ہوندے عمر ساری بھاویں کرے کوئی جتن جہان والے
آؤ مومنو دیاں میں پتہ پورا کیتھوں سمجھئے راز فرقان والے
سیرت دیکھ توں چھڈ دے ہوگلاں ایتھے سبق نی یار ایمان والے
نیکاں کیتیاں بہت ای محنتاں نے کیتے وضع قانون میزان والے
کیتی اوہناں دے سجدی کھوج بھاری بڑے معرکے ہین گھمسان والے
بڑے علم تے کوشاں بہت ہویاں ہوئے اک نہ کدی جہان والے
قول پاک رسول دا ہے سچا من دے کل نے سبق سکھلان والے

Marfat.com

کہیا پاک رسول خدا سچے میرے قول نے حکم قرآن والے
اکو ہون تے من لئیں قول میرا نہیں تے ہین اوہ آپ بنان والے
کہیا عائشہ صادقہ ہے سانوں خلق نبی دے ہین قرآن والے
بحر فکر اندر غوطے سدا ایں موتی ملن گے بڑے عرفان والے
چھڈ دئیں بریکیاں ساریاں نوں نالے حاشیئے بہت سمجھان والے
سیرت اتے اقوال خدا والے پردہ بھید تھیں ہین اٹھان والے
میری ایہہ دعا ہے رب میرے ہوون لفظ نہ کدی بہکان والے
ایہو تڑپ دے دلے وچہ یا اللہ جذبے بخش توں اک بنان والے

کوئی قول تینوں ایسا نظر آوے دکھیں حکم توں پاک یزدان والے
سُنت میری نوں چھڈناں کدی نا ہین بھاویں لکھاں ای ہون بہکان والے
بھید لبھنا ایں جیکر دین والا پڑھیں ترجمے سمجھ قرآن والے
ہن تے ترجمے بہت نے ہندا ندر کجھ ہین بریکیاں لان والے
پڑھ سمجھ تے سمجھ کے پڑھ اسنوں اوہا قلب نوں ہین برمان والے
سیرت اتے اقوال خدا والے پردہ بھید تھیں ہین اٹھان والے
میری ایہہ دعا ہے رب میرے ہوون لفظ نہ کدی بہکان والے
ایہو تڑپ دے دلے وچہ یا اللہ جذبے بخش توں اک بنان والے

آنا وفدمین والوں کا،

بھارا وفد اک بین بتیں ہور آیا آکے منیا اوہناں نے دین تائیں
مندر ذو الخلصہ اوہناں دا ڑا سی گڈ دتونے اوہدے مکین تائیں
اوہناں آپ بنایا او بت سوہنا آپے توڑ دے اوس حسین تائیں
مومن جگ نوں امن ہے دین والا رکھدا اوہ آباد زمین تائیں
روا داریاں دے سوہنے باب کھولے جبر پھیدا نہیں امین تائیں

بت اینا دی اوہنوں توڑ دتا پکا کر ایمان یقین تائیں
کعبہ بین والا ایہہ مشہور ہے سی کوئی ویکھدا اوسدے سین تائیں
مسلم کسے دا بت نہیں توڑدا اے ایہہ کجھ لوکسے متین تائیں
راکھا جگدے کل ہے معبداں دا صرف مار دا اے شیاطین تائیں
لوکاں وچہ سلامتی ونڈنے دا دتا سبق سرور مسلمین تائیں

بائبل اور اشعیا کا حضرت موت سے آنا

حضرت موت تھیں بائبل تے اشعیا نے آ اوہ قبول اسلام کردے
پائے اوہناں نے ریشمی کپڑے سی نبی پاک ایہہ پاک کلام کردے
لاہ دیو لباس ایہہ شوخیاں دے اونویں دور اوسب تمام کردے
نبی پاک چھڑاوندے وادیاں نوں پورا سادگی دا اہتمام کردے

نال اوہناندے منڈلی بڑی ہے سی نظر اوہنا نوں نبی اک عام کردے
جیکر آئے او سانوں رسول متن مردار واسطے ریشم حرام کردے
اس تھیں بعد پڑھاوندے نبی کلمہ پیش خاص توحید دا جام کردے
سرور سبق دیندے مسادات والے نبی سب دا نیک انجام کردے

Marfat.com

عامر اور اربد کا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کے لئے آنا

سارے عرب نے منیا دین سچا وکھو وکھریاں ٹولیاں آیاں نے
اے پر اوہناندے مرتبے سہن اوچے جنداں جنہاں نے کھول گھمایاں نے

ایہو جیہے دی ویڑے وچہ عرباں دلیں بہت کدورتاں چھائیاں نے
ویری اج وی بہت رسول والے دلیں جنہاں دے بہت برائیاں نے

عامر اربدے نال صلاح کیتی بڑیاں رکتاں اوہناں نے چائیاں نے
کر سکیا عرب نہیں قتل اسنوں اوہدیو چہ نہ کوئی بڑائیاں نے

چلو چلئے گل مکا دیئے ایہہ نہیں وڈیاں کوئی کمائیاں نے
گلاں وچہ پھساں گا نبی تائیں بڑیاں کیتیاں اوہناں چترائیاں نے

وار کریں توں سجناں ویکھ غافل گلاں اوہناں نے خوب پکائیاں نے
آکے پہنچدے کول رسول اللہ بڑیاں کیتیاں اوہناں صفائیاں نے

عامر نبی دے نال کلام کیتی اربد ہمتاں خوب ودہائیاں نے
اے پر حوصلہ اوسدا پیا ناہیں آیاں کم نہ کوئی وڈیائیاں نے

رہے جدوں ناکام بے پیر ظالم گلاں اوہناں نے پھیر بنائیاں نے
کہندے ذرا نویکلے گل سن لو اساں پکیاں کجھ پکائیاں نے

کہیا نبی کریم نے راز کی اے اجے ہویاں نہ کوئی صفائیاں نے
منوں پہلوں خدا نوں پھیر مینوں گلاں سچیاں اساں سنائیاں نے

گل تاں نویکلی سناں گے ہن ایہو سانوں اشارتاں آئیاں نے
لگا دا نہ موذیاں ظالماں دا واگاں گھراں نوں اوہناں نے پائیاں نے

عامر آکھیا تدوں غرور سیتی مینوں جگ وچہ بہت وڈیائیاں نے
اپنی فوج میں چاہڑ لے آوسانگا میرے ساتھیاں نے دھماں پائیاں نے

چڑھ آویگا فوجدا کٹک بھارا ہن شامتاں جان لو آئیاں نے
بڑیاں قوماں دا ایہہ سردار ہے سی اکھیں لال تاں اوس دکھائیاں نے

ہووے رب راکھا جسدا آپ یارو کی کرنیاں کسے چترائیاں نے
راہے وچہ مویا گھر پہنچیا نہ سچے رب نوں سب وڈیائیاں نے

اوڑک مٹ گئے نبی دے کل ویری اوپر عربدے رحمتاں چھائیاں نے
سرور پاک دا عرب مطیع ہویا ملیاں عرب نوں کل بھلیائیاں نے

شاعر دا قول

نبی پاک نوں نور دا تخت ملیا سر تے تاج اسلام دا جھلدا اے
من دا جاوندا عرب تمام اسنوں اثر دلاں تے ختم رسلدا اے

دیکھن آوندا باغ اسلام والا سوہنا جتھے نظارڑا پھلدا اے
بیکس اوہا یتیم غریب دکھیا بڑا بادشاہ عرب وچہ کل دا اے

جادوگر تے کہن مجنون جس نوں اس نے راز توحید سب کھلدا اے
سرور پاک رسول دے پاک جلوے دیکھ وہم انسان دا بھلدا اے

Marfat.com

دوسرا مقولا

دیکھو کل تاریخ انسان والی جلوہ نبی دا بڑا عجیب دِسدا
دشمن عرب وچہ جدوں ہے سی تدوں بڑا اسلام غریب دِسدا

ہویاں بند لڑائیاں نظر آیا سارے جگ توں عرب نجیب دسدا
ایہہ نہیں صرف اسلام قبول کردے بد تہذیب ہر اک با تہذیب دِسدا

بُت پوجنے تھیں بلکہ مڑے سارے نہ کوئی پوجدا اوتھے صلیب دِسدا
گئے بدل اخلاق اطوار سارے دین نبی دا بڑا حبیب دِسدا

جمع ہون سب جدی آواز اُتے ایسا کوئی نہ سوہنا نقیب دِسدا
ایسے علم عرفان تھیں ہوئے واقف صاحب ادب سرور ہر ادیب دِسدا

حضرت ابوبکر رضی اللہ کا نویں سال کے آخیر میں حج کرنا

نانویں سال ہجری دے آخیر تیکر جتے کتے ہے ہیسن مشرکین عربی
چھپ لک شرارتاں پئے کردے راہ روکدے رہے بے دین عربی

عمرہ رہے کردے نبی پاکؐ سچے نال آپ نے اہل یقین عربی
حج نہیں سی وچہ الج ہویا نہیں حج وچہ نور مبین عربی

ابوبکرؓ نوں حج دے دناں اندر بھیجن حج نوں نبی یامین عربی
حج کرن تے پتہ اولین جا کے کیہڑے رکھدے ویر لعین عربی

کردے جا طواف صدیق کعبے امن وچہ سی کل زمین عربی
کسے چھیڑیا نہیں صدیق تائیں مشرک دیکھدے رہے کمین عربی

دراصل سی ایہہ اک پیشگوئی جھکی ہوئی سی ہر جبین عربی
دسویں سال وچہ سرورا ہوئے سارے نبی پاکدے زیر نگین عربی

شاہان زمانہ کو تبلیغی خطوط

پہنچے جدوں حدیبیہ صلح کر کے رب آکھدا فتح مبین ہے سی
قول رب دا سمجھدے نبی اللہ کامل اپنوں بڑا یقین ہے سی

اللہ فتح مبین فرماوندا اے ایہہ قول سچا رب العالمین ہے سی
خطبہ آپ نے اک دن ایہہ دتا سنیا اوس دی جو ادھین ہے سی

رحمت جگ تے لے اسلام آیا رحمت رب والی ساڈا دین ہے سی
ویلا آگیا جگ تے ونڈ لئے ھن فضل ربدا دین متین ہے سی

کریئے اسی تبلیغ اسلام والی کفر جگ تے دیو لعین ہے سی
دعوت شاہاں توں آپ نے تدوں دتی جو کوئی وی شاہ قرین ہے سی

قیصر روم تے کسریٰ نوں بھیجیو نے عزیز مصر دی کول زمین ہے سی
شاہ حبش نجاشی نوں گھلیو نے خط لے جاندے مسلمین ہے سی

ہور عرب سردار سرحدیاں نوں جنہاں وچہ نہ کوئی مسکین ہے سی
چھیڑ دتا حضور نے ظالموں نوں کیتا آپ نے کم نوین ہے سی

Marfat.com

بسم اللہ دا پہلوں سی ہویا نازل اندر پاک کتاب مبین ہے سی
اوہو لکھیا خطاں دے وچہ سرور نبی پاک رسول امین ہے سی

صلح سے منافرت کا دور ہونا

اُچا نبی دا پاک مقام وسدا حسن خلق سی بڑا سرکار والا
بخشش کرم تھیں دین اسلام ودھیا جذبہ کھچدا سدا پیار والا

صلح ہے اسلام پھیلان والی اے پرکم ہوندا نیکوکار والا
کڑی شرط نہ صلح دی دل کھچے ایہہ طور ہے بڑے مکار والا

نفرت جنگ تھیں نبی نوں سدا ہے سی طرز نہیں سی کبر ہنکار والا
مسلم کدی مغلوب نہ کسے ڈٹھے آیا وقت نہ کدی دی ہار والا

لڑن مرن تے سب تیار ہے سن جوش بڑا اصحاب کبار والا
شرطاں ہار دی من دے نبی اللہ ایہہ طور ناہیں زوردار والا

جذبے جنگ دے دلاں وچہ ٹھاٹھ مارن پھیلے کیوں اسلام انوار والا
دلیں کافراں دے ویر مومناں دا سوچن دے نہ رنج غبار والا

ایہہ جوش سی دیئے مٹا مسلم کریئے خاتمہ نبی سردار والا
ہور کوئی خیال نہ جوش اندر نہ کوئی غور تے فکر وچار والا

کوئی دیکھدا حال نہ مومناں دا نہ کوئی دیکھدا خلق سرکار والا
کیسی پاک ہے زندگی نبی والی ویکھن نور نہ پاک دربار والا

جنہاں پھڑیا سی پلہ رسول والا چھڑھیا اوہناں تے نشہ خمار والا
پاک ہو گئے کل آلائشاں تھیں تکن ویری نہ رنگ گلزار والا

غور ویریاں تے کردا نہیں کوئی ایہہ بھید نہیں کوئی اسرار والا
ڈبے رہن قلوب وچہ دشمنی دے ہوش اوڈدا ہر ہشیار والا

ہوئی صلح تے مل کے بہن لگے میل جول جاں ہویا کنار والا
گلاں سن اسلام دا پتہ لگا سوہنا خلق اصحاب کبار والا

بدلن لگے خیال ناپاک بھیڑے امن ویکھدے پئے ستار والا
ویکھ زندگی پاک اسلامیاں دی دل مست ہوندا نیکوکار والا

آکھن بڑے نے ایہہ نجیب بندے ایویں دکھ پیا دتا آزاد والا
بن گئے اوہ سب غلام سرور پیندا جاوندا اثر سرکار والا

جنگ تبوک

اثر پیا اسلام دا عرب اندر منن لگ پیاں قوماں ساریاں نے
ذرے عرب دے جمع سب نبی کیتے ہویاں طاقتاں کھٹیاں ساریاں نے

قیصر کسریٰ دے والیاں غور کیتا گلاں سوچ کر اوہناں وچاریاں نے
خطرے پے گئے اوہناں دے دلاں اندر سوچ سمجھ کر دے اُستاکاریاں نے

اثر شام تے پیا ہے مومناں دا قیصر روم تائیں سوچاں بھاریاں نے
میری ہے تلوار دا زور بھارا میری دھاک نوں سب سرداریاں نے

کچل دیاں اسلام دی میں طاقت اہدے وچہ نہ کوئی دشواریاں نے
واہدا کل اسلام دا رک جاسی سوچ لیا صلیب پجاریاں نے

Marfat.com

اندر عرب دے پہنچیاں جدوں خبراں قیصر کیتیاں خوب تیاریاں نے
کٹھی ہوئی اے فوج جرار بھاری بڑیاں شیخیاں رومیاں ماریاں نے

ساتھی اوہنا دے عرب دے نصرانی پایا شور قوماں اوگنہاریاں نے
خطرہ ہور سی بڑا غسانیاں دا قوماں ہور دی جنہاں ابھاریاں نے

اینہاں خبراں نوں سن رسول اللہ کہندے ہن مصیبتاں بھاریاں نے
مسلم قوم نوں پھیر بچاں واہتے سچے رب اگے کیتی زاریاں نے

پھیر سد دے عرب قبیلیاں نوں گلاں ہور سمجھا پائیاں ساریاں نے
ویلا ہے سرحد تے روک دیئے نہیں تے پینیاں بہت دشواریاں نے

موسم گرم تے سفر ہے بہت لمبا فصلاں رب پکا سنگاریاں نے
بڑا سخت مقابلہ فوج دا اے سچے رب نوں قدرتاں ساریاں نے

حالات جنگ تبوک

عذر کر لئے کل منافقاں نے عذر نہیں ایہہ سہل انگاریاں نے
من لیندے سی عذر رسول اللہ بھریاں حیا تھیں خصلتاں ساریاں نے

کول بہتیاں دے نہیں سی مال کوئی سفر دور نہ کول دشواریاں نے
روندے پرتدے اوہ مجبور ہو کے ایہہ رب نوں گلاں پیاریاں نے

دتا اٹھ ہزار عثمانؓ نے وی ہور مال دی بہت بیوپاریاں نے
ہویا تیس ہزار دا جمع لشکر گھٹ جنہاں دے کول اسواریاں نے

ٹریاں یثربوں شام دی طرف فوجاں اللہ پاک نوں جو پیاریاں نے
الفت نال رسول دے نظر آوے جاناں نبی توں وار نثاریاں نے

بیٹھا باغ وچ اک سی یار سوہنا ملیاں نعمتاں جس نوں ساریاں نے
ڈٹھا دھوپ وچہ جاندیاں بنی تائیں ہویاں حب والی زور داریاں نے

چھڈ چھاں آرام دی اٹھ بیٹھاں بن لیاں اسوار ہوتاریاں نے
بیٹھاں میں آرام نہیں بنی دھپے ایہہ سکھ نہ اگ انگیاریاں نے

چوداں منزلاں طرف دمشق چلے حداں عرب دی ویکھیاں ساریاں نے
نبی پہنچ تبوک مقام کر دے ڈیرے لائے نے سب انصاریاں نے

دسیا کوئی مقابلے وچہ ناہیں ویری ہمتاں ساریاں ہاریاں نے
ویہہ روز اڈیک وچہ رہے حضرت راتاں ویریاں چھپ گذاریاں نے

ملک گیری نہ جبر دی ہوس کوئی نہ ای قیصری زور تیاریاں نے
ویلا چنگا سی جنگ بہانڑے دا سگوں دلے اندر خاطر داریاں نے

واپس ہون دا حکم رسول ہویا کیڈی دین اندر پاسداریاں نے
ایہہ پرنکیاں نال حکومتاں دے کرن عہد اوہ نہیں وساریاں نے

اطمینان ہویا دوہاں پاسیاں تھیں کنداں الفتاں نال اساریاں نے
جگ ہو گیا سارا غلام سرور قوماں ہور وی حب وچ ساریاں نے

حجۃ الوداع کا خطبہ

دسویں سال وچہ شرک تے کفر سارا ملک عرب تھیں کل ہی دور ہویا
مشرک رہے نہ حج نوں کرن والے اللہ پاک نوں ایہہ منظور ہویا

Marfat.com

حج کران توں چلے رسول اللہ جیویں حج دا خاص دستور ہویا
اِک لکھ تے چودی ہزار مسلم ساتھ نبی دا رب غفور ہویا

شرک عرب وچہ دسدا کتے نایں نور نبی تھیں بیت معمور ہویا
ایہو کعبہ سی جس تھاں نبی اللہ وعظ کران تھیں کدی مجبور ہویا

ویری کل اسلام دے دسدے سن پیدا تدوں ہی بڑ فتور ہویا
اج عظمتاں مومناں ڈٹھیاں نے شاں رب دا پورا ظہور ہویا

غربا ں دیکھیا۔ دیکھیا مومناں نے جہ اج سارا نور و نور ہویا
کامیابیاں مل گیاں نبی تائیں شک شبہ فتور سب دور ہویا

کامل ہوگیا دین خدا والا کامل نبی دا پاک دستور ہویا
ممک گیا جے کم رسول والا حاضر اج دربار غفور ہویا

ملیا ایہہ کمال نہ انبیاناں سوچو دوجے نہیں شعور ہویا
رہی لوڑ نہ نبی دے آونے دی کامل اج اسلام دا نور ہویا

مجمع ایہہ سبی رب دی یاد اندر الفت نال توحید بھرپور ہویا
رضا ربدی وچہ سرشار سارے لے اضی جنہاں تھیں رب غفور ہویا

مساوات دا بے نظیر عالم جس دیکھیا سی پُر سرور ہویا
بیت اللہ دا کرن طواف سارے آکھن شاہ کونین منصور ہویا

ایسے حج وچہ نبی دا پاک خطبہ سوہنا جگدے وچہ مشہور ہویا
آپ جبل عرفات تے اُٹھنی تے خطبہ پڑھن جیہو اپڑھن دستور ہویا

اندر منا میدان دے اس پلے مسلماناں دا کھلہ یا نور ہویا
سنو کی فرما دتا رے نبی سرور اہدا سمجھنا بہت ضرور ہویا

تاکیدِ اوّل

لوکو سن لینا گلاں میریاں نوں یاد رکھنا سدا تقریر ساری
میں نہیں جاندا اج دے بعد پھر وی تسیں دیکھو گے ایہہ تویر ساری

سمجھ لیا سی پاک رسول اللہ دھن تے ہوگئی عمر آخیر ساری
کامل دین دا ملگیا پتہ سارا دیکھو وچہ حدیث تحریر ساری

الیوم اکملت لکم دین کر کیتی حق نے آپ تشہیر ساری
ختم ہوگیاں نعمتاں نبی اوپر دیکھو وچہ قرآن تفسیر ساری

ہوئے ختم کمال نبوتاں دے نعمت بخشی اے رب قدیر ساری
حافظ آپ قرآن دا ہے اللہ دتی خبر بشیر نذیر ساری

لوڑ نبی دی رہی نہ آونے دی پوری ہوگئی اج تعمیر ساری
سرور آخری نبی رسول اللہ ایہو گل جے پُر تاثیر ساری

خطبہ کا حصّہ پہلا

تُسیں جاندے او کیہڑا دن ہے ایہہ یوم النحر ہے دن قربانیاں دا
یہ شہر الحرام ہے ماہ حرمت سچے رب والی مہربانیاں دا

[1] الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ترجمہ:۔ آج کے دن تمہارا دین کامل ہوگیا اور تمام ہوگئے آپ پر انعام الٰہی۔

پتہ دیو نے تساں نوں مومنو ہاں دیندا حکم ہے رب جہانیاں دا
تساڈے خون تے مال تے عزتاں سب حرمت یوگ ہے کل قرآنیاں دا

عزت والڑے تھاں اتے ماہ اندر عزت دار جیوں دن عرفانیاں دا
تویں مال تے عزتاں خون سارا عزت دار ہے جے مسلمانیاں دا

ملن والڑے او تسیں رب تائیں لیکھا ہوونا اے نافرمانیاں دا
پچھ گچھ اعمال دی ہوونی جے پتہ لگ جاسی نفس رانیاں دا

چھڈیا جاوندا اے اج سود سارا پہلوں چھڈ دے ہاں خاندانیاں دا
عبد المطلب دے پت عباس والا سرور معاف کردا حکمرانیاں دا

خطبہ کا حصہ دوسرا

سارے خون جہالت دے ہوئے جیہڑے بدلا اوہناں دا اج مٹاونے ہاں
سب تھیں پہلوں ربیع بن حرث والا بدلہ اوس دا دلوں ہٹاونے ہاں

لوکو اج شیطان مایوس ہویا اوہدا اثر ہن کل اڈاونے ہاں
تسیں بت نہ پوجو گے فیر ایتھے اوہدے زور نوں اسیں کھٹاونے ہاں

آکھے اوس دے کدی نہ لگنا جے رکھو یاد اے خوب سمجھاونے ہاں
عملاں بھیڑیاں تھیں ظالم خوش ہوندا نہیں بھلنا خوب جتاونے ہاں

بچ کے چلنا جے اپنے دین اندر اسی بڑی تاکید فرماونے ہاں
پھیر سنو لوکو ایہہ بھلنا نہ اسی سکھ دے سبق پڑھاونے ہاں

حق ہین تساڈڑے بیویاں تے اسی اوہناں نوں حق دلاونے ہاں
ایہہ رب دی پاک امانتاں نے حق تساں نوں ایہہ پہنچاونے ہاں

اوہناں[1] نال سلوک نت نیک کرناں سختی اوہناں تھیں دور کراونے ہاں
رکھنا بہت خیال غلام والا حکم رب دے خاص سناونے ہاں

کھانا اوہ دیہو جیہڑا آپ کھاؤ فرق وچہ لباس نہیں پاونے ہاں
سن لو لوکو گلاں ساڈیاں نوں سمجھ لیا جے اسیں سمجھاونے ہاں

مسلمان دا مسلم[2] بھرا ہوندا اسی پڑھ قرآن جتلاونے ہاں
بھائی تسی برابری والڑے او ذمے داریاں سیریں چکاونے ہاں

بھائی بندیاں دا سچا سلسلہ اے جوڑ بھائیاں دے اسی ملاونے ہاں
لینا نہیں بھرا تھیں کجھ جائز خوشی نال جے دے دلاونے ہاں

اچی نال آواز پھر نبی چھپن دسو اسیں پیغام پہنچاونے ہاں
شور گونجیا تساں پہنچاوتا اسی حکم بجا لے آونے ہاں

کامل ایہہ پیغام خدا والا اسیں سن کے سیس جھکاونے ہاں
تساں کیتا کمال پہنچاونے دا سرور جگ وچہ اسی لے جاونے ہاں

گذارش مصنف

ذرا پڑھو خدا دے واسطے پھر خطبہ ایہہ جناب رسول دا اے
پھیر پڑھو تے ایس نوں یاد رکھو مخزن ایہہ اک بڑے اصول دا اے

[1] وعاشروھن بالمعروف - ان سے بہترین سلوک معاشرت کرو۔ [2] کل مومن اخوۃ - سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

مساوات دی ایہہ تعلیم کامل سوہنا وعظ رسول مقبول دا اے
تھوڑا جیہا مضمون حضورؐ والا قصہ ایہہ ناہیں کسے طول دا اے

اج منا میدان دے بھاگ جاگے رتبہ ودھ گیا اوس دی ہول دا اے
خطبہ ایہہ ہمدردیاں نال بھریا جیہڑا سن دا پیا قبول دا اے

یاد رکھنا مومنو بھلنا نہ جرم بڑا اس حکم عدول دا اے
کامیابیاں دے گلے ہار سرور سر تے چھتر اسلام دا جھولدا اے

وفات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

لکھ چکا ہاں حالی کجھ نبیؐ والا کیویں ہوئی وفات حضورؐ دی سی
بنا ایس دے نہیں تکمیل ہوندی شوخی میری اے بڑے قصور دی سی

نیکاں بندیاں دی گلاں ساریاں تھیں مستی لبھ گئی کسے مخمور دی سی
شامت نال گناہاں دی دلے والی چھیڑی اپنی رگ ناسور دی سی

حجۃ الوداع تھیں آپ جاں ہوئے واپس کامل ہوئی کتاب امور دی سی
ہجری باراں ماہ صفر اخیر اندر طبع ہوئی ناساز حضور دی سی

دتا حکم سی فوج تیار ہووے جائے شام نوں تڑپ مامور دی سی
جھنڈا آپ اسامہ دے ہتھ دیندے عزت بڑی ایہہ نیک مزدور دی سی

بھاویں طبع حضور علیل ہے سی اے پر گل ایہہ بڑے دستور دی سی
ابوبکرؓ تے عمر کمان اندر مرضی ایہوای رب غفور دی سی

مساوات دا آخری سبق سی ایہہ شوکت شان نہ کسے مغرور دی سی
ڈیرے باہر مدینیوں فوج لائے حالت اوہناں دی اک معذور دی سی

حکم اجے نہیں ہویا سی کوچ والا ساعت آگئی کوچ حضور دی سی
حالت نبی دی ہوئی تشویش والی رک گئی روانگی دور دی سی

جمع کیتیاں بیویاں نبی اللہ حالت نبی دی کجھ مجبور دی سی
رہیئے گھر ہن عائشہ صادقہ دے خواہش دلوں ایہہ گو حضور دی سی

اے پر حق سی سب دی واریاں دا واری چل نہ سکے دستور دی سی
خوشی نال اوہ واریاں آپ دیون گل نبی دے ایہا سرور دی سی

سوہنا طرز سی بڑا رسول والا سوہنی نبی والی صورت نور دی سی
اسامہ زید دا سپہ سالار ہویا قبر شام وچہ اوس مشہور دی سی

تیمار داری

حضرت عائشہ کرن تیمار داری جھیڑے نال قرآن سن پیار کر دے
نبی پاکؐ نوں ملے تسکین وافر اوہ حب سی نال غفار کر دے

کدی ٹھیک ہوندی حالت بدل جاندی ظاہر نبی نہ کوئی اسرار کر دے
بیماری وچہ دی آپ امام بندے کم دین والا شاہ ابرار کر دے

گلاں بہت نہ کرن رسول اللہ رہے نال اصحاب دے پیار کر دے
پانی اک دن سرے پوان بہتا سر بن کے آپ ایہہ کار کر دے

نکلے حجر یوں باہر رسول اللہؐ مسجد وچہ اڈیک سن یار کر دے
پہلوں نبی نماز پڑھاوندے نے پھیر وعظ ایہہ خوش گفتار کر دے

Marfat.com

اک بندے نوں آکھدا رب اوہدا نبی گل ایہہ نال پیار کردے
پان تے چین بے آن کے پاس میرے ایہو پیش دونویں یار کردے
نبی کیتا اشارہ وفات دا سی سوچ بہت رسول دے یار کردے
در مسجد دے کر دھن بند سارے کھڑکی نال صدیق ہاں پیار کردے
سُن لین مہاجر ایہہ گل میری نیکی سدا رہو نال انصار کردے
اِک دن ہوئے حضور کمزور بیٹھے ویلا ہویا بلال پکار کردے
ابوبکرؓ نوں آکھوا امام ہووے ایہہ حکم کجھ سوچ وچار کردے
حکم ہور نوں دیو رسولؐ اللہ عرض اسی ہاں رب دے یار کردے
کہندی عائشہ آکھیا میں اوہا حکم فیر اوہ نبی سردار کردے
آیا نبیؐ نوں فر آرام اِک دن ذکر ایہہ نے وچہ اخبار کردے
ہوئی خوشی کمال رسولؐ تائیں شکر رب دا آپ سرکار کردے
کامیابی دا ویکھ کمال نقشہ سجدہ زور بار غفار کردے
دن ایہہ سوموار دا یار کہندے اسیں پڑھ حدیث اظہار کردے
ہتھ کسے دے آپ مسواک ویکھن خواہش اپنی ہتھ پسار کردے
مُنہ آپ مسواک تھیں صاف کر کے طرف ربی نظر پیار کردے
اَللّٰھُمَّ فِی الرَّفِیقِ الْاَعْلٰی آئی آواز مینوں کوچ جگ توں لہی دار کردے
عمر آپ دی سال تریٹھ ہے سی جدوں کوچ نے نبی مختار کردے
ہوش اُڈ گئے مومناں صادقاں دے سبھے سوچ وچار زار کردے
آکھن نبی وفات نہیں پا سکدے ایویں لوک نے سوچ وچار کردے
نبیؐ فوت ہوئے جیکر کوئی آکھے سر ودھ دنگا عمرؓ للکار کردے
آئے اپنے ای وچہ صدیق اکبر ویکھن شور نے نبی دے یار کردے
سکھ زندگی دے لے رب بھاویں اسی دین دا ہاں اقرار کردے
پا سہ رب والا اچنیا اوس بندے ابوبکرؓ سن کے حال زار کردے
اِس دے بعد فرماوندے نبی اللہ اسی راز اک ہاں آشکار کردے
کھڑکی رہ گئی کھلی صدیق والی پھیر حکم نے نبی سردار کردے
آپس وچ نت نیک سلوک رکھو عادت بری نہ کوئی اظہار کردے
وضو واسطے اٹھ نہ آپ سکے تدوں حکم ایہہ شاہ ابرار کردے
کہندی عائشہ ترم اوہ دل رکھن قرأت وچہ نے حال اوہ زار کردے
ابوبکرؓ ہی ہون امام آکھن حکم نبی اللہ زور وار کردے
حکم تیسری وار وی نبی دتا انسی چپ ہو نہیں تکرار کردے
حجرہ کھول مسیت وچہ پیر دھریا ویکھن ادا نماز نے یار کردے
ویکھ لیا سی نبیؐ رسول سچے عجز عاجزی ہین نے یار کردے
دتا نہیں کھلون کمزوریاں نے پشاں پرت آئے استغفار کردے
دوجے روز کمزور ہو گئے بہتے تکیہ عائشہؓ نال سہار کردے
جُثہ بن ہوئی نہ دیوندے عائشہ نوں اوہنوں چپ تے استوار کردے
اس دے بعد کہندی حضرت عائشہ اے بھار اپنا مجھ تے بار کردے
ساتھ چک گیا اج بندیاں دا وصل نال سچے کردگار کردے
اللہ پاک صلوٰۃ تے سدا بھیجیں نالے برکتاں خوب انبار کردے
مسجد وچہ اصحاب رسولؐ والے اندر غم نے سوچ وچار کردے
حضرت عمرؓ وی آ وجود ہوئے اوہ بھی پہنچ ایہہ للکار کردے
سارے یار پئے عمر نوں ویکھدے سن عمر نہیں میان تلوار کردے
حجرے عائشہ دے اندر ہوئے داخل پردہ رُخ تھیں چک دیدار کردے

دیکھن فوت ہو گئے رسول اللہ ؐ متھا نبی ؐ دا چم گفتار کر دے
موتاں دور نہیں اوہ یاں آپ اُتے مُنہ ڈہک پھر نظر پیار کر دے

مسجد وچہ آکے چڑھکے منبر تے پھیر ایہہ صدیق اظہار کر دے
سُن لئے جو نبی ؐ نوں پوجدا سی نبی پاک ؐ نے کوچ سدھار کر دے

جدا رب معبود ہے اوہ زندہ اسیں اوس نوں ہاں ہشیار کر دے
کیڈے جری دلیر صدیق رضؓ ہے سن ڈر دے نہیں مت عمر کوئی وار کر دے

کتنی عاشق سی قوم توحید والی پھیر مول نہ شور پکار کر دے
پھیر پڑھی صدیق رضؓ نے اوہ آیت رب پاک نے آپ اظہار کر دے

محمد ؐ اک رسول ہے سنو لوکو جویں گئے سب نبی ؐ وہار کر دے
جیکر فوت ہووے یاں کے قتل ہووے پھر جاؤ گے اڈیاں بھار کر دے

سُنیا جدوں فاروق رضؓ تے سب یاراں ورد ایس والا بار بار کر دے
کہندے موت رسول ؐ قرآن وچہ اے سرور ایویں ساں اسی تکرار کر دے

غسل جسد پاک اور ساعدہ بنی سقیفہ کا شور (ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل انا)

اور منتخب ہونا خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حجرے عائشہ رضؓ وچہ نہلان لگے ابوبکر رضؓ تے عمر رضؓ عثمان رضؓ سارے
اودھر ساعدہ بنی سقیف اندر گلاں کران لگے مسلمان سارے

جانشین ھُن نبی دا کون ہوئے دسے اوس دے کون نشان سارے
کہندے جنہاں قربانیاں کیتیاں نے اسیں سب نہیں کوئی انجان سارے

لوگ کہن قریش ہے حق ساڈا مسلم ہین ساڈے خاندان سارے
اسیں ہاشمی نبی دی ہاشمی سی سن لیا جے ہور بیان سارے

کہیا سُن کے ایہہ مہاجراں نے اسیں سُن کے ہوئے حیران سارے
مال جان سب اساں نے سداد تا پورے ہووندے رہے ارکان سارے

حق ساڈ ٹرا سب تھیں وڈڑا اے ایویں گل نہ پئے ودہاں سارے
کہیا سن انصاریاں ساریاں نے ساڈے دلیں دی ہیں ارمان سارے

اہل بیت تد زور دکھا آکھن ساڈے حق نے وچہ قرآن سارے
آپو اپنے جتھے دے نال رلکے گلاں ٹل لا کران کران سارے

تو تو میں میں تھیں ودھی للکار ہوئی پھیر دند طوفان مچان سارے
نیزے تیغ تے برچھیاں آگیاں پھر فکر مند ہوئے مسلمان سارے

اک نس کے پہنچیا پاس حجرے کیتے اوس نے آن بیان سارے
غسل دیندیاں چھڈ کے اُٹھ مٹھے ابوبکر رضؓ تے عمر عثمان سارے

حضرت فاطمہ کول سہن علی مولا رضؓ راز صبر دے پئے سمجھان سارے
پہنچے ساعدہ جدوں اوہ یار حضرت ویکھن شور تے دند مچان سارے

ہتھ کھلے کیتے وچ ٹولیاندے کوئی سُنے نہ کران دھیان سارے
شور غوغیوں کن پئے پانڈے سن اندر جوش سن پیر جوان سارے

Marfat.com

رنگ دیکھ بے رنگ فاروق اعظمؓ کر دیوندے لوک حیران سارے
ہتھ پکڑ صدیق دا بیعت کر دے شور گھٹے ادھے اک آن سارے

ایہہ دیکھ عثمان دی بیعت کر دے رک گئے سب جوش طوفان سارے
اصلی بیعت خاموش ہو گئے سارے دلیں رہ گئے سب ارمان سارے

علیؓ اوس تھاں نہیں موجود ہے سن کر دیوندے نہیں پیمان سارے
جمع ہو گئے ٹولڑے اک پاسے اصل بیعت رہے وچہ خلجان سارے

آئے پرت کے غسل رسول ہویا حجرے وچہ ای مل دفنان سارے
جنازہ نبیؐ دا پڑھن اصحاب لگے دو دونوں مل گھلوان سارے

وارو واری جنازہ سب پڑھن جا کے دوں دناں وچہ جا مکان سارے
پوجے نبیؐ دی قبر نہ جا کوئی کر دیوندے ختم امکان سارے

حجرۂ عائشہ صادقہ والڑا سی وڑ سکن نہ کدی انسان سارے
خلیفے نبی دے ہوئے صدیق اکبر مندے جنہاں نوں نے مسلمان سارے

انشاء اللہ میں اونہاں دا حال لکھساں قائم رہے جے ہوش تران سارے
مولا دیئں تسکین آرام مینوں صدقے نبی دے ہون ارمان سارے

دنیا وچ اس بڈھے نوں بخش دیویں چھڈ دیئں لینے امتحان سارے
وچہ آخرت سایہ رسول منگاں یار نبی دے رل چھڈان سارے

راضی ہوویں رسول دے سر صدقہ بھیڑے عمل نے وچ جہان سارے
اکو کم ایہہ نیک قبول کرلے پڑھن والڑے پڑھ سنان سارے

توں ای جوڑنا ایں آپے توڑنا ایں ایویں آکڑاں کرن انسان سارے
تیرے فضل تے کرم احسان ہیٹھاں پورے سرور دے ہوں ارمان سارے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا نکاح خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ سے

پنجی سال دی عمر رسولؐ والی شادی ہوئی جاں پہلی حضور دی سی
خدیجۃ الکبریٰ دے نال نکاح ہویا چالی سال دی عمر اس حور دی سی

ابراہیم توں سوا اولاد ساری پیٹوں اونہاں دے ہی ساری نور دی سی
پہلے ہجر توں سال تن فوت ہوئی ساتھی نبی دے خاص ظہور دی سی

پنجی سال گذار دے نال اوہناں بڑی زندگی ایہہ سرور دی سی
عمر نبی دی تدوں پنجاہ ہے سی جدا ہوئی جدوں صورت نور دی سی

عرب بہت نکاح سی نت کر دے چال فخر تے بڑے دستور دی سی
کیتا کوئی نکاح نہ نبی سوہنے گل ایہو ای پاک شعور دی سی

خدیجہ نبی دی اک سی بڑی طاقت سمجھ جنہاں نوں پاک امور دی سی
سرور اونہاں دے مرن دا دکھ ہویا ساتھن بڈھڑی اوہا حضور دی سی

نکاح دوسرا عائشہ صادقہ سے

جدوں حضرت خدیجہؓ وفات پائی عمر نبی دی پنجاہ سال ہے سی
مک گئے اوہ سکھ سب زندگی دے گھڑی دکھ دی بڑی محال ہے سی

ابوبکر صدیق کجھ دناں پچیوں کیتی ایہہ تجویز کمال ہے سی
بیٹی اپنی دتی نکاح اندر اجے نکڑی عمر اوہ بال ہے سی

Marfat.com

حُبِ نبی دا ایہہ ظہور سارا اوتھے لوڑ وڈی دیکھ بھال ہے سی
گھر رہی صدیق دے عائشہ تد سمجھ دار گونیک خصال ہے سی
سال اِک جاں ہجر توں بعد ہویا شرب وچہ نبی محرم حال ہے سی
سبھناں وچہ کنواری ایہہ صادقہ سی سرورِ نبی والی انگ پال ہے سی

تیسرا النکاح حضرت سودہؓ سے

حضرت عائشہ نال جد ہوئی نسبت سبانہن جوگ نہ سی گھر بار تائیں
مکے وچ ای من رسول اللہ بڑا فکر سی تدوں سرکار تائیں
سودہ اتے سکران دا پاک جوڑا گیا حبشہ سی چھڈ دیار تائیں
اوتھوں پرتے تے راہ وچ موئے سکران سودہ ڈھونڈی ولی قرار تائیں
تنگی وچہ سی گذرا وقات ہوندی ساتھی ملے نہ کوئی غم خوار تائیں
اوہناں عرض کیتی نبیؐ پاک اگے سانبھ لئو مینوں اوگنہار تائیں
حضرت سودہؓ دی عمر وی وڈی سی مشکل نہیں سی یار غفار تائیں
کیتا آپ نے نال نکاح اوہناں خالی چھڈیا نہ عرضدار تائیں
شامل ہوئی ازواج دے وچہ سودا مالدار کیتا سوگوار تائیں
پہلی بیوہ نوں سرورِ سوہاگ ملیا درجہ ہور نا دُنیا دار تائیں

چوتھا نکاح حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ سے

ہجرت بعد مدینڑے وچہ آئے ہویا سلسلہ شروع لڑائیاں دا
پہلے بدر دی جنگ دے وچہ ہویا جدوں سامنے بڑے قصائیاں دا
حفصہؓ عمر دی دہی ہو گئی بیوہ گیا آسرا ٹٹ کمائیاں دا
خُنین بن خذیمہ شہید ہوئے ٹولہ گھٹ سی مومناں بھائیاں دا
پہلوں عمر نے کول صدیق جاندے کردے ذکر مصیبتاں چھائیاں دا
پھیر عرض جا کران عثمان اگے فکر ہو ونداے وڈا جائیاں دا
کر لین نکاح کوئی نال اوہدے حکم ہے جے آئیاں آئیاں دا
کسے وجہ نہیں دوہاں انکار کیتا کھلا باب نہ کوئی صفائیاں دا
کھلا بھید تے نبی کریمؐ آیوں دتا مژدہ اساڈی مائیاں دا
ہجری تن وچہ ایہہ نکاح ہویا سرور رو کیا ہڑ تبائیاں دا

پانچواں نکاح حضرت زینب بنت خزیمہ سے

عبداللہ اُحدی جنگ شہید ہوئے پیچھے بیبی دے پُت جوان ہے سن
بیوی اوہناں دی زیب دی ہوئی بیوہ ٹٹ گئے سب مان تران ہے سن
والی کوئی نہ زینب دا رہیا باقی لوگ بہت تھوڑے مسلمان ہے سن
اندر غماں مصیبتاں رہن سارے کردے دکھاں وچہ پئے گذران ہے سن
بیوہ اتے یتیم دی پرورش دے آئے حکم سب وچہ قرآن ہے سن
اوہناں نال نکاح نے نبی کردے سرور اللہ دے جیوں فرمان ہے سن

Marfat.com

چھٹا نکاح زینب رضؓ نواسی عبدالمطلب رضؓ سے

عبدالمطلب رضؓ دی دہی دہی زینب بیٹی پھوپھی دی خاص رسولؐ دی سی
خاندان سردار قریش والا عزت شان نت جنہاں جھولی دی سی

زید حارث دا پت غلام ہے سی شان عرباں دی نہیں قبول دی سی
اوہدے نال ای اوہدا نکاح ہووے خواہش ایہہ رسول مقبول دی سی

بھائی زینب دا اوہ نہ آپ راضی ایہہ گل اک بڑے ای طول دی سی
آئی وحی تے پھیر نہ عذر ہویا کوئی وجہ نہ غیر معقول دی سی

زینب نے یدی جدوں نہ بھی آخر زید دتی طلاق فضول دی سی
عدت گذری تے نبی نکاح کیتا زینب عثمان دے وچہ پئی چھولدی سی

سن پنج ہجری دا ایہہ واقعہ ہے مہر بانڑی پاک رسول دی سی
چھڈی ہوئی وی بن گئی ماں سرور ایہہ بات اک نویں اصول دی سی

ساتواں نکاح حضرت جویریہ بنت حارث سے

غزوہ مصطلق دا ایسے سال ہویا بہتے عورتوں مرد اسیر ہوئی
حارث عربدا اک سردار ہے سی قیدی اوسدے لوک کثیر ہوئے

بیٹی اوس دی نام جویریہ دے پیر قید دی وچہ زنجیر ہوئے
حارث قوم دا بڑا سردار ہے سی فدیہ دین نوں با تدبیر ہوئے

ہوئے پیش جاں پاک رسول اگے خلق گلے والے گلوگیر ہوئے
سنے پیتراں دے مسلمان ہویا نبی پاک توں خاص بشیر ہوئے

بیوہ دہی دے وی اگوں بھاگ جاگے نبی اوسدے نے دستگیر ہوئے
حارث سونہدا نیک سی اوہ بیٹی نبی پاک والے دامن گیر ہوئے

فدیہ نبی خود دے آزاد کیتی پھیر پڑھا نکاح نصیر ہوئے
ایہہ دیکھ کے مومناں صادقاں دے جذبے میل والے شکر شیر ہوئے

قیدی چھڈ دتے اوہناں دی قوم والے خوشی کل جوان تے پیر ہوئے
سو ہرے نبی دے قید نہیں ہو سکدے سرور کل آزاد اسیر ہوئے

آٹھواں نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضؓ سردار مکہ سے

بیٹی ابوسفیان سردار والی ہے سی ام حبیبہ نام اوہدا
ہجرت کر کے حبش وچہ گئی ہے سی خطرے وچہ پے گیا اسلام اوہدا

خاوند اوہدا عبداللہ بھی نال ہے سی ہو گیا جد کم تمام اوہدا
ہے سی حبش وچہ اجے مقیم ہوئی آیا یثرب وچہ جدوں پیغام اوہدا

نبی لین نکاح پڑھا اوتھے شاہ حبش دتا مہر تمام اوہدا
سن ست وچ آئی سی وچہ یثرب سرور ہو گیا اُچا مقام اوہدا

Marfat.com

نانواں نکاح صفیہؓ بنت حیئی سے

سن ست وچ خیبر دی جنگ ہوئی مرگیا اک حیئی سردار ہے سی
لڑکی اوس دی صفیہ دے نام والی اندر قید اوہ دکھی لاچار ہے سی

کردے سدا یہود شرارتاں سی کیتی نبی کچھ سوچ وچار ہے سی
رشتہ زوج دا جوڑیئے نال اینہاں پاک نبی دا ایہہ پیار ہے سی

صفیہ محرم راز رسول کردے بیوی بن ہوئی عزت دار ہے سی
دتی ماں بناسب مومناں دی سرورِ نبی دا عجب اسرار ہے سی

نکاح دسواں حضرت ماریہ قبطیہؓ سے

ایسے سال وچ ماریہ قبطیہ نوں تحفے نال شاہ مصر بھجوایا اے
داخل حرم وچ نبی کریم کردے رب اوس تے فضل کمایا اے

ابراہیم فرزند رسول والا اوسے ماریہ نے ڈھڈوں جایا اے
نبی کوئی غلام نہ کدی رکھدے آیا جو آزاد کرایا اے

اندر ہے حدیث ارشاد نبوی جس لونڈی نوں کچھ سکھایا اے
پھیر کرے آزاد جے کوئی بندہ چنگا اوہ جس زوج بنایا اے

دونا اوس نوں اجر رب آپ دیسی نبی پاک نے آپ فرمایا اے
صفیہ اتے جویریہ لونڈیاں نوں پہلوں نبی آزاد کرایا اے

پھیر اوہنا دے نال نکاح کیتے خود نبی اے عمل کمایا اے
بھلا ماریہ نوں آکھن کیویں لونڈی پردہ نبی نے آپ کرایا اے

ملدا نفقہ سی نبی دے بعد اوہا جیڑا ہوراں نوں سدا دوایا اے
اینہاں گلاں تھیں جاپدا ہے سرور داخل نبی دے زوج کرایا اے

گیارھواں نکاح میمونہ رضی اللہ عنہا سے

ایسے سال میمونہ جو سہن بیوہ اوہناں نبی اگے عرض آن کیتی
نبی پاک نے من لئی عرض اوہدی نال بیویاں زیر فرمان کیتی

ایہہ عنیر قریش سن عرب والے نبی پاک نے وڈڑی شان کیتی
بہن اوہناندی گھر عباس دے سی ہی حارث دی پاک سلطان کیتی

حضرت خدیجہ تے زینب جنے یمدی نے عمر نبی دی چہ جان کیتی
دس سہن موجود وفات ویلے جنہاں سرور سی پاک زبان کیتی

مقولہ شاعر

ہوئے جگ تے بہت نے بڑے بندے جنہاں بہت ای بیویاں کیتیاں نے
ہوندا طور نہ برا ایہہ جگ اندر ایویں دریاں نے بھنگاں پیتیاں نے

ابراہیم تائیں سارا جگ منے اوہناں اک تھیں ودھ ای کیتیاں نے
موسیٰ اتے یعقوب داؤد والی بہت بیویاں جگ وچ ہیتیاں نے
حضرت عیسےٰ دا ہویا نکاح ناہیں ایہہ دسیا اوہدے مسیتاں نے
سرور ایہہ نہ کوئی الزام ہوندا گلاں کیتیاں جگ پلیتیاں نے

حضرت رسول کریمؐ کی زندگی کے غور طلب امور

کیوں اینیاں بیویاں نبی کردے پہلو دوسرا ایہہ سوال دا اے
وہم اونہاں دا بڑا پلید دسدا جذبہ شہوتی بُرے خیال دا اے
سوہنے حسن نوں کوہجیاں کہے جھیڑا بدبخت بھیڑا بھیڑے حال دا اے
پھیر دساں گا حال نکاح دا میں پہلوں وہم دا فکر کمال دا اے
پاک زندگی دے حصے تن ہے جے پہلا وقت جھیڑا پنجی سال دا اے
حصہ دوجا اے پہلے نکاح والا نبی جدوں شباب سنبھال دا اے
حصہ تیسرا بیویاں جدوں دسن ایہہ تے ہوندا وقت زوال دا اے
حصہ آخری عمر دا ایہہ ہے سی نبی پاک جد دساں نوں پال دا اے
سبھے جاندے نے لوگ جگ والے ہوندا وقت شباب وبال دا اے
گرم ملک وچ وقت شباب والا ہو جانو دا اے سولہ سال دا اے
ایس عمر تھیں پنجیں سال تیکر غلبہ ہوندا جوش اُبال دا اے
غلبہ وانگ حیوان دے تدوں ہوندا طور بدلدا بڑا خیال دا اے
ساری عمر کوں کر تباہ دیندا ھڑ روڈ دیندا بھیڑی چال دا اے
اے پر نبی دی شان نویکلی اے کوئی بشر نہ جدی مثال دا اے
تندرست جوانڑی نبی والی سارا ملک جتھے بھیڑے حال دا اے
اوتھے ڈولیا پاک رسولؐ ناہیں سوہنے پاک اخلاق وکھال دا اے
کہندے آپ نوں الامین سارے شہرہ نیکیاں وچہ کمال دا اے
اکھ پٹ نہ ویکھیا کسے ولے ڈھیر ہر تھاں حسن جمال دا اے
حصہ دوسرا نبیؐ دی عمر والا بعد پہنچیوں ۲۵ ای پنجی سال دا اے
اکی بیوہ دے نال نکاح کردے سال چالیاں جدا زوال دا اے
ورھے پندراں وڈڑی اوہ بیوی پیا فرق نہ کدی روال دا اے
سوہنی زندگی اونہاندے نال گذری پینٹھ سال دی نبی سنبھال دا اے
الفت ایسی سی اوہناندے نال لوکو کوئی بشر نہ کر وکھال دا اے
جدوں بہت جوان سن گھریں آیاں ذکر ہوندا خیر سگال دا اے
حصہ عمر دا ایہہ وہی دسدا اے نور چمک دا پیا جمال دا اے
آیا کدی خیال ناپاک ناہیں سرور نبی سب رکھ وکھال دا اے

ناپاک خیال معترضوں کو جواب

پنجاہ سال دی عمر زوال والا ویلا آجاوندا مارو مار کر کے
زور طاقتاندے سارے گھٹ جاندے سوچ لے انسان وچار کر کے
پنجی سال مجرّدی وچہ لنگھے پنجی بڈھڑی نال پیار کر کے
ایڈا پیار ڑا روپ وی ہے کدرے دسے کوئی شعور بیدار کر کے

بڑے بھیڑیاں آکھیا شہوتی نے بھیڑ دسیا قول مردار کر کے
نہیں عقل تھیں سوچیا ظالماں نے مر گئے نے جگ بیزار کر کے

ذرا زندگی ویکھدے نبی والی ہوش عقل تائیں استوار کر کے
اک اک واقعہ پیا جھٹلاوندا اے جو کجھ آکھدے منہ کھلار کر کے

قیدی اتے داروغہ نے جیل اندر کم کرن پئے خوب سنوار کر کے
بندی ہووندا وچہ مصیبتاں دے سرور من دے لوک سردار کر کے

نبیؐ پاکؐ کی خواہشات کی قربانیاں

اک بات پئی ہور ایہہ دسدی اے قابو وچہ کل خواہشاں ساریاں نے
رہندے آپ گو جگ دے وچ ہے سن چیزاں دنیوی نہیں پیاریاں نے

وکھو وکھرے حالدے وچ اینہاں گھڑیاں خوشی دے نال گذاریاں نے
بڑی بیکسی وچ یتیم ہونا بھل جاندیاں تیز طراریاں نے

بادشاہی جاں ملے تے بڑی طاقت آجاندیاں سکھ دی واریاں نے
بادشاہ یتیم تھیں آپ ہوئے طرزاں بدلیاں نہیں سنواریاں نے

کھان پین لباس نہیں بدلیا اے نہ ای بدلیاں کوئی اسواریاں نے
اوہو سادگی سب گھر بار والی کوئی وکھری نہیں سرداریاں نے

سگوں بادشاہ ہو کے نبی اللہ کل خواہشاں دلوں دساریاں نے
ساتھی ہوئے سن سگون غریب والے سارے جگ والی خاطرداریاں نے

شاہی چھڈے کے ہو فقیر جانا اہدے وچہ نہ کوئی دشواریاں نے
شاہی کردیاں وانگ فقیر رہنا اندر ایس دے بڑی خواریاں نے

دولت مال دی کر سخاوتاں جو۔ لونڈ دیوندے سب نوں ساریاں نے
اے پر آپنا جھٹ لنگہان واہتے گلاں ایہہ نہ کدی پیاریاں نے

اکھین سامنے ہولدیاں اوہ چیزاں بھکاں فطرتی جنہاں ابھاریاں نے
لالچ کدی نہ اوہناں دا کجھ ہویا نقد ملدیاں نہیں ادہاریاں نے

شاہی جدوں مدینے دے وچ ملدی گھراں وچ نہ زینتاں ساریاں نے
پھوڑی منجی سی بستر انبیؐ والا چیزاں ہور نہ کوئی کھلاریاں نے

گھڑا پانی دا اک سامان بدلے راتاں بھگیاں سدا گذاریاں نے
گھریں نبیؐ دے اگ سی کدی بلدی ستو نال کھجور دے یاریاں نے

خواہش سکھ دی ہوندی جے نبی تائیں ایہہ نہیں کوئی مشکلاں بھاریاں نے
بیت المال سی آپ دے وچہ قبضے بھلا دسو کھاں کوئی دشواریاں نے

حاضر ہر شے سب اصحاب کردے جاناں جنہاں نے نبیؐ توں واریاں نے
اچی نظر سی پاک رسولؐ والی نہیں خواہشاں کدی سنگاریاں نے

غالب ہوئی جے کدی وی کوئی خواہش سارے سکھاں اپر لتاں ماریاں نے
سکھاں دکھاں وچہ لنگ گئی عمر ساری کی خواہشاں بھلا وچاریاں نے

جیویں چھڈیاں خواہشاں اوس ویلے جدوں کل قریش ابھاریاں نے
تیویں اج جد رب نے بخشیاں نے نہیں کیتیاں کدی پیاریاں نے

اینہاں گلاں تھیں پتہ ایہہ لگ دا اے عجب نبیؐ والی منصب داریاں نے
نسبت اونہاں دی کی ہے نبیؐ اگے جو خواہشاں رکھدے بھاریاں نے

مال دھن دی غرض نہ دلے اندر نہ ای حسن والی خاطرداریاں نے
سیرت پاک رسولؐ دی عجب سوہنی سرور نال خدا دی یاریاں نے

زبانِ بیویاں خواہشاتِ نفسانی سے نہ تھمیں

گل تمیری فیصلہ کرن والی آیا جس دا ذکر قرآن اندر
سکھی ہو گئے نال غنیمتاں دے نالے سودے وی رکے دُکان اندر
پاک بیویاں نوں خواہش ہوئی پیدا رلکے بیٹھ صلاح پکان اندر
عرض کردیاں سب اکٹھیاں نے اسیں نبی جی نہیں وہیان اندر
مسلمان ہاں اسی وی نبی اللہ دکھان وچہ ہاں اسیں جہان اندر
نہیں اجے جواب سی نبی دتا بھیجی اللہ نے وحی قرآن اندر
جیکر تھکھ کچھ ساز سامان دی اے زینت چاہندیاں ویکر جان اندر
سوہنی طرح میں کراں گا سب رخصت ایہو حکم ہے پاک قرآن اندر[1]
اُلفت نبی نوں بیویاں نال جیسی جیہڑی ڈٹھی نہ کسے انسان اندر
حق منگدیاں جدوں اوہ بیویاں نے پے جاندیاں نے امتحان اندر
خواہش مند سب جگ دے مرد ہوندے ویکھن بیوی نوں اپنی شان اندر
خواہش نفس دا کوئی خیال ناہیں ایتھے ہو رہے کچھ فرمان اندر
جے کر اللہ رسول دی غرض ہے جے روز آخر جے ہے ایمان اندر
کرو یاد سب رب دی آیا تانوں گلاں حکمتی دھن دھیان اندر
غرض اللہ تے ایہہ رسول دی اے آور رب دی تدوں امان اندر

حالت مومناں دی جدوں ہوئی اچھی دولت آگئی ہر مکان اندر
نہیں نبی دی زندگی ذرا بدلی رنگ بدلیا نہیں ارمان اندر
فیر پہنچیاں پاک رسول اگے وڈی بارگاہ شاہ سلطان اندر
دولت مال ہو ونڈدے سب تائیں فرق وسدا نہ مسلمان اندر
حصہ مال غنیمتی ملے سانوں دادھا کردھن کچھ سامان اندر
آکھو اینہاں نوں اے حبیب میرے لغزش آئی جے کچھ ایمان اندر
آؤ دیاں لین ساز سامان سارے اے پر رکھو نگاہیں مکان اندر
جاؤ جگ دے تسیں سنگار لیکے رہ جائے نہ کسر ارمان اندر
کہندے آپنے نیک ہے اوہ بندہ نیکی کرے جیہڑا خاندان اندر
ایہہ گل کی گڈوا اوہ موہوں شہوت ہوندی اے جدے دھیان اندر
ایتھے حکم ہوندا کرو گھر خالی جیکر چاہے کوئی گمان اندر
مطلب ہور ہے اونہاندے رکھنے دا اوہ وی ہے موجود قرآن اندر
تاں پھر دیکھ لینا نیکی دا لیا ندا بدلہ ملے گا بڑا میزان اندر
پڑھو یاد رکھو گلاں ساریاں نوں جو کچھ نبی دے ہلے فرمان اندر
وس دتڑی غرض ہے رب سچے صاف گل ہے ایہہ[2] بیان اندر

---

[1] یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ۝ اے نبیؐ بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو۔ تو آؤ میں تمہیں سامان دوں اور تمہیں اچھی طرح رخصت کر دوں۔

[2] وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِكُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ

Marfat.com

دوجی گل نہیں کوئی رسول والی جیہڑی ہوندی اے کسے انسان اندر
سکھو نیکیوں کرو تبلیغ ہردم رہو لگیاں دین سکھلان اندر
بیوی خاوند دی غرض ملاپ والی نہیں غرض کوئی بڑی جہان اندر
سوہنے خلق اخلاق زنانیاں دے پیاں جگ نوں اوہ پہنچان اندر
جا پچھ لے بیویاں میریاں تھیں تینوں دس کے اوہ سمجھان اندر
حضرت عائشہؓ تھیں بہتا دین ملیا ہور دوجیاں تھیں قرآن اندر
ادھا حصہ اے جگ وچہ عورتاں دا اثر جہاندے بڑے جہان اندر
کرناں نبی نے ایہہ سدھارے سبھ جتھوں نیکی ایہہ امکان اندر
نبی شہوتاں روک دے بندیاں نوں خواہش دسے نہ اوہناندی جان اندر
نبی پاک دی خانگی زندگی وچ سوہنا نقش سبھی سدا ایمان اندر
خوشی گھراں وچ لبھدی تاں یارو بیوی نیک جے ہووے مکان اندر

غلط راہ تھیں روکیا پاک اللہ پھس جاوے نہ ساز سامان اندر
ایہو کم جے نبی دے گھراں اندر حکم ربدا ہے قرآن اندر
اے پر نبی دی غرض نبی بہت اوچی معلمات ای پئے بنان اندر
مسئلہ پچھدی کدی جے کوئی عورت نبی اوس نوں چا اپڑان اندر
بیوی خاوند دے ہور اخلاق سارے پہنچے اونہاں تھیں سارے جہان اندر
وکھو وکھریاں ہون طبیعتاں جے وکھو وکھرے ہوں ایجان اندر
کدی ہوئی نہ نبی ہے کوئی عورت رہندی مردے ہے فرمان اندر
بیوی اک نہیں ایہہ سنبھال سکدی بڑی لوڑ سی دین سکھلان اندر
پھیر آخری نبی نوں لوڑ بہتی رہنے ربق نے جدے جہان اندر
جیکر ایتھیاں بیویاں ہوندیاں نہ کسر رہجاندی مسلمان اندر
نبی عورتاں دا سچا نبی یارو نور نور سی نوع انسان اندر

اخلاق نبویؐ پر تبصرہ

سنت نبی دی لوک پکار دے نے اے پر سنت دا نہیں خیال کوئی
پنجی سال گذارے تجردی دے عفت وچ گذارے سال کوئی
سنت ایہہ سی رکھئے اک بیوی آوے شہوتی نہیں اوبال کوئی
انے جے اصل قانون اسلام والا رکھے اکی نوں سدا خوشحال کوئی
جائز ہے اولاد دے واسطے اوہ دوجی بیوی جے کرے خیال کوئی

عالم گیر اسلام دا دین سچا سوچ سمجھ کرے استعمال کوئی
پنجاہ سال تک نال اک بڈھڑی دے دسے خوب پیار نبھال کوئی
بڈھے ہوندیاں تک نہ ہوش آوے کھچے کدی نہ حسن جمال کوئی
جیکر لوڑ پیندی کسے خاص تائیں ہووے بانجھ دا کدی رکھوال کوئی
لوڑاں قوم دیاں جدوں پیندیاں نے جنگ وچ ہو جائے نڈھال کوئی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۸) کَانَ لَطِیفًا خَبِیرًا ۝ اور اسے یاد رکھو تو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتوں اور حکمت سے پڑھا جاتا ہے - اللہ باریک باتوں کا جاننے والا خبردار ہے -

Marfat.com

مرد گھٹ جاندے رناں ودھ جاون رہ جان یتیم بے حال کوئی
اوس وقت زنانیاں سانبھنے دا کرے حب جے اوہنا ندینال کوئی

بھیڑے جذبیاں وچہ پے جان دا لا جھوکے کھاوندی وچہ جنجال کوئی
اے پر حکمتاں والڑا نیک بندہ نہیں بھلدا اے اعتدال کوئی

اج یورپی ملک دے بندیاں نوں پئے تھوڑے نہیں ہین وبال کوئی
کردے قوم دا نہیں علاج بھیڑے بھاویں نت ای کھڑے اودہال کوئی

پھیل جاندیاں بہت بدکاریاں نے دیکھے اوہناں والے مندے حال کوئی
لنڈن وچہ ہزار حرام زادے ہوندے وچہ ہفتے ایہہ ہے حال کوئی

ماں بیوے جہناں دا پتہ ناہیں نہ ای دسدا کدی رکھوال کوئی
پالن واسطے اوہناں وچاریاں دے دیکھے بڑے وڈے جما کے ہال کوئی

نال خواہشاں تنلیاں وچہ جہناں چلی کدی نہ سدھڑی چال کوئی
پیشہ کردیاں پھرن حرام کاری کڑھدا دل نہ رنج دے نال کوئی

اے پر بھڑک جاندے دوں بیویاں تے سوچے فلسفی کی مجال کوئی
بھیڑے بھاگ نے اوس بیمار والے کرے دوا نہ جو استعمال کوئی

ہر امر نوں رکھیا مرتبے تے سمجھو نہیں قرآن محال کوئی
زنا کاری دے دو علاج دسے نسخے دوجے رکھے سنبھال کوئی

ودھ بیویاں کردے لوڑ ہووے رہ جائے نہ کدی بے حال کوئی
کسے بیوی تھیں نہ نباہ ہووے دیوے نال طلاق نکال کوئی

منہ چاہڑ دے رہے دوا دلوں کیتا کدی نہ کسے خیال کوئی
آخر سوچن گے کدی تے عقل والے پیدا ہودیگا جدوں سوال کوئی

سدا رہے رسول کریمؐ بچدے خواہش ڈٹھی نہ کسے روال کوئی
بڈھے ویلڑے ویکھدے عورتاں اوجدی نہیں موجود مثال کوئی

راہ عمل دا دسیا جگت تائیں سوچے غور کر کل احوال کوئی
سنت نبیؐ تے چلنا بڑا اوکھا سرور دسے تے بھلا وکھال کوئی

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر ایک نظر

سوہنی شان محبوب خدا والی شافی پاک جو سارے جہاندے نے
وکھو وکھ نمونیاں وچہ سوہنے ہادی کل ای نوع انساندے نے

گذرے آپؐ دے کلیاں سال پنجی پنجی بڈھی دینال احساندے نے
نیکی وچہ مشہور سہن عرب اندر جھکے کدی نہ طرف میلاندے نے

نفرت جنگ تھیں سدا سی آپؐ تائیں کدی پئے نہ وچہ گھمساندے نے
جتھے شغل سن سدا لڑائیاں دے لڑدے لوک سدا عربستاندے نے

جنگ سدا ای سامنے نت رہندے چالیس برس پُرامن گذراندے نے
کدی جنگ وچہ ہوئے نہ آپؐ شامل کردے صلح دے کم احساندے نے

پئی دین نوں لوڑ جد لڑن والی جوہر نظر آئے وڈی شان دے نے
بڑے بڑے بہادراں شرم کھادی ہوش اڑ گئے ویکھ انسان دے نے

نسے بارہ ہزار حنین اندر منہ پھرے ہر اک پہلوان دے نے
کلے ویریاں ول وہدے جاوندے سن نعرے ماردے وچہ میداندے نے

پہلی زندگی نے دسیا ایہہ سانوں نہیں جنگ تائیں چنگا جان دے نے
پچھلے واقعہ نے اظہار کیتا بڑے آپؐ شجاع جہان دے نے

کیسا مجب سی پاک شباب نبوی جیہڑا بڈھڑی نال گذالن دے نے
قومی لوڑ سجد سامنے آن ہوئی ویلے بھاویں نہ زور ترآن دے نے

دس بیویاں رکھ کے دس دتا طاقت ورا وہ نبی رحمٰن دے نے
نہیں آپ نامرد یا کم طاقت قدر دان ای قدر پہچان دے نے

نیکی قدر دانی ہمت والیاندی ایہہ سب لوک جہانڈے جان دے نے
قابل قدر تلوار نہ چکنا لے جدوں زور ہوندے پہلوان دے نے

جواں مرد نے طاقتاں والڑے نے عفت دار جوہر پاسبان دے نے
آپ نہیں غلام جے شہوتاندے تابع نہیں خیال شیطان دے نے

دوہاں رنگاں وچہ آپ نے مرد کامل نہیں آپ کمزور ترآن دے نے
نہ ای آپ غلام نے خواہشاندے سرور پاک رسول سجان دے نے

عورتوں کی شان بلند کرنا

برا حال سی جگ وچہ عورتاں دا ساتھی کوئی نہ بہت لاچاریاں نے
بھیڈاں بکریاں وانگ زنانیاں دا ئل کوئی نا ہیں اوگنہاریاں نے

بیوہ ہون تے کوئی نہ تہند بیلی ہو جاندیاں جگ نکاریاں نے
دوجی ذات دی نوں کوئی نہ بچھے رہن رونڈیاں سدا کنواریاں نے

ملے کسے نوں کدی طلاق جیکر ساری ٹٹ جاندی رشتے داریاں نے
لونڈی ہو کے کوئی جے ہتھ آوے کرے کوئی نا ہیں خاطر داریاں نے

وارث بنن نہ عورتاں جگ اندر کر دے مرد سب تیز طراریاں نے
دھیاں جدیاں نوں دین آپ تھیں اندر کھپڑے نہیں پیاریاں نے

ایہناں نفرتاں وچہ بے حال ہو دن پھرن لاندیاں صدای یاریاں نے
درجے اوہناں نوں دین رسولؐ سچے جیہڑی ہیگ جہان سماریاں نے

عزت سب دی کران رسولؐ قائم کر دتیاں بہت پیاریاں نے
رہی کوئی نہ غماں تھیں چھوڑا تیتھے ہو یاں دور سب جگہ بیماریاں نے

عمل کر کے نبیؐ دکھا دیندے تاں وی دیکھ لو بہت بیزاریاں نے
بیوہ بیکساں پھیر سہاگ پائے لیاں سراں تے پھیر پھلکاریاں نے

کر دے نبیؐ آزاد نے لونڈیاں نوں پھیر کر نکاح سنواریاں نے
ام المومنین رضؓ بنی طلاق والی درجے پالئے اوہناں نکاریاں نے

جے کر پاک رسولؐ نہ عمل کر دے کیویں بچدیاں ایہہ بیچاریاں نے
نفرت آپ دے عمل نے دور کیتی ماناں بن گیاں اوگنہاریاں نے

بیوہ تے مطلقہ پاک ہو یاں سچے نبیؐ والی استاکاریاں نے
دتا نبیؐ بچا سب لڑکیاں نوں بن گیاں اوہ بہت پیاریاں نے

حق مہر لائے ذمے خاونداں دے وارث کر کے سب کھلاریاں نے
کڈھ دتیاں کل ذلالتاں تھیں دھو دھلا کے کل نکھاریاں نے

عورت ذات والی عزت ہوئی قائم پھیر نہیں کسے دھیاں ماریاں نے
سرور نبیؐ نے کر کے مہربانی نال مرد کیتی حصے داریاں نے

Marfat.com

عورتوں کے راہنما حضرت محمد رسول اللہ صلعم

قوماں دوجیاں من اسلام تائیں بھائی بندیاں دی حقدار ہویاں
گھیرے رسم رواج دے وچہ قوماں دیکھ جنہاں نوں سب سرشار ہویاں
بندی کیویں برادری مسلمانی قوماں دسدیاں بے مہار ہویاں
دتا پاک رسولؐ نے بڑا درجہ اندر جگ ایہہ پھیر سردار ہویاں
اک ماریہؓ اک جویریہؓ بھی بیوہ ہو کے بھی عزت دار ہویاں
درجے مل گئے سب برابری دے داخل نبیؐ دیوچہ گھر بار ہویاں
ایہہ کم سن بڑے کمال والے قوماں ساریاں گلے دا ہار ہویاں

مرد خوشی دے نال نہال ہوئے نالے عورتاں سب نثار ہویاں
ملدی کیویں برابری عورتاں نوں جو بری رسم تھیں بہت بیزار ہویاں
عورت ذات دے بہت ای سہن جھگڑے دکھاں نال سن ایہہ لاچار ہویاں
یہودی تے عیسائی زنانیاں دی نبیؐ پاک دے عمل تھیں پار ہویاں
شامل نبیؐ ازواج وچہ کیتیاں نے رسماں کل ای سب بیکار ہویاں
ایسی عورتاں دی عزت نبیؐ کیتی جگ وچہ سی زیرا دبار ہویاں
سرور پاک رسولؐ دے کم سوہنے رحم ہیٹھ سچے کردگار ہویاں

عادات واخلاق نبوی صلے اللہ علیہ وسلم

خلق عادتاں نبیؐ دی سوہنیاندی کھچی عائشہؓ بڑی تصویر سوہنی
جویں ہے قرآن کل زندگی دی دسے سب تھیں بڑی تدبیر سوہنی
علمی رنگ تعلیم قرآن والے عملی زندگی پاک بشیر سوہنی
سوہنے خلق اخلاق تے کم سوہنے اندر جگ دے جدی توقیر سوہنی

عمل نبیؐ دے ہین قرآن والے کیتی صادقہ ایہہ تفسیر سوہنی
عملی زندگی توں رسولؐ والی جس تھیں ودھ نہ کوئی تصویر سوہنی
مسلمان دی زندگی واسطے جے ایہو زندگی بدر منیر سوہنی
سرور سوہنیاں دے سردار سرور رنگ رنگ دی پاک تنویر سوہنی

نبی کریمؐ کے ہر کام میں سادگی

عادت خلق اندر روح سادگی دی الفت نال مخلوق حضورؐ دی سی
ہر طرح دے کم خود آپؐ کر دے عادت سدا ای ایہہ ستور دی سی
چوندے بکریاں موجڑے گنڈلیندے یاراں نال سب طرز مزدور دی سی
آپ نبیؐ دی سہن تے بادشاہ دی عادت ہر اک پاک ظہور دی سی

نیکی فطرتی ہور اخلاق سوہنے الفت نال دسدی صورت نور دی سی
مدد دیوندے گھراں وچہ بیویاں نوں ہوندی نظر نہ کدی غرور دی سی
سودا آپؐ خریدے آوندے سن کر دے سدا ای مدد مجبور دی سی
پیشہ نہیں ذلیل ہے آپؐ کہندے عزت گھٹدی نہیں مزدور دی سی

موچی درزی تے اک مزدور ہوندا وانگ غنی دے نظر حضورؐ دی سی | عزت پیشے دی کرن مقبول سرورؐ رحمت بڑی ایہہ نبیؐ غفوردی سی

بے تکلفی

تکلف آپؐ دے کسے نہ کم اندر پچھے بیٹھا ونڈدے جدوں سوار ہوندے
قیس سعد دے پُت بیان کیتا مالک جانوراں دے حقدار ہوندے

کسے مجلس دے وچہ جاں پہنچدے آپؐ کھڑے دیکھ اصحابؓ کبار ہوندے
کر دے نبیؐ پسند ایہہ طرز ناہیں کہندے عجمیاں دے اطوار ہوندے

ہیں تے بندیاں وانگ ہاں اک ٹنڈ کھاناں بشر دے جیویں اہار ہوندے
اسیں بندیاں وانگ ای بیٹھنے ہاں ہی بھگتیں ہاں لاچار ہوندے

ہتھ چمنے نوں کوئی اگاں ہویا ایہہ دیکھ کے آپؐ بیزار ہوندے
ہتھ پشاں ہٹا فرماوندے نے عجمی شاہاں دے ایہہ وقار ہوندے

دعوت کدی غلام وی دے جیکر بڑے شوق تھیں آپؐ تیار ہوندے
بہندے نال غلام دے کھان کھاتا اندر دل نہ سوچ وچار ہوندے

گلاں بہت نہ مجلساں وچہ کردے گل کم دی تھیں سرشار ہوندے
اگے پچھے وچہ دوستاں رل ٹردے اگاں ودھ نہ تیز رفتار ہوندے

مل جل کے وچہ اصحاب بیٹھن کسے شان دے نہیں اظہار ہوندے
کسے اوپرے نوں پچھاں پوے اکثر کیہڑے ہین رسولؐ مختار ہوندے

گوڈا آپؐ دا ودھے نہ دوستاں تھیں بیٹھے جس تھاں آپؐ دے یار ہوندے
گل آپؐ نہ کسے دی ٹکدے سی سُن دے غور تھیں نال پیار ہوندے

ہسدے لوگ تے آپؐ مُسکا دیندے وانگ موتیاں دند اظہار ہوندے
ٹھر ٹھر کے آپؐ کلام کردے ہر وقت سی نرم گفتار ہوندے

تیز ٹرن دی آپؐ دی سدا عادت دوڑ دوڑ کے سنگ سب یار ہوندے
سرورؐ پاک حبیبؐ خدا والے اندر سادگی جگ سردار ہوندے

کھانے پینے کے عادات

کھانا کھان وچہ آپؐ دے سادگی سی سوہنا طرز سی پاک حبیبؐ والا
کھا دا آپؐ نے جس خوراک تائیں اوہو کھانا سی بڑے نصیب والا

کھالیندے سی سامنے جو آوے سارا طرز سی اک غریب والا
ہوندا نقص تے کھاوندے نہ ادھنوں جیسا طرز سی اک طبیب والا

ایہہ نقص نہ کڈدے کھانیاں دا ایہہ ادب سی پاک ادیب والا
گوشت دودھ کھجور تے جوں مَتو نبیؐ کھاوندا پاک نصیب والا

چنگی چیز کوئی سامنے رکھ دیندا یار نبیؐ دا کوئی قریب والا
کھالیوندے بے تکلفی تھیں سوہنا طرز سی پاک حبیبؐ والا

کھانا اکوای کھان دی سی عادت ایہہ راز سی خاص طبیب والا
چنگا سب نوں دین کھلا سرورؐ ایہہ سبق سی بڑا ترغیب والا

خوراک کی سادگی

چنگی چیز حضورؐ پسند کردے چنگا جاندے نہ کدی گندیاں نوں
سڑی ہوئی تے چیز بدبو والی منہ لاوندے نہ کدی مندیاں نوں

شہد بڑا مرغوب جناب نوں سی کیتا رب عطا سی بندیاں نوں
کدو سبزیاں وچہ پسند ہے سی پاندے گلے نہ بہتیاں پھندیاں نوں

مونہوں بو آوے جدے کھاونے تھیں کچے تھوم تے کھان نہ گنڈیاں نوں
ٹیک لا کے کھان نہ کدی کھانا کھول دیوندے دلاندے جندیاں نوں

دعوت ہووندی کسے گھر آپؐ والی لوگ ٹرپیندے کھان منڈیاں نوں
میزبان نوں آپؐ فرماویندے لئیں دیکھ توں ساریاں بندیاں نوں

اتنے دعوتی ہین بھرا تیرے لے آئے ہاں من پسندیاں نوں
اپنے ودھ نے آ گئے آپ ہدرے دیکھ لئیں توں چنگیاں مندیاں نوں

پہلوں کھائیوں ہتھ منہ دھولیندے چنگا جاندے نہ ہتھاں گندیاں نوں
صفائی بڑی پسند سی نبیؐ تائیں سرور پاک کردے پہلوں گندیاں نوں

لباس کی سادگی

بڑی سادگی وچہ لباس نبویؐ ٹاکی لگا وی کپڑا پالیندے
چنگا لبھدا تے نہیں سڈے سن لیکے اوہنوں وی گلے لگا لیندے

مرداں واسطے ریشمی لیڑیاں نوں کردے منع سی نظر ہٹا لیندے
لاہ سٹ دے میلیاں کپڑیاں نوں بودار نوں جھٹ دھوا لیندے

سادے ستھرے تے رکھدے صاف لیڑے موٹے پاٹے تھیں جسم ڈہکا لیندے
کالی کملی وی بڑی پیارڑی سی سرور اوس وچہ نور چمکا لیندے

صفائی اور سادگی

[illegible] عادتاں ستھریاں سادگی تھیں بہت چمکیاں جگ جہان اندر
کچی اٹ تے گارے دے سہن حجرے بڑی سادگی ہور سامان اندر

اک منجڑی تے گھڑا پانئے دا ایہو دسدی چیز ایوان اندر
دو مٹھیاں جوں وی دسدے سی جھاتی پائے جے کوئی مکان اندر

حضرت صفیہؓ دے نال نکاح ہویا فتح خیبروں بعد سی شان اندر
کیتی دعوت ولیمہ دی نبیؐ اللہ پڑھو خبر حدیث بیان اندر

کہندے نبیؐ اصحاب کبار تائیں بڑی سادگی دسے فرمان اندر
جو کجھ ہے لیاؤ ہن رل کھائیے ستو ہوئے اکٹھڑے خوان اندر

نالے کجھ کھجوراں وی جمع ہویاں رل کھا دیاں سب نے مان اندر
ایہہ دعوت ولیمہ سی نبیؐ والی سوہنی عجب سی اپنی شان اندر

Marfat.com

گھریں نبیؐ دے اگ سی گھٹ بلدی ان ونڈ دے نبیؐ جہان اندر
کھا کے ستور کجور ای گذر کر دے چپکا نہیں سی کوئی زبان اندر

دنیا اک سراں ای جاندے سن ایہو رکھدے سدا دھیان اندر
تھکا ہویا اے جیویں آرام کردا ٹھہر جاوندا جویں تھکان اندر

نہیں سی سکھ آرام تھیں کوئی الفت رہندے سکھی سی سدا رمضان اندر
نت بھکیاں دا دلے فکر رہندا ثانی کوئی نہ آپؐ دا دان اندر

کر دے سدا مسواک حضورؐ عالی ایہہ خاص سی بات ارکان اندر
اج پتہ لگا سارے جگ تائیں دند صاف تھیں صحت انسان اندر

رکھدے جسم نوں بہت صفا حضرتؐ ہوندا کسل نہ دھون دھوان اندر
کنگھی ڈاڑھی تے سر نوں سدا کر دے خوشبو لان دی رہے دھیان اندر

کول بہن والے کہندے سنے لوکاں آئی بو نہ کدی گمان اندر
مڑ کے وچہ خوشبو حضورؐ دے سی ہوندی کسے نہ کدی انسان اندر

مٹی پانیوں جسم نوں پاک کر دے بعد حاجتوں سدا مکان اندر
باطن پاک وچہ نبیؐ دے نور سرور کامل سادگی نبیؐ دی جان اندر

دوستوں سے الفت

الفت جگ تھیں ودھ حضورؐ والی نال دوستاں بڑا پیار کر دے
ملے کوئی مصافڑا کرن اول پہلوں چھڈن تھیں ہتھ سی عار کر دے

ہسدے مکھڑے نال سی سدا ملدے ایہہ نے طرز بیان انصار کر دے
کہندے ہین جریر جد ویکھیا میں مسکران دا سدا بیوہار کر دے

مٹھا بہت مذاق سی نال یاراں۔ دل پا نہ کدی گفتار کر دے
سادھن چپ نہ پیر بن وچہ محفل کدی گل نہ پُر اسرار کر دے

وسدا کبر غرور نہ وچہ گلاں مرضی نال ای گل اظہار کر دے
بچے دوستاں دے کچھڑ نبی لیندے ہک نال دی لان پیار کر دے

موتر دین جے بال انجان کوئی کدی رنج نہ نبیؐ سردار کر دے
بدی یار دی کرو نہ آپؐ کہندے ایہہ طور نے دل بیزار کر دے

پہلوں سدا سلام خود نبیؐ کر دے۔ باچہ[1] پہلوں ہی ہتھ پسار کر دے
عزت نال بلاوندے دوستاں نوں گلاں بہت ای نال پیار کر دے

یار بن گیا جیہڑا نبیؐ والا قدر اوس دی سدا سردار کر دے
قدر اوس دے دلے وچہ سدا رہندی جدے نال پیار اک وار کر دے

ابوبکر صدیقؓ اوہ یار صادق قدر سدا ای نبیؐ مختار کر دے
ساتھ سدا خدیجہؓ دا یاد رکھن دل حب تھیں سدا سرشار کر دے

زید اک غلام آزاد ہے سی اوہدے باپ آ عرض دربار کر دے
قدماں وچہ ای رہن دے پیو میرے زید آکھدا کیوں او خوار کر دے

کسے یار تھیں کدی خطا ہوندی اوہدا کدی نہ آپؐ اظہار کر دے
کدی کہن نہ وچہ اشاریاں دی عام طور سمجھا گفتار کر دے

[1] مصحافحہ پنجابی باچہ ہے

Marfat.com

نفرت جھوٹھ تھیں سدا رسولؐ نوں سی جھوٹھے آپ نوں بہت بیزار کردے
اپر کدی قصور نہ آپ پھڑدے معافی دین دا سدا وچار کردے

جنگ اُحد وچہ جیہڑے قصور کرکے پیدا غماندے لکھ انبار کردے
زخمی آپ ہوئے یار بہت موئے قیدی کسے نوں نہیں سرکار کردے

طعنہ تک نہ دیوندے نبیؐ اللہ جدوں پرت دے سگوں پیار کردے
دُور نکل گئے تسیں سی بہت یار وسر دربیؐ اے بس گفتار کردے

بدی کے بدلے نیکی

جان لین والے ظالم دشمناں دا جیکر تھمدا نہیں اوبال کدرے
بخشش ویریاں دینال سدا کرنی اُہدی لبھدی نہیں مثال کدرے

دنیا نبی کریمؐ دا رحم والا ڈٹھا کسے نہ سوہنا جمال کدرے
مکے والیاں بھیڑیاں ویریاندی بخشش ڈٹھی نہ ایسی کمال کدرے

جنگاں وچہ وی ہون آزاد قیدی رہندا کوئی نہ کدی بیحال کدرے
معافی معافی دا شور سی جگ اندر کوئی گل نہ ہوئی محال کدرے

دسدی عائشہ صادقہؓ ہے سانوں بدلا لین نہ کدی روال کدرے
کردے عفو تھیں سدا سدھار حضرتؐ آیا سزا دا نہیں خیال کدرے

بخشش نبیؐ دی نے جگ گھیر یا سی ڈٹھا کسے نہ کدی نروال کدرے
بخشش اج وی جگ وچہ آپؐ دی اے دسدا سرورؐ اجیہڑا کمال کدرے

عدل وانصاف نبوی صلعم

اندر عدل انصاف مثال ناہیں بڑے پاک اصول جنابؐ دے سن
بڑے ویریاں تے ڈاہڈے دوستاں وچہ کوئی فرق نہ اک حسابؔ دے سن

پہلوں نبی بنوتوں بڑے منصف امن والڑے سبق انصابؔ دے سن
جھگڑے آپؐ چکاوندے جگ والے درکھول دتے ایں بابؔ دے سن

منے ہوئے یہود تے مشرکاں دے حاکم آپؐ ای کل احبابؔ دے سن
مسلم تے یہود دے جھگڑیاں نے ہوئے پیش اندر اضطرابؔ دے سن

مسلمان سی قیمتی اک ساتھی ویر بڑے اس قوم خرابؔ دے سن
کیتا حق یہود وچہ فیصلہ جی آئے ذکر ایہہ وچہ کتابؔ دے سن

کہیا سیدہ فاطمہؓ دھی تائیں جملے نبیؐ دے ایہہ خطابؔ دے سن
تیرے عمل ای اون گے کم تیرے لفظ الفتی بڑے جنابؔ دے سن

کہیا فاطمہؓ دھی جے کرے چوری ہتھ وڈھنے نال حسابؔ دے سن
عملاں چنگیاں تھیں بیڑے پار ہوون ایہہ حکم ای کار ثوابؔ دے سن

پہلوں کہیا وفات تھیں نبیؐ اللہ قرضے لوجو کسے احباب دے سن
جہنوں مجھ تھیں کوئی تکلیف پہنچی بدلے لین جو کسے حساب دے سن

سرورؐ نبیؐ دے پاک اخلاق سوہنے ایہہ طرز نہ کسے جوابؔ دے سن
مالک خلق عظیمؔ دا رب آکھے بدل کرم دے آپؐ سحابؔ دے سن

لہ إنك لعلى خلق عظيم - یقیناً ہم نے تجھے بڑے خلق عظیم پر بنایا ؛

ادائیگی قرض اور دوستوں سے مساوات

لین دین دے وچہ معاملے دے طور لوکاں دا عجب دستور دا اے
کدی کسے بڑائی دا رنگ یا رد ڈٹھا کسے نہ کدی حضورؐ دا اے

لینا اک یہودی سی کجھ قرضہ کیہا منگن دا طور مغرور دا اے
سختی نال اس آن کلام کیتی نالے اکھیاں کڈھ کے گھور دا اے

کہندا تسیں او ہاشمی بڑے بھیڑے لین والڑا ای نت جھور دا اے
دین وچہ نہ آوندے کدی لے کے قول اوس دا ایہہ غرور دا اے

ایہہ واقعہ ہے مدینڑے دا شاہی وقت اوہ خاص حضورؐ دا اے
حضرت عمرؓ نوں اوس تے وٹ چڑھیا سر ڈھ دے اوس فخور دا اے

نبیؐ تدوں فرماوندے عمرؓ بیلی کم ساڈا وی ایہہ قصور دا اے
واجب ایہہ سی دوہاں نوں تسیں کہندے ایہہ کم نہ کوئی دستور دا اے

قرض خواہ نوں چاہیدا کرے نرمی چنگا طرز نہ طلب غرور دا اے
قرضدار نوں وی واجب ہوندا اے نیکی نالدے حق مقدور دا اے

پھیر قرضیوں دوہ کے رقم دِتی پیا اثر تاں نبیؐ منصور دا اے
کلمہ پڑھ کے اوس اسلام آندا ڈھٹا خلق تھیں قلعہ غرور دا اے

جنگل وچہ اک وارسن نال یاراں کم سب نوں اک مزدور دا اے
چنن لکڑیاں پاک رسولؐ جاندے ایہہ خلق دا وار بھرپور دا اے

نال نوکراں سدا سلوک رہندا پلا پھڑن نہ کدی قصور دا اے
حضرت انسؓ نے آکھدے دس ورہیاں ڈٹھا کرم میں نبیؐ غفور دا اے

کدی نبیؐ نہ جھڑکیا خواب اندر سگوں ڈنڈ دے وان سرور دا اے
وگڑے کم تے کدی نہ برا آکھن پیار نبیؐ نوں ہر مجبور دا اے

کیتے کل آزاد غلام حضرتؐ اوپر نوکراں دی سایہ نور دا اے
سر در کدی نہ کسے نوں آپؐ مارن رکھن سدا خیال معذور دا اے

سخاوت و حلم نبوی صلعم

سخی جگ جہان تھیں نبیؐ بھالے خالی سائل نوں کدی نہ جان دیندے
ہوندا کول جے نبیؐ دے کجھ نائیں اوہنوں ٹھہرن دا آپؐ فرمان دیندے

جدوں آجاندا کجھ کسے پاسوں اوہنوں مٹھڑی نال زبان دیندے
دیندے راہ خدا وچہ جو ہوندا مشکل سب دی کر آسان دیندے

الفت نال غریب دے فطرتی سی اوپر سدا یتیم دے جان دیندے
بیوہ بیکساں دے دستگیر حضرتؐ اُجڑ گیاں نوں تھاں ٹھکان دیندے

بڈھے اتے غریب دی کرن خاطر کمزوراں نوں زور ترجمان دیندے
انا وکافل الیتیم کہا تین والا سدا نبی کریمؐ بیان دیندے

ملہ جو یتیم سے ہمدردی کرے گا وہ قیامت کے روز میرے ساتھ اس طرح ہوگا جیسے دو انگلیاں ساتھ ہوتی ہیں اور حضورؐ نے دونوں انگلیاں جوڑ کر دکھائیں (حدیث) ۔

وَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ[1] حکم ربا نے وچہ قرآن دیندے
اوہو ہین نے دین جھلاں والے جیہڑے نہیں غریب کھلان دیندے
سہہ لیوندے دکھ جو آپیندے کدی کسے نوں نہیں نقصان دیندے
کردے حق قائم دکھی عورتاں دے مرد نہیں سی سکھہ ہنڈان دیندے
ہوئے حق محکوم دے حاکماں تے حق خادماں دے حکمران دیندے
دل پاک ہمدرد مخلوق دا سی جس نوں الفتی جوش سبحان دیندے

جیہڑے نہ مسکین نوں دین کھانا نہ ہی کدی ترغیب دلان دیندے
بھریاں ہویاں قرآن وچہ ایہہ گلاں جدھر نظر نہ لوک نادان دیندے
دکھ ویکھہ نہ سکدے کسے والا دکھی غمی نہ ہون حیران دیندے
عزت نبیؐ کراوندے چاکراں دی نہیں آقانوں ظلم کمان دیندے
سوہنا عجب سی قلب رسولؐ والا جس تے لوک کر جان قربان دیندے
نال بچیاں سدا پیار کردے عزت کرن دا ہور فرمان دیندے

پچھدے ویکھدے جا کے روگیاں نوں دیندے حوصلہ نہیں گھبران دیندے
سرورؔ نال جنازیاں جاوندے سن بخشوان دے دل دھیان دیندے

حیوانوں کے ساتھ ہمدردی

نہیں بندیاں نال ای ہمدردی خیال نبیؐ نوں ہر اک جان دا وی
اوپر جانوراں ظلم سن عرب اندر بھیڑا حال سی بڑا انسان دا وی
نفرت اِکّی زنانی تھیں نبیؐ کیتی پتہ دسیا دوزخیں جان دا وی
کدی جانور تساں لڑاونے نہ چھڈو طرز ایہہ دکھ پہنچان دا وی
وتا حکم جا دکھ آوس تھاویں ایہہ کم نہیں کسے نادان دا وی
لِسّا دیکھدے جانوراں روگیاں نوں کہندے رکھو خیال اس جان دا وی

دکھ درد چرند پرند دا می جتھے درد سی سارے جہان دا وی
کیتے نبیؐ نے ظلم موقوف سارے چارہ ہور کیتا بخشوان دا وی
بنھ رکھدی بلّی نوں بھکیاں اوہ نالے طور سی ظلم کمان دا وی
کسے چکیا آنڈڑا آہلنے تھیں کیتا کم اس دکھ اپڑان دا وی
کوئی جھاڑیوں بچڑے پھڑلیندا دیندے حکم اوہ پھیر رکھوان دا وی
ڈرو رب تھیں سدا غلام سرورؔ حکم نبیؐ دا ہے رحمان دا وی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی

کردے نبیؐ مہمان دی بہت داری حق رکھدے بڑا مہمان والا
ہوندی جتنی گنجائش سی گھراں اندر جتنا ہووندا کھان کھلان والا
ہتھیں خدمتاں کرن رسولؐ سچے جوہر ہے جو بڑا انسان والا
اتنے آپ مہمان حضورؐ رکھن باقی کرن خیال ونڈان والا

[1] اور یتیم کو دھتکارو نہیں ۔

Marfat.com

رنگے ہوئے اصحابؓ سن خلق نبویؐ سو ہنا پاک رسولؐ سکھلان والا
جیکر گھٹ ہوندا گھر میں کھان جوگا کر دے فکر مہمان کھلان والا
اک دن بڑے مہمان حضورؐ دنڈے بچ گیا اک ہور ارمان والا
طلحہ اک غریب نادار دُکھیا بندہ کھلا سی اک ایمان والا
یار نبیؐ دا لے گیا نال اوہنوں لیا پتہ جا گھر سامان والا
دو روٹیاں بچیاں واسطے نے ہور نہیں کجھ کھان کھلان والا
کر وفکر نہ بچیاں میریاں دا کراں ایہناں دا جتن سُلان والا
کھاندے عرب مہمان دے نال کھانا ایہہ بھی طرز ہے نبیؐ بتان والا
بیٹھے کھان تے دیکھیا خوان اگے پلّا ماریا ہوا اُڈان والا
کھاندے آپ تے بھکھا مہمان رہندا ایہہ ڈھنگ سی اوہدے کھلان والا
طلحہ صبح نوں آئے نماز واہتے بیٹھا نبیؐ سی اوچڑی شان والا
ماں باپ فدا رسولؐ اتوں ہویا کی سبب مسکان والا
ویکھ رات نوں سجناں طرز تیرا ہا سانکلیا پاک رحمان والا
دتا پتہ ایہہ سانوں رسولؐ اللہ کیویں خوش ہوندا لامکان والا
راضی ربّ نوں نت رسولؐ کر دے مالک ہے جو سارے جہان والا

لے جاوندے گھریں کھلان واہتے جیویں طور ہوندا میزبان والا
سنے بچیاں بھکیاں سول جاندے ایہہ طور ہے سی مسلمان والا
نبیؐ ویکھیا پھیر اصحاب ولے کوئی دسے نہ ہور کھلان والا
کہندے لے جا ایس نوں توں طلحہ کریں فکر توں ایس دے کھان والا
بیوی آکھدی کجھ نہیں گھر اندر مکڑا نہیں ہے جھٹ لنگان والا
گھلیا ایہہ مہمان رسولؐ اللہ جیہڑا پاک ہے نبیؐ سبحان والا
بچے اوس بہلا سُلا دتے اک وخت سی ہور مہمان والا
کہندی کھان گئے سجناں نال دونویں ڈھنگ کران چراغ بجھان والا
دتا دیوا بجھا نہیں آپ کھاندے واز آوندا منہ چلان والا
دیندے دونویں رجا مہمان تائیں فکر پُتر ندا نہیں ہی سہان والا
دیکھ اوس نوں نبیؐ مسکاوندے نے پچھیا تدوں اوہ یار ایمان والا
کہیا نبیؐ نے نال پیار اُس نوں راتیں تدا طرز کھلان والا
کس دسیاں نبیؐ نوں ایہہ گلاں سوچے کوئی تے عقل ہیان والا
راضی ربّ نوں نت کر مسلمانا قطرہ ہے جے کوئی ایمان والا
سرورؐ پاک رسولؐ دی پاک سنت کرے عمل ایہہ نیک گمان والا

حضور صلعم کی نرمی اور خطا پوشی

خالی کدی نہ کسے نوں جان دیندے کسے نال نہ سخت کلام کردے
سدا سخت کلامیوں نبیؐ روکن سختی منع سی خیر الانامؐ کر دے
کہندے السامؐ علیکم سی نال جلدی بد دعا والا التزام کر دے

نرمی نال سمجھاوندے نال الفت دل لٹنے دا انتظام کر دے
ہے سن بہت یہود بدبخت بھالے نال دغے دے آن سلام کر دے
مطلب ایہہ کہ آپؐ نوں موت آوے بھیڑے عمل یہود عوام کر دے

لہ یعنی موت آوے تم پر ۔

Marfat.com

جدوں عائشہ صادقہؓ ایہہ سُنیا بددعا نے نمک حرام کردے
کہیا نبیؐ نے عائشہ صادقہؓ نوں اسیں ایہہ اعلان ہاں عام کردے

کہیا اوہناں نے تسیں ہلاک ہوندے موت تساندا کم تمام کردے
کوڑی کُل پسند نہ کرے مولا سرور نبیؐ بیان امام کردے

صادق وامین رسول کریم صلعم

صادق اتے امین رسولؐ اللہ سارے عرب دیوچہ مشہور دسدے
نصر حرث دے پُت اعلان کردے لوکو ایہہ کی بُرے دستور دسدے
بڈھا ہوئے تے لے پیغام آئے سوہنے پاک کلام نے نور دسدے
سچا وچہ جہان دے آپؐ جیسا نہیں کوئی وی جیسے حضورؐ دسدے
عہد نبیؐ نے کدی نہ توڑیا سی ہوندے دکھاں تھیں خواہ رنجور دسدے

ابوجہل وی ایہہ اقرار کردا جھوٹے آپ نہ کدی حضورؐ دسدے
محمدؐ تساں وچہ بچے سی بہت چنگے چنگی عادتاں نال بھرپور دسدے
ساحر آکھدے آ توسیں یاد رکھو آپؐ ساحری تھیں بہت دور دسدے
جھوٹھا کدی نہ آپؐ نوں کوئی آکھے کافر کہن تھیں سدا مجبور دسدے
کامل خلق اخلاق رسولؐ اللہ سرور اللہ دی نظر منظور دسدے

بخشش وعفو نبوی صلعم

بخشش والیاندے خلق بڑے اُچے نہیں دسدی جدی نظیر حضرتؐ
قطع رحمی جو کردا اے نال سوہنے صلہ رحمی کردے دستگیر حضرتؐ
جیہڑا ظلم کماوندا آپؐ اُتے معافی نال ای کرن اسیر حضرتؐ
جنگ احد وچہ بن گئی جان اوپر یار آکھدے کر تدبیر حضرتؐ
دیکھو کی جواب حضورؐ دیندے سچے رب دے پاک نذیر حضرتؐ
میری قوم نوں رتا توں راہ دسیں نہیں جاندے شان قدیر حضرتؐ
منگی بخشش ای دیریاں ظالماندی کردے اس طرح دل تسخیر حضرتؐ
چادر گلے وچہ پا کے کھچدا اے گویا ادس دے سن نچیر حضرتؐ
بدلہ بدی دا بدنہیں تسیں دیندے سگوں نیک ای کر تدبیر حضرتؐ

خذ العفو[1] حکم خدا دیندا عمل آپؐ دے اوہدی تفسیر حضرتؐ
جیہڑا آپؐ نوں کدی محروم کردا کردا کردے مال دے اوہنوں امیر حضرتؐ
دیندے نبیؐ تعلیم نت معافیاندی نیکاں واسطے سن بشیر حضرتؐ
ہو جان برباد ہا منگو دیری ساڈڑے ہین بے پیر حضرتؐ
سانوں کرن تباہ نہیں بھیجیا اے داعی خیر دے اسی بشیر حضرتؐ
کیڈا رحمتی جوش ہے قلب اندر صرف اتنی نہیں تفسیر حضرتؐ
اک دفعہ سی اک اعراب آیا غصے نال ہویا گلوگیر حضرتؐ
بدلہ لواں گے آپ فرماوندے نے کہندا آپ نوں اگوں شریر حضرتؐ
فتح مکہ کمال سی معافیاں دا ظالم ہوئے سی کل اسیر حضرتؐ

[1] خذ العفو معافی دے

نرمی دشمناں نال بے انت ورتی دیندے بدل نے کل تقدیر حضرت
دشمن دین دا ابوسفیان ظالم اوہدے بن گیئے نے آپ بشیر حضرت
پچھ پکڑ نہ ظلم دی کچھ کردے ہتھوں بخشدے سب تقصیر حضرت
کر دیے اوہنوں سردار کل معافیاں دا سرور نبیؐ سن بدر منیر حضرت

صفت حیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم

حیا نبیؐ دی پاک اصحاب آکھن دودھ ہے مہی دھیاں کنواریاں تھیں
عیب کرن بیان نہ نام لیکے صدقے جاویئے حادثاں سا ریاں تھیں
رنگ دیکھیا کسے دے لیڑیاں تے کہندے سوچکے بہت لاچاریاں تھیں
حیا شاخ ہے بڑی ایمان والی نبیؐ پاک دی ویکھ سرداریاں تھیں
ابراہیمؓ فرزند جد فوت ہوئے سورج گہن لگا اپنی واریاں تھیں
اللہ پاک دی ایہہ نشانیاں نے جڑھ وڈھ دے وہم دی آریاں تھیں

ذکر ایسدا آپ خدا کردا دکھ پہنچدا اے حیا دازیاں تھیں
کہندے اوہنا دا حال کی ہووسی گا گھر ہے رہن جو گلاں نکاریاں تھیں
کوئی ایس نوں آکھدے دھوچھڈے شرم رکھے یار دیلہ ریاں تھیں
غیرت دین وچہ بہت غیور حضرتؐ روک دیوندے سی گلاں بھاریاں تھیں
گلاں کیتیاں دوستاں ایہہ مل کے لگا گرہن ہے نبیؐ دی زاریاں تھیں
سرور جان قربان رسولؐ اتوں نالے نبیؐ والی استاکاریاں تھیں

شفقت و رحمت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شفقت رحمت دا ایڈا کمال ہے سی نہیں سجدے لفظ بیان دے نے
رحمۃ اللعالمین[2] دے یوے خطاب سوہنا نالے رؤف رحیم[3] دی جاندے نے
پایا نہیں ہدایتی بھار کوئی خامی نفس والی آپؐ جاندے نے
اگوں آون والا سارا حال دسیا نقشے کھچدے نال نشاندے نے
الفت نال وجود دستاں کوئی کردایا کہ ہیٹھ اوہ کسے احسان دے نے

دیندا آپ گواہی ہے پاک اللہ شاہد لفظ ایہہ پاک قرآن دے نے
سدا امت دا آپؐ خیال رکھدے الفت وچہ سرشار انسان دے نے
امت واسطے بہت دعا کیتی شاہد چن سورج اسمان دے نے
ایڈا درد دسی دلے بیگانیا ندا رب پاک نوں فکر اس جان[4] دے نے
نبیؐ کدی بھلا ونڈے نہیں اوہنوں رکھدے سدا اہتی احسان دے نے

---

[1] کان لوذی النبی فیستحی واللہ لا یستحی من الحق ۔ وہ تم سے حیا کرتا ہے اللہ حق بات سے شرم نہیں کرتا ۔

[2] وما ارسلناک الا رحمۃ اللعالمین ۔ اور ہم نے آپ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا ہے ۔

[3] رؤف الرحیم ۔ نہایت رحم والے ۔

[4] لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین ۔ کیا تو اپنی جان کو ہلاک کر لیگا کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ۔

Marfat.com

حضرت خدیجہؓ دی جو سہیلیاں سن تحفے سدا رہے فکر اپڑان دے نے
رہیا آخری عمر تک طرز اہو نقشے نبیؐ دی اپڑی شان دے نے

شاہ حبش نے وفد جو گھلیا سی اتھیں کم پئے کرن مہمان دے نے
خدمت کرن گو سب اصحاب کہندے کم پاک رسولؐ رحمان دے نے

کیتی ایہناں اصحاب دی خاطراں سی سوہنے عجب ایہہ طرز سکھان دے نے
مینڈا دل چاہندا کراں میں خدمت پلے تاں ملدے مہربان دے نے

آئی حاتم دی دھی دے چہ قیدیانڈے جدوں پاک رسولؐ ایہہ جاندے نے
دیندے ایہہ فرمان رسولؐ اللہ اہدے باپ دے کم احسان دے نے

ایسے سخی دی دھی نہ رہے قیدی سوہنے طور محبوب چھڈان دے نے
اوہدی خاطر سے کل آزاد کیتے سرورِ نبیؐ جو کل جہان دے نے

ترک خواہشات زندگانی

شاہی چھڈ کے ہو فقیر جاناں اہدے وچہ نہ کوئی دشواریاں سن
شاہی کردیاں وانگ فقیر رہنا اندر ایس دے بڑی خواریاں سن

دولت مال دی کر سخاوتاں جو ونڈ دیوندے جگ نوں ساریاں سن
اپر اپنا جھٹ لنگان والے گلاں ایہہ نہ ذرا پیاریاں سن

اکھیں رامنے ہوندیاں سب چیزاں بھکاں فطرتی جہناں بھاریاں سن
لالچ کدی نہ اوہناں دا جھہ ہویا نقد ملدیاں نہیں او دھاریاں سن

شاہی جدوں ملدے دیوچہ ہے سی گھراں وچہ نہ زینتاں ساریاں سن
پھوڑی منجی تے بستر انبیؐ والا چیزاں ہور نہ کوئی کھلاریاں سن

گھڑا پانی دا اک سامان بدلے راتاں بھکیاں سدا گذاریاں سن
اگ کدی بلدی گھریں نبیؐ والے ستو نال کھجور دے یاریاں سن

خواہش سکھ دی ہوندی نبیؐ تائیں ایہہ تے نہیں کوئی مشکلاں بھاریاں سن
بیت المال تھیں لیوندے جو چاہے بھلا دسو کھاں کوئی دشواریاں سن

حاضر ہر شے کل اصحابؓ کردے جاناں نبیؐ اتوں جہناں نے واریاں سن
اچی نظر سی پاک رسولؐ والی نہیں خواہشاں کدی سنگاریاں سن

غالب آئی نہ کدی وی کوئی خواہش سارے سکھاں اوپر تناں ماریاں سن
سکھاں دکھاں وچہ لنگ گئی عمر ساری کی خواہشاں بھلاوچاریاں سن

جیویں چھڈیاں خواہشاں اوس ویلے جدوں آن قریش کھلاریاں سن
تیویں اج جو رب نے بخششاں نے نہیں کیتیاں کدی پیاریاں سن

ایہناں گلاں تھیں تپہ ایہہ لگدا اے سوہنی نبیؐ والی منصباریاں سن
نسبت اوہناں دی کی ہے نبیؐ لگے جو کہ خواہشاں رکھدے بھاریاں سن

مال دھن دی غرض نہ دلے اندر نہ ای حسن تے صورتاں پیاریاں سن
سیرت پاک رسولؐ دی عجب سوہنی سرور نال خدا دی یاریاں سن

نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا چھوٹے بڑے کی عزت کرنا

نکے وڈے دی عزتاں کرن والا نبیؐ پاک نے سبق پڑھایا اے
دودھ ماں تے بھین دی کر دعزت عمل کل نوں کر دکھایا اے

Marfat.com

عزت دھیاندی کرن خود نبیؐ اللہ عزت کرن نوں وحیؑ فرمایا اے
ماں باپ اولاد دی کرن عزت ایسا نبیؐ نے راہ دکھلایا اے

عزت ماں دی بڑی ہے رب کہندا بہشت اوس نے دکھ اٹھایا اے
پیراں ہیٹھ بہشت ہے ماں دے کہن جنت دو سال جس دودھ پلایا اے

نالے کرو سلوک قریبیاں تے جو کوئی دی ساک کہلایا اے
عزت کرو گے کرسے اولاد عزت وضعدار جے تسان بنایا اے

عزت کرو گے کرسے اولاد عزت وضعدار جے تسان بنایا اے
قدر ماں دا اینا بلند کیتا قدماں وچہ بہشت فرمایا اے

ہر اک تھیں نیک سلوک کرنا کرم آپؐ دا جگ تے چھایا اے
سرور پاک محبوبؐ خدا دے نے خلقت اکھاں تے جہنوں بٹھایا اے

استقلال ہمت اور بہادری

استقلال کمال تھیں نبیؐ اللہ صبر شکر تھیں وقت لہنگاوندے نے
خوف کدی نہ دلے وچہ ویریا ندا ہمت نت ای آپؐ دکھلاوندے نے

مکے وچہ منصوبڑے قتل والے بھدوں لوک پئے سارا کراوندے نے
ونے رات آزادسن آپؐ پھر دے ذرا خوف نہ دلے تے لاوندے نے

ٹور دیوندے یار سب کرن ہجرت کہے آپ اوتھے رہ جاوندے نے
استقلال دے کم نے صبر والے ہمت والیاں تھیں بن آوندے نے

غار ثور وچہ تھاں نہیں نسنے دی ویری کھوج کر سراں تے آوندے نے
دیکھ حال مجبوریاں سب پایا ہے ابوبکرؓ دی بھدوں گھبراوندے نے

استقلال کمال سی نبیؐ والا ہمت دیکھنا کی فرماوندے نے
ڈریں یار نہ رب ہے نال ساڈے اللہ پاک ہی ایہہ[1] جتاوندے نے

اُحد وچہ کمال بہادری دا نبی پاک رسولؐ دکھلاوندے نے
نٹھے بارہ ہزار حنین اندر نبیؐ نچھر نوں اگاں ودھاوندے نے

خطرہ وچہ مدینے جے کدی ہوندا کلے نبیؐ اودھر پہنچ جاوندے نے
دیکھ سدا بہادری یار سارے حیرت نال ای مست ہو جاوندے نے

اک سفر وچہ کسے درخت ہیٹھاں کلے نبیؐ اللہ سوں جاوندے نے
ویری تاڑ کے پہنچ للکار دا اے نبیؐ جاگ کے نظر اُٹھاوندے نے

وار چکیا اوس تلوار دا اے کہندا کون ہن آن بچاوندے نے
نبیؐ رعب تھیں آکھیا پاک اللہ ہتھ اوس دا کنبا[2] جاوندے نے

ڈگ پئی تلوار زمین اُتے نبیؐ اوہواہی پگڑ اُٹھاوندے نے
کہندے ہن بچائے گا کون تینوں کہندا آپؐ نت کرم کماوندے نے

چھڈ دیوندے لین نہ آپؐ بدلا۔ وار خُلق دا آپؐ چلاوندے نے
دیکھ خلق کمال بہادری دا لوکی پئے اسلام لے آوندے نے

دکھاں وچہ مصیبتاں بھاریاں دے استقلال جو نبیؐ دکھلاوندے نے
ویری ویکھ کے ہو حیران جاندے دل ادھناں دے فتح ہو جاوندے نے

---

[1] اکرام کسنہ اولادکم ۔ اولاد کی عزت کرو ۔
[2] لا تحزن ان اللہ معنا ۔ مت خوف کر خدا ہمارے ساتھ ہے ۔

Marfat.com

ناامیدیاں کول نہ کدی پھٹکن اِک دم نہ کدی گھبراوندے نے
کامیابیاں اوپر یقین کامل نبیؐ دا نگ پہاڑ بن جاوندے نے

ریلے بڑے مصیبتاں بھاریاں دے ذرہ بھر وی نہیں ہلاوندے نے
لیندے کم سامان تھلیں آپ ہر دم پھل اللہ تے چھڈ دکھاوندے نے

مکے طائف تے اُحد میدان اندر ریلے دکھائے بہت حال آوندے نے
دیکھے کدی نراس نہ کیسے سرورؔ کامیاب خود رب کراوندے نے

عرض مصنف اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کیبارہ ہیں

لکھدا کیویں بیان اخلاق نبویؐ واقف خلق تھیں نہیں شعور میرا
سارے زندگی خلق عظیم والی میں کمزور تے عزم صبور میرا

کھولاں کس طرح راز حقیقتاں دے بڈھا ہیں تے پند ہے دُور میرا
ودھ جائیگی بڑی کتاب یارو جاپے حال جے وانگ معذور میرا

اے پر اتنی عرض ہیں کراں ایتھے ایہہ دی ہے اک بڑا قصور میرا
چوداں سو دے سال دے ویریاں دا ویر ویکھنا ربیا دستور میرا

جو کجھ لکھیا ویریاں دشمناں نے دل بن گیا اک ناسور میرا
رکھن دین اسلام تے عیب سارے جو کجھ بھیدا رب غفور میرا

اے پر خلق تے حرف نہ کوئی ڈھٹھا ہو یا ویکھ حیران شعور میرا
ملیا اوہناں نوں کوئی ثبوت ناہیں ایہہ ویکھ کے ودھے سرور میرا

پاک نبیؐ دی زندگی حبیب کولوں رب کرے ایہہ بحر عبور میرا
خلق نبیؐ دے کل قرآن والے ہوندا پڑھ کے دل مسرور میرا

ویکھاں باب شمائل جاں ترمذی دے مٹ جاوندا کل غرور میرا
اک اک نقش محبوب رسولؐ دا اے دل ہو جاندا نور و نور میرا

گلاں لکھیاں وچہ اشاریاں دے بخش دیسی وہ رب غفور میرا
عاجز بہت ای ربا غلام سرورؔ بخش دیئں تو آپ قصور میرا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مصلحین عالم میں ممتاز کرنے والے امور

مصلح جگ جہان وچہ آئے لکھاں ہر اک ملک تے ہر زبان اندر
بڑیاں گلاں وچہ نبیؐ ممتاز ساڈے سوہنے رنگ نے آپ دی شان اندر

حیرتناک ڈٹھی لوکاں کامیابی رکھی ویریاں سجناں دھیان اندر
من لیا محققاں ساریاں نے ویکھو تسیں مضمون قرآن اندر

نبیاں وچہ سوہنا کامیاب کامل افضل سب تھیں دین سکھلان اندر
اینویں ایہہ اقرار نہیں لوک کردے بڑی بات ہے ایس بیان اندر

سچی گل ہے دو دستو گل بہت سچی نبی آئے نے لکھاں جہان اندر
محمدؐ جہیا نہ کوئی رسولؐ ہویا جس دی قوم سی بہت نیوان اندر

جس حال وچہ نبیؐ نوں عرب لبھا خوبی نہیں سی کسے انسان اندر
سیاسی نہیں شعور سی وچہ عرباں نہ ای مذہبات تے دین پہچان اندر

واقف نہیں تمدنی زندگی تھیں نہ معاشری طرز دھیان اندر
نہ سی علم نہ روشنی عقل والی نہیں سی فرق انسان حیوان اندر

دکھ دسدے وسدے باہری جگ کولوں اتحاد نہ سی عربستان اندر
پاسے ایہناں دے سبھے سدھار جوگے بدمست سن شور مچان اندر
لایا ٹل عیسائیاں کئی صدیاں آیا عرب نہ کدی ایمان اندر
نبی پاک دا جدوں ظہور ہویا نور کھلریا زمیں اسمان اندر
بت پوجنے تھیں خالی عرب ہویا وہم رہیا نہ کسے دھیان اندر
چمکی پہلوں نہ بعد ای قوم کوئی چمکے نور توحید ہر جان اندر
دیس دیس وچہ حق بلند کردے اوچے دسدے عرب ایمان اندر
دنے کرن مجاہدے کوششاں اوہ راتیں رہن در بار رحمٰن اندر
دنیا وچہ رہندے دنیا دار ناہیں لیندے لطف اوہ سدا عرفان اندر
گوشے بیٹھ کے جگ نہ ٹھگدے سن بھلا کرن اوہ حد امکان اندر
دسدے اوہ سن اوس مقام اُتے فاتح ہو گئے ہر میدان اندر
نہیں فاتح ای کوئی اوہ جگ والے لگے رہن آرام پہنچان اندر
نور علم تھیں جگ چمکا دتا رہی کسر نہ کوئی چمکان اندر
دنیا ویکھ کے ایہہ حیران ہوندی نبی پاک سن وکھری شان اندر
ایپر بہت جو کرے مریض چنگے وڈا ہووندا اوہو جہان اندر
سرور پاک رسولؐ نے مست کیتے لطف آوندے واہ سبحان اندر
وڈا کرن والی ایہو گل ہے جے عزت دار دا دربار رحمان اندر
فاتح آپ تے زہد دا انت ناہیں رحمت کرم ہے وکھری شان اندر

اک قوم اوے وانگ نہ نظر آون جاہل حد تھیں ودھ جہان اندر
زور لایا یہودیاں بہت مدت نیکی آئی نہ کسے انسان اندر
مٹی دین حنیف دی روشنی سب پھیلے بت سارے ریگستان اندر
تھوڑے دناں اندر کایا پلٹ دی اے جیہڑی نہیں سی وہم گمان اندر
اتنا کیتا بلند انسان تائیں اوچا ہویا نہ کدی جہان اندر
ہویا نور توحید دا جوش ایسا ہوئے مست توحید پھیلان اندر
راہب اتے درویش نہ نظر آون ودھ اوہناں تھیں دسدے شان اندر
سدا بھلا مخلوق دا منگنے نوں سجدے ریزیاں کرن ایقان اندر
علم معرفت دی اُوچی چوٹیاں تے اوچے دسدے اوہا جہان اندر
ایہہ ایمان سی نبیؐ دے رنگ والا پہنچے ہوئے سی شاہاندی شان اندر
ڈگی جاندیاں سلطنتاں ساریاں نے جیویں ساہ نہ ہون براں اندر
کیتے نظم تے نسق حکومتاں دے آون جو نہ وہم گمان اندر
ویہہ سال اندر ہویا ایہہ سب کجھ وڈا معجزہ جگ جہان اندر
وڈا اوہ طبیب نہیں کدی ہوندا دعویٰ کرے جیہڑا وڈے مان اندر
بڑا کرے سدھار جو بندیاں دا اوہو وڈا ہے زمین اسمان اندر
کوئی روگ نہ جگ دے وچہ ایسا دارو جدہا نہیں پاک قرآن اندر
کیتی ودھ اصلاح پیغمبراں تھیں سرتاج نے دین پھیلان اندر
پایا ایہہ کمال نہ کسے ہادی سرور عاجز ہے ایس بیان اندر

انی رسول اللہ علیکم جمیعاً یقیناً میں تم سب کی طرف رسولؐ ہوں

آئے نبی خدا ہر قوم اندر جہناں نور خدا چمکایا اے
اپنی قوم اندر اپنے ملک دے وچہ اوہنا آن پیغام پہنچایا اے

Marfat.com

نفس پاک کیتے اوسے قوم والے جہناں ول خدا بھجوایا اے
دتا نور ہدایتی رب ایسا جیہڑا نبی نہ کوئی لے آیا اے
دکھو دکھریاں قوماں تے ملک وسدے قوماں ول رسول ای آیا اے
آیاں فخر اندر قوماں ایس گلوں آکھن سانوں ای رب وڈیایا اے
قومی بھید نے جگ تباہ کیتا رب سلسلہ تدوں مکایا اے
گھر وگھریں جیویں بلدے ہون دیوے نبیاں تویں ای نور چمکایا اے
روشن نبی کیتی کائنات ساری نور نبی دا نت سوایا اے
نبیاں قوماں دا بڑا سدھار کیتا قوم قوم نے شان وکھایا اے
رکھی گئی بنیاد توحید والی نبی کرا اتحاد وکھایا اے

قومی کل تفریق مٹان والا نبی آن کے سبق پڑھایا اے
نبیاں ساریاں تھیں ہے سی کم وڈا سرور بشر حیران کرایا اے

اے پر محمد رسول نے جگ دا ہتے اللہ پاک نے آپ فرمایا
گھیرا آپ دا جگ نوں گھیر والے رب آپ ایہہ شان وکھایا
ویلے وقت اندر اوہناں نور ربی دیس دیس دے وچہ اپڑایا
سمجھن لگ پیاں نیچ اوہ دوجیاں نوں اوہناں کبر کر شور مچایا
ملک ملک دی تھیں وقفی ہون لگی قوم قوم نوں رب ملایا
رات مک گئی کل اندھیر والی آفتاب دا نور تد آیا
رہندے جگ تائیں ہویا نور قائم روشن جگ نوں رب کرایا
آئے قوماں ملان نوں نبی اللہ رب آپ ایہہ کرم کمایا
اک قوم بنان سی کم اوکھا جوڑن قوماں نوں کم سوایا

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑائیوں کے نشان

ہر اک نبی آیا ملک قوم اندر اکو فطرتی شاخ سدھارنے نوں
ایہہ پاک رسول نے کل شاخاں رکھیاں سامنے خوب سنوارنے نوں
خاص خلق تے عمل خود کر دسدے ویلا وقت سی جیہا نتھارنے نوں
کامل آپ نمونہ سن جگ اندر محل خلق دا ٹھیک اُسارنے نوں
موسیٰ دانگ ہمت نرمی دانگ ہاروں سپہ گری داؤد للکارنے نوں
عیسیٰ نبی دا لیا جمال سوہنے موسے جیہا جلال سردارنے نوں
مست وحشیاں نوں کر دے خلق اندر گھر بار دا چہ وقت گذارنے نوں

پہلوں اک اخلاق دا ٹھیک کر دے اکو آوندے خلق ابھارنے نوں
خلق کل جہاں دا وڈے سوہنے حاجت پھیر نہ رہی نکھارنے نوں
نبی پاک مخلوق سنوار دے سن طوق گلاں تھیں کل اتارنے نوں
سوہنا جگ دے کل نمونیاں تھیں کامل نبی سی بھگدے تارنے نوں
صبر دانگ ایوب تے دم عیسے اشوکت یحییٰ دی دسدھارنے نوں
محمد پاک جمال جلال رکھدے سب دلاں تھیں زنگ اتارنے نوں
خلق والیاں نوں میلن رب تائیں سرور روے اوہ جاں شارنے نوں

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑائیوں کے نقشے

ے کماں تھیں ملن بلندیاں نے وڈا بنن نہیں کوئی آسان ہوندا
ی وڈا کہلاوندا ایس گلے اوہلا اُچڑا تاں ای شان ہوندا
یو پاک رسول مقبول تائیں جس دے سامنے ہے بیابان ہوندا
ے باہر نہ ملک تھیں کدی جیہڑے نہ سی علم تہذیب ایمان ہوندا
یا وچہ کیتا جہناں امن قائم روشن علم تھیں سارا جہان ہوندا
ڈا ہے اتحاد جے کرن والا اوکھا کٹھڑی قوم کران ہوندا
یو دادیاں دی خانہ جنگیاں تھیں وکھو وکھ سی ہر نادان ہوندا
رے ریت دے کھلرے نبی جوڑن ہوئے انج جیوں سخت چٹان ہوندا
طرناک جو جنگ دے حملیاں تھیں کسے پاسیوں نہیں ویران ہوندا
نام اچڑا رب دا کرن والا اندر جگ جے بڑا انسان ہوندا
اللہ اکبر دی صدا پئی گونجدی اے پنج وار نت ذکر اذان ہوندا
وڈا خلق عظیم دا ہے مالک مشکل بڑا سب خلق سکھلان ہوندا
کھلر گئی شمیم اخلاق والی ذکر خلق دا وچہ قرآن ہوندا
فاتح کشور کشا جے بڑا ہوندا نام نبی دا ورد زبان ہوندا
شاہنشاں نوں ہویا بنان والا اوچا جس دا بڑا بیان ہوندا
ڈڈا بیوہ تیمیاں دی نوں پالنا اے دسو کون ایسا نگہبان ہوندا
روکن والڑا لڑکیاں مارنے تھیں دیکھو ایہہ نہیں اُچڑا شان ہوندا
جیہڑے غریب توں سود ظالم نبی کہن ناہیں مسلمان ہوندا

پہلو نبی نہ چھڈن وڈیائیاں دے گلاں نال نہ جگ دلان ہوندا
کڈھے پستیوں اپنی قوم جیہڑا اوچا کرن دا جہنوں دھیان ہوندا
جاہل بڑے سن عرب جہان اندر جہناں وچہ نہ خلق احسان ہوندا
تھوڑے وقت اندر فاتح جگ ہو گئے دسدا علم تہذیب عرفان ہوندا
کرے اپنا بلند جو قوم تائیں وڈا اوہ ضرور انسان ہوندا
تاں پھر عرب جیہیاں کیہنڈے پنڈ توں سلہ جہناں وچہ جنگ طوفان ہوندا
سدا وچہ جلایاں مست رہندے گل کرے جے کوئی وہان ہوندا
وتے اوہ بنا پہاڑ وانگن جس دا بڑا ای اُچا نشان ہوندا
ایسا کرن والا وڈا جگ اندر نہیں کی عقل تے وچہ دھیان ہوندا
نبی پاک نوں ایہہ وڈیائیاں نے سوکھا ایہہ نہیں کم کران ہوندا
بُت پوجنا چھڈیا بندیاں نے شرک جگ تھیں دور دفان ہوندا
مالک خُلق[1] عظیم نہ جیہا کوئی جس تے حسن احسان قربان ہوندا
مست نال خوشبو اخلاق ہوندے سوہنا جیہا نہ کوئی سلطان ہوندا
پلیا وچہ یتیمی تے بے کسی دے نہیں سی در تے بھڑے دربان ہوندا
قائم بادشاہی کیتی جس ایسی جہنوں اج تک نہیں نقصان ہوندا
دستگیر غریباں تے بے کساں دا نہیں نبی جیہا مہربان ہوندا
دولت مند دا مال ونڈان والا سچے رب دے زیر فرمان ہوندا
ایہہ جے بڑا نشان وڈیائیاں دا سود قرض دا بڑا تاوان ہوندا

[1] انک لعلیٰ خُلقٍ عظیمٍ یقیناً تو خلق عظیم پر ہے ۔

Marfat.com

صفت پاک امینؐ دی کراں کیویں جسنوں ویکھ قربان سبحان ہوندا
طاقت نام رسولؐ وچہ ہے ایسی کٹھا ہر اک جے مسلمان ہوندا
حق عورتاں دے قائم کرے جیہڑا مندا جہناں دا سدا گذران ہوندا
نال بیویاں نیک سلوک کرنا ایہہ شان مسلم خاندان ہوندا
دتا نبیؐ منوا سب ہادیاں نوں قوم قوم وچہ جدا بیان ہوندا
گلاں ایہہ ممتاز کریندیاں نے قوم قوم تے ہے احسان ہوندا
موتی وچہ اندھیریاں کرے پیدا بشر نطفیوں پاک انسان ہوندا
کڈھے قدرت ای سخت اندھیریاں تھیں نبیؐ پاک جیہڑا مہربان ہوندا

سوہنا پاک محبوبؐ خدا والا پکا جہناں دا عہد پیمان ہوندا
دشمن نبیؐ دے نام تھیں سدا کنبن قائم اج وی اے پاکستان ہوندا
حق دار وچہ جگ دے کرے سوہنا آکھن ماں دا بڑا احسان ہوندا
لیا نبیؐ بچاسی بیٹیاں نوں ذکر اوہناں دا وچہ قرآن ہوندا
نبیؐ صلح دی رکھ بنیاد دتی صلح کل یارو مسلمان ہوندا
ہوئے دور اندھیر نے جگ اوتوں فضل ربدا جے ہر آن ہوندا
بیج وچہ اندھیرے دے جمدا اے قدرت ربدی تھیں گلستان ہوندا
سرور نبیؐ دی گل نوں جو منے مشکل کم ہے سدا آسان ہوندا

نکتہ چین اصحاب سے گذارش

نکتہ چین صاحب سن لے عرض میری ہتھ بنھ جو میں سناونا ہاں
شاعر میں نہیں کوئی ادیب بھارا ایویں ٹڑے جوڑ بٹھاونا ہاں
نہ میں ماریاں کدی اوڈاریاں نے جوڑ ساوگی نال بیٹھاونا ہاں
چنگی نہیں بناوٹی گل ایتھے اصلی نور میں کجھ جھلکاونا ہاں
لوڑ پئی نہ مینوں مبالغے دی نال عاجزی دے لکھدا جاونا ہاں
میری دوڑ حدیث قرآن تائیں اس تھیں اگاں نہ قدم اٹھاونا ہاں
مطلب ہے سدھار انسان دا لا خالق دل مخلوق جھکاونا ہاں
توں وی ڈھونڈھ لے گل نجیب کوئی بھلی بات میں ایہہ جتلاونا ہاں

نقص کڈناں گل نہیں کوئی وڈی سمجھ لے میں راز سمجھاونا ہاں
سدھی جو لڑی ہے پنجاب دالی جلدے وچہ میں حال سناونا ہاں
ایہہ سی حال سب ربدے یار والا سوہنا حسن میں کجھ دکھلاونا ہاں
دنیا داراں دے حال کجھ ہور ہوندے اوہناں دل نہ نظر دوڑاونا ہاں
جوڑ توڑ بٹھاوندے ہین شاعر میں تے ڈر ڈر فکر دوڑاونا ہاں
ایتھے پاک جمال تے ادا ساری میں نہیں شاعری رنگ جماونا ہاں
نیکاں واسطے نیکیاں بہت ایتھے سچی گل میں آکھ سناونا ہاں
پاک رب ہے پاک رسولؐ اللہ نوروں نور ای پیا دکھلاونا ہاں

راضی رب کرے سجن ایس گلوں بار بار ایہہ عرض سناونا ہاں
بس روک لے قلم غلام سرور اگاں ودھن تھیں روکدا جاونا ہاں

خشتہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لقد کان فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

یقیناً تمہاری زندگیوں کے لئے رسول کریمؐ کی زندگی بہترین نمونہ ہے

261

شاہنامۂ اسلام (پنجابی)

حصہ اوّل و دوئم

سوانح حیات سرکارِ دوجہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شاہؒ جس کو احقر العباد خادمِ قوم و ملت ملک غلام سرور خاں ککے زئی مصنف جناب محمد رسول اللہ کا جیون چرتر و محمد صاحب کی جیونی بزبانِ ہندی۔ نماز مسلم و مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ بزبانِ اردو) ساکن کنجاہ ضلع گجرات پنجاب نے اہلِ پنجاب کے لئے بزبانِ پنجابی منظوم کیا۔

ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل پل روڈ لاہور

Marfat.com